چمن صنائع رشک گلستان فصحا و بلغا آسمان

عقدہ کشائی دقائق و مشکلات کتاب نادرہ

شرح فسانۂ عجائب

مصنفہ

نامی ہمہ دان محسود امثال و اقران علام و فہام جناب مولوی عبدالمجید خانصاحب مرحوم متوطن پیلی بھیت

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بہ حسن خوبی چھپی

اطلاع - اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے ملاحظہ و معائنہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہیں انمین بعض کتب کلیات و دواوین و قصائد وغیرہ کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو ::

نظم کلیات و دواوین و قصائد

کلیات حضرت شمس تبریز - عارفانہ کلام اعلی پایہ متضمن اسرار پاکیزہ خوشخط جلی قلم -

دیوان شمس تبریز - متوسط قلم -

کلیات عراقی - از ملا عراقی نایاب زمانہ -

کلیات خاقانی - کامل در دو جلد از حکیم افضل الدین خاقانی شروانی -

دیوان حافظ - محشی از شمس الدین محمد شیرازی -

دیوان حافظ - متوسط قلم -

شرح دیوان حافظ - از مولانا سید محمد صادق علی رضوی بتوضیح مصطلحات صوفیہ مرغوب عام -

دیوان نعمت خان عالی شیرازی -

کلیات انوری - مشہور عام عالی کلام حکیم اوحد الدین

کلیات مرزا بیدل - مقبول اہل دل اقسام کلام و نکات و رقعات کو شامل -

دیوان بیدل - از مرزا عبد القادر -

کلیات سعدی - اقسام و انواع کلام مقبول و عزیز عام

دیوان عرفی شیرازی - استاد معروف -

کلیات جامی - از مولانا عبد الرحمن علامہ معروف -

کلیات نظیری - نیشاپوری -

کلیات نظم - غالب دہلوی -

کلیات غلام امام شہید - معروف و مشہور -

منتخب مجموعہ دواوین اربعہ عناصر انتخاب چار

دیوان امیر خسرو -

کلیات صائب - از مرزا محمد علی معروف آفاق -

انتخاب دیوان صائب - تحفہ حاضر و غائب -

کلیات حزین - از مولانا شیخ محمد علی حزین -

کلیات ظہیر فاریابی - از ملک الشعرا ابو نصر فاریابی

دیوان ظہیر فاریابی - مداح قزل ارسلان مقدم از سعدی

طیبات بدائعیہ - شیخ سعدی رح -

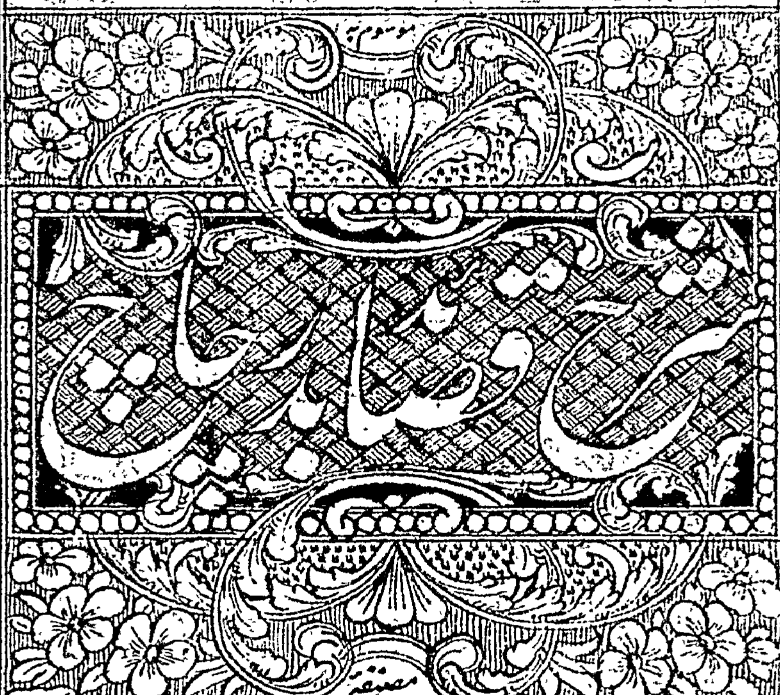
قصائد شیخ سعدی - معروف زمانہ -

دیوان حضرت احمد جام عارفانہ کلام معروف -

بعون صانع مکین و مکان و فضل خالق زمین و آسمان

عقدہ کشای دقایق و مشکلات کشاف غوامض و معضلات شرح نایاب کتاب نادر و کمیاب

موسوم بہ



مصنفہ

ماہر ہمہ دان محسود امثال و اقران علام و فہام جناب مولوی عبد المجید خان صاحب مرحوم متوطن قصبہ پیلی بھیت

مطبع نامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ میں بہ حسن و خوبی چھپی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا الٰہی دے سخن کو میرے تو ایسا فروغ ÷ نور سے جسکے ہو نور بدر کا روشن چراغ ÷ خاک تیرہ کو تو ہی نے
دی ہی عقل و جان پاک ÷ تو نے انجم سے کیا افلاک کا گلزار باغ ÷ جسم خاکی کو دیے وہ بال و پر جو ہو گئے
مرغ اوسکے اجنحہ کے بال و پر بازی دلاغ ÷ ذوق و شوق احمدی سے ای مرے معطی کریم ÷ کر لبالب فضل سے
اپنے مرے دل کا ایاغ ÷ سرمۂ مازاغ سے تھین چشم انکی سرگین ÷ قاب قوسین اور ادنیٰ کا کھلا جب
اُن پہ باغ ÷ السلام علیک یا ختم رسل بالنطق خوش ÷ کہتے تھے کوہ و شجر وحش و طیور باغ و راغ ÷ آل اور
اصحاب کے بھی مدح سے ہو مقتبس ÷ تا چراغ گور ہو جائین ترے عصیان کے داغ ÷ بھیج صلوٰۃ و سلام
اُنپر بصدق دل مجید ÷ اور تحیت جسکا واجب تجھ پہ ہی ہر دم بلاغ ÷ کاین کاین پر فضولون کی ہر گز کان کہو ÷
کیا نہین تو جانتا ہی باز منزادہ کلاغ ÷ امابعد یہ ابجد درست ناکردہ سین و شین سے امتیاز نیافتہ زدولیدہ
بیانی عبد المجید خان ولد عبد الرحیم خان متوطن حافظ آباد عرف پیلی بھیت خدمت مین شیوا
زبانون سخندان کی گزارش گوہر کر میرے ایک عزیز بے تمیز معز اللہ خان نے قطعہ تفہیم و تسلیم و ذکی مثل
اُسکے ÷ ہوا ہو یا تو نہیں اب کوئی ÷ بیان کیا کرون اُسکی اخلاص کا ÷ عجب کیدہی ہی عجب گروئی ÷

ثانی تو دی کا گذر اسمین کچھ * سیکھے سے نکلے ہی دو دی سے دوئی * قصاید بدر چاچ میرے پاس لاکر استدعا
شرح اردو کی کی مین نے جو اسکو دیکھا تو دیباچہ محشی کے اشارات و کنایات سے معمورہ آباد ان پایا مگر پوری
تقریر معنی سے خراب و ویران یعنی ان اشارات و کنایات سے ہر کسی پر سمجھنا معنی شعر کا آسان تھا
نہ مذاق طلب طالبان معانی کا ایسی تحریر مختصر سے شیرین کام و شیرین روان اگر لکھتے تو خوب لکھتے
لیکن وہ مثل کہ شعر ہٰکَذا النَّاسُ حَوْلَہٗ عُطَشًا * وَہُوَ سَاقٍ یَرٰی وَلَا یَسْقِیْ * لاجرم اس ناگفتہ کو مین نے
جتایا اور اس خفتہ کو مین نے جگایا اللہ تعالی سے امید قبول کی ہی اور اہل دیدہ والانظر سے چشم داشت عفو
سہو و فضول کی قطعہ تیرہ سو تیرہ مین لکھی مین نے یہ شرح وسیع * جو شرح و بسط مین اپنی بسیط انہ بسیط * بدر نظم
بدر میری شرح اسیر اسطرح * جیسے حرف ماہ کا ہو ماہ کامل پر محیط * فقط ہو المستعان و علیہ التکلان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قولہ حمد آن سلطان عالم راکہ عالم پرورست * انس او در راہ ایمان انس و جان را رہبرست * اللغات
حمد تعریف و ستایش عموماً و خصوصاً بیان جلال و جمال حضرت کبریای جل جلالہ بقول محققین ثنا کرنا کسیکا اسکی خوبی
اختیاری پر بنظر تعظیم اسکے جیسے کہین زید خوش نویس ہی اصطلاحاً وہ فعل کہ تعظیم منعم مین ہو خواہ زبان سے
خواہ دل اور ہاتھ سے اور مدح ثنا کرنا زبان سے جو اسکی اختیاری نہو جیسے کہین زید حسین ہی بقول
بعض حمد و مدح برابر ہین اختیاری و غیر اختیاری شرط نہین عالم جسکی تعریف ہی العالم ما سوی اللہ انس
بالضم الفت و آرام پکڑنا کسی چیز سے بالکسر انسان یہ مفرد بمعنی جمع کے ہی ای آدمیان جان بتشدید نون
نام ابو الجن کا جیسے آدم ابو البشر ہین المعنی یعنی ساری خوبیان اور تعریفین ازل سے ابد تک
اس سلطان عالم کو جو پیدا و پرورش کرنیوالا عالم کا ہی ثابت و سزاوار ہین جسکا عشق و الفت تمامی
انس و جان کیواسطے راہ ایمان مین رہبر و رہنما ہی کہ بدون عشق و انس کے ایمان کو نہین پاتا
پس مصرعہ اول گویا ترجمہ ہی الحمد للہ رب العالمین کا بنا بر اتباع کلام پاک جیسا کہ قرآن مجید
مین ہی اور دوسرا مصرعہ ایما آیہ کریمہ و ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون سے بحسب معنی

[illegible] there's no faith

مراد لیعرفون ہی بس ایمان مراد معرفت وعرفان سے ہی کہ جن وانس یہی دونون فریق قابل اسکے ہین
دونون کو عشق اسکا راہ ایمان کی بتاتا ہی اور بے عشق کے سب ہیچ ہی جیساکہ جامی رح نے فرمایا ہی شعر
جہان بہتر لما در عشق ہیچ ہیچ ٭ کو بے این گفتگو ہیچ ہیچ ہیچ ٭ عالم عالم صنعت تکرار انس انس تجنیس تام انس
وجان متضاد قوله عالم ایجاد اور ادر نظام کائنات ٭ اہتمام نہ عرض ور عہدہ یک جوہرست ٭ اللغات
ایجاد پیدا کرنا وجود مین لانا نظام رشتہ جواہر وآراستگی ہر چیز کائنات موجودات اہتمام کوشش اور دل سے توجہ
کرنا کسی کام مین نہ عرض واضح ہو کہ سوائے واجب الوجود کے ممکن الوجود دو قسم ہی جوہر جو قائم بالذات ہی اور
عرض جو قائم بالغیر بس جوہر پانچ ہین جسم جو قابل ابعاد ثلثہ کے ہی کہ وہ طول عرض عمق ہی ہیولی صورت نفس ناطقہ
اور عقل کہ حکما کے نزدیک یہ ایک فرشتہ ہی راہ راست بتانیوالا دوسری قسم جو عرض ہی یہ نو قسم ہی کیف
یہ دو قسم ہی جسمانی جو جسم سے عارض ہو جیسے سیاہی سفیدی حرارت برودت نفسانی کہ نفس ناطقہ کو
عارض ہو جیسے علم وجہل اور جود و بخل دوسرے کم اور یہ منفصل ہی اور متصل منفصل جیسے عدد کہ احاد سے
منفصل ہوتا ہی یعنی احاد جدا جدا اُسمین موجود ہین متصل جیسے درازی کسی چیز کی کہ گز ہی تیسری این
کہ یہ ایک ہیئت جسم کو لاحق ہوتی ہی کسی مکان مین ہونے سے چوتھے متی کہ نسبت زمان سے جسم آدمی
کو عارض ہوتی ہی پانچوین اضافت جیسے نسبت اُبوت کی درمیان باپ بیٹے کے کہ یہ بھی ایک لگاؤ ہی
چھٹے وضع کہ بسبب کسی امور داخلیہ یا خارجیہ کے ہو جیسے قیام وقعود واستلقا یعنی چت لیٹنا ساتوین فعل ہی
جو فاعل مین حاصل ہو بطریق تجدد وقت اثر کرنے فعل کے جیسے وہ کیفیت کہ ارہ کش مین ارہ کشی کے
وقت ہوتی ہی آٹھوین انفعال جو چوب مین آرہ کشی سے ہوتی ہی اور اُسکا اثر قبول کرتی ہی نوین ملک
کہ وہ ایک ہیئت ہی جو حاصل ہوتی ہی جسم مین بسبب احاطہ کرنے کسی شے کے خواہ کل جسم مین خواہ جزو مین جیسے
برقع اور جبہ اور عمامہ نہ کلاہ المعنی پھر کہتے ہین کہ وہ سلطان عالم ایسا قادر مطلق صانع برحق ہی جسنے اس عالم
ایجاد مین واسطے آرائش وزیبائش رشتہ کائنات کے اہتمام نہ عرض کا ذمہ ایک جوہر کے رکھا ہی کہ وہ خواہ
نفس ناطقہ ہی خواہ جسم خواہ وغیرہم جہان جوہر جوہر ہو سکے یعنی ہر جوہر کے ساتھ نو عرض لگا کے اُسکو رشتہ
کائنات مین پرو دیا ہی اور خود نہ جوہر ہی نہ عرض مگر اسکا جوہر عرض کرنا خالی حکمت سے نہین جوہر عرض کو حضرت

امیر خسرو نے کیسا اس شعر مین جمع کیا ہی شعر مردمی و درازی نیکو دیدم تشہیر افروز ✤ با خواستہ نشستہ از گرد خویش
فیروز ✤ اب اس شعر مین مرد جوہری دراز کم ہی نیکو کیفیت دیدم فعل شہر این ظرف مکان افروز منتی ظرف دمندان
خواستہ ملک نشستہ وضع کرد خویش اضافیت فیروز انفعال ایجاد و کائنات اور انتظام و اہتمام و عہدہ سب
مناسب یکدگر ہیں دجہ ہر متعاد نہ و یک بسیاقۃ الاعداد قولہ دایۂ مہرورا بہر بلوغ سہ پسر ✤ خوابگاہ چار زن
در زیر این نہ شوہر ست ✤ اللغات سہ پسر موالید ثلاثہ حیوانات نباتات جمادات چار زن اربع عناصر کہ
سب سے اوپر کرہ نار کا ہی اسکے بعد ہوا کا ہوا کے نیچے آب و خاک نہ شوہر نہ آسمان مع کرسی و عرش عند الحکما
ورنہ عند الشرع سات آسمان ہین کما قولہ تعالی خلق سبع سموٰات طباقا پیدا کیے اسنے آسمان طبق طبق المعنی
یعنی مہر و محبت اسکی اپنے مخلوق کی پرورش مین ایسی ہی جیسے دایہ کو بچہ پر ہوتی ہی اسلیے اسنے خوابگاہ چار زن
اربع عناصر کی نیچے ان نہ شوہر کے رکھی ہی تا دونون کے آمیزش و امتزاج سے سلسلہ توالد و تناسل کا
جاری رہے اور حیوانات و نباتات و جمادات یہ تینون پسر وقتاً فوقتاً پیدا ہوتے اور بلوغ و کمال کو
پہونچتے رہین اس شعر مین سہ اور چار و نہ صنعت سیاقۃ الاعداد ہی دایہ و پسر و خوابگاہ و زن و شوہر باہم مناسب
اور لفظ زیر کا باعتبار زن و شوہر کے کیسا خوب ہی قولہ در سیاست گاہ قہرش بر فضاے کائنات ✤ قطب را
دائم جنازہ بر سر سہ دختر ست ✤ اللغات سیاست حد مارنا تنبیہ کرنا ڈرانا سیاست گاہ وہ جگہ جہان مجرم
کو سزا دین کہ وہ اکثر چوراہہ اور بازار و گذرگاہ عوام ہوتی ہی فضا بالفتح میدان و فراخی و جاے فراخ قطب بالضم
چکی کے کلے اور نام ستارہ اور یہ دو ہین شمالی و جنوبی شمالی نظر آتا ہی اسی پر بنا مسجد کی کرتے ہین جنازہ وہ
چارپائی وغیرہ جس پر مردہ کو ڈالین سہ دختر مخفی نرہے کہ ایک شکل ہی ستارون کی شمال مین جو ہمیشہ گرد قطب
شمالی کے رات دن پھرتے رہتے ہین اور یہ سات ستارے ہین جنکو بنات النعش کہتے ہین نعش اس اعتبار سے
کہ منجملہ ان کے چار ستارہ بصورت چارپائی کے اور تین ستارے جو اس نعش کے نیچے ہین ایسے کہ گویا اس نعش
کو سر پر اپنے اٹھائے ہوئے ہین انھین کو شاعر نے سہ دختر کہا ہی المعنی یعنی قہر اسکا ایسا ہی جسنے سیاست گاہ
اپنی فضاے کائنات پر جو فلک ہی مقرر کی ہی واسطے تنبیہ و اعلام جملہ موجودات کے کہ سب دیکھین اور
متنبہ ہون اسکے قہر سے چنانچہ ظاہر کہ قطب جیسے ستارہ کا کہ اپنی جگہ سے جو اسنے بتا دی ہی جو ہر تجاوز نہین کرتا

تاہم جنازہ اسکا بسہ دختر ہر وقت سر پر رکھے گرد اسکے پھرتی ہی رہتی ہین کہ ذرا اپنی حد سے تجاوز کرے فوراً انہیں ایاست کیا جاے اور گردن ماری جاے قولہ صبح خندان لب ز سہم تیغ قہرش ہر سحر ✤ با گریبان دریدہ زیر نیلی چادرست ✤ اللغات سہم بالفتح ترس وبیم و نیز بمعنی تیر گریبان مین گ بکسر کاف عجمی دیا معروف گردن وبان بمعنی نگاہدارندہ ای نگاہ دارندہ گردن چنانچہ یہ صفت گریبان مین ہے نیلی چادر آسمان المعنی یعنی اگرچہ صبح خندان لب ہے اور ہر کسیکو تفریح و تنشیط بخشنیوالی لیکن اسکے ترس وبیم قہر سے ہر صبح سامان ماتمیون کا بناے ظاہر ہوتی ہے یعنی گریبان دریدہ اور چادر نیلی برسر کشیدہ کہ یہ صورت ماتمیون کی ہے سہم کے لفظ مین برعایت تیغ کے بمعنی تیر کے بھی ہے ایہام ہے اور صبح اور سحر صنعت ترادف گریبان اور چادر باہم مناسب قولہ پادشاہ پادشاہان جہان نگار انس وجان ✤ آنکہ نامش بر زبان از آب حیوان خوشترست از براے تشنگان راہ مہرش آفتاب ✤ بر سر این نہ خم فیروزہ زرین ساغرست ✤ اللغات مہر عشق و محبت آفتاب ونہ خم فیروزہ نہ فلک زرین ساغر آفتاب المعنی یعنی وہ سلطان عالم پادشاہ پادشاہون کا ہے اور معبود جان انس وجان کا اور ایسا کہ اسکے نام پاک کو زبان آب حیات سے زیادہ خوش جانتی ہے اسکی ان لوگون پر کہ جو تشنہ اسکی راہ محبت وعشق کے ہین یہ عنایت و نظر لطف کی ہے کہ آفتاب ان کے لیے ایسا ہے جیسے ایک ساغر زرین نہ خم فیروزہ پر رکھا ہوا تا ایسے ساغر زرین اور خم ہاے فیروزہ سے چاہین جتنا نوش کرین اور سیراب ہون پادشاہ پادشاہان بمصداق آیۂ کریمہ الیس اللہ باحکم الحاکمین کیا نہین ہے اللہ سب حاکمون سے حاکم تر لفظ مہر مین ایہام ہے بلحاظ لفظ آفتاب آفتاب کے اول آخر سے بھی آب حاصل ہوتا ہے اور جز اخیر بھی اسکا آب ہے مناسب بہ تشبیہ فیروزہ مین لفظ روز برعایت آفتاب موجود زرین مین لفظ زر موجود جسکو کیمیاگر شمس کہتے ہین اور شمس مرادف آفتاب ساغر مین بھی سین رقم شمس کی ہے اصطلاح منجمون مین بمعان بان تجنیس تام قولہ بر در عز تجلی وجمال کبریاش ✤ عاشقان را عقد مروارید بر طشت زرست ✤ اللغات عقد بالکسر لڑی موتیون کی عقد مروارید اشک طشت زر رخسارہ زرد عاشقان المعنی یعنی اسکی بارگاہ عزت مین تجلی وجمال کبریا کے در پر صدہا عاشق پڑے ہین اس ہیئت سے کہ مروارید اشک کے رخسار زرد پر جاری ہین دم بھر قرار نہین پکڑتے اور کیسے قرار پکڑین اسلیے کہ یہ مروارید غلطان ہین

اور مروارید غلطان ایک جگہ کب ٹھہرتا ہی الغرض مراد شدت وکثرت گریہ سے ہی کہ برابر چلے آتے ہین اور ڈھلکتے چلے جاتے ہین مروارید و طشت کی یہ مناسبت ہی کہ مروارید کو طشت مین اُسکی گولائی دریافت کرنیکو رکھتے ہین

قولہ چہرۂ زیبائے انسان را بپرکار قدر ٭ در شبستان عدمگاہ ازازل صورت گر است ٭ اللغات پرکار بجیم کاف عربی مشہور ہی بکاف فارسی صحیح ہی اس دلیل سے کہ اسکا معرب فرجار ہی بس اگر کاف عربی ہوتا تو اسکو جیم سے بدلنے کی کیا ضرورتھی شبستان وہ مکان جو رات کو رہان رہین ازل کی تعریف الازل لا ابتداء لہ اور ابد کی الابد لا انتہاء لہ یعنی ازل کی ابتدا نہین اور ابد کی انتہا نہین المعنی یعنی دیکھو انسان کو کہ عدمگاہ کے شبستان مین تھا ای معدوم اُسنے اپنی پرکار کے اندازہ سے کیسا اُسکے چہرۂ زیبا کو نیا تلا موزون مناسب بنایا ہی کہ جملہ مایحتاج اُسکے اُسکی ذات مین موجود ہین اور یہ صورت گری ومصوری اُسکی روز ازل سے ہی کہ جسکی ابتدا غیر معلوم چہرہ جزو انسان کا مگر ارادہ اس سے کل کا ہی ای کل جسم چہرہ کو بنظر شرافت سکے اور اعضا سے اختیار کیا ہی جیسا کہ فرمایا صورکم فاحسن صورکم چہرہ اور صورت صنعت ترادف مناسبت عدم کی شبستان سے باعتبار تاریکی و پوسیدگی کے ہی قولہ آن چنان آراستہ مشاطۂ تقدیر او ٭ چشم و ابرو را کہ گوئی در ہلالی اختر ست ٭ آن چنان پیراستہ پیرایۂ تدبیر او ٭ زلف وعارض را کہ گوئی در بہشتی کافر ست ٭ حاجبان پیوستہ در محراب زانان رو آورند ٭ ترک مستی را کہ طفل ہندوش اندر بر ست ٭ اللغات مشاطہ بفتح میم وتشدید شین وہ عورت جو مانگ چوٹی عورتون کی سنبھالے ہلال ماہ نو کہ تین دن تک ہلال کہلاتا ہی پھر قمر پھر بدر پیرایہ بیائے معروف آرایش ولباس تدبیر انجام کار سوچنا کافر بفتح فا بھی جائز ہی حاجب دربان وابرو رو آوردن متوجہ ہونا ترک مست چشم طفل ہندو مردمک بر بغل المعنی یعنی اُسکی مشاطۂ تقدیر نے چشم و ابرو کو کیسا آراستہ کیا ہی کہ جب اُسپر نظر پڑتی ہی تو یہ جانا جاتا ہی کہ گویا ہلال مین ستارہ رکھا ہوا ہی اب اِسکی خوبی کو خیال کرو کہ ہلال مین ستارہ ہونے سے کیسے خوشنمائی ہوگی سو یہ خوشنمائی انسان کو حاصل ہی اور دیکھو انسان کی زلف ورخسار کو کہ گویا بہشت مین کافر ہی یہ بھی عجائبات سے ہی بس انسان کو اُسکے پیرایۂ تدبیر نے کیسا اُن سے آراستہ پیراستہ کر کے ایک عجیب غریب شے مخلوق کیا ہی چنانچہ خود بھی فرمایا لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم تحقیق پیدا کیا ہمنے

یعنے انسان کو نہایت ہی اچھی صورت مین اس شعر مین لف و نشر غیر مرتب ہی تیسرے شعر مین تغایر فرضی
ہی یعنی ذات ابرو اور صورت ابرو اور مطلب یہ کہ ذات ابرو جو اس صورت محراب ابرو کیطرف منہ
کیے ہوئے ہی یہ وجہ ہی کہ اس محراب مین ایک ترک مست ہی کہ وہ چشم ہی اور اسکی بغل مین ایک طفل ہندو
جو مردمک ہی بڑی خوبی کے ساتھ اسی کو یہ دونون جھکے جھکے جھانک رہے ہین کہ تعجب ہی ترک مست
کی بغل مین طفل ہندو کہان سے آیا بس اس سے بھی چشم و مردمک کی خوبی کے غرابت و عجابت مقصود ہی
اور بیان اسکی صناعت کا منظور پہلے شعر مین آراستہ مطابق اسکے دوسرے مین پیراستہ ایسے ہی پہلے
مین تقدیر موافق اسکے دوسرے مین تدبیر اور چشم و ابرو اور زلف و عارض کیسے مقابل ہین حاجب کے
ساتھ پیوستہ کہ پیوستہ ابرو بھی ہوتے ہین اور لفظ ہر دو سب مناسب پیوستہ مین ایہام بھی ہی ترک و ہندو
متضاد قوله از سخایش ماہرویان را میان آفتاب ٭ درج در ناب از یک درہ یاقوت ترست ٭ اللغات
آفتاب رخسار درج ڈبہ در و مرجان وغیرہ کا ناب خالص و دندان جنکو لیکی کہتے ہین یاقوت ترلب المعنی یعنی ایسی
سخا اسکی راہ رویون کے ساتھ ہی کہ انکے رخسار جو مثل آفتاب پر تاب کے ہین ان رخسار کے درمیان مین
ایک ڈبہ در خالص کا جو ایک درہ یاقوت تر سے ہی رکھا ہی ڈبہ در خالص کا دہن کہ یہ ڈبہ ایک دانہ
یاقوت تر سے ہی اور در خالص دندان ماہ و آفتاب درج و در اور درہ اور یاقوت تر سب باہم مناسب
ناب مین ایہام ہی کہ بمعنی دندان کے بھی ہی قوله در بہارش گلعذاران را ببستان جمال ٭ بستہ مثل غنچہ و
بادام عین عبہر ست ٭ اللغات عین ذات و چشم عبہر بالفتح قسمے از نرگس المعنی یعنی وہ لوگ جنکے رخسار
گل جیسے ہین انکے باغ جمال مین اسکے فیض بہار سے یہ حال ہی کہ انکا بستہ یعنی دہن تو مثل غنچہ کے ہی
اور بادام انکے کہ وہ چشم ہین خاص ذات نرگس کی ہی اس شعر مین شاعر نے صنعت کی ہی کہ ہر موصوف
مین دو صفتین پیدا کی ہین مثلاً دہن کو بستہ بھی کہا ہی اور غنچہ بھی اور چشم کو بادام بھی اور نرگس بھی لفظ
عین مین ایہام ہی اور بہار و گل و بستان اور غنچہ اور عبہر اور بستہ و بادام سب مراعات النظیر قوله سبزہ لال
آسمان را از پناہ عدل او ٭ مرتع آہوے مادہ سینہ شیر نرست ٭ اللغات مرتع چراگاہ آہو مادہ آفتاب
اسواسطے کہ کلام عرب مین اسپر اطلاق تانیث کا ہی جیسے والشمس وضحٰہا قسم ہی آفتاب اور اسکے وقت چاشت کی

شیر نر برج اسد المعنی یعنی یہ سبزہ زار جو آسمان کا ہے جسمین شیر و آہو اور خرگوش وغیرہ سب ہی جانور ہین
لیکن اُسکے عدل کی ایسی پناہ ہے کیا مقدور کوئی کسیکو آزار پہونچا سکے حتی کہ آہو مادہ کا چراگاہ شیر نر کا سینہ ہے
ورنہ شیر نر کا چراگاہ سینہ آہو مادہ کا تھا بسبب عدل کے معاملہ بالعکس ہو رہا ہے کہ غالب پر مغلوب غالب ہے
اور ظاہر ہے کہ آفتاب کا خانہ اصلی برج اسد ہے اور سینہ اسکا مقصر اسکا سبزہ زار و مرتع اور برعایت آسمان
آفتاب و بلحاظ آفتاب برج اسد و باعتبار مرتع و سبزہ آہو مادہ و بپاس آہو شیر نر اور نیز نر مادہ باہم
متضاد اور نر مادہ کی قید باعتبار ضعف و قوت یکدیگر کے اسلیے کہ نر نسبت مادہ کے قوی تر ہے کما
قال اللہ تعالی الرجال قوامون علی النساء مرد زبردست ہین عورتون پر قولہ طوطی پران گردون در ہوای شہر
چرخ زن ٭ دانہ جمع آرش سحر عنقاے زرین شہپرست ٭ اللغات چرخ زدن چکر مارنا اور ناچنا ہوا عشق
دانہ ستارے عنقاے زرین شہپر آفتاب باعتبار شعاع زرین شہپر کہا ہے المعنی یعنی یہ طوطی سبز رنگ
پران گردون کے جو ہر وقت اڑان مین ہے اسکے عشق و شور سے مست ہوئی رات دن رقص اور
چکر مین ہے اور ہر سحر آفتاب کہ گویا عنقا زرین شہپر ہے اسکے واسطے دانے جمع کرتا ہے ایسے ادنی کا خادم
ایسا اعلی ہے سبز رنگی طوطی و آسمان کی ظاہر اور نیز چرخ زنی آسمان کی عنقا آفتاب کو اس مناسبت سے
کہا کہ رات کو کم جاتا ہے دانہ جمع آرا اس سبب سے کہ رات کو جو ستارے مثل دانہ کے بکھرے ہوتے ہین
انکو ہر سحر جمع کرتا ہے جس سے یہ صورت اسکی ہو جاتی ہے چنانچہ نظامی رح نے فرمایا ہے ع کلیچہ شد آنسیم کا درس
دار ٭ طوطی ہوا برعایت پران دانہ عنقا شہپر سب مراعات باہمدگر قولہ آنکہ روز بار عامش در فضاے
ہر دو کون ٭ حاجب دار الجلال خاص او پیغمبر ست ٭ اللغات روز بار عام قیامت فضا بفتح میدان
المعنی یہ شعر گویا ہے طرف نعت کے اور وہ سلطان عالم ایسا ہے کہ جسدن دونون جہان کے میدان مین بار عام
فرمائیگا کہ وہ قیامت کا دن ہے اور اسکے قہر و جلال کا تو اسکی بارگاہ جلال مین بسبب خوف و ہیبت کے
کسیکو مجال گذر کی نہو گی سواے پیغمبر یعنی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہی حاجب خاص اس بارگاہ
جلال کے ہونگے کما جاء فی القرآن من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ کون ایسا ہے جو سفارش کرے گا
اسکے سامنے مگر اُسکے اذن سے اور اذن کے واسطے آنحضرت ہی مخصوص ہین قولہ آن منزہ زادل تا آخر

که در پدید وجود شد عالم ما آدم ز نور اول او انور بهست ؛ اللغات منزه بضم میم و تشدید زا پاک و بری بدر
بالکسر ابتدا آدم گندم گون ماخوذ ادمت بالضم سے اور حضرت آدم گندم رنگ تھے المعنی آدر وہ پیغمبر
ایسے کہ اول و آخر سے جو صفت حادث کی ہی پاک ہی قدیم کہ جب ابتدا اس عالم وجود کی ہوئی تو انکے
نور سے جو سب سے اول تھا عالم بھی اور آدم بھی وو لفظ انور و منور ہوے اگرچہ آدم عالم مین داخل تھے
مگر تخصیص بنظر شرافت کے ہی چنانچہ فرمایا و لقد کرمنا بنی آدم ہی آئینہ بنا کی وہی ہمنے بنی آدم کو اور جو انکی
ذات کو قدم کہا ہی باعتبار اسکے ہی کہ نور آپکا بیواسطہ نور خدا سے جدا ہوا انور و انور صنعت اشتقاق قوله
پیشواے انبیا خورشید روے والضحی ؛ آنکہ خاک مقدمش بر فرق شاہان افسرست ؛ سایہ اش نے سایہ حق
آفتاب مہ شگاف ؛ آنکہ امت را شفاعت خواہ روز محشرست ؛ پیش ز آدم خاتم پیغمبری در دست داشت ؛
زان نگینش را زبرجد در نسب نام آورست ؛ اللغات ضحی وقت چاشت کہ زمان ترقی آفتاب کا ہی اور
سورهٔ والضحی جسمین حق تعالی نے قسم اسوقت کی کھائی ہی اور نیز کنایت روے مبارک آنحضرت سے مقدم
سفر سے لوٹنا مہ شگاف باعتبار معجزهٔ شق القمر خاتم انگشتری یہ لفظ بفتح تا بمعنی ما یختم بہ کی ہی یعنی وہ چیز جس سے
مُہر کیجائے زبرجد ایک قسم جواہر کہ سبزی اسکی مائل بزردی ہوتی ہی اور یہ زبرجد المعنی یعنی وہ پیغمبر جو پیشوا
انبیا کے ہین اور آفتاب صورت والضحی کے جو خود روشنی اور ترقی آفتاب کا وقت ہی اسکے یہ خورشید
اور روہ کہ جنکی خاک قدم کی بادشاہون کے سر کی تاج سایہ انکا نہ تھا اور خود وہ سایہ حق کے تھے اور ظاہر کہ
سایہ مثل ذات کے ہوتا ہی اور وہ آفتاب ماہ شگاف ہین جیسا کہ معجزہ شق القمر کا مشہور معروف ہی
تشبیہ آفتاب کی مہ شگافی مین یہ کہ آفتاب بھی اپنے قرب روز مرہ مین اسکو گھٹا گھٹا کے ہلال کر دیتا ہی اور
تشبیہ ادنی ملابست سے صحیح ہوتی ہی اور محشر کے دن امت کے سفارشی اور یہ وہ پیغمبر ہین کہ قبل وجود آدم
علیہ السلام سے جو ابو البشر ہین انگشتری پیغمبری کی انکے ہاتھ مین ڈالی گئی تھی اپنی خلقت و نبوت
دونون مین آدم سے سابق ہین جیسا کہ فرمایا کنت نبیا و الآدم بین الماء و الطین مین نبی تھا اس حال مین
کہ آدم ابھی پانی و مٹی مین تھے اسی سبب سے اس انگشتر پیغمبری کا نگینہ نسب مین زبرجد نامور ہی یعنی
آنحضرت سے حضرت آدم کو ناموری نسب کی ہوگئی کہ انکے نسب مین آپ مبعوث ہوے پہلے شعر مین

خورشید زرد اور زرد لفظی مناسبت رکھتے ہیں مگر مقدم میں لفظ قدم اور افسر میں سر اور فرق کیسے خوب ہیں زیر جبین میں ایہام نظر بگلین اور اسکے مناسب لفظ نام جو نگین پر ہوتا ہی نفی اثبات سایہ کی کیسی خوب ہی اور ماہ دو انگشت مہ شگافت کہنے میں صنعت تلمیح مشتمل بر قصہ شق القمر قولہ ہر سرے کز خاکپایش آبروئے خود نجست ﴿ باد چون بولہب در آذر ست ﴿ او شہنشاہ نبوت بود و منشور ش کتاب ﴿ این زمان قائم مقام او امام اکبر ست ﴿ شاہ دین احمد ابو العباس امیر المومنین ﴿ آنکہ آل دودۂ عباس را سر دفتر ست ﴿ اللغات بولہب نام عم آنحضرت صلعم منشور فرمان احسان کتاب قرآن دودۂ عباس اولاد حضرت عباس کہ یہ بھی چچا آپکے تھے خلفائے عباسیہ انھین سے منسوب ہین دودہ بمعنی خاندان المعنی یعنی جس شخص نے کہ انکی خاکپا سے اپنی آبرو نہ ڈھونڈھی وہ ایک بیہودہ کار اور مثل ابولہب کے آتش عذاب جہنم مین گرفتار ہی جیساکہ ابولہب کی مذمت مین ہی سیصلی نارا ذات لہب قریب داخل ہوگا اس آگ مین جو شعلے مارنیوالی ہی اور آنحضرت ملک نبوت کے شہنشاہ تھے اور فرمان انکا قرآن اور کیسا فرمان کہ احسان والا مگر اب اسوقت مین قائم مقام انکا یہ امام اکبر ہی یعنی بادشاہ وقت یہ شعر گریز مدح بادشاہ مین ہی اور بادشاہ کیساکہ بادشاہ دین کا ہی یعنی احمد ابو العباس امیر مومنون کا اور ساری اولاد خاندان عباسیہ کا سر دفتر پہلے شعر مین خاک و آب و باد و آتش چارون عنصر موجود خاکپا اور آبرو کیا ہی خوب ہی کہ اسمین پا اس مین رو اسمین خاک اسمین آب قولہ آفتاب شرع و ملت آسمان ملک و دین ﴿ آنکہ ہر تخت خلافت را جلالش زیور ست ﴿ آنکہ از جان بیعت فرمان او بر دل نوشت ﴿ بادشاہ شرق و غرب و حاکم بحر و بر ست ﴿ بو المجاہد ظل حق سلطان محمد کز جلال ﴿ دو د شمع بزم او شمع رواق اخضر ست ﴿ اللغات سلطان محمد آقائے مصنف زیور اصل مین زیب ور ہی شمع لفظ عربی ہی بفتح شین و میم بمعنی موم من بعد فارسی والون نے میم ساکن کرکے بمعنی فتیلہ مومی بنا لیا پس یہ لغت مولدہ ہے ہی رواق بضم و بکسر خانہ بر یک ستون ساختہ و سقف خانہ و اول شب رواق اخضر آسمان اور اگر مع شمع کہیں تو آفتاب ہوگا المعنی اور یہ بادشاہ آفتاب شرع و ملت کا ہی کہ شرع اور ملت دونوں اسی سے روشن ہین اور آسمان ملک و دین کا کہ دونوں پر اسی کا سایہ ہی اور ایسا جلال والا کہ جلال اسکا ہر تخت سلطنت کی آرائش یعنی اسکے جلوس سے تخت کی زیب و زینت ہو جاتی ہی اور یہ وہ بادشاہ ہی

جسنے بیعت واطاعت اُس بادشاہ کی جو بادشاہ شرق وغرب وبحر وبر کا ہی جان ودل سے اپنے دل پر ثبت کی ہوا ی
جان ودل سے اُسکا مطیع ہی آیندہ وہ بادشاہ کون ہی ابو المجاہد یعنے مجاہدین کا باپ اور سایہ خدا کا جسکا نام سلطان محمد
ہی کہ اُسکی بزرگی وجلال سے دھوان اُسکی بزم کی شمع کا شمع محل سبز یعنے آسمان کا ہی اب خیال کر جس شمع کا
دھوان ایسا روشن کہ مثل آفتاب کے ہو تو روشنی اُسکی کس درجہ ہو گی ابو المجاہدین بلفظ ابو حسب محاورہ
عرب کے ہی کہ جس چیز کا جس چیز سے کمال اتحاد واتصال پاتے ہین اُسکو اب وابن او راخ کرکے بولتے
ہین مذکر مین اور ام وبنت واخت کرکے مونث مین اسلیے کہ اُنسے زیادہ کسی شی کا کسی شی سے اختلاط
وارتباط نہین ہی قولہ آن خضر علم وسکندر ملک بہرام احترام + کز شرف نعل سمندش بہ ز تاج قیصر ست +
آنکہ ہر شب حور عین با گیسوان عنبرین + در سرایش تا سحر از خاکروبان درست + شب بہانہ است وگی
ماہ ہم افسانہ است + با تو گویم راست انمعنی کہ دل را باورست + زہرہ را چادر سیہ گردد قمر را دف شکست +
درہ عدلش کہ زان راقص بکام اژدرست + اللغات خضر بفتح وکسر خا نام پیغمبر وولی مشہور وبالکسر
نیز بہرام نام بادشاہ ونیز ستارہ مریخ کہ جلاد فلک ہی اور ترک فلک بھی کہتے ہین شرف بزرگی اور وہ شرف
جو ہر ستارہ کو اپنے وقت پر برج معین ہوتا ہی کہ اسوقت مین اسکا نور وقوت تاثیر زیادتی پر ہوتی
ہی قیصر لقب بادشاہ روم چاہیے کوئی ہو اور وہ بچہ جو قبل اُسکے تولد سے مان اُسکی مرجاے اور اُسکو
پیٹ چاک کرکے نکالین چنانچہ وہ قیصر جس سے یہ لقب شروع ہوا اُسکی یہی کیفیت ہوئی تھی حور جمع حورا
وہ عورت جسکی سیاہ چیزین نہایت سیاہ ہون مثلاً چشم ومو اور سفید نہایت سفید جیسے جسم ودندان عین بالکسر جمع
عینا عورت بڑی بڑی آنکھون والی جیسا کہ قرآن مجید مین ہی وحور عین کامثال اللؤلؤ المکنون
اور حورین بڑی بڑی آنکھون والی جیسے بڑے بڑے موتی روشن زہرہ نام ستارہ کہ لولی ومطربہ فلک ہی
قمر نام ستارہ کہ صباغ فلک ہی درہ بالکسر تازیانہ حد زنی چادر سیاہ چادر ماتمی راقص ایک شکل ہی ستارون سے
کہ تنین فلک مین واقع ہی تنین اژدہاے بزرگ اسیکو اژدر کہا ہی جو مخفف اژدرہا کا ہی المعنی آدرووہ
بادشاہ خضر علم کا ہی ہر چند کہ علم سب کا خضر و رہنما ہی وہ علم کا رہنما ہی اور سکندر ملک کہ خشکی تری سب کا
بادشاہ اور بہرام سا حرمت عزت والا بہرام خواہ بادشاہ خواہ ستارہ مریخ جسکے گھوڑے کا نعل ایسا

باشرف ہی کہ تاج سر قیصر کا ہی اور ایسا بادشاہ ذی رتبہ کہ حورین اپنے گیسو عنبرین سے اُسکے گھر مین صبح تک
دروازہ کی خاکروبی سے ہین پس جس سرا کی خاکروب حورین اور جاروب اُنکے گیسو ہونگے اُس سرا کی
صفائی و ستھرائی مین کیا حال ہوگا اب آگے دونون شعر قطعہ بند ہین بادشاہ کے اتقا و احتساب کی صفت
مین یعنی لوگ جسکو رات کہتے ہین یہ ایک حیلہ بہانہ ہی اور جسکو کمی ماہ کی بتاتے ہین یہ ایک افسانہ غیر معتبر
اصل بات اور ہی ہی وہ یہ کہ بادشاہ نہایت متقی و متبع شرع کا ہی رقص و سرود سے محترز لہذا اُسکے درۂ عدل نے
زہرہ کا تو ساز و سامان بگاڑ کے کہ لولی فلک ہی چادر سیاہ ماتمی اُڑھادی ہی وہ چادر تو شب ہی اور ماہ کا دف
توڑ ڈالا ہی اس سبب سے کمی ماہ کی کہلاتی ہی ماہ مین تنہا یہ فرضی ہی دائرہ ماہ کا علیحدہ اور ذات ماہ علیحدہ اور
اُسی درۂ عدل کے خوف سے راقص منہ مین اژدہا کے گھسا ہوا ہی اور یہ نہایت مبالغہ خوف کا ہی کہ اژدہے کا
منہ ہرچند مامن نہین ہی مگر اس سے اُسکو بہتر سمجھتا ہی اور درہ کو بہتر نہین سمجھتا خضر و سکندر و ملک و علم
و بہرام اور مغل و سمند حور و گیسو سرا اور شب و ماہ بہانہ اور افسانہ اور راست کہ مقام موسیقی کا نام بھی ہی
اور بادر اور زہرہ اور قمر اور شب و چادر سیاہ اور دف و راقص و اژدہا شب مناسبات راقص کو بنظر مادہ
لفظ رقص کے انمین شامل کیا ہی قولہ گرچہ از عدلش سپر نفتاد از بازوے تیر * تیر از سہمش مدام اندر کمان
تاب آورست * تا درین نیلی قفس طاؤس شب پیاسے را * شاخ جدیش آشیان کرگس زرین پرست * تا کمان
چرخ کیش تیر را مستقبل ہستا * تا کمال بدر از اقبال شاہ خاور ست * حلقہ در گوش درشہ باد ہر جا گردن ست *
خاک زیر پاے سلطان باد ہر جا سرورست * اللغات سپر نا فتادن عاجز نہونا تیر عطارد بکسر را سپر مراد
آفتاب کہ اسمین اور عطارد مین ہمیشہ فاصلہ تیس درجہ کا رہتا ہی سہم ترس و تیر کمان برج قوس کہ خانہ و بال عطارد
کا ہی اور اصلی خانہ اسکا جوزا تاب آور ای در پیچ تاب نیلی قفس آسمان طاؤس شب یا ماہ جدی نام برج خانہ
وبال ماہ کرگس ہندی گدھ یہ دو شکلین ہین طائر و واقع طائر اُڑتا ہوا واقع جیسے پر سمیٹے اُترتا ہوا اور یہ قریب شاخ جدی
کے ہی کمان چرخ برج قوس جوزا ہفتم خانہ ہی قوس سے اور اتنے فاصلہ کو نجومی مستقبل کہتے ہین اور جوزا خانہ
عطارد کا ہی کیش ترکش و مراد از جوزا خانۂ عطارد و بدر نام مصنف و ماہ چہاردہم شاہ خاور آفتاب و ممدوح حلقہ
در گوش غلام گردن معروف و پہلوان المعنی یعنی اگرچہ عدل ممدوح سے سپر خود بازو سے تیر ای عطارد کی بھی

نہین گرمی بدستور اُسکے بازو پر ہی اور نہ یہ سپر وہی قرب آفتاب کا اس سے کہ بفاصلہ تیس درجون کے ہمیشہ
رہتا ہی تاہم اسکے یعنی آفتاب کے خوف و بیم سے کمان مین کہ برج قوس ہی اور ساتوان خانہ اسکا یعنی باب ہی
مین رہتا ہی اور قوس خانہ وبال عطارد کا ہی قید عدل کی بدین وجہ کہ ممدوح ہی کا عدل خود مجوز زیادہ وبال
و نکال کا اسکے نہین ہوا اور عطارد کا لقب دبیر و منشی فلک ہی آب بعد کے شعر دعاے تابیدین ہین چنانچہ
کہتے ہین کہ جبتک اس نیلی قفس یعنی آسمان مین طاؤس شب بہا کو جو ماہ ہی اسکی شاخ جدی کی کہ قریب جدی
خانہ وبال ماہ کا ہی آشیانہ کرگس ای نسر طائر کا ہی کہ یہ نسر طائر قریب شاخ جدی کے ہی اور زرین بر باعتبار اشعہ اور جبتک
برج قوس جو مراد کمان چرخ سے ہی کیش یعنی جوزا کو جو خانہ عطارد کا ہی مستقبل ہی یعنی قوس سے جوزا ہفتم خانہ
اکہ اتنے فاصلہ کو نجومی مستقبل کہتے ہین اور جبتک کمال بدر کا اقبال شاہ خاور یعنی آفتاب سے ہی کہ
اس شب مین پورا مقابلہ ماہ و آفتاب کا رہتا ہی تحت و فوق مین اسیواسطے اقبال کہا ہی کہ اقبال یعنے
پیش آمدن کے ہی الحاصل جبتک یہ کیفیت بروج و سیارون کی رہے تبتک جہان کہین کوئی پہلوان ہو
کہ عبارت بادشاہ سے ہی وہ غلام بادشاہ کے دروازہ کا ہو اور جہان کہین کوئی سرور ہی وہ خاکپا سلطان
کا رہے اس قصیدہ مین دو ممدوح مع کے ہین ایک کو بادشاہ کہا ہی ایک کو سلطان اور دونون کی مدح
کی ہی بس دونون کی دعا بھی ہی شیر باز و تیر سہم مین ایہام کمان تاب اسمین بھی ایہام کہ بل خم کے معنے
مین بھی ہی قفس طاؤس شاخ آشیان کرگس کیش کمان چرخ کہ چرخ بے گڑھی کمان کو کہتے ہین بدر زرین
بھی ایہام کہ تخلص مصنف کا ہی اقبال شاہ خاور حلقہ در گردن مین بھی ایہام پا سرور مین سہر سب
صنائع ظاہری ہین اور مراعات النظیر اور ایسے ہی مستعار معنی مین سب مناسب یکدگر فافہم
حلقہ در گوش اور رشتہ اور خاکپا اور سرور کیسا خوب ہی قولہ ہر کجا روحانیان را مجلسی خاصہ بود ٭
لائق گوش سران این رشتہ پر گوہر ست ٭ جامہ زرین باد سیرش بر عذار مہ بود ٭ ہر کرا سوداے
مدحش ہمچو خامہ در سر ست ٭ مدحت آراے جناب شاہ شرق و غرب باد ٭ ہر کجا طوطی شکر خاے
معنی گستر ست ٭ اللغات روحانیان ملائک مجلسی مین یا وحدت کی ہی یا قائم مقام کسرہ توصیفی کی
حسب قاعدہ متقدمین کے سران سروران این رشتہ مراد قصیدہ سے جامہ زرین نقوش قلم جو مشعی

قلم پر ہوتے ہین عذار ممدوح کاغذ سودا سیاه وخیال مدحت بالکسر تعریف وستائش شاه ممدوح المعنی یعنے جس جگہ کہ
خاص مجلس روحانیون کی ہو اور ایسی مجلس کے بھی جو سردار ہین یہ قصیده مثل لڑی موتیون کی ہی اُسکے
کانون کے لائق ہی یعنے وہان پڑھنے کے قابل ہی یہ مبالغہ اپنے کلام کی صفت مین ہی جیسے سنت شعرا کی ہی اور جیسے
سر مین قلم کیطرح سودا مدح ممدوح کا ہی اُسکا جامہ زرین ہو اور سیر اُسکے رخسار ماه یہ جو تمام جسم مین اعلی جگہ ہی یعنے
خلعت زرین پائیے اور ایسا رتبہ جو تر ہین یہ جس طلب ہی دوسرے پر ٹالکے اور جہان کہین کوئی طوطی شکر خا
معنی گوہتر ہی ای شاعر گویا شیرین کلام وه ہمیشہ مداح اس ممدوح کا رہے جو بادشاه شرق وغرب کا ہی گوش وسر رشتہ
وگوہر اور سودا وسر شاه وشرق وغرب طوطی وشکر سب مناسبات ہین یہ قصیده بحر رمل مین تھا ارکان اسکے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

قصیدهٔ دوم ترہیب از تعشق بعشق مجازی وترغیب بہ تشوق شراب حقیقی

قوله از نام تو در کام وزبانها شکر افتد + وز روے تو در گلشنِ جانها شرر افتد + بر یاد تو ناهید اگر چنگ سرآید + صد قطب برقص آید و از چرخ در افتد + خورشید چنان مست شد از ساغر مهرت + کو را خبرے نیست کہ از بام در افتد + بهرام ز سهم تو چنان خستہ کہ هر شام + بر چهرهٔ او خون جگر را گذر افتد + یہ قصیده بحر ہزج مین ہی ارکان اسکے مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن یا فعولان اللغات شرر افتادن بیقرار ہونا ناهید زہره چرخ فلک و نیز رقص بهرام مریخ سهم خوف وترس و تیر المعنی یعنے تیرا نام ایسا شیرین ہی کہ جسکے لینے سے کام وزبان مین شکر پڑ جاتی ہی اور شکرین ہو جاتے ہین اور صورت تیری ایسی باحسن وجمال کہ جسکی دید سے گلشن جان مین شرر پڑ جاتے ہین ای بیقرار ہو جاتے ہین اگر تیری یاد پر زہره جو لولی فلک ہی چنگ سرائی کرے تو سیکڑون قطب جسکو کہتے ہین از جا نہ جنبد تیری یاد کے اثر سے ایسا وجد ورقص مین آئے کہ چرخ سے گر پڑے یعنے آسمان سے یا رقص مین ایسا چکر باندہے کہ چکرا کے گر پڑے جیسا کہ اکثر گھومنے سے آدمی گر پڑتا ہی خورشید تیرے ساغر مہر سے ایسا مست و بیہوش ہو گیا ہی جسکو اتنی خبر نہین کہ ایسا نہو مین بام آسمان سے گر جاؤن چنانچہ ظاہر کہ ہر شام گر جاتا ہی اور بهرام ای مریخ جو ترک وجلاد فلک ہی تیرے خوف وترس سے ایسا خستہ ومجروح ہی کہ خون اُسکے جگر کا جو اندرونی زخم محبت سے ہی اُسکے منہ پر پھیلا ہوا ہی اور خون آلوده ہو رہا ہی

اور مریخ کا رنگ بھی سرخ ہی جنگ یعنی دستہ اور سرایہ مین سر اور از چرخ در افتد اور ساغر و خورشید
کہ بصورت ساغر کے ہی اور مست و مہر جسمین ایہام ہی بام و در گور زمانہ ہی بہرام سکے لیے خون اور علی ہذا جگر
کے واسطے کہ معدن خون ہی اور اسکے سبب خستہ اور جگر و چہرہ کیسے مناسبات لطیف ہین قولہ ہر دل کہ
نہ شد تشنہ دریائے وصالت * سنگیست کہ در شعلہ نار سقر افتد * وانجان کہ نہ شد سوختہ آتش مہرت *
خاکیست کہ از تحت ثری بر اثر افتد * در دائرہ مہر تو ہرگز نشود جمع * آنرا کہ نظر بر ورق ماہ و خور افتد *
چون صبح کہ زد یکنفس از سینہ پر سوز * کے میل بخواب آید و مہرش بخور افتد * اللغات تشنہ معروف و عاشق
سقر نام دوزخ سوختہ معروف و عاشق اثر بکسر نشان قدم خور خورش المعنی یعنے جو دل کہ تشنہ اور مستسقی
تیرے آب وصال کا نہو وہ دل نہین ایک پتھر ہی کہ بموجب وقودہا الناس والحجارۃ کے یعنے دوزخ کی چھپیان
آدمی اور پتھر ہین نار سقر مین ڈالا جائیگا ایسے ہی جو جان کہ سوختہ تیری آتش محبت کی نہوئی ایک خاک ہی کہ
تحت الثری سے پاؤن پر پڑتی ہی قید تحت ثری کی بلحاظ نہایت اسکی پستی و ذلت کے ہی کما قولہ تعالی
ثم رددناہ اسفل سافلین اور پاؤن پر پڑنے سے کمال نفرت و ناگواری یعنے وہ ہرگز عزیز نہوگی ذلیل ہی
رہیگی اور تیری محبت کے دائرہ مین ہرگز وہ جمع نہوگا یعنی تیرے عشاق کے زمرہ مین جسکی نظر ورق ماہ
و آفتاب پر پڑتی ہی یعنے رخسارہ ماہ جبینون پر کہ محض عاشق الفین کا ہی تیرے عاشق کا حال تو ایسا ہی
جیسے صبح کہ سینہ پر سوز سے ایک دم لیا اور فنا ہوگئی اسکو رغبت و خواہش خواب و خور کی کب ہی تشنہ
و دریا شعلہ نار سقر اور سوختہ اور آتش اور نیز لفظ مہر بنظر حدت و حرارت اور خاک اور اثر و ثری
دائرہ مہر اور لفظ جمع بنظر مہر کہ اجتماع و اقران بھی خواص سیارگان سے ہی ورق مناسب دائرہ اور
صبح اور نفس کما فی القرآن المجید والصبح اذا تنفس سینہ پر سوز بدین اعتبار کہ آفتاب اس سے عیان
ہوتا ہی اور خواب و مہر و خورش سب لطائف ظاہر ہین قولہ ہر صبح خطابے کندم مرغ سحر خوان * چون آتش
جدش ہمہ در بال و پر افتد * کاہی بدر کلید در عرفان بکف آور * زان پیش کہ نہ طارم ششم روزہ
را فتد * اندیشہ ازان روز کہ از زلزلہ صور * منشق شود این گنبد و آن خشت زر افتد * تا چند
ترا از ہوس زلف دلارام * بر طشت زر از دانہ عنبر ورد افتد * اللغات کند مضارع ہم ضمیر منصوب منفصل

ای کند مرا مرغ سحر خوان بلبل وجد حال و عشق یعنی اور ای حاصل کن لازم ہو سے حرکت مد استغنا
و نہ طارم نہ فلاک ششش روزہ بدین سبب کہ چھ روز مین پیدا ہوسے ہین منشق شگافتہ گنبد آسمان خشت زر
آفتاب طشت زر آفتاب بر رخسار زرد دانہ عنبر مردمک ورر اشکہا المعنی یعنے ہر صبح مجکو مرغ سحر خوان
کیسا خطاب لطیف کرتا ہی اس حال مین کہ جب اسکے بال و پر مین بالکل آتش وجد و حال کی پڑ جاتی ہی
کہ ای بدر کنجی دروازہ معرفت کی حاصل کر اور خانہ دل کا کہ بیت اللہ ہی قفل کھول قبل اس سے کہ یہ نو
طارم ششش روزہ کہ نو آسمان ہین جو چھ دن مین پیدا ہوسے ہین بفحواے خلق السموات والارض فی
ستۃ ایام پیدا کیے اُسنے زمین و آسمان چھ دن مین درہم برہم ہوجائین ای قبل از قیام قیامت اور
ڈریا سوچ اس دن سے کہ بسبب زلزلۂ صور کے یہ گنبد آسمان کا شق ہوجائیگا اور خشت زر بھی کہ آفتاب
ہی گر پڑیگی کمافی القرآن العظیم اذا السماء انشقت و اذا الشمس کورت جسوقت کہ آسمان پھٹ جائیگا اور جسوقت
کہ آفتاب تاریک ہوجائیگا یعنے انکار رفتہ کبھی گرجاتا ہی تو کبتک کسی زلف معشوق مجازی کے عشق پر رخسار زرد
پر مردمک سیاہ سے دُر اشک بہایا کریگا کیون نہین اس سے باز آتا کہ محض بیفائدہ ہی صبح و سحر صنعت
ترجمۃ اللفظ مرغ و بال و پر نہ و ششش سیاقۃ الاعداد گنبد و خشت طشت و دانہ عنبر و زر کہ سیاہ و سرخ یا سپید
و زرد ہین متضاد اسواسطے کہ عنبر اشہب ای سپید اور خشخاشی ای زرد اور حبشی ای سیاہ تین قسم کا ہوتا ہی یہان
سیاہ مقصود ہی قولہ زان زلف پریشان مشو انجم صفت از مہر + کان زلف نشانیست کہ گرد سحر افتد + ہندوی
سیاہیست کہ از جنبش بادے + از کنگرۂ ماہ نگونسار درافتد + ابروش کمانیست کہ ہر تیر کزان جست +
تا سینہ خبردار شود در جگر افتد + آن خال بلائیست سیہ کز سبب او + در عالم ایمان تو صد شور و شر افتد +
کام و لب شیرین خود اید وست مکن تلخ + آندم کہ ترا در قدح می نظر افتد + کان ماہ دو ہفتہ است کہ با پنج بلاست +
ہر لحظہ درا جانب پروین گذر افتد + اللغات سحر زر و ماہ رخسار بلاے سیاہ بلاے سخت شر اگرچہ بہ تشدید
راہی فارسی مین بہ تخفیف مستعمل ہی المعنی یہ اشعار مذمت زلف و خال وغیرہ مین ہین چنانچہ فرمایا کہ اس
زلف کے مہر سے ایسا پریشان مت ہو جیسے انجم آفتاب سے ہوجاتے ہین اسلیے کہ یہ ہی تو شام لیکن ایسی
شام کہ گرد سحر کے نہ واقع ہو جیسے ہر شام کے لیے سحر لازم ہی اسکے لیے بھی ضرور ہو اور وہ سفیدی مو کی ہی انجام

اور یہ ایک چوریا نٹ جبشی ہی کہ کنگرۂ ماہ یعنے رخسار پر معشوقون کے چہرہ یا معلق زلف کو چڑھی ہوئی ہی
الجھتی جنبش باد سے کہ وہ تغیر زمانہ کا ہی اس کنگرہ سے اونا بھی گریگی یعنی مطلب یہ کہ نگونساری اسکو
لازم ہی مثل مشہور ہی جو چڑھیگا وہ گریگا آج خوب و خوش معلوم ہوتی ہی کل کو یہی ناخوب و ناخوش ہو جائیگی
اور ابرو سے اسکی ڈر تازہ کہ یہ وہ کمان ہی کہ جو تیر اس سے نکلتا ہی غضب کا ہوتا ہی کہ سینہ جبتک خبردار ہو
یہ جگر تک پہونچ جاتا ہی ایسے ہی خال اسکا ایک بڑی کالی بلا ہی جسکے سبب سے عالم ایمان مین سیکڑون
شور و شر پڑ جاتے ہین ایمان کی امن نہین رہتی اور ایدوست تیرے کام ولب اچھے خاصے شیرین ہین
پھر قدح می مین نظر کرکے انکو تلخ کیون کرتا ہی یہ جان لے کہ اس قدح پر نظر پڑنے سے منھ تلخ ہو جائیگا
میفروشی تو در کنار کسواسطے کہ یہ قدح بادہ دو ہفتہ ہی ای بدر اور اسکے ساتھ پانچ ہلال کہ وہ پانچون انگلیان ہین
جو ہنگام قدح گیری خم ہوکے ہمشکل ہلال ہو جاتی ہین اور اس بدر کا ہر لحظہ پروین کیطرف گذر ہوتا ہی
پروین دندان اور یہ بھی ایک منزل ہی منازل قمر سے ان اشعار مین کیسی تعریض ہی کہ مے اور قدح دونون
پر مشتمل ہین زلف کے لیے پریشانی اور تشبیہ پریشانی کی انجم سے اور لفظ مہر اور شام و سحر اور رہند وسے
سیاہ اسکے لیے کنگرہ اور لفظ ماہ مناسب مہر جسمین ایہام بھی ہی کمان و ابرو اور تیر و سینہ و جگر و کام و لب
سب مناسب اور شیرین و تلخ متضاد و دم کہ بمعنے جرعہ کے ہی اور قدح اور ماہ و ہلال اور پروین سب مناسبات
اور دو ہفتہ کا ہفت اور پنج یہ سب سیاقۃ الاعداد قولہ درمیکدہ رو کہ یکے قطرہ ز جامش ✣ گر عرش خورد
تا بابد بیخبر افتد ✣ در نغمۂ اطرد بہ او چرخ زند رقص ✣ ز آنسان کہ کلاہ زرش از فرق سر افتد ✣ ور ابر برد بوے بخارش بسر کوہ
دامن بسر آید ز سیانش کمر افتد ✣ در مجلس خسرو شہا تا کہ کسی را ✣ زین قطعۂ شیرین ہوسے بر شکر افتد ✣
چون بدر مدارح کاظم اندر رہ النشاء ✣ در بحر سخن گہ ازین در تر افتد ✣ بر گیر یکے را بدو ز چار زیکے کن ✣
کز نو دش جانب و چل گذر افتد ✣ اللغات میکدہ مین یا تنکیر توصیف موصوف کے سبب ہو سکتی ہی اطرد بہ
بالضم و ضم راشاد سازندہ و ساز چرخ زدن ناچنا کلاہ زر آفتاب و نیز کلاہ زرین کمر پیٹکا اور پہاڑ کی خرد
النشاء نئی چیز پیدا کرنا المعنی یعنے اس شراب و جام کو چھوڑ کے ایسے میکدہ مین چل کہ اسکے جام کا ایک قطرہ
اگر عرش جو سارے جہان پر محیط ہی پی لے تو ابد تک ہوش نہو بیخبر پڑا رہے اور جو میکدون مین گانا بجانا

بھی ہوتا ہی اس میکدہ کا جو ساز ہی اسکا وہ نغمہ اگر چرخ سن لے تو اسکے وجہ مین آ یعنی رقص زنی کرے
کہ جس سے کلاہ زرین اسکے سر سے گرجائے اور وہ خبر نہو کلاہ زرین آفتاب کہ ہر شام اسکے سر سے گرجاتی ہی
اور یہ بدستور ناچے جاتا ہی اور جو بو اسکے بخار کی ابر سر کوہ پر لیجائے تو اس بو سے کوہ مین ایسا تغیر پڑجائے
کہ دامن کوہ جو اسکی جڑ ہی سر پر آجائے اور کمر اسکی میان سے گرجائے یعنے اپنے ٹھکانے سے ٹلجائے جس سے
سیدھا نہو سکے جیسے ناف ٹلجاتی ہی ابتہ یہ قطعہ تعریف سخن اور سنت شعر امین ہی یعنے یہ قطعہ ایسا شیرین ہی کہ
فقط مجلس خسروی مین یہ تعین ہوا کہ سبکو ہوس شکر کی نجاتی رہی ہو اور اسکی شیرینی نے شکر سے بیزار نہ کردیا ہو
بلکہ ہر کسی کا بالتحقیق یہ حال ہی کہ کسیکو اب شکر کی ہوس نہین رہی سب شکر سے سیر ہوگئے ایسا اسکی
شیرینی نے عمل کیا ہی اور یہ قطعہ بدر کا ہی میرا نہین تو مجکو اسکی طرح فن انشا مین کامل مت جان وہ اس
فن مین کامل دیکتا ہی اگرچہ بحر سخن مین اس سے بھی بڑھ بڑھ کے در تر مجکو ملجاتے مین تاہم بدر کو کب یاتا ہوں کہ
کیسی خوبی کے ساتھ انکو الگ بھی کیا ہی اور شامل بھی رکھا ہی شعر با بہ بعا ہی یعنے کیے کو دو دس کے ساتھ لے
کہ کیے کے چالیس عدد ہین اور دو کے دس کر کل پچاس ہوئے جو مجی ہوا جسکے پچاس عدد ہین اور چار دہ میکے
مین کر جو جام ہی اسلیے کہ اسکے چالیس عدد ہین جیم کے تین الف کا ایک میم کے چالیس مطلب یہ کہ شراب جام
مین کر نہ سے مراد پنج اسواسطے کہ نون کے پچاس ہاکے پانچ جو پنج انگشت ہین تو دس سے مراد پنجہ ہوا اسلیے
لنون کے پچاس واو دال ہکے دس سب ساٹھ عدد پنجہ کے ہوئے یعنے پانچون انگلیون سے پنجہ کے اس جام
کو پکڑ کے دو جل یعنے دو لب چنانچہ دال کے چار واو کے چھ دس لام کے تیس بے کے دو سب بیالیس ہوئے
ان دونون بیالیس کیطرف لیجا ای جام کو لبون سے لگا کے نوش کر میکدہ جام قطرہ چرخ رقص مرادف
اور چرخ مین ایہام فرق و سر مرادف اور فرق کے معنے اگر مانگ کے لین تب بھی ذکر جزو سے ارادہ کل رکہا ہی سر کوہ دامن کوہ
کمر کوہ سب مناسب یکدیگر بدر و کامل کہ دونون کے لیے مناسب ہی جو خاص بدر ہی اور نیز تخلص مصنف
انشا و بحر و سخن اور در تر ای آب و تاب سب مناسب اور معما سیاقت الاعداد مین

قصیدہ سوم

قولہ ای یاد تو روح روح دے نام تو جان جان ٭ در کنہ جلال تو عقل و دل و جان حیران ٭ سرمست جمالت

راہرگز نبود محیطے ۞ پہنچ روح فزایت راہرگز نبود دربان ۞ بیدای جلالت راہرگز نبود سرحد ۞ دریاے کمالت
راہرگز نبود پایان ۞ در بحر غمت غواص لالاے دو چشم ماست ۞ صد لولو تر اینک بر طشت زرش غلطان ۞
دوشینہ مرا از عرش این نالہ ہمی آمد ۞ کای بدر جگر خستہ وی تیرہ دل ناوان ۞ بر خوان کسان تا کی ناخواندہ روی چون
خور ۞ بر خوان الہی شو یک نیم شبے مہمان ۞ یہ قصیدہ بحر ہزج مثمن اخرب مین ہے ارکان اسکے مفعول مفاعیلن مفعول
مفاعیلن الثات روح بالفتح خوشی و تازگی روح بالضم جان کنہ بالضم حقیقت شی صحو بالفتح ہشیاری
بیدا بالفتح دشت پایان ہندی تھاہ لالا غلام حبشی مراد از مردم چشم لولو مروارید کلان عبارت از اشک
اینک تصغیر این طشت زر رخسار زرد خور آفتاب المعنی اے محبوب حقیقی بے نیاز سے یا ناز تیری
یاد سے تازگی و خوشی روح کی ہے اور تیرا نام جان کی جان تیرے کنہ حقیقت مین عقل و دل و جان سب
حیران ہین جو تیرے وصال مین مست ہے ہرگز ہوشیاری نہین چاہتا اور جو تیرے فراق کا زخمی ہے ہرگز
علاج نہین مانگتا تیری بزرگی ایک ایسا جنگل ہے جسکی سرحد و کنارہ نہین اور تیرا دریا کمال کا ایسا کہ جسکی
تھاہ نہین تیرے دریاے غم مین وہ لالا جو مردم چشم ہین ہمارے غواص ہین کہ سیکڑون لولو اشک کے
انکے طشت زرد رخسار پر غلطان ہین آپ کہتے ہین کہ رات عرش سے یہ نالہ زار بار بار مجکو آتا تھا کہ اے بد خستہ جگر
اور اے نادان تیرہ دل لوگون کے خوان پر کب تک مثل آفتاب کے ناخواندہ مہمان بنیگا کہ گھر گھر بے بلائے
روز جاتا ہے خوان الہی کا مہمان تو بھی آ ایک دفعہ کسی نیم شب مین بن دیکھ تو کیا کیا نعمتین پاتا ہے اور لوگون سے
کیا حاصل وصول بلکہ محض فضول روح بروح تجنیس جان بجان کیسا بلیغ ہے یاد و نام دونون مناسب عقل و دل
جان کیسے جمع کیے کہ عمدہ چیزین انسان مین یہی ہین مست و صحو اور مجروح و درمان اور وصال و فراق
متضاد ایسے ہی بیدا اور پایان مین یا دریا کی رعایت سے کمال مین لفظ ما بمعنی آب لالا و لولو کیسے خوب ہین
اور لفظ بحر بھی اسکے لیے لفظ ما بمعنی آب لولو کے لیے طشت زر آفتاب کی ناخواندہ روی کیسا خوب ہے لفظ
خور بنظر معنی خورش و خوان کیسا الطف ایہام نیم شب کی قید باعتبار اسکے کہ وقت قبول ہے ۞ قولہ ور زلف
بتان کم شو آشفتہ کہ میدارند ۞ سر زیر دو ہندوے از طرت مہ آویزان ۞ بر خویش مپیچ از غم بر عارض شان
کان خط ۞ مار سیت سیہ خفتہ بر گوشہ گلستان ۞ زان پستہ مرجان وش لب خشک مشو کافتہ ۞ مرجان

ترا صد غم از دیدن آن مرجان + چون تلخی غم تو زان پستہ شیرین ست + چون پستہ مکن خود را بر آتش غم بریان +
آن چشم دران ابروز انست کہ تا بینی + محراب سیہ گشتہ از دو دِ دلِ مستان + چوگان دو زلفش را یک
گوے دران چاہے + تا یوسف دلہا را زان چاہ کند زندان + اللغات کم بمعنی نیست مطلق شُتر زیر
سرنگون دو ہندو گیسو مہ رخسار مرجان مونگا اور موتی بھی پستہ دہن المعنی تو اے بدران بتونکی زلف
کا دیوانہ و شیفتہ مت ہو کہ یہ دونون طرف ماہ یعنے رخسار کے دو ہندو لٹکائے ہوئے ہین یہی حال تیرا
کرینگے تو انکے رخسارون سے مارے غم کے اپنے اوپر پیچ و تاب کیون کھاتا ہے جیسے مار اپنے اوپر پیچ و تاب کھاتا
رہتا ہے دیکھ تو انکے لالستان عکے جو چہرہ ہے گوشہ مین کیسا مار سیاہ سوتا ہے کہ وہ خط ہے پھر ایسی بلا عظیم سے
کیون نہین بچتا اور اُس پستۂ مرجان وش سے جو دہن ہے لب خشک مت ہو اے عشق اُسکا ہر گز نہ
جو اُسکے دیکھنے سے خاص الخاص سیکڑون غم تیری جان پر پڑینگے اور ہر گاہ کہ غم تیری عشق پستہ سے
گو کیسا ہی وہ شیرین ہے تلخ ہے تو پھر پستہ کیطرح آتش غم پر اپنی جان کو کیون بھونتا ہے آنکھونکی یہ کیفیت کہ صانع
قدرت نے زیر ابرو انکو رکھا ہے تا تو دیکھ لے کہ جو اُنکے مست ہین انھین کے دود دل سے یہ محراب سیاہ
ہو رہی ہے اور دونون زلفین جو اُسکی ہین یہ دو چوگان ہین اُن مین ایک گیند ہے کہ وہ زنخدان ہے اور اس
زنخدان مین چاہ سو اسی واسطے کہ دلون کے یوسف کو اس چاہ مین ڈالکے زندان کیطرف لیجاوے
جیسا کہ حال یوسفؑ کا مشہور و معلوم زلف کے لیے آشفتہ اور سر اور ہندو اور عارض و خط اور مار سیاہ
پستہ دہن اُسکے لیے لب مرجان مرجان تجنیس تام اور تکرار مرجان تلخ و شیرین متضاد اور پستہ بھی مثل بادام
کے تلخ و شیرین ہوتا ہے پستہ کو روغن مین بھونتے بھی ہین اور نمک مرچ سے کھاتے ہین چشم ابرو محراب سیہ گشتہ اور دو د چاہ
اور یوسف و زندان یہ سب مراعات ہین **قولہ** اے بدر بدان چوگان خود را تو بچہ مفگن + بیحال مکن خود را در چاہ گہ
ایمان + ہر دل کہ بیکی گوئد میدان شریعت را + در حال شود ایمن از ضربت نہ چوگان + گر جو بہ جہان
خواہی شو ساقی بزم عشق + ور شوز جہان خواہی شو خاک درِ سلطان + اجرے دہ شام و روم جزیہ خور
ترک و چین + و ماندہ شرق و غرب یعنے شہ ہندستان + تا کاسہ سیمین ست مہ بر طبق مینا + تا طشت
عقیقین ست خور بر سر این خوان + از مائدہ داران باد در مجلس او فغفور + و ز حلقہ بگوشان باد بر درگہ

اور خاقان + دانم کہ ز رہ صدق باور نکند خسرو + شیرین تر ازین قطعہ در معرفت یزدان + صد ملک
سلیمانی بر باد شود تا حشر + ہرگز نشود تیرہ آب رخ این دیوان + اللغات بیحال خراب حالت حال
ایک لکڑی ہوتی ہے کہ میدان مین قائم کرتے ہین تا جو کوئی گیند اس سے نکال لیجائے وہ بازی
جیت جائے اور یہ لفظ در اصل بہائے ہوز تھا اسواسطے کہ حائے حطی فارسی مین نہین آتی مگر
بتغیر لہجہ حا ہوئی در حال فوراً سور خوشی امین امالہ امن آجرے امالہ اجرہ وظیفہ جزیہ سر بہا ہندستان
جائے ہندو اور ہند نام اس ملک کے آباد کرنے والے کا طبق مینا آسمان باعتبار سبزی طشت عقیقین
باعتبار گولائی اور سرخی کے آفتاب مائدہ دار خادم فغفور نام بادشاہ چین بدینوجہ کہ فغ بمعنی بت و فور
معرب پور بمعنی پسر چہ اسکو بعد پیدا ہونے کے فغ نامے بت کے سامنے ڈالا تھا لہذا یہ نام رکھا گیا یعنی
پسر فغ ورگہ مخفف درگاہ تیرہ تاریک اور گدلا آب رونق و درخشندگی و بمعنی معروف المعنی یعنی
ای بدر اس چوگان زلف سے کہ قریب اسکے چاہ ہے تو دیدہ و دانستہ آپکو چاہ مین مت ڈال اور اس جانگاہ
مین کہ جہان ہار جیت ایمان کی دیکھی جائیگی اسمین آپکو خراب حال مت کر جو دل کہ ایک گیند میدان
شریعت کا ہوا کہ جدھر چوگان شریعت کا اسکو مارتا ہے ادھر ہی لوٹ پوٹ چلا جاتا ہے وہ فوراً ضرب ان نہ
چوگان سے جو نہ فلک ہین محفوظ ہوجاتا ہے کوئی آفت اسکو نہین پہونچتی اگر تو حور جنت کی چاہتا ہے تو ساقی
بزم عشق کا بن یعنے اپنی ذات کیا اورون کو بیہوش کرنے والا یعنی عشق مین کامل ہو اور جو سرور دو
جہان کا چاہتا ہے تو خاک در سلطان کا بن اور سلطان وہ کہ جسکے وظیفہ خوار شام و روم ہین اور یہ سربہا
کھانے والا ترک و چین کا کہ اسکو جزیہ دیتے ہین اور سر اپنا بچاتے ہین اور حاکم شرق و غرب کا یعنے
شاہ ہندستان یہ شعر مدح مین ہے بعد کے دونون شعر دعا تابیدین ہین یعنے جبتک کہ کاسہ سیمین ماہ کا
طبق مینا آسمان مین ہے اور جبتک طشت عقیقی آفتاب کا اس نہ خوان کے نیچے ہے یعنے جبتک کہ ماہ
و مہر اور آسمان قائم ہین فغفور چین اسکے مجلس ہین خادمون سے ہو اور اسکی درگاہ پر خاقان
حلقہ بگوشون سے ہین یہ جانتا ہون کہ بادشاہ صدق کی راہ سے ہرگز یقین نہین کریگا کہ اس
میرے قطعۂ شیرین سے کوئی اور قطعہ بھی شیرین تر معرفت یزدان مین ہو ویسے چاہیے کسیکا دل خوش

کرسنے کو کہدسے اور یہی بھی یہ کہ سیکڑون لاکہ سلیمان کے سبب حشر تک برباد ہوتے رہینگے مگر آب و رونق و خوبی
اس دیوان کا ہرگز کبہی لا و مکدر نہو گا ایساہی رخشندہ اور روشن رہیگا قطعہ پارہ کلام جو قصیدہ پر بھی صادق
آتاہی بس قصیدہ ہی مقصود ہی جمال جمال تجنیس تام خور آفتاب و خورش مناسب خوان و طشت گرچرا الخ
یہ شعر صنعت ترصیع مین ہی

قصیدہ در توحید باری عز اسمہ و نصیحت خویش بحر مذکور الصدر مین

قولہ ای در دل ہر سنگے از مہر تو تاثیرے ÷ سرمست ہوائے تو در صومعہ ہر پیرے ÷ ظاہر شدہ بر عاشق از گرد سر کویت ÷ ہر ذرۂ خاکی را خاصیتِ اکسیرے ÷ مستان صبوح آن غم کردند خروش آن دم ÷ کز صبح جمال تو بنمود تباشیرے ÷ رنجور غمت مائیم عشق تو طبیب ماست ÷ از ادویۂ رحمت بفرست تباشیرے ÷ نتوان بفسون بستن مانند پریزادان ÷ دیوانۂ کویت را در خانۂ زنجیرے ÷ ہر چند سپرداری از آہ دلم بترس ÷ کز سینۂ مجروحان ہر آہ بود تیرے ÷ **اللغات** صبوح وہ شراب جو صبح کو وقت خمار کے پیتے ہین اور جو شام کو پیتے ہین اسکو غبوق کہتے ہین **المعنی** یعنے ای معبود مطلق انسان تو انسان تیرے عشق کی تاثیر سنگ مین بھی تو ہی کہ وہ شرر ہی اور ہر پیر صومعہ گزین تیرے ہی شوق مین مست و مدہوش ہی عاشق پر تیری گلی کی گرد سے خوب ظاہر ہی کہ جو ذرہ خاکی اُس گرد کا ہی وہ اکسیر ہی جسکے طلب مین ہزارون مرگئے اور اب ہین جو مست صبوح تیرے غم کے ہین اُنھون نے جوش و خروش اُسی وقت سے مچایا ہی جسوقت سے کہ تیری صبح جمال کی تباشیر اے رو تقنے دیکھلی ہی صبحِ جمال روز ازل یعنے ازل ہی سے مست و پُرجوش پیدا ہوئے ہین ہم بھی بیمار تیرے مرض غم کے ہین جیسے اُنکو تباشیر اپنے جمال کی بخشی تھی ہمکو بھی وہ تباشیر اپنی ادویۂ رحمت سے بھیج اسلیے کہ طبیب ہمارا تو ہی ہی تیرا دیوانہ ایسا نہین کہ جیسے جن و پری کو عامل لوگ باندھ لیتے ہین اسکو بھی کوئی اپنے افسون سے باندھ کے خانۂ زنجیر مین کردے اسکا بستہ ہونا و شوار و ناممکن ہی یہ تو تیرے باندھے بندھتا ہی اور تیرے کھولے کھلتا ہی اس شعر مین ہر ظالم کیطرف خطاب ہی کہ ہر چند تیرے پاس سپر ہی اور سامان بچاؤ کا لیکن میرے دلکی آہ سے ڈرتا ہی رہ کسواسطے کہ جو آہ مجروحون کے سینہ سے نکلتی ہی وہ ایک تیر سپر شگاف ہوتی ہی مہر مین ایہام تباشیر تباشیر تجنیس تام گرد کو ذرہ خاک

آئیں سب مناسبات قوله ای بلبل دل کم شو صید بشم تاکی ✤ کو بر ورق لاله دامے نهند از قیرے ✤ چون مار پیچم از غم بر خط سیاه او ✤ کو تا قطار مور ست خفتها زده بر شیرے ✤ چون مردمک چشمش بینی تو بدان او را ✤ در صورت آهوئے دو جادوے کشمیرے ✤ مرغان الٰہی را با زقهٔ روحانے ✤ در دام کجا آرد نفس از پی انجیرے ✤ بدر از جگر خسته خون خورد چهل سالی ✤ تا یافت ز حرف عشق سر رشته تدبیرے ✤ اللغات کم بمعنے نفی مطلق ورق لاله و دام زلف قیر سیاه قافله بمعنی از سفر باز آئینده لفظ قافله را روندہ پر اطلاق کرتے ہین مور مو سے خط شیر رخسار سفید جادو بمعنی جادوگر کے بھی ہی زقه بضم زا و تشدید قاف دانه جو پرند اپنے منہ سے نکال کے بچہ کے منھ مین ڈالتا ہی اور وہ دوا جو دودھ مین ملا کے بچہ کے منھ مین ڈالیں المعنی خطاب مصنف اپنے دل سے ہی کہ ای دل تو ان خاکی بتون کا شکار مت بن جو ورق لالہ ای رخسار پر ایک دام سیاہ زلف کا لگائے ہوئے ہین اور لوگون کو پھانستے ہین اسکو پھانسی ہی سمجھے رہ تو معشوقون کے خط سیاہ کے غم مین مار کیطرح پیچتاب مت کھا اسکو ایسا سمجھ لے کہ وہ ایک قافلہ مور کا ہر طرف سے شیر پر چپٹا ہوا ہی جسمین چیونٹیان چپٹتی ہون وہ چیز کسکام کی اور جو اُسکے مردمک چشم کو دیکھے تو اُسکو ایسا جان لے کہ یہ دو جادوگر مکار کشمیری ہین جو بڑے مکار ہوتے ہین اور بظاہر مثل آہو کے غریب و مسکین اور یہ سب باتین خوبی نفس سے ہین لیکن جو مرغ الٰہی ہین اور زقۂ روحانی پاتے ہین اُنکو یہ نفس ایک انجیر دکھا کے دام مین کب پھانس سکتا ہی انجیر سے مراد شی قلیل یعنے دنیا جسکی صفت مین فرمایا ہی قل متاع الدنیا قلیل یعنے متاع دنیا کی تھوڑی ہی چنانچہ بدر نے بھی اپنے جگر خستہ سے چالیس برس خوب خونخواری کی تب حرف عشق سے کچھ سر رشتہ تدبیر کا نکال پایا ہی آہو کا لفظ ذکر چشم مین کیا ہی خوب ہی اور نیز جادو کہ سحر و ساحر دونون معنی مین ہی قوله الفاظ در را گوئے عقد شکر آلوده ✤ از سحر حلالش خوان در صورت تذکیرے ✤ روشناہ قدسی جو از گلشن سبحانی ✤ کو را نبود بر رو گلگونهٔ تزویرے ✤ گوہر به نثار آرد در ہا ہمہ یار آرد ✤ تا نقش خیال ہیچ زو یافته تحریرے ✤ من ناج سلطانم جایم صف دربانان ✤ زین مرتبه جاہم را پیرایه توقیرے ✤ اللغات در را مخفف او را عقد بالکسر لڑی از نوعیه ہی سحر حلال شعر و سخن تذکیر پند دنیا تزویر مکر و فریب پیرایه لباس و آرایش المعنی یعنے عشق سے سر رشتہ کا یہ پایا جس سے الفاظ

اسنے عقد شکر آلود ہونٹ یعنے بدر کے کہ اسکا اوپر کے شعر مین بدر لہا ہی اور آپکو غیر ٹھہرایا ہی اور سحر حلال کو
جو بصورت پند و نصیحت کے ہی آب یہ دیوان میرا گلشن سبحانی ہی تو اسمین شاہد قدسی کو ڈھونڈھ کہ جسکے
بیٹھنے پر گلگادہ لگانا اور وسر [illegible] نہین ہی باکیزہ دیرپا [illegible] کے ہین سچے صاف حب سے خیال نقش [illegible]
اس سے صورت تحریر پائی تب سے بالکل گوہر نثار کے واسطے لا اوادکے لایا ہی یہ شعر ایماء شکایت اپنی
بے توقیری مین ہی یعنے حال میرا یہ کہ مداح تو سلطان کا ہون اور جگہ میری دربانون کی صف مین ہی گر
گیا ہوا ہی میرے سے اہ مرتبہ کو ابی سے لباس اور آرائش توقیر کی حاصل ہی کہ آخر ہون تو مداح سلطان کا گو کمین ہون

قصیدہ در مفاخرت از کثرت فضائل و رفعت احوال خود

قولہ وجہ زر از روے دارد چشم لولو بار من + قلب من نقد روان زان روست در بازار من + ہندوے
کیوان ہمین بفروخت شادی را ازانکہ + مشتری ننہاد نقدے رائجی در بار من + پیشش ازان کین
بیضہ زرین فتد بر طشت زر + در خروش آید خروس از نالہاے زار من + ہر سحر مانند شمع از اندکی
عمر خویش + صبح را در خندہ آرد گریہ بسیار من + یہ قصیدہ بحر رمل مثمن محذوف مین ہی فاعلاتن فاعلاتن
فاعلاتن فاعلن **اللغات** وجہ صورت و روزینہ روے صورت و کانسے قلب دل اور ناسرہ روان
رائج و جاری و جان ہندو زحل و غلام حبشی اور حبشی ہمیشہ شادان رہتے ہین مشتری خریدار و نام ستارہ
کہ سعد اکبر ہی بیضہ زرین آفتاب طشت زر آسمان **المعنی** مصنف کہتے ہین کہ مین وہ شخص ہون کہ میری
آنکھین لولو بار جو ہمیشہ گریان اور اشک ریزان رہتی ہین انکی کوئی وجہ زر کی نہین میری ہی صورت
جو مثل زر کے زرد ہی یہی وجہ زر کی ہی اسی کو روزینہ یا ماہینہ زر کا جانتا ہون اسی سبب سے قلب میرا
جو دل ہی اسکا نقد رائج میرے بازار یعنے وجود مین ہی مطلب یہ کہ زرد رنگی و اشکباری میری جو آثار
عشق سے ہی یہی نقد روان میرے بازار دل کا ہی جو کام آئیگا ہندو کیوان نے کہ وہ ایک غلام حبشی
سیاہ رنگ بحسب اکبر ہی اور شادی و فرحت حبشیون کی مشہور و معلوم ساری شادی اپنی میرے ہاتھ
بیچ ڈالی اس سبب سے کہ اسنے دیکھا کہ اسکا کوئی مشتری نہین نہ مشتری نے کہ سعد اکبر ہی کوئی نقد
رائج اسکی گرہ مین رکھا بس یہ نتیجہ اسی اشکباری و زرد رنگی عشق کا ہی کہ ایسی شادی مفرط مجھکو

غت ملکی اور مین بھی وہ عاشق زار ہون کہ قبل اس کے کہ یہ بیضۂ زر جو آفتاب ہی طشت زرین آسمان
مین رکھا جائے میرے ہی نالون زار سے خروس صبح کا خروش مین آتا ہی خروس صبح منقول ہی کہ ایک
مرغ سفید عرش معلی کے نیچے ہی سب سے پہلے وہ آواز کرتا ہی اُسکی آواز سُنکر خروس دنیا کے بولتے ہین
پس اس سے سبقت بھی خروس عرش پر ظاہر ہی اور تاثیر نالون کی بھی کہ اُسکو خروش مین لاتی ہی نالکا
میرے تو حال سُنا اب گریہ کا سُنو کہ جب صبح کو گریان ہوتا ہون اگرچہ وہ گریہ بسیار و بیحد ہوتا ہی مگر اس
گریہ کو میرے صبح ہر سحر دیکھکے تمسخر و استہزا سے کھلکھلا کے ہنستی ہی کہ گریہ عشق کی تو حد نہین اور تیرے
گریہ کی عمر اب شمع کی طرح بہت تھوڑی اتنی سی عمر اُس گریہ کو کیا کافی ہوگی اور کب بجا لا سکے گی اتو
صبح ہی اسی زبان پیری اور وقت ختم عمر و جہ اور زر و مرادف اور زر و و جہ مین ایہام بھی کہ روزینہ اور کانسے
کو بھی کہتے ہین برعایت لفظ زر ایسے ہی قلب و رواج نقد و بازار ہندو کے لیے شادی اور کیوان و مشتری
کہ سوائے مناسبت کے دونون مین تضاد بھی ہی کہ کیوان نحس اکبر مشتری سعد اکبر ہی بیضہ و طشت مین یہ رعایت
کہ شعبدہ باز بیضہ کو طشت مین رکھکے اُڑاتے ہین خروش خروس مین تجنیس اندک و بسیار خندہ و گریہ متضاد
اور علی ہذا واضح ہو کہ متن کے پہلے شعر مین فقط زبان روسے لکھا ہی مین نے اسکو زانرو سے لکھا ہی کہ ضروری
معلوم ہوا قولہ ہیچو آہ سرد صبح و گریہ ہاے گرم شمع ✤ آتش اندر خود زند دود دلِ افگار من ✤ باہمہ مہرے کہ
دارد صبح خنجر میکشد ✤ تا چہ باز یہا کند این بدگہر در کار من ✤ خاکسارم باد پیما آبرو یم ریختہ است ✤ کو بود تا
شادمان گردد دلِ اغیار من ✤ گو روان شو در دو چشم از درد بے آبی مرا ✤ دانہ دانہ خون دل از سینہ
پر نار من ✤ گو سپر گیر آفتاب و گو عطارد تیر شو ✤ سر نخواہد تافت این قد کمان آثار من ✤ در کمان چرخ گر
آتشین زند تیر سحر ✤ خم نگردد حلقۂ از جوشن مقدار من ✤ اللغات خنجر کشی صبح کی اشعۂ آفتاب بدگہر بد ذات اشارات
باسابن المعنی یعنی سحر کی یہ ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین اور شمع کے گرم گرم گریے جو عشق حقیقی مین اُنکے
ہین جسوقت میرا دل افگار دیکھتا ہی تو اسکا دود دل بھی اُسمین آگ لگا دیتا ہی اور بیچین کر دیتا ہی ظاہر ہی
کہ عاشق جب کسی عاشق کی آہ و زاری دیکھتا ہی تو اُسکی بھی آگ دبی ہوئی بھڑک اُٹھتی ہی مین جو صبح کو
دیکھتا ہون تو مہر والی پاتا ہون اور ظاہر مہر رکھتی ہی مگر باوصف مہر کے خنجر بھی کھینچے ہوئے ہی اب مین

نہین جانتا کہ یہ بذات میرے کام مین کیا کھیل کھیلتی ہی یہ کھیل تو اسکا کہ مہر کے ساتھ خنجر کشی دیکھ رہا ہون اور خنجر کشی اشعہ آفتاب سے ہین تو ایک خاکساز باد پیما مفلس تہیدست آب رو رفتہ ہوا ن اگر کچھ پروا نہین آبرو گئی تو گئی غیرونکا دل تو شاد ہوا ہی نفع مجھسے مخلوق کو پہونچا اور اگر میری آنکھون مین ورد بے آبی سے جو مجکو میسر نہین ہی دانہ دانہ خون دل جو مراد اشک خونی سحر سے ہی سینہ پر نار سے روان ہو تو ہو مجکو پیسے آبی ہی خوش آتی ہی کھانا کسکا پانی بھی جو ایک از زان شی ہی چاہیے ملے چاہیے نہ ملے مین وہ راست کردار ثابت قدم ہون کہ کیسے ہی حوادث ہون میرا کچھ نہین کرسکتے اگر تیرا دل چاہیے تو امتحانا آفتاب سے کہدے کہ سپر ہاتھ مین لیلے اور عطارد سے کہدے کہ تیر ہوجا اور میری لڑائی کو مستعد ہوجائین مگر میرا قد جو کمان آثار خمیدہ ہی انسے سر نہین پھیریگا مقابل ہی رہیگا مصنف نے سر کہا ہی نہ رو اسواسطے کہ اکثر کمان کا سر جو گوشہ ہی پھرجاتا ہی اور اگر کمان چرخ مین تیر سحر کا آگ لگادے تو میرے اندازہ اور مقدار کی جو زرہ ہی اُسکا ایک حلقہ بھی نہ ٹیڑھا ہوگا اپنے حال ہی پر رہیگا تیر سحر آفتاب سر گرم متضاد آہ و گریہ آتش دود مہر صبح مناسب اور مہر مین ایہام خنجر شعاع مہر خاک باد آب آفتاب بصورت سپر اور عطارد تو خود تیر ہی لفظ آثار بنظر ذکر حوادث کے بس مناسب قولہ صرصر صور از فلک را ہفت دامن بر درد + ریشہ زر آغشتہ نزند گوشہ دستار من + خرمن ماہ ار فرو ریزد ز راہ کہکشان + کم نگردد یک جوے از دخل استحضار من + ربع ربع چار ربع و شش جہت را خمس یافت + عاشر نہ تختہ باغ از عشر یک انبار من + عرصہ باغ دو عالم را مساحت کردہ ہم + بسوہ دیدش رقم در دفتر احرار من + نصف ربع عشر آمد در تراز و سے خرد + تر و خشک ہر دو کون از حاصل ادرار من + من چو در فتوی سبق بردم ز برجیس آفتاب + نہ لگن از گنگہا لعل کرد ایثار من + اللغات صرصر باد تند ریشہ شی اندک خرمن انبار بزرگ بفتح بکسر معرب اسکا اسواسطے کہ خر بمعنے بزرگ و من بمعنی انبار استحضار مال موجود دخل آمدنی ربع بالفتح آمدنی کشت ربع بالفتح والکسر زمین بلند ربع بالفتح منزل و چار ربع عناصر اربع شش جہت تمام عالم خمس بالضم پانچوان حصہ عاشر نہ تختہ باغ عاشر دہ یک گیرندہ نہ تختہ باغ نہ فلک و مجموع عاشر نہ تختہ باغ جبرئیل عشر بالفتح دہ یک بالضم دہ یک بسوہ بالکسر بیسوان حصہ جریب کا احرار بالفتح آزادگان و نویسندگان تر بہ تشدید را ہی

اور اُس وظیفہ سبق بردن غالب ہو جانا فتوی حکم شرع برجیس مشتری کہ قاضی فلک ہی نہ لگن نہ فلک
تنگہاے لعل ستارگان ایثار بخشش اور کسی کی حاجت اپنی حاجت پر مقدم کرنا المعنی مصنف بتائید صدر
لکھتے ہین کہ اگر صور کی باد تند سے ساتون دامن فلک کے پھٹ کے پارہ پارہ ہو جائین جیسا کہ قیامت کو یہ
واقعہ ہوگا مگر اس وقت پر آفت مین مجھ مین اصلا تغیر نہوگا ممکن نہین کہ میرا گوشہ دستار کسیکو ریشہ زر
کاغش آغشتہ دے اور زر آغش دکھو نمائی اس سے ظاہر ہو بدستور اپنے حال پر رہیگا اور ظاہر کہ قیامت
سے بڑھ کے اور کونسا حادثہ ہی اور اگر خرمن ماہ کا جو خود ماہ یا ہالہ ہی کہکشان کی راہ سے نکل کے بکھر جاسے
تو بکھر اکرے میرے کھیت کی جو آمدنی موجود ہی اسمین سے ایک جو بھی کم نہوگا اور میرا ثبات و قرار نہین
بگڑیگا مین تو وہ شخص ہون کہ حاصل زمین چار ربع ای اربع عناصر کا جس سے خلقت سارے مخلوق
کی ہی اور شش جہت کا جس سے کوئی مخلوق باہر نہین اندونون کی آمدنی و حاصل کو جب وہ یک گیر
یہ تختہ باغ نے کہ وہ جبریل ہین جنکی صفت عقل اول و عقل کل ہی دیکھا تو میرے ایک انبار کے دسوین
حصہ کے سامنے کہ ایسے ایسے جانے کتنے انبار ہین کل حاصل چار ربع اور شش جہت کو اس عشر کا خمس
پایا ہی اور وہم جو ہر جگہ پہونچتا ہی اسنے دونون جہان کے باغ کا جو میدان ہی سبکی مساحت کی من بعد میرے
محررون کا دفتر دیکھا تو اسمین اسکو ایک بسوہ لکھا تھا کہ اسکے میدان کا ایک بسوہ ہی یعنے جو گنجایش
مجھ مین ہی اور مین وہ کہان آور خرد نے جو اپنی ترازو مین تولا تو دونون جہان کا تر و خشک میرے وظیفہ
کے حاصل کا جو عشر ہی اُسکا نصف ربع ہوا مین نے بھی فتوی لکھا اور برجیس نے بھی کہ قاضی فلک ہی
مین اُس پر سبقت لیگیا اور غالب ہوا لہذا آفتاب نے ہر تو لگن طی نہ فلک تنگون لعل یعنے ستارون کی
بھری مجکو بخش دین آفتاب کی خصوصیت ایثار مین بدین وجہ کہ اسکے نور سے جملہ ستارے روشن ہین
گویا مالک اُنکا ہی صرصر صور مین سر کلمہ صاد دامن و ستارہ خرمن اسکی رعایت سے کہکشان کی کاہ اور
جو بحسب مناسب ربع ربع ربع سب تجنیس و تصحیف چار و شش و نہ و یک سیاقۃ الاعداد ایسے ربع و خمس
و عشر و عاشر تختہ باغ کے لیے مناسب عرصہ مساحت بسوہ رقم دفتر احرار پھر نصف و ربع عشر سیاقۃ الاعداد
تر و خشک متضاد برجیس آفتاب تنگہاے لعل نہ لگن سب مناسب یکدیگر قولہ بست و یک دان بیگر زلفت

کسوت در شمال ✤ سینۂ پر نور شان گنجینۂ اسرار من ✤ قدسیان اندر نماز آیند و باشد دائما ✤ سبحۂ اوراد شان
سمط در اشعار من ✤ مصحف نہ جلد با ہفت آیت زر ماہ را ✤ ہر مہے سیپارہ دید از غیرت انوار من ✤ عقل
کل را در دبیرستان اسرار ازل ✤ طفل ابجد خوان شمرده جان معنے دار من ✤ از شراب لایزالی دوستگانی بہا
و ہد ✤ جان سرمستان حضرت را دل ہشیار من ✤ شاہبازان رواق کبریا را زقہ داد ✤ طوطی سدرہ نشین
از شکرین گفتار من ✤ اللغات سب اڑتالیس شکلین مع بارہ برجون کے آسمان پر ہین منجملہ انکے اکیس
شمال مین باقی جنوب مین اور شب زربفت لباس کسواسطے کہ سب ستارے نورانی ہین سبحہ دانۂ تسبیح و نماز
نفلی و ذکر حق سمط بالکسر رشتۂ جواہر و مروارید مصحف نہ جلد نہ فلک ہفت آیت زر سبع سیارہ سیپارہ ماہ
باعتبار سی روز ماہ عقل کل جبریل دوستگانی اپنے حصہ کی شراب اور کو دینا رواق بضم و بکسر زقہ
بالضم و تشدید بچے کو بھرانا کبوتر کا طوطی سدرہ نشین جبریل علیہ السلام المعنی یعنے اکیس شکلین نورانی زربفت
لباس جو شمال مین ہین سبکا سینہ نورانی گنجینہ میرے اسرار کا ہی جو بھید انسے وقوع مین آتے ہین مجھی سے
ہین قدسی جب نماز پڑھتے ہین بعد نماز ہمیشہ ورد میرے نظم کا انکے اوراد کا سبحہ ہوتا ہی یعنے میرے
اشعار انکا اوراد ہی مصحف نہ جلد نے جو نہ فلک ہین مع ہفت آیت زر کے کہ وہ سیارہ سبعہ ہین ہر مہینے
مین ماہ کو میرے انوار کے رشک سے سیپارہ ہی پایا ماہ کا سیپارہ ہونا باعتبار اسکے گھٹنے بڑھنے اور
تیس روز ماہ کے ہی میرا دل ایسا معنے دار ہی کہ جب مکتب خانہ اسرار ازل مین تھا تو عقل کل کو طفل ابجد خوان
جانتا تھا ہرچند کہ وہ مقرب و محرم راز ہین اور دل میرا ایسا مستغنی بھرا پڑا ہشیار ہی کہ اسکو جو روز ازل
مین حصہ شراب لایزالی سے ملا تھا اسمین سے ان لوگون کی جان کو جو سرمست اس حضرت کے ہین
دوستگانی رکھتا ہی یعنے اپنا حصہ اورون کو دیتا ہی اور وہ لوگ جو شاہباز محل کبریا کے ہین جبریل انکو
میرے کلام شکرین سے کچھ چن چنا کے پہنچاتے ہین اور ان شاہبازون کو اس شکر سے بھرتے ہین یعنے بڑے
بڑے سخن گو عالی مجلس انکے دل مین جو سخن القا کرتے ہین وہ میرا ہی سخن شیرین ہوتا ہی نہ جلد ہفت آیت
سیپارہ شاہباز زقہ طوطی سدرہ شکر سب مناسب یکدیگر قولہ من چو شمع از خود سرافرازم چراغ آفتاب
روز و شب پروانہ گردد بر سراے تار من ✤ زان سوار یہا کہ باشد صادقان را ہم شب ✤ صبح را در خود

ماند و خاطر بیدار من ÷ در سر سودا نمائی مرغ گل خوار قلم ÷ جان عیسی می نگارد عطسہ افکار من ÷ در دو دائرہ ہشت
عظمے راست در مبانات بیان ÷ حاوی ہر ہشت عظمی نقطہ پرکار من ÷ الالغات تار تاریک ماندہ اہم گذاشتہ
عطسہ ہندی چھینک اگرچہ فلک پر دائرے بہت ہین مگر سب مین آٹھ دائرے عظمی ہین جنکا علم ہیات مین
بیان ہی معدل النہار دائرۃ البروج دوائر مارہ باقطاب اربعہ دائرہ افق دائرہ نصف النہار دائرہ ارتفاع
دائرہ اول السموات دائرہ عرض المعنی یعنے مین مثل شمع کے کہ سارے جمع مین سرفراز ہوتی ہی بموجب
مصرعہ جامی مرع میان جمع شمع آسا سرافراز ÷ خود ہی سرفراز ہون نہ کسیکا سرفراز کردہ اور مہ ایسا سرفراز
کہ چراغ آفتاب کا رات دن میرے اندھیرے گھر کا پروانہ ہی اور اُسپر قربان ہوتا ہی پھر میرے روشن گھر
کا کیا بیان وہ سواریان کہ صادق لوگون کو نیم شب مین کروہ جذبات حقیقی ہین جنکے ذریعہ سے وہ قرب
الٰہی مین پہونچتے ہین ہوتی ہین مین اُنپر سوار ہوکر منزل مقصود کو پہونچا اور میری خاطر بیدار نے
صبح کو کہ اور دن کے لیے وقت قبول کا ہی اور خود اُسکا تو کہنا ہی کیا سوتا چھوڑ دیا اور اس سے پہلے
فائز المرام ہو گئے لوگون کے قلم کا مرغ تو اسی سر سودا نمائی مین پڑا ہوا ہی کہ گل خواری کرے جو عبارت
مضامین رنگین بہار لکھنے سے ہی یا گل خواری کہ مراد سیاہی مداد سے واسطے کسی تحریر کے بس گل بضم و بکسر
دونون ہو سکتا ہی اور میرے افکار کا عطسہ جان عیسی کی تصویر بنا رہا ہی جس جان سے جا مین مردہ زندہ
ہوتی تھین عطسہ سے یہ مراد ہی کہ جب آدم کے قالب مین جان پڑی تو اُنکو چھینک آئی کچھ مادہ اُنکی ناک سے
خارج ہوا وہی مادہ شکم مین حضرت مریم کے رکھا گیا جس سے حضرت عیسی ہوئے لاجرم میرا کام یہ نہین
کہ عبارات سخن رنگین لکھون بلکہ عیسی کیا اُنکی جان کی تصویر بنانا میرا کام ہی جو محال در محال ہی ایسی تصویر
کوئی بنا ہی نہین سکتا اور یون تو دوائر فلکی بہت ہین مگر آٹھ اُنمین عظمی ہین وہ آٹھون کو با این ہمہ عظمت
جنکا علم ہیات مین بیان ہی میرے پرکار کا ایک نقطہ گھیرے ہوے ہی جیسے نقطہ کو دائرہ گھیرے ہوتا ہی
الغرض یہان تک اپنی تعلی کا بیان کیا آیندہ اس سے اعراض و معذرت و استغفار ہی شمع چراغ آفتاب
روز شب پروانہ سرا تار نیم شب صبح خواب بیدار سر و سودا عیسی و عطسہ دائرہ ہیات نقطہ پرکار سب
مناسبات عمدہ قولہ این دعاوے جملہ نامشروع گفتم زان سبب ÷ ذیل عفو کردگار و دست استغفار من ÷

خاک بر سر باد و آتش در جگر کہ بعد ازین ÷ اینچنین جرأت نماید نفس شیطان سا مرا ÷ من کیم زان موی که
کورا حلقه سازد قطرهٔ آب ÷ شاہد اینحال شد اشک و تن بیمار من ÷ کمترم زان مور کورا سایہ نبود بر زمین ÷
نیست را ہستی بود در معرض آثار من ÷ باد پیما خاک بے آبی ہدم گرد جہان ÷ بر در سلطان فرو غلطید
کار و بار من ÷ تا گشتم بر در حکمش چو خاتم حلقه پشت ÷ چون نگین زرین بشد بام و در و دیوار من ÷ زرین
سیم گوش من و نعل سم یکران شاه ÷ حلقهٔ اشراف ملک و دانهٔ شہوار من ÷ الفاظات و ہا وسعت جمع
دعوی نامعقول و نع خلاف شرع سہار یمنی یا بند و سر معرض جائے ظہور باد پیما ہرزہ گرد یران اسپ اصیل
و مخصوص بران یک کس دانہ شہوار موتی شہوار سخن بر آب و تاب المعنی یعنے یہ دعوی مذکورہ الصدر خلاف شرع ایسا
جو کیے وہ کیسا میں بعد میں ہون اور میرے استغفار کا ہاتھ اور لازم ہی اسکو ذیل عفو کردگار کا یعنے دست
استغفار اور ذیل عفو کردگار لازم ملزوم غیر منفک ہو جائینگے پس واو مصرعہ ثانی کی لزومی ہی اگر نفس میرا
کہ مثل شیطان کے ہی بعد اسکے اس قسم کی پھر جرأت کرے تو اسکے سر پر خاک پڑے اور خدا کرے اسکے
جگر مین آگ لگجائے زآن مین حرف از نوعیہ ہی یعنے مین کیا چیز ہون قسم اُس مو سے ہون کہ جو قطرہ آب
سے سکڑ کر کے حلقہ ہو جاتا ہی متحمل ایک قطرہ کا نہین ہوتا چنانچہ گواہ اس دعوی کے خود میرے اشک
اور جسم بیمار ہی کہ لاغر جیسے مو ہو گیا ہون اور اشک سے حلقہ بنا گوڑی موڑی پڑا ہون جیسے بیمار پڑے
ہوتے ہین ہین تو اُس مور سے بھی کمتر ہون جسکا سایہ زمین پر نہین پڑتا اسلیے کہ کچھ وجود ہو تو سایہ پڑے
اور مین وہ ہون کہ جہان میرے آثار و علامات ظاہر ہون وہان نیست کو ہستی ہوتی ہی گویا نیستی مجھی
سے پیدا ہوتی ہی مین تو ایک ہرزہ گرد اور خاک بے آب ہی خاک خشک جو اُڑتی رہتی ہی ایسا تھا مارا
مارا پھرنے والا اب جیسے جہان گردی چھوڑ کے در سلطان پر آپڑا ہون اور اس دروازہ کی خاک بنا ہون
تب سے میرا کار و بار چمک گیا ہی اور جب سے اُسکے حکم کے دروازہ پر خاتم کی طرح حلقہ پشت ہو گیا ہون
یعنے ادب و خوف سے پشت خمیدہ بیٹھا ہون مثل نگین کے در و دیوار مین میری سب زرین ہو گئی ہین
ظاہر کہ نگینہ سب کے در و دیوار وہی اُسکے حلقہ کا دور خانہ ہی اور سب زرین ہوتا ہی میرا بھی یہی حال ہی اب
اسکے بعد میرا کان ہی اور نعل سم اسپ شاہ کا حلقہ آہنین بھی واو لزومی کی ہی کہ اسی حلقہ مین بند ہو نگا

اور شرفا امراء کا حلقہ اور میرے در شہوار بیٹے اسی دروازہ پر حلقہ زن ہو کے گوہر شاہوار ست حلقہ شرفا کو
زیب و رونق دیتا ہوں لگا در شہوار کا ام عمدہ پر آب آسکے دوسرے مصرعہ مین بھی واو لزوم کی ہو خاک
کے لیے سر اور آتش کے لیے جگر کیسا خوب ہو نسبت کی ہستی کیا ہی ابلغ ہو باد دیا خاک بے آب تینوں سے باد
خاک آب حاصل ہوتے ہین جو عناصر سے ہین آور علی ہذا القیاس

قصیدہ

قولہ تا تنگہای لعل شد بر تخت مینا ریختہ + بر روی روز از کف شب مشک بیست بہر جا ریختہ + در کام دیو
ہفت سر ہین لعبتان سیمبر + خاک سیہ زین غم نگر بر فرق دنیا ریختہ + مہ در نسیج یکشبہ بزاز سیابی کلاہ + با بزر
نوطہ تہ بتہ ہنگام سودا ریختہ + این چنگ ہین مصبوغ وف از بیت مطرب در شرف + بل ماہی دان کز تندہ
گوہر بر اعضا ریختہ + موی سر غولست شب یا زلف مرغولست شب + بل مشک مخلوست شب بر دشت
و صحرا ریختہ + شب زنگی سیمین سرش بچگان رومی در برش + وز زعفرانی معجرش شد آب دیبا ریختہ + قصیدہ
بحر رجز مثمن سالم مین ہی ارکان اسکے مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ہشت بار اللغات تا
ابتدائیہ تنگہای لعل کواکب رخشان تخت مینا افلاک مشک سیاہی دیو ہفت سر آسمان لعبتان سیمبر ستارگان
نسیج بافتہ بزاز پارچہ فروش کسواسطے کہ بز بمعنی پارچہ کے ہی بزاز سیابی کلاہ آفتاب نوطہ ازار نادوختہ پوتہ
خزانہ سودا سیاہی چنگ ہلال وقت آفتاب مطرب زہرہ گوہر ستارے خانہ ماہ سرطان خانہ زہرہ ثور و میزان
غول ایک قسم دیو کہ ہر صورت مین متمثل ہو سکتا ہی مرغول موے پیچیدہ مشک مخلول شب بچگان رومی
ستارگان سیمین سر باعتبار ماہ زعفرانی مہتاب ای چاندنی دیبا شعاع المعنی یہ قطعہ بیان شب مین ہی
یعنے جسوقت سے کہ تنگے لعل کے جو ستارے ہین تخت مینا فلک پر ریختہ ہوتے ہین جیسے جوہری تخت پر
لعل و جواہر انبار کرتے ہین روے روز پر زلف شب سے ہر جگہ مشک بکھرا ہوا ہی کہ وہ سیاہی شب کی ہی
دیکھ تو اس دیو ہفت سر کو جو افلاک ہین اسکے منہ مین لعبتین سیمبر یعنے ستارے کیسے دبے ہوئے ہین
اسی غم و افسوس سے ساری دنیا خاک سیہ سر پر ڈالے ہوے ہی کہ وہ سیاہی شب کی ہی ماہ اسوقت مین
بافتہ یکشبہ پہنے ہوے ہی یعنے پہلی رات کا ہی اور بزاز سیابی کلاہ ای روشن کلاہ نے کہ وہ آفتاب ہی اسنے

ایک زرد نقطہ تہ بتہ سیاہی مین ڈال دیا ہی یعنے کیسہ کہ جرم نورانی ماہ کا ہی اور نسبت آفتاب کی بدین نظر کہ ماہ آفتاب سے روشنی پاتا ہی آور ذرا اس چنگ کو دیکھ کہ وہ ہلال ہی جسکا خانہ سرطان اور رنگا ہوا دف کا کہ دف آفتاب ہی اور اسکا رنگا ہوا بدین سبب کہ ہلال اسی سے نور پا کے کمال کو پہونچتا ہی اور یہ ہلال اسوقت خانۂ مطرب یعنے زہرہ مین جو ثور و میزان ہین شرف پا رہا ہی پھر کہتے ہین نہین چنگ نہین ہی بلکہ ایک ماہی ہی چنانچہ شکل ہلال کی بصورت ماہی کے بھی ہی جو صدف سے گوہر اعضا پر ڈالے ہوئے ہی اور یہ سب استعارات تخئیلیہ ہین اور اس کتاب مین بالکل یہی ہین صدف مراد افلاک و گوہر عبارت ستارون سے اب کہتے ہین یہ شب سیاہ ہی یا غول کے سر کے بال ہین یا زلف مرغول محبوب کی ہی یا مشک حل کیا ہوا کہ تینون چیزین ازبس سیاہ ہوتی ہین جو دشت و صحرا پہ پھیلی اور بکھری ہوئی ہی رات کو تو یہ سمجھنا چاہیے کہ ایک زنگی سیاہ ہی سیمین سر باعتبار ماہ کے کہ بچگان رومی ای ستارے بغل مین لیے ہوئے اور ایسی زعفرانی اوڑھنی اوڑھے ہی جو چاندنی ماہ کی ہی جسنے آبرو دیبا کی بگاڑدی لعل و مینا متضاد و مناسبت رو و زلف مشکین چنگ دف مطرب مشک محلول زنگی رومی زعفرانی ظاہر قولہ اطفال ہین زرین سلب در مہد مینا خشک لب + وز مہر شان پستان شب شیر مصفا ریختہ + ہین زنگی و رومی بہم این در دق وآن در ورم + وز حلق شان ہر صبحدم زین غصہ صفرا ریختہ + زرین صدف تا در برہ نقرہ بعنبر ہیست + وز ابر دریا در برست لولو بہر جا ریختہ + آن نقطۂ یاقوت سان چو بر الف گردد روان + اوراق گل ہنی از ان بر لوح غبرا ریختہ + چون رومی زرین سپر کردہ حمائل در کمر + زنگی ز دست انیخبر از معدہ سودا ریختہ + چون کیش تیر از جرم خور بیش کمان دار و سپر + بینی ز شمشیر سحر برق آتش آسا ریختہ + آن شاہد تب لرزہ وار سر طانش چون ساز و نثار + آتش شود بر خاک و خار از تف حمرا ریختہ + اللغات سلب لباس اطفال زرین لباس ستارگان تہہ مینا آسمان سبز پستان شب ماہ شیر مصفا چاندنی زنگی شب رومی روز بہم صبح و شام دق بیماری مراد کمی ورم مراد بیشی غصہ غم صفرا شفق یا روشنی آفتاب زرین صدف آفتاب برہ بچہ بز و برج حمل نقرہ روز عنبر شب ہر دشت لولو قطرات نقطۂ یاقوت سان آفتاب سرخ آن الف علامت برج ثور کہ حمل سے برج اول ہی غبرا خاک رومی زرین سپر آفتاب حمائل

دوال شمشیر زنگی شب جسوقت سیاہی وقت سبب و غلبہ کیش ترکش و برج جوزا تیر عطارد مقابل قوس شمشیر سحر
آفتاب برق گرمی شاہد تپ لرزہ دار ترا ر حاتب المعنی اور دیکھ ان اطفال زرین لباس کو جو ستارے
ہین اس مہد سبز فلک مین اور خشک لب کہ جنکی شدت محبت کے باعث پستان شب یعنے ماہ سے شیر مشتاب
رہا ہے کہ وہ چاندنی ہے غرض ستارے کھلے ہوئے ہین اور چاندنی پھیلی ہوئی ہے اور دیکھ زنگی و رومی کو جو مراد
رات دن سے ہے کیسے بہم ہین جیسے صبح اور شام کو جمع ہوتے ہین کہ اسوقت مین ایک کو دق ہوتی ہے اور
دوسرے کو ورم ہے یعنی جیسے شام کیوقت دن کو دق ہے شب کو ورم اور صبح کو بالعکس اور انکے حلق سے
ہر صبحدم مارے غم کے صفرا اٹھتا ہے کہ وہ زردی شفق کی ہے اس شعر مین کیفیت اختلاط رات دن اور شفق
کا بیان ہے شعر بعد مین مجکو بڑا شک ہے نسخہ مطبوعہ مین تو ایسا ہی لکھا ہے جیسا کہ مین نے متن مین لکھا لیکن
رعایت سجع کی کہ سارے قصیدہ مین چلی آئی ہے اور اہم و ضروری فوت ہوتی ہے یعنے پہلا لفظ برہ ہے دوسرا
ہمبر دوسرے مصرعہ مین بر کہ مخالف سجع کے ہے اگر تینون جگہ برہ ہی ہو تو موافق سجع کے بھی ہے اور نیز تجنیس
تام اور معنی یہ کہ زرین صدف جو آفتاب ہے جیسے برہ ہے برج حمل مین ہے نقرہ اور عنبر یعنے دن اور رات
دونون ہمبر اور ہم جسم ہین کہ مراد برابر ہونے سے ہے چنانچہ برج حمل نقطۂ اعتدال ربیع کا ہے اور ابر دریا سے
ہر بر یعنے دشت و صحرا مین ڈپٹ رہے ہین مطلب یہ کہ بہار کا وقت ہے رات دن برابر بہاری برس رہا ہے
اضافت ابر کی دریا سے بدین مناسبت کہ ابر بخارات دریا سے پیدا ہوتا ہے لولو قطرات بارش اور
جب یہ نقطہ یاقوت شکل جو آفتاب ہے الف پر کہ عبارت برج ثور سے ہے جو اول برج حمل سے ہے اسی واسطے اسکی علامت
الف ہے روان ہوتا ہے یعنے حمل سے ثور کو جاتا ہے تو اوراق گل کے خاک پر گرنے لگتے ہین یعنے خزان کی آمد
ہو جاتی ہے اور جب رومی زرین سپر نے کہ آفتاب ہے اور لفظ سپر تبخایر فرضی جرم آفتاب شمشیر کمر سے
لگائی کہ یہ بھی تبغائر مذکور شعاع اسکی ہے زنگی شب نے غلبہ اس خبر کی ہیبت سے جو کچھ سودا اسکے معدہ
مین تھا سب گرا دیا اور ظاہر کہ طلوع آفتاب سے سیاہی شب کی مطلق نہین رہتی اور جب کیش جو برج
جوزہ خانہ عطارد ہے جرم آفتاب سے سامنے کمان کے کہ برج قوس ہے سپر رکھتا ہے یعنے آفتاب برج
قوس مین جاتا ہے تو اسوقت مین تیغ سحر آفتاب سے برق آتش کیطرح ٹپنے لگتی ہے اور سخت گرمی ہو جاتی ہے

اور جب شاہ تپ لرزہ دار یعنے آفتاب کہ تپ اسکی ظاہر ہی اور لرزہ اس سبب ہے کہ نظر اسکی طرف کرنے سے لرزتا ہوا معلوم ہوتا ہی برج سرطان مین آتا ہی تو بیزار ہوجاتا ہی اور اسکی حمی کی گرمی سے آگ خارہ مین لگنے لگتی ہی اسمین بھی شدت گرمی کی مقصود ہی اطفال مہد زرین بینا مہر کے لفظ مین ایہام بیستان شیر زنگی رومی دق و ورم متضاد اور انکی رعایت سے صفرا برو بره نینون جگہ تجنیس زائد صد ہمہ عنبر کہ اکثر عنبر اسمین زنگلے تھے ہین آبرو ورنیا در تبرہ مین لفظ در مشابہ بدر لو لو نقطہ الف لوح سپر حمائل کمر دست معدہ کشش تیر شمشیر برق آتش تپ لرزہ حمی بیزار سب مناسبات وصنائع ہین و دال بر کمر کیسا خوب ہی کہ شعاع آفتاب کی کمر ہی پر معلوم ہوتی ہی قولہ آن آہوا آتش فشان شیرش چہ گیرد در دہان ✤ زرد آب خون گردد ازان در جوف خارا ریختہ ✤ در چاہ زہرہ ز آفتاب دلو زر آرد ماہتاب ✤ تا گرد آب التہاب از روے گرما ریختہ ✤ میزان ز مہر زر کافور را با مشک تر ✤ یک وزن کردہ ہر سحر زر بیجا با ریختہ ✤ چون دست خورشید کرم جمشید افریدون علم ✤ آن ہر دم از خاک قدم آب مسیحا ریختہ ✤ مولی امیر المومنین سلطان محمد شاہ دین ✤ ہم برد آب آبتین ہم فر دارا ریختہ ✤ چون از خلیفہ شاہ را منشور آمد با لوا ✤ شد باز نور والضحی بر فرق طاہا ریختہ ✤ کفر از جہان برداشتہ تخم سعادت کاشتہ ✤ جودی کہ در دل داشتہ بر فرق دنیا ریختہ ✤ اللغات آہو آتش فشان آفتاب شیر برج اسد زرد آب روشنی آفتاب خارا سنگ سخت چاہ زہرہ سنبلہ کہ اسکے ہبوط کا خانہ ہی التہاب گرم و شعلہ زدن مہر زر آفتاب کافور روز مشک تر شب زر روشنی آفتاب محابا بمعنی منع آب آبرو آبتین نام پدر فریدون خلیفہ بغداد شہنشاہ شاہ ممدوح لوا بکسر نشان والضحی وطاہا سور قرآنی المعنی وہ آہو آتش فشان کہ آفتاب ہی جب شیر کہ برج اسد ہی اسکو منھ مین پکڑتا ہی مطلب یہ کہ برج اسد مین جاتا ہی تو اُس سے زرد آب خون کا جوف خارا مین پھیلتا ہی ہر چند خارا نہایت سخت دل ہی تاہم اسکے دل مین اسکے ہیبت کی تپش سے خون بیب پڑ جاتا ہی اور چاہ زہرہ مین جو سنبلہ ہی خانہ ہبوط زہرہ کا ماہتاب دلو زر آفتاب کا لاتا ہی تا آب شعلہ زنی کی زو سے گرما سے ہٹ جائے حاصل یہ کہ جب ماہتاب و آفتاب سنبلہ مین جمع ہوتے ہین گرمی و بارش ہوتی ہی میزان نے محبت مہر زر یعنے آفتاب سے کافور و مشک تر کو ایک وزن یعنے رات دن کو برابر کیا کہ سال بھر مین دو دفعہ رات دن برابر ہوتا ہی اور زر بیدھڑک بٹویا کہ وہ شجاع ہی

مطلب یہ کہ ربیع مین برج حمل اور خریف مین برج میزان دونون محل اعتدال لیل و نہار کے ہین آینده یعنی ایسا زر بیجا با بٹو یا جیسے دست خورشید کرم جمشید فریدون علم کا جو ممدوح ہی بٹو رہا ہی اور وہ خورشید کرم جسکی خاک قدم سنے آب روے مسیحا کی بٹوئی اور شرمندہ کیا اور وہ خورشید کرم مولی ہی سب اُسکے غلام اور امیر مومنون کا یعنے سلطان محمد بادشاہ دین کا جسنے آبرو آبتین کا بھی بٹو دی اور فرداکی جی کھو دی جب خلیفہ سے شاہ کو فرمان با نشان آیا تو اسکا آنا ایسا ہوا کہ گویا لوٹ کے نور والضحی کا سر پڑا ہا کے بٹو یا گیا طہا نام آنحضرت کا بھی ہی اور سورہ والضحی اُنپر نازل ہوئی اور یہ بادشاہ بھی خلفاے عباسیہ سے ہی یعنے آنحضرت کے چچا کی اولاد بس اس فرمان روشن کا اسپر آنا گویا والضحی کا حضرت پر نازل ہونا ہی ایسا بزرگ فرمان اور ایسا عالی شان بادشاہ ہی جسنے کفر کو جہان سے اُٹھا کے تخم سعادت کا بو دیا اور جیسا جود والا دل رکھتا تھا ویسا ہی جود فرق دنیا پر نثار کیا آہو شیر آفتاب و اسد زرد آب خون چاہ دلو زہرہ آفتاب آب اور التہاب مین آب و ماہتاب مین ماہی اور آب بھی زرد روے یعنی کا سنے سب مناسب مہر مہر تجنیس کا فور مشک تضاد میزان کے لیے وزن مسیحا کے لیے دم اور خاک و آب کیسے خوب ہین اور نور و والضحی و طاہا کہ نام سورتون کے ہین کیسے الطف

مطلع ثانی

قولہ آمد مہ من بر شفق عقد ثریا ریختہ ✤ بر لالہ از بادام تر لولوی لالا ریختہ ✤ بر لعل غلطان زیبقش بر گل دوان وہ فندقش ✤ وز عنبر افشان زورقش بر خاک دریا ریختہ ✤ بادام او بر کہ نشان عناب او سرکہ فشان ✤ بجگان رومی وش ازان ہندوے بینا ریختہ ✤ از زخم ناخن بر عنب ماہ از شفق کردہ سلب ✤ من ساغر غم از تعب برجان شیدا ریختہ ✤ گفتم ولت غمگین چرا ماہ لوت پُر چین چرا ✤ وان رشتہ پروین چرا بر ماہ رخشا ریختہ ✤ گفتا کہ در بزم طرب من مست عشقت روز و شب تو باد گرگس از طرب در جام صہبا ریختہ ✤ یا د آران نوبتین لبان چون گل بخاک اندر خزان ✤ وان سنبل مرغول شان از روے زیبا ریختہ ✤ گر با ہت جام طرب از ساقی وحدت طلب ✤ کان مستو بیدست و لب در کام جانہا ریختہ ✤ اللغات شفق و لالہ روے سرخ عقد ثریا و لولوی لالا اشک لالہ رخسارہ بادام چشم لعل لب سرخ زیبق سیماب مراد دندان سفید فندق

نام میوہ مراد از انگشتان زورق کشتی و زورق عنبر افشان مردمک بر کہ حوض مراد چشم پر اشک سے عناب لب بچگان رومی سر شک سرخ عنب بکسر عین و فتح نون انگور و شراب مراد از رخسار باعتبار نزاکت و شراب بلحاظ سرخی سلب لباس ماہ نو ابر و رشتہ پروین اشک سفید صہبا شراب انگور مرغول پیچیدہ المعنی یعنے ماہ میرا کہ عبارت محبوب سے ہی میرے پاس آیا اس حال سے کہ چہرۂ رنگین پر عقد ثریا یعنے اشک بٹاتا اور لالۂ رخسار پر بادام تر چشم سے لولو لالا ای مروارید روشن کہ یہ بھی اشک ہی ہین بہاتا مطلب یہ کہ روتا تھا اور اسحال سے کہ لعل جیسے لب پر زیبق ای دندان سفید جھلک رہے تھے اور دونون پپوٹون سے جو فندق تھی باعتبار سرخ رنگی کے گل ای رخسار کو نوچتا تھا اور اسکی عنبر فشان زورق یعنے مردمک سے خاک پر ایک دریا بسبب اشک کے بہ رہا تھا یعنے غم و غصہ سے ہونٹھ چباتا منھ نوچتا آنکھون سے اشک کا دریا بہاتا تھا آنکھین اسکی ایسی پر اشک تھین کہ گویا ایک حوض اور عناب لب سے تلخ و ترش باتین نکلتی تھین اور رومی بچے اشک کے ہندوی مردمک سے بہ رہے تھے غرض آنسو آنکھون مین بھرے ہوے تلخ و ترش باتین بکتا تھا اور روتا تھا ایسے زخم ناخن کے عنب رخسار پر بارے تھے کہ گویا ماہ کو لباس سرخ شفق کا پہنا دیا تھا یعنے رخسار لہو لہان ہو رہے تھے اور میرا یہ حال کہ رنج کے مارے ساغر غم کا جان شیدا پر ٹوٹے ہوے یعنے نہایت ہی غم مین سرشار اور ڈوبا ہوا مین نے اس سے پوچھا کہ تو غمگین کیون ہی اور تیرے ابرو جو ماہ نو ہین پر چین کیون ہین اور یہ اشک پروین کی سی لڑی تیرے ماہ سے روشن رخسار پر کیون بہ رہی ہین یہ سنکے اسنے کہا حیف کہ ہین تو بزم طرب مین رات دن تیرے عشق مین مست ہون اور تو اور دن کے ساتھ خوشی سے مے نوشی کرتا ہی اور جام صہبا سے بھرتا ہی تو ان نوشین لبون کو بھول گیا کیون نہین یاد کرتا جو مثل گل کے تھے اور خاک خزان مین ملگئے یعنے مر کے خاک ہوگئے اور بال انکے جو سنبل مرغول تھے انکے ند وسے زیبا سے گر گئے ای نادان تو اگر جام طرب کا خواہان ہی تو ساقی وحدت سے کیون نہین مانگتا ان ساقیون کی کیفیت تو دیکھ چکا اور جام وحدت کی وہ شراب ہی کہ نہ ہاتھ سے چھوؤ منھ سے لگاؤ بے دست و لب کے کام جانون تک جا پہنچتی ہی اور اثر کر جاتی ہی ماہ شفق ثریا عقد لالہ بادام لولوے لالا لعل زیبق زورق دریا برکہ سیکہ رومی ہندو زخم ناخن ماہ شفق غم نقب ماہ نو پروین بزم طرب جام و صہبا گل خزان سنبل دست و لب کام جان

سب مناسبات و مراعات قولہ دان بادہ بے پیمانہ دان وان شمع بے پروانہ دان ✤ در کام ہر بیگانہ دلان زرنیخا لیے ریختہ ✤ میداد پندم آن صنم وز سوز سینہ دمبدم ✤ بر زعفران آب بقم از چشم شہلا ریختہ ✤ بگرفتمش در بر چو چنگ من در نوازش او بجنگ ✤ صد عنبر زنجیر رنگ از مشک دریا ریختہ ✤ گفتم منم در روے تو آشفتہ تر از موے تو ✤ ای ہر شب از گیسوے تو چشمم ثریا ریختہ ✤ بکر یست خم مریم سیر مہد مسیحش جام زر ✤ خون دل مریم نگر در پای ترسا ریختہ ✤ جام ست عیسی بیگمان بل بہر قوت جسم و جان ✤ مرغ گلیش از دہان یاقوت حمرا ریختہ ✤ **اللغات**

محابا و مدارا و مواسا بالضم آشتی کرنا رعایت کرنا فارسی مین تا انکے آخر سے گر جاتی ہی عربی مین مستعمل ہی زر نگو زعفران رخسار زرد بقم ہندی مجیٹھ مراد اشک سرخ شہلا بالفتح زن میش چشم و مائل بسرخی نوازش مہربانی نواختن زنجیر عنبر رنگ مو مشک زلف ثریا ایک منزل ہی منازل قمر سے مراد اشک مریم سیرای زاینده بے شوہر ترسا نصرانی و آتش پرست خون دل مریم شراب مرغ مسیح شب پرک کہ حضرت عیسی نے بنایا تھا اور وہ حکم خدا سے زندہ ہوکے اڑا تھا مراد صراحی سے یاقوت حمرا شراب سرخ المعنی اور وہ شراب وحدت کی بے پیمانہ ہی اور شمع بے پروانہ اور جو اس سے بیگانہ ہین انھین کے منہ مین یہ زرنیخا ڈالیگئی ہی ای شراب ظاہری الغرض وہ صنم ایسی ہی نصیحتین مجکو کرتا تھا اور سوز سینہ سے چہرہ زعفرانی یعنے زرد رنگ پر آب بقم ای اشک خونین چشم شہلا سے بہاتا تھا مین نے اسکو چنگ کی طرح آغوش مین لیا مین تو نوازش کرتا تھا وہ مجھسے جنگ مین تھا اور سیکڑون عنبر زنجیر رنگ جو موے معنبر ہین مشک زلف سے پانون پر بکھرے ہوے تھے یعنے موے مسلسل زلف دراز کے پانون تک تھے مین نے کہا کہ مین تیری صورت سے عشق مین آشفتہ تر تیرے بالون سے ہون اور ہر رات تیرے گیسو کی یاد مین میری آنکھین ثریا ٹپکتی یعنے اشک ریزی کرتی ہین خم ایک بکر مریم سیرت ہی جو بے شوہر کے زاینده ہوئین اور اس خم کا جو جام زر ہی وہ مہد مسیح مریم کی ہی پس مسیح مریم شراب اور جام زر کہ عبارت آفتاب سے ہی مہد اسکا مسیح مریم کی جنس سے خون دل مریم کا کہ اس سے بھی شراب مراد ہی کیسا پاے ترسا مین کہ ترسا بھی پیالہ سے مراد ہی بیٹھا ہوا ہی پاے ترسا اس سبب سے کہ اونڈیلنے کیوقت پیالہ صراحی کے نیچے ہوتا ہی جام بیشک عیسی ہی جس سے مردے زندہ ہوتے ہین بلکہ واسطے قوت جسم و جان کے مرغ گلی حضرت عیسی کا ہی کہ اسکے منہ سے یاقوت حمرا

ای شراب سرخ ٹپتی ہی مرغ گلی وہی شیشہ مصنوعی حضرت عیسیٰ کہ مراد صراحی سے ہی آپ نے اوپر کے شعر مین
بجای بکر نیست کے جو بمعنی زن شوہر نادیدہ کے ہی بکر نیست بکاف عجمی متن مطبوعہ مین لکھا ہی مگر محشی
نے نہ معنے اسکے لکھے نہ کوئی ربط اُسکا میری سمجھ مین تو غلطی ہی بادہ اور پیمانہ شمع و پروانہ دمیدم مین دم سپید
کے لیے کیسا خوب ہی نوارش مین کیسا خوب ایہام ہی عنبر مشک زرد موگیسو شب خم مریم مسیح مہد جام ترسا بچی
مرغ گلی سب مراعات النظیر قولہ شکل حباب از روے می چون بر گل رخسار خوے ❊ می آتش و بر فرق ما و
صد انجم گویا ریختہ ❊ آن ساغر پروین فشان بر پنج ماہ نو روان ❊ ہر دم شفق را از دہان روز تماشا ریختہ ❊
مائیم بر خاک درت سرگشتہ تر از عنبرت ❊ ای آتش باد آورت آب رخ ما ریختہ ❊ بر لالہ آن سنبل نگر در چنگ
زاغی گل نگر ❊ چون من دو صد بلبل نگر بر شوقت آوا ریختہ ❊ خالت بچشم آن کافرست کز جور آن مردم ترست ❊
یک زنگی آتش پرست آب و دولا لا ریختہ ❊ تو سرو بالا از شکر قفلی نہادہ بر درر ❊ من بیل بالا سیم زر بر شاہ
والا ریختہ ❊ سلطان محمد کز ظفر تیغش گرفتہ بحر و بر ❊ خصم از شبہ بر طشت زر درہاے بیضا ریختہ ❊ اللغات
خوے بواو معدولہ ہندی پسینہ انجم بروزن پنجہ زر و نقرہ و تنکہ مراد حباب پروین فشان قطرات ریزندہ
پنج ماہ نو انگشتان شفق شراب سرخ روز تماشا روز جشن عنبر مو آتش لب باد سخن ما بمعنی آب آوا بتخفیف
آواز دولا لا مردمک شکر لب قفلی درر دندانہا بیل بالا تودہ بسیار بلند شبہ پوتھ مراد مردمک طشت زر رخسار زرد
درہاے بیضا اشک سفید المعنی روے می پر جو حباب ہین وہ ایسے ہین جیسے رخسار گل پر پسینہ اور می ایک
آتش اور حباب اُسکے سر پر گویا سیکڑون انجمے اُسپر پڑے ہوے ہین یعنے تنکہ مدور اور وہ ساغر جس سے
پروین ٹپتی ہی یعنے قطرات شراب یا پرونق ہوتی ہی جو پنج ماہ نو پر روان ہو رہا ہی یعنے پنجہ سے پکڑ پکڑ کے
ایک دوسرے کو دیتے ہین اُسنے جشن کے دن اپنے منھ سے ہر دم شفق ہی اُگلا ایک ہم ہین کہ تیری
خاک در پر تیرے بالون سے سرگشتہ تر بیٹھے ہین اور ای محبوب یہ تیرے آتش ای لب باد آور یعنے گویا وہ
ہین کہ جنھون نے آب آبرو کی بہائی ہی یا اب ہماری دیکھ تو اُس لالہ رخسار کے رخسار پر کیسی زلف
پڑی ہوئی ہی جیسے گل پر سنبل یا ایسا سمجھ کہ زاغ کے پنجہ مین گل اور مجھ جیسے سیکڑون بلبل کو دیکھ جنکی
تیرے شوق مین نالہ و فغان سے آواز اپنے حال سے گر گئی یعنے پڑ گئی ہی خال تیرا وہ کافر ہی جو ہی

جسکے ظلمت مخارق نے زبان نیابی وہ ایک زنگی آتش پرست ہی جسنے آب دو لالاست بہایا جو مردمک
چشم ہی یعنے کوئی مردمک ایسی نہین جو خال کے عشق مین نہ روتی ہو آتش پرست خال کو کہنا اس وجہ سے
ہی کہ رخسار اُسکے مثل آتش کے ہین اور اُسپر یہ خال موجود تو سہرو بالا ہی اور شکر یعنے لب سے ذرہ دندان
پر قفل لگائے ہوے اور مین نے تو دیکھے تو دسے سیم وزر کے شاہ والا پر قربان کر دیے اور وہ شاہ والا
ستفان مجیہ ہی کہ بسبب مددگاری ظفر کے تیغ نے اُسکی بحر و بر کو لیلیا یعنے خشکی و تری سب پر چیہا ہو گیا
کہ اس رشک و غم سے دشمن نے اپنے شبہ سے جو مراد مردمک ہین انگشت زرای رخسار زرد پر موتی سفید
چو اشک ہین بہاے زرد رخسار مي حباب گل شعر ثالث مین خاک آتش باد آب اربع عناصر
سب مناسب یکدیگر یا یعنے آب ترجمۃ اللفظ فردم کا لفظ لالا سے کے واسطے کیسا خوب ہی اور یک ودو سیاہ لالا
بالا و لالا کیسے اللطف ہین شبہ دو متضاد

مطلع ثالث

قوله ای دست آب لطف یم از پنج دریا ریختہ ٭ تیغت شرارات ستم بر جان اعدا ریختہ ٭ در حلق خشک
دشمنان از آتشین آب روان ٭ وز چشمہ نوک سنان زہر مفاجا ریختہ ٭ نصرت چو شمشیر آختہ بر فرق چرخ
انداختہ ٭ سوزن زلف بگداختہ از جیب عیسی ریختہ ٭ لطفت بقہرت ضم شدہ در چنبر عالم شدہ ٭ احراق
دوزخ کم شدہ اوراق طوبی ریختہ ٭ از سم اسپ آراستہ گرد از جہان برخاستہ ٭ خورشید چون مہ کاستہ
نورش ز اعضا ریختہ ٭ کلکت تباشیر سحر دادہ باہل بحر و بر ٭ تیغت تباشیر ظفر شرقا و غربا ریختہ ٭ آن
رومی بزنگی جبین از شام رفتہ سوے چین ٭ در پیش تو دُر ثمین از مشک سارا ریختہ ٭
اللغات پنج دریا پنج انگشتان باعتبار فیض آتشین آب تیغ سوزندہ نوک در فارسی سر قلم
و سر سنان و سر خار و بہ اردو بولو مجہول مفاجا ناگاہ سقوط تا مفاعلہ کا روا ہی جیسے مدارا محابا نصرت
بالفتح مدد تو آختہ آختن سے تلوار تولنا سوزن بالضم معروف چنبر حلقہ شدہ ای رفتہ تباشیر
نسلوچین و روشنی رومی قلم سحر زنگی جبین بنظر مداد شام دوات چین کاغذ در ثمین در گرانبہا
مراد حروف سارا خالص اور یہ لفظ عنبر و مشک کے ساتھ ترکیب پاتا ہی نہ غیر مین المعنی یعنے

ای ممدوح تیرے دست کرم نے اپنے پنج دریا سے کہ وہ پانچ انگلیان ہین فیض وسخا مین آبرو سمت بحر کی
کہ وہ مجموع سبع بحار کہلاتے ہین بہا دی اور تیری تیغ نے وہ شرارے غضب نکے جان اعدا پر ڈالے جنسے
حباب کیا ہو سکا دشمنون کے حلق مین کہ شدت رنج وغم سے خشک ہو رہا تھا آتشین آب روان سے جو
تیغ ہی اور چشمہ نوک سنان سے زہر کا گہانی ٹیکا دیا تیغ وسنان کو زہر مین بجہاتے بھی ہین جسوقت تیری
مدد نے تلوار لوہی اور آسمان کے سر پہ لگائی اُسکی حرارت وگرمی سے سوزن عیسی کی گل گئی اور جیب عیسی
سے گر پڑی اس شعر مین تلمیح قصۂ عیسی علیہ السلام سے ہی کہ جب یہ چوتھے آسمان پر پہونچے حکم الہی ہوا دیکھو
کچھ اسباب دنیا سے تو انکے پاس نہین ہی چنانچہ تلاشی کرنے سے ایک سوزن نکلی جسکے سبب اوپر جانے سے
رہگئے زیادہ نہین بڑھ سکے ای ممدوح تیرا لطف وقہر دونون آمیختہ ہوکے حلقۂ فلک مین جو محیط عالم ہی گئے لطف
کے اثر سے سوزش دوزخ کی جاتی رہی اور قہر کی تاثیر سے طوبی پت جھاڑ ہوگیا اس شعر مین از سم اسپ
آراستہ کی جگہ در مدت سپہ آراستہ بھی نسخہ ہی مین اسکو اختیار کرتا ہون کہ اسمین صورت گرد شدید
اُٹھنے کی ہی نہ صرف اسپ اور اسمین فک اضافت بھی نقص ہی یعنے تیری رزم نے جسوقت سپاہ جنگی کو
آراستہ کیا ایسی گرد جہان سے اُٹھی کہ خورشید ماہ کیطرح گھٹ گیا اور نور اُسکے اعضا کا بٹ گیا چنانچہ کثرت
گرد وغبار سے آفتاب تاریک ہوجاتا ہی کلک نے تیرے تباشیر ہنر کی جملہ بحر وبر کو دی یعنے ہنرمند کردیا
مثلاً مردم آبی جنمین استعداد ہنر کی نہین تھی ہنرمند ہوگئے چنانچہ تیر بناتے ہین اور تباشیر کہ یہ ایک دوا
مقوی دل ودماغ ہی کلک ہی کی قسم سے جو بانس ونگالی ہی اُس سے نکلتی ہی اور تیغ نے تیری روشنی
ظفر کی تمام شرق وغرب مین پھیلا دی ہی تیرا رومی زنگی جبین جو مراد قلم سرخ مداد بر رو سے ہی شام سے
چین کو گیا یعنے دوات سے کاغذ پر روان ہوا پھر مشک خالص سے تیرے سامنے کیسے کیسے در گرانبہا
بکھیرے کہ وہ حروف ہین پس اس شعر مین صفت قلم ودوات سیاہی کاغذ اور تحریر ممدوح کی ہی پہلے شعر
کے دوسرے مصرعہ مین نسخۂ مطبوعہ متن مین شرار آب ستم لکھا ہی میری دانست مین شرارات ستم ہی چنانچہ مین نے
ایسا ہی بنا لیا ہی دست اور پنج دریا جو پنج انگشت ہین حلق آب روان چشمہ زہر سوزن اور عیسی
احراق اور ان دوزخ طوبی خورشید ماہ نور تباشیر تجنیس رومی زنگی شام چین سب مراعات

قولہ بیت چو آن زرینہ تیر آویزہا بندد ز قیر ÷ طفلی بود بر روی شیر اندیدہ سودا ریختہ ÷ آن اژدہاے سر سیہ
راقص شدہ بر روے مہ ÷ چون ماہ نو در دست شہ بر صبح شب را ریختہ ÷ ای یوسف خورشید چہر ای آرش
ابرش سپہر ÷ نعل تو مہ بر روے شب در روز غوغا ریختہ ÷ آن کوہ تن دریا پرست کابش بسان آتش شست
در معرکہ از زخم دست انجم ز جوزا ریختہ ÷ قصر ترا ہفت آسمان کسرے نخست آستان ÷ زد کرد حسرت
بر زبان بر طاق کسرے ریختہ ÷ روح الامین در عصمتت چرخ برین در خدمتت ÷ گرد براق حشمتت
بر اوج ادنی ریختہ ÷ اللغات مہ کاغذ زرینہ تیر قلم آویزہ حروف قیر روغن سیاہ مراد مداد تشبیہ کاغذ
سودا مداد اژدہاے سر سیہ قلم راقص نام شکل کواکب مناسب بہار روے مہ کاغذ ماہ نو قلم صبح کاغذ شب
مداد آرش بالفتح نام پہلوان ایرانی لشکر منوچہر سے کہ تیر انداز بے نظیر تھا ایک دفعہ تیر شبنم سے بھر کے وقت
طلوع آفتاب لگایا تھا چالیس کوس گیا تھا ابرش وہ گھوڑا جسکی اعضا پر نقطے مخالف رنگ اعضا کے ہون
غوغا انبوہ و شور مراد جنگ کوہ تن اسپ دریا پرست قطرات عرق ریزی معرکہ بفتح را وضم آن جاے
جنگ زخم دست ضرب تازیانہ انجم قطرات جوزا ایک شکل ہی اشکال جنوبی سے اس صورت پر کہ جیسے
کوئی دو کرسیون پر پٹکا باندھے شمشیر سامنے رکھے ہو اور نیز بصورت اسکے کہ دو مرد ننگے پشت سے پشت ملائے
ایک دوسرے سے ہون کہ اسکو توامان بھی کہتے ہین کسرے یعنے کم طاق عمارت خمیدہ روح الامین جبرئیل
عصمت پناہ براق مرکب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسپر شب معراج مین سوار ہو کر گئے تھے کہ وہ گدھے
سے بڑا خچر سے چھوٹا تھا حشمت بالکسر شرم و غضب اوج ادنی فلک اول المعنی پھر وصف قلم و تحریر ممدوح کا
ہی کہ جب ماہ پر جو کاغذ ہی تیر زرین قلم کا گوشوارے سیاہی کے لٹکاتا ہی یعنے کچھ تحریر کرتا ہی تو یہ جانا جاتا ہی کہ
یہ قلم ایک طفل ہی کہ اسنے روے شیر پر اپنی آنکھون سے سیاہی بٹوئی ہی پھر وہی مضمون ہی دوسرے پیرایہ
مین کہ قلم کیا ایک اژدہا سیاہ سر ہی باعتبار مداد اور روے ماہ پر کہ وہ کاغذ ہی راقص ای رقص کنندہ اور
ماہ نو کیطرح دست شاہ مین صبح پر شب کو بٹورا ہی صبح کاغذ شب سیاہی اب التفات ہی کہ ای ممدوح
تو یوسف چہر ہی اور تو وہ آرش ہی کہ تیرا ابرش جسے سپہر ہی سواے تیرے کسیکا مطیع و رام نہین اور اس ابرش یعنے
گھوڑے نے جو مراد نعل سے ہی بروز جنگ وہ قیامت برپا کی کہ ماہ کو روے سپہر پر ڈالا یعنے دونون گرد ہوگئے

جیسے کہ قیامت کو ہوجائینگے اس شعر مین بھی برعایت سجع دوسرے مصرعہ مین بجائے شب کے جیسا کہ نسخ مطبوعہ مین
لکھا ہی مین مہر کو اچھا جانتا ہون تا رعایت سجع کی کہ اہم ہی فوت نہو پھر وصف اسپ کا ہی کہ وہ ایک کوہ تن
ہی برعایت جسامت وتنومندی کے دریا پرست بلحاظ عرق ریزی گرم روی سے اور پانی اُسکا ایسا تیز کہ
گویا آگ سی ہی جیسا کہ تیز جانور کی صفت مین کہتے ہین کہ اسکا پانی بہت تیز ہی جسوقت معرکۂ جنگ گاہ مین زخم دست
یعنے ضرب تازیانہ کی کھاتا ہی تو انجم جوزا کے گراتا ہی اور ایک جست مین چرخ اٹھ پہونچتا ہی زخم دست یہان بھی ضرب
تازیانہ کو ہاتھ مارنا کہتے ہین شعر آیندہ مین صفت قصر ممدوح کی ہی کہ قصر تیرا ایسا عالیشان جسکی ہفت آسمان
پوری ایک خشت بھی نہین بلکہ کسرے کم خشت آستان سے کہ جس سے گرد حسرت کی ہردم طاق کسرے پر
پڑتی ہی کہ افسوس مین ایسا ہی بلند بنا ہوتا پھر صفت ممدوح کی ہی کہ روح الامین جو اوروں کے عاصم ہین
خود تیری عصمت مین ہین اور چرخ برین جو سب پر حاکم ہی خود تیرا چاکر اور تیری خدمت مین اور تیرے برق
حشمت کی گرد اوج اولی یعنے فلک اول پر پڑتی ہی اسواسطے کہ حشمت تیری اس سے زیادہ تر عالی درجہ
ہی تیر مین ایہام ہی برعایت ماہ کہ عطارد کو بھی کہتے ہین راقص مناسب اژدہا کہ شکل راقص کی اسی اژدہا
مین ہی کوہ دریا آب آتش کسرے کسرے تصحیف اور علاوہ اسکے سب مناسبات ومراعات قولہ درشانت
آیات کرم برخوانت انواع نعم ٭ برجانت انوار قدم ایزد تعالی ریختہ ٭ درصحن بارت ہرکران صفہا زدہ
موسی وشان ٭ برطور خشت بیگمان نور تجلا ریختہ ٭ ای مہدی آخر زمان باآن کف دریافشان ٭
آب سلاطین جہان یا بردہ یا ریختہ ٭ از مشتری انگشتری درعنصر خنصر گزین ٭ مہرت چو بر مہر نگین سعد
موفا ریختہ ٭ تا یوسف زرین سلب از گرگ سیابی ذنب ٭ بر صدرہ عودی شب اشک زلیخا ریختہ ٭ باد ہلاک
بکران تو اوج سما میدان تو ٭ در قبۂ ایوان تو عرش معلا ریختہ ٭ افضل کہ از فرمان او بیرون نشد خاقان ازو
آب رخ دیوان او ٭ زین شعر غرا ریختہ ٭ اللغات موسی وشان ای پیغمبران تجلی کی زنا کا بدل الف سے
مراد ہی مشتری نام ستارہ کہ قاضی فلک ہی عنصر ذات سے مراد ہی خنصر انگشت کوچک نگین برو زن زمین
بکاف تازی نام ایک بادشاہ کا سعد بالفتح نیکبختی ونام پادشاہ موفا یعنی بسیار سلب لباس گرگ
سیابی ذنب صبح کاذب صدرہ بالضم سر سینہ وپیراہن سینہ پوش بکران بکاف تازی اسپ اصیل

قبہ بتشدید گنبد آیوان بالکسر صفہ برزگ ریختہ ای ذلیل شدہ المعنی ای ممدوح تیری شان مین آئین
کرم کی اور تیرے خوان پر قسم قسم کی نعمتین اور تیری جان پر نور قدم کے حق جل وعلی سے نازل ہین
تیرے صحن بارگاہ مین موسی وش ہر کنارہ پر صف باندہے کہڑے ہین اور تیرا تخت جو عزت وحرمت طور کی
رکہتا ہی اسپر نور تجلیات کے بٹ رہے ہین تو مہدی آخر زمانہ کا ہی جنکا آنا قرب قیامت مین ثابت ہی کہ
تونے اپنے کف دریا سے رونق وآب سلاطین جہان کی کہو دی اتنا کوئی کسیکو اُسنے کچہ نہین جانا مشتری
سعد اکبر قاضی فلک جو انگشتری اپنی تیری نذر کرے تو قبول کرے اور تیرے عنصر یعنے ذات شریف کی
جو خنصر ہی اُسمین ڈال لے کسواسطے کہ تیری مہر نے تو مہر تکین پر پوری پوری نکیخیتان جاری کی ہین
تکین نام بادشاہ آب دعاے تابید ہی کہ جب تک یوسف زرین لباس آفتاب گرگ سیاہی دم آفتاب
سے کہ صبح کاذب ہی صدرہ سیاہ شب پر جو مراد صدرے سیاہ سے ہی اشک زلیخا کے کہ مراد کواکب سے ہی
بکہیرے پریشان کرے یعنے جبتک مہر وانجم اور صبح کاذب جہان مین رہے تب تک فلک تیرا ایکران ہو
ای مخصوص تیری ران کے واسطے اور میدان آسمان کا تیرا جولانگاہ اور تیرے ایوان کے گنبد سے
عرش معلا ریختہ ہو شعر مابعد مین اپنا فخر اور ایک قسم کی خواستگاری ہی یعنے ایک افضل ہی ای خاقانی ایک
مین ہون اُسکا خاقان اُسکے حکم مین رہا کبہی اُس سے عدول نکیا اور حال یہ ہی کہ میرے اشعار غرانے
رونق اُسکے دیوان کی لگاڑ دی اور خراب کردی ادب مانع ہی کہ گُل کے نہین کہ سکتا کہ تو بہی حق مین میرے
خاقان کیطرح ہو شان آیات کے واسطے کیسا خوب ہی ایسے ہی خوان ونعم اور جان وقدم موسی طور تجلی
اور مشتری انگشتری عنصر خنصر مہر مہر تجنیس تکین وسعد کہ دونون نام بادشاہون کے ہین اور نیز لفظ سعد
مناسب مشتری اور یوسف وگرگ وذنب صدرہ زلیخا صبح کاذب کو ذنب گرگ کہنا موافق حدیث
شریف کے ہی چنانچہ فرمایا کانہ ذنب السرحان گویا کہ وہ دم بہیڑیہ کی ہی بیرون بین لفظ بیر بمعنی چاہ اور
فرمان مین لفظ ما یعنے آب کیا ہی الطف ہی

در مدح سلطان محمد شاہ بن تغلق کہ بادشاہ ہندستان کا تہا

قولہ در بر بہ الیصنم آہوے نو رچرا خورست + جام طلب کہ بدر رابنج ہلال درخورست + صبح کا ہجو صوفیان

خرقهٔ سبز صبح بردهٔ ما، این همه آه سرد تست ٭ اندر پیالهٔ زر دست ٭ زال پلاس پوش را کرست رگ و پوست ٭
این همه ناله در رکوع از غم فندق تر دست ٭ بر نفس عیسوی نفس مرده باهزار جان ٭ باهمه آرزو بیک می زنده
بتقویت تر دست ٭ طفل دریده گوش را از دف طبلهٔ بخوار بین ٭ ناله کنان نوا طلب تا که بچنگ ما در ست ٭
اهچو ملک مسیح را میل فلک از آن شده ٭ کوست خمی که روز و شب خشت زرش بر سرست ٭ می خورد ترک
زرکمر از آنکه نگرد هفت خم ٭ خنده از آن همی زند صبح که بر سر خور ست ٭ یه قصیده بحر رجز مین هی ارکان اسکے
مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن اللغات بر بغل بره برج حمل حرا بالفتح چرنده ن سے و بمعنی پر لیسے
پیچ خور آفتاب بدر پیالهٔ پنج هلال پنج انگشت در خور بواو معدوله لائق خرقه بالکسر گدڑی پیالهٔ زر آفتاب
زال پلاس پوش چنگ ما که غلاف اسکا موٹے کپڑے سے ہوتا ہی رگ باعتبار تار اور پوست اسپر منڈھا
ہوتا ہی ناله آواز گریه رکوع خمیدگی اسکی فندق تر انگشت بربط نام ساز مطرب بربت اے سینه بت که یه ساز
مشابه بسینهٔ بت ہی عیسوی نفس باعتبار آواز خر ہندی گهڑچه که اسکے نیچے تار طنبور وغیرہ بندھے ہوتے ہیں
طفل دریده گوش دف نوا توشه و آواز چنگ ما در مطرب خشت زر آفتاب هفت خم هفت فلک خور
آفتاب کنایه شراب المعنی یعنے اے صنم یه ایسا وقت ہی که بره کی بغل مین آہو زرچرا آفتاب ہی مطلب
یه که آفتاب حمل مین ہی جو وقت بہار کا ہی اور بہار کے وقت مین میخواری کی بھی کیفیت اور بہار ہی لہٰذا جام
کا طالب ہوا اسلیے که جام بدر ہی اور کیسی خوبی و زیبائی بدر کی ہی که جب اسکے گرد مین پانچ ہلال بھی ہون
که وه پانچ انگلیان ہین جنسے جام پکڑتے ہین که اسوقت مین انگلیان بصورت ہلال خمیده کے ہوتی
ہین پس بدر کے مناسب یہی بات ہی دیکھ تو صبح کو جو صوفیون کیطرح خرقهٔ سبز کو پھاڑتی ہی تشبیه صبح سے
صرف خرقه پھاڑنے سے ہی اور سبز کی رعایت برعایت صوفیون کے اور آہین سرد بھرتی ہی که ٹھنڈی
ٹھنڈی ہوا آتی ہی اسکی ٹھنڈی سانسین ہین یه کیون ہی خاص پیالهٔ زر کیواسطے ہی که وه آفتاب ہی
یعنی شراب آزو و دیکھ زال پلاس پوش کو جو چنگ ہی موٹے غلاف مین لپٹا بوڑھیون کے
مثل کپڑا که ضعف و لاغری سے فقط رگ و پوست ہی اسمین رہا ہی جو تار و پوست منڈھا ہوا اسکا ہی
اسکے نالے جو رکوع کی صورت مین ہین اسی غم سے تو ہین که کوئی فندق ترا پنی مجکو لگا کے تو نالے اپنے

سنائی کہ مقتضائے بہاری ہی تر کی قید فندق کے ساتھ اس سبب سے ہی زرہ فندق ہو جو نغمات
تر نکالے اسواسطے کہ ہر فندق نہین نکال سکتی بر ابط جو عیسی نفس ہی اگرچہ مردہ ہی لیکن ہزار دن جان
کے ساتھ بسبب نغمات جان بخش کے اسکا یہ حال کہ بالکل آرزو می کی بن رہی ہی اور با این ہمہ آرزو
صحبت خر مین زندہ ہی کہ یہ خرک میخ اسکے آواز کی ہی اور طفل دو دیدہ گوش ہی بدین وجہ کہ اسکے دائرہ کے دو ریز
جو بصورت گوش کے ہی شگاف ہوتا ہی اس طفل کو تو دیکھ کیسے تپانچے کھاتا ہی اور نالے کرتا ہی اور
جسوقت تک مادر کے چنگ مین رہتا ہی نواہی ڈھونڈھتا ہی اپنے راگ اور فرشتون کے قبل حضرت عیسی
کو رغبت فلک کی کیون ہوئی جو فلک پر چلے گئے ضرور انھون نے فلک کو ایک خم می ایسا سمجھا ہی
کہ جسکے سر پر خشت زر رکھی ہو اور خشت زر آفتاب اکثر خم کو خشت رکھ کے ڈھانک دیتے ہین بس جب
یہ کیفیت ہی تو شراب خواری کر زہد پرہیزگاری چھوڑ دے اس سبب سے کہ صبح جو گردنہ خم کے خندہ زن ہی
انھین خمون کی خوشی مین خورش ہی کہ بر سر خور ہی ای خورش بر نبرہ تجنیس زاید خور آفتاب دوسرا خور
بمعنی لایق تجنیس تام صبح صوفی خرقہ سبز آہ سرد زال گ پوست عیسی نفس مردہ زندہ گوش رو تپانچہ
چنگ مادر سب مراعات خور مین کیسا ایہام ہی کہ آفتاب و شراب دونون معنے مین ہی قولہ ہیچو حباب بر مخیز از سر بادہ
و مبدم + گو چہ مدام زین قبل بر سر خون شنا ورست + تا شب دل سیہ رود صبح سفید روے را + بر سر طاس
لاجورد از زر سرخ ساغرست + روز بہیچ مجلسی بلبلہ دم نمیزند + زانکہ دہان بلبلہ بستہ بحکم داورست + دالی
عرصہ جہان سایہ حق خدایگان + زانکہ چراغ دولتش تا بابد منورست + عالم طول و عرض ارض
آنکہ دوام ملک او + ہم ز ازل مقدم و ہم ز ابد موخرست + شاہ محمد آنولی عہد خلیفہ زمان + کو چو امام
چار مین شہ علوم را درست + صفدر عرش آستان آنکہ سرادق فلک + در حرم جلال از زاویہ محقرست +
طائر وہم چون رسد سوے جناب حضرتش + زانکہ ہزار سالہ رہ زان سوے طاق اخضرست + اللغات
مدام شراب قبل بکسر و فتح بالنر دو جانب مراد سبب سے شعر بعد مین رابمعنی ترا نے روز ای در روز بلبلہ
بضم ہر دو باصراحی خم دار و حاکم دلی عہد مین فکسا ضافت جائز ہی امام چہارم بھی حضرت علی مرتضی ہمو جب
حدیث شریف انا مدینۃ العلم و علی بابہا فرمایا آنحضرت نے مین شہر علم کا ہون اور علی اسکا دروازہ ہی اوق

بضم معرب سراپردہ جناب آستانہ درگاہ آنسواسے بالاتر طاق اخضر آسمان المعنی تو حباب کو نہین
دیکھتا کیسا خون یعنے شراب پہ ہمیشہ تیرتا ہی نبس یہی سبب تو ہی کہ وہ عبدم تجکو جتا تا ہی کہ خبردار حر بادہ کے
مست اللہ اور علی دہو میری طرح ہر وقت اسکے سر پہ بیٹھا رہ اور تیر اگر آوز یہ جو طاس لاجورد بیزنہ فلک
ہی ساغر زرین رکھا ہوا ہی یعنے آفتاب کچھ جانا کس غرض سے ہر یہ ہی کہ شب دل سیاہ کی سیاہی صبح
سفید رو سے جاتی رہی یہ آگہی صبح سفید رو کی روسفیدی کے واسطے ہی لیکن وہان مین کوئی مجلس
ایسی نہین ہی جسمین صراحی دم زنی کرسکے اور اسکا تلقل سننے مین آئے اس سبب سے کہ وہ بھی
صراحی کا حکم داور سے بستہ ہی دم نہین مار سکتی الغرض یہ اشعار سب ذکر بہار و لوازم مینوشی مین تھے
اور شعر ہذا گریز مدح مین کہ آئندہ ہی یعنے وہ داور دالی میدان جہان کا ہی اور سایہ حق و خدایگان
اس سبب سے کہ چراغ اُسکی دولت کا ابد تک روشن ہی بخلاف اور والیون اور خدایگان کے
اور مالک طول و عرض زمین کا اور ایسا مالک کہ صاحب ملک دوام کا جو ازل سے بھی مقدم ہی
جسکی تعریف ہی لاابتدا لہ اور ابد سے موخر کہ اسکی صفت لاانتہا لہ ہی الحاصل مقدم سے مقدم موخر سے موخر
اور منقول ہی کہ جو بادشاہ عادل باذل رعایا پرور صاحب ایمان ہین عالم آخرت مین بھی بادشاہ ہونگے
اور نام اسکا شاہ محمد ہی اور خلیفہ زمانہ کا ولیعہد خلیفہ وہ ہی جو مثل امام چہارم کے کہ شیر خدا علی مرتضی
ہین شہر علوم کا دروازہ اور یہ وہ ایسا صفدر عالیشان عرش آستان ہی جسکے حرم جلال و بزرگی کے یہ
سراپردے فلک کے باوجود ہمہ وسعت و فسحت ایک حقیر سے گوشے ہین طائر وہم کا تو اسی طاق اخضر آسمان
تک پہونچتا ہی اور اسکی بارگاہ کا آستانہ ہزار برس کی راہ اس سے اوپر ہی پھر طائر وہم اُس کی بارگاہ تک
کب پہونچ سکتا ہی تنبیہ دم مین لفظ دم کہ بمعنی خون کے ہی برعایت لفظ خون کیسا مناسب ایسے ہی بادام کا
ایہام حباب و از سر بادہ اور از سر خون کہ بادہ بھی سرخ ہوتی ہی کیسا لطف بعد کے شعر مین سیاہ
و سفید لاجورد سرخ رو و سر طاس و ساغر شب و صبح کیسے مناسب بلبلہ کا دہان بستہ کیا ہی بلغ کہ
دہان بستہ ہونا بھی ہی و نیز بمعنی خاموش طول عرض ارض ازل ابد مقدم موخر سب متضاد و سرادق
حرم زاویہ جناب حضرت طاق اخضر جملہ مناسبات و مراعات بلیغ و فصیح قولہ ایکہ کیمیا وجت منفی چاہ

ملت ست ٭ ویکہ کمینہ چاکرت مالک ہفت کشورست ٭ شش جہت و سہ بعد را چو تو سزا و یک خلف ٭ تاکہ بزیرِ قبہ پدر جنبش چار مادرست ٭ بحر سخاوت ترا قلۂ قبۂ حباب ٭ از سر موج اوج این ہفت محیط برترست ٭ ہست میان معرکہ تیغ تو تیر آسمان ٭ زانکہ بہر کجا رسد منزل او دو پیکرست ٭ سیف تو شد تموز کین یا سج تست تیر مہ ٭ زانکہ کمان چرخ از و گوشہ نشین و مضطرست ٭ تیر زہم تیر تو تاب گرفتہ در کمان ٭ از پی آتش این زمان میل بسوے آذرست ٭ روے زمین چو تیر شد راست بہ پیش کاک تو ٭ جز کژی کہ در کمان ابروے طاق دلبرست ٭ الالغات چار ملت ملت محمد مصطفےٰ و عیسی و موسیٰ و داؤد علیہم السلام کشور ساتوان حصہ ربع مسکون کا شش جہت شرق غرب جنوب شمال تحت فوق سہ بعد طول عرض عمق قبہ پدر نہ آسمان چار مادر اربع عناصر قلہ سر کوہ قبہ گنبد ہفت محیط ہفت آسمان و ہفت دریا بحر حرف جر و جنگل تیر معروف و عطارد دو پیکر مراد جوزا کہ خانہ عطارد کا ہی یہان مراد زخم دو پارہ سے ہی سیف نوعی از شمشیر و در از تموز نام اول ماہ تابستان و سخت گرمی یا سج بکسر سین مہملہ و جیم ابجد تیر پیکان دار اور دو تیر جسیر پادشاہ اپنا نام لکھدین و بجیم فارسی نیز تیر ماہ ہندی ساون کمان چرخ برج قوس سہم بیم و تیر تاب پیچید گی کمان وہی برج قوس اور یہ خانہ وبال عطارد کا ہی آذر بضم و فتح ذال منقوطہ آتش و نیز نام نہم ماہ شمسی کہ اس مہینہ مین آفتاب برج قوس مین ہوتا ہی اور جب عطارد قوس مین جاتا ہی آذر ماہ شروع ہوتا ہی آذر آتش سے تیر کو سیدھا کرتے ہین کژی خم المعنی ای ممدوح مفتی جو چار ملت کا ہی تیری تشرع اور دین پروری کا ادنیٰ مداح ہی اور ادنیٰ چاکر تیرا وہ ہی جو مالک ہفت کشور کا ہی شش جہت جو تمام عالم ہی اور ابعاد ثلاثہ طول عرض عمق مین کہ ان سے کوئی مخلوق خالی نہین تجھسا فرزند صالح کوئی پیدا نہین ہوا نہ جب سے اور جبتک کہ ان نو آباے علوی کے نیچے جنبش ان چار مادر یعنے اربع عناصر کی ہی جنسے ہر شی مخلوق ہوئی ہی اور ہوتی ہی تیرے دریاے سخاوت کا ادنیٰ حباب ایسا عالی مرتبہ ہی جیسے گنبد کا سر قلہ اس ہفت محیط یعنے ہفت سمندر کی اوج موج سے بالاتر ہی نسخہ مطبوعہ مین ہفت محیط کے معنے صرف ہفت آسمان لکھے ہین میری دانست مین یہان آسمانون سے کچھ مناسبت نہین ہی بلکہ ہفت دریا جنکو یہان ہی کے

محاورہ مین سات سمندر کہتے ہین اور بحقیقت سمندر سات دریا ہین بھی جیسا کہ قرآن مجید مین ہی سبعۃ ابحر اور نیز سمندر کا مشہور بھی ہی کہ اُس سے سخاوت کی تشبیہ کرتے ہین تو آسمان سے علاوہ اسکے حباب موج وغیرہ الفاظ اسکے مناسب ہین یعنے ادنی حباب تیرے بحر سخاوت کا ایسا ہی کہ اسکو اُونچی اونچی موجین سمندر کی نہین پاتین تیغ تیری جنگ گاہ مین ایک آسمانی تیر ہی جو خطا نہین کرتا اس سبب سے کہ جہان کہین وہ پہونچتی ہی اُسکا گھر دو پیکر ہی ہی جیسے تیر کا گھر جو عطارد ہی دو پیکر ہی جوزا مطلب یہ کہ جسپر پڑتی ہی دو ٹکڑے ہی کرتی ہی سیف تیری بنظر حدت وحرارت کے کہ تیغ کو اکثر شرربار و آتش انگیز سے موصوف کرتے ہین ایسی گرمی وحرارت رکھتی ہی کہ اسکو کینہ کا تموز کہین جو اول مہینہ گرمی کا ہی اور ناچ کو تیرے تیر ماہ جو ساون کو کہتے ہین کہ اسمین سخت بارش ہوتی ہی جس سے کمان چرخ نے بھی جو برج قوس ہی گوشہ پکڑا ہی اور مضطر ہی گوشہ پکڑنا کمان کا ظاہر کہ گوشہ اُسمین ہوتا ہی اور مضطر اس سبب سے کہ کمان برسات مین خراب ہو جاتی ہی پس جب ناچ اسکا تیر ماہ یعنے شدت برسات کا مہینہ ہی تو کمان چرخ گوشہ نشین و مضطر کیون نہو تیر یعنے عطارد نے تیرے تیر کے سہم وخوف سے اپنی کمان مین جو برج قوس ہی بل وپیچیدگی اُٹھائی اسواسطے کہ قوس خانہ وبال عطارد کا ہی لہذا اپنے بل نکل جانے کے واسطے اُسکو رغبت آگ کیطرف ہی جیسا کہ آگ پر لکڑی کے بل نکالتے ہین اور آگ مراد برج قوس سے جسکو آذر ماہ کہتے ہین کہ نوان مہینہ سال شمسی سے ہی اور آفتاب اس مہینہ مین برج قوس مین ہوتا ہی اور زمان شدت گرما اور عطارد جب اس برج مین جاتا ہی آذر ماہ شروع ہوتا ہی یعنے تیر فلک کا تیرے تیر کے خوف سے صد ہا پیچ وتاب مین پڑا ہی ساری روے زمین یعنے تمامی اہل زمین تیر کیطرح تیرے قلم کے سامنے سیدھے تنکا ہو گئے کسی مین کوئی کجی نرہی جو حکم وہ لکھتا ہی سب اُسکے مطیع ومنقاد ہین البتہ اب جو کجی ہی تو طاق ابروے دلبر مین ہی اور کہین نہین ہی کہ اسمین ہونا ہی چاہیے پہلے شعر مین صنعت ترصیع ہی چار وہفت سیاقۃ الاعداد ایسے ہی شعر بعد مین شش سہ یک نہ چار خلف پدر مادر بحر حباب موج ہفت محیط یہ تر مین نفظ بہ بمعنی مشکل شعر بہ ایہام ولفظ تیر برعایت بحر اور تیغ وتیر آسمان منزل دو پیکر اور سیف

و تیر تمو بود تیر ماه کمان و چرخ کہنہ چھلی کمان کو کہتے ہیں ہندی ڈول گوشہ سہم میں ایہام تاب آتش آذر ماه
زاست گجی طاق ابرو دلبر سب صنائع بدائع سے ہیں قوله خنجر اگر بجنگ تو نا سے زنست جان ربائم
بر سر نیزۂ خصم تو راقص و کام اژدر ست + خشک لب کہ سر کشد از خط حکم تو دمی + چہرۂ زرد او سیہ چون سرخامہ
خوشتر ست + در بر بحر کف تو زنگی زرد جامہ را + سہ ختنی مہ لقا جانب روم رہبر ست + بر سر دشمنان
تو کاسہ لعل و خوان زر + دیدہ خون گرفتہ سرخ گونہ زرد سے اصفر ست + گرد نہنگ نیلگون حلقہ زدند
ماہیان + قلزم پنج شاخ را قطرۂ آب در بر ست + بر سر طاس سیگون یک شبہ داشت خصم تو + ہ
وان شبہ ہر شب از عنا کان ہزار گوہر ست + اللغات جنگ ساز و چنگل نا سے گلو دی زراقص
شکل شمالی و رقص کنندہ اژدر اژدہا و تیغ و مار فلک بر بغل و چنگل کف دست اور جیاک و سیاہ زنگی
زرد جامہ قلم زرد با مداد و سہ ختنی مراد از سہ انگشت سرخ روم کاغذ سفید گونہ رنگ و رخسار بہر دو
معنی مناسب اصفر زرد نہنگ نیلگون شمشیر ماہیان جوہر شمشیر قلزم پنج شاخ دست فیاض ممدوح
قطرہ آب تیغ بر بمعنی کنار و طاس سیگون ماہ و چشم سفید شبہ سنگ سیاہ کنایہ از مردمک عنا رنج گوہر اشک
المعنی یعنے ای ممدوح خنجر تیرے جنگ میں بدین صفت موصوف ہی کہ جسکو نا سے زن و جان ربا کہیں
کہ فی الواقع وہ ایسا ہی ہی اور نیزہ تیرا ایسا ہی جیسے اژدرای مار فلک اور خصم ایسا جیسے اسمین راقص
کہ اس اژدر کے دہن میں رقص کر رہا ہی یعنے نیزہ میں چھدا ہوا راقص کیطرح گھومتا ہی جو خشک لب کہ
تیرے خط فرمان سے دم بھر کو سر کشی کرے اور حکم کو نمانے اسکا چہرہ زرد اور مانند سر قلم کے سیاہ ہی
اچھا خشک لب اور زرد چہرہ پہلے سے کہنا نظر نشا دم کے ہی کہ آخر یہ صفت مرنے سے اسمین پیدا ہوگی
مثل مین قتل قتیلا ہکے ہی تیری کف جو ایک بحر نوال ہی اور اسکی بغل مین ایک زنگی زرد جامہ کہ وہ قلم زرین ہی اور
زنگی باعتبار مدادا اس زنگی کے تین ختنی ای باشندے ختن کے سرخ و سپید و مہ لقا روم کے جانب راہبر ہین
روم کاغذ سفید اور ختنی سہ انگشت جنسے گرفت خامہ کی ہی یہ صفت ممدوح کے قلم و کاغذ و تحریر کی ہی
تیرے دشمن ایسی خواری خرابی مین گرفتار ہین کہ انکے سر پر کاسے لعل و خوان زر کے رکھے ہین یعنی
لعل انکی آنکھین خون گرفتہ کہ کسی وقت خون انکو نہین چھوڑتا گویا خون مین منڈھ گئی ہین مارے غم کے

خون روتے روتے اور رخسار و رنگ چہرہ کا زرد ہی اُنکے تو زرد نوشتن کے ہی کنایہ ہے اور خوان ہین جو
سر پر لیے پھرتے ہین گویا یہی روزی اُنکی ہی تیری تیغ کیا ایک نہنگ ہی مردم خوار اور نیلگون با تبا
اصالت آہن کے جسکے گرد مچھلیان حلقہ زن ہین کہ وہ جوہر اُسکے ہین تیرے قلزم پنج شاخ ہین کہ
کف دست ہی باعتبار پنج انگشت کے ایسی معلوم ہوتی ہی جیسے ایک قطرہ آب اُسکی بغل مین ہو قطرہ
آب باعتبار نہایت صفائی اور بے آمیزشی کے خاک وغیرہ سے محفوظ اور اُسے مدح خصم تراج الیس
خواہد ناداری ہی ایک طاس سیگون اور اُسپر ایک شبہ سیاہ رنگ جس سے چشم سفید اور مردم سیاہ
مراد ہی رکھتا تھا سو اُس شبہ کا یہ حال کہ مارے رنج کے کان ہزارون گوہر کی ہو رہا ہی رات بھر
اشکباری کرتا ہی نائے زن آور جا نربا مین برعایت چنگ اور رقص و آذر مین کیسے ایہام ہین
لب اور سر اور چہرہ ایسے ہی زرد و سیاہ سب مناسب اور بلحاظ لفظ خشک کے خوشتر مین لفظ تر
متضاد بحر و بر بھی متضاد اور زبر مین بھی بلحاظ معنی جنگل کے ایہام علی ہذا کف مین یعنے جھاگ زنگی ختنی
روم مین بھی تضاد کاسہ خوان لعل زرد بیضہ زر خون سرخ اصفر گونہ سب مین مراعات معنی یکدیگر نہنگ
ماہیان قلزم قطرہ آب شبہ گوہر کان شبہ شب بمناسبت دریا قولہ روز مصاف خنجرت لالہ فروز گند ناست
گاہ طوان دُلدلت بر سر کوہ صرصرست ✤ کوہ مگو اگرچہ او سنب در آب افگند ✤ ماہی چرخ خوان کہ او
منزل سعد اکبرست ✤ شیر بدور حکم تو غاشیہ دار روبہ است ✤ باز بعہد عدل تو دانہ کش کبوترست ✤
کار زمانہ قلب شد از کف تو کہ این زمان ✤ بحر عناست مفلسی از گدا تونگرست ✤ طاق تو گفت عرش
را کز تو بسے فروترم ✤ گفت کہ خاک پاے تو با سر من برابرست ✤ اللغات لالہ خون گند ناسبز طوان
گردش سنب سم ماہی چرخ برج حوت خانہ مشتری غاشیہ دار خدمتگار و غلام دانہ کش دانہ لانے والا
قلب بدلنا طاق محراب المعنی یعنے خنجر زہر آب دادہ تیرا اگرچہ گند ناسبز ہی مگر لڑائی کے دن لالہ
افروز بسبب خونریزی کے اور دُلدل تیرا اگرچہ جسامت و تنومندی مین کوہ ہی لیکن کاوہ کے وقت مثل
آندھی سر کوہ کے ایسا تیز قدم و سبک رو پھرتے ہین کہ تو اُسکو کوہ مت کہ جیسا کہ اوپر کے شعر مین کوہ کہا
ہی اگرچہ وہ گھوڑا مصاف کے وقت سنگ در آب افگن ہی یعنے صاحب تمکن و استقلال اپنی جگہ سے

نہ ملنے والا اگر نہین ہاہی چرخ یعنے برج حوت کہ جو خانہ مشتری سعد اکبر کا ہی کہ عبارت ممدوح سے ہی اس شعر مین
عجیب حال ہی نسخہ مطبوعہ مین سنب در آب افگند لکہا ہی اور محشی نے صرف سنب کے نیچے سم
لکہدیا ہی اور کچہ نہین لکہا مین اسکو سنگ در آب افگند جانتا ہون اور معنی وہ جو اوپر لکہے گئے
چنانچہ حضرت نظامی رح نے فرمایا ہی ع چو کوہ افگنم سنگ خود را در آب ٭ تیرا وہ حکم نافذ ہی جسکے دور
مین شیر غاشیہ بردار اور غلام و سائیس روباہ کا ہی کہ غاشیہ لیکر ساتھ ساتھ دوڑتا ہی میری دانست
مین تبغائر فرضی غاشیہ پوست جسم شیر علحدہ و شیر بذات خود علحدہ کہ اسی غاشیہ پر جو شیر پر ہی سوار
ہوتی ہی اور اسکو جہان چاہتی ہی بچہاتی لپٹتی ہی کہ یہ سوار ہونا اور بیٹہنا لیٹنا اسکا سب جسم شیر پر
ہی ایسا شیر اسکا مطیع ہی اور باز اسکے عہد مین مزدور دانہ ڈہونڈنیوالا کبوتر کا تیرے دست سخا و فیض
سے زمانہ کا حال پلٹ گیا چنانچہ یہ حال ہی کہ مفلسی تو بحر غنا ہوگئی اور حرص جو کبہی سیر نہین ہوتی
گدا تہی تونگر ہوگئی ایسا کچہ اسکے عطا و سخا سے حاصل کیا تیرے طاق محراب نے عرش سے کہا مین
تجہسے فروتر ہون کہا ایسا فروتر ہی کہ خاک تیرے پاؤن کی میرے سر کے برابر ہی لالہ گندنا کوہ صرصر
سنگ آب شیر و روباہ دانہ و کبوتر مفلسی و غنا گدا و توانگر سب مناسب و متضاد قولہ تا کہ سپہر آبگون
لاف غلامی تو زد ٭ از سر حسرت آتشے بر سر شاہ خاور ست ٭ بکر گران بہاے من عقد در بست یکشبہ ٭
با تو نکاح کردمش زانکہ بغمزہ دلبر ست ٭ سرو قدان حسن را بر لب جوے دلبری ٭ تا کہ نبات سبز شان
رستہ بگرد شکر ست ٭ باد چو عمر روز و شب دلبر ملک در برت ٭ کائنۂ ابتای تو تا دم صور انور ست ٭
دل چو تراضہ پارہ باد ارنہ چو زر بمہر تست ٭ سینہ چو مہ دو نیم باد ارنہ ز مہر تو بر ست ٭ اللغات
تا کہ مین تا ابتدائیہ ہی شاہِ خاور آفتاب گران بہا گران بکسر ضد ارزان یکشبہ ای در یکد شب گفتہ ام
نبات خط دم صور قیامت قراضہ ریزۂ زر بر بمعنی کشادہ المعنی جب سے اس سپہر آبگون نے دعوی
تیری غلامی کا کیا ہی اس حسرت سے شاہ خاور جو آفتاب ہی ایسا جل رہا ہی کہ اسکے سر پر آگ لگی
ہوئی ہی بکر یعنے یہ سخن جو کسیکا کہا ہوا نہین ہی نکوئی اسکا شوہر ابتک ہوا ایک گران قیمت موتیون
کی لڑی ہی میری ایک رات کی پروئی ہوئی اسکا عقد مین نے تیرے ساتھ کیا اور تجہسے نامزد کی تو

جو کہ وقت خوشی کا ہی کہ بادشاہ کو خلیفہ سے خطاب آیا ہی لہذا لفظ جام کا لائے ہین عزو دسم صبح کی کہ
بڑی مہر آور ہی گل کیطرح بید ہین کھلکھلا کے ہنستی اور عجب تر یہ کہ باوصف بید ہینی کے خندہ زنی اور
مارے خوشی کے ایسی خندان ہوئی کہ اشرفی زر کی کہ آفتاب ہی منھ سے نکل پڑی اور ظاہر کر دینا
ہنسنے سے منھ کی چیز نکل پڑتی ہی رات مین آسمان ایک چتر مروارید بن رہا تھا اور آفتاب کنارہ کش
تھا اور پھر یہ باز زرین ہر کہ آفتاب ہی ہی اس چتر مروارید کیطرف جو گیا اسکی یہ وجہ ہی کہ مرغ صبح کو اس
کی یاد مین نالہ سے دم بھر کو چین و آرام نہ تھا اُسیکے اثر نے اسکو پھر بلا لیا یہ سب خیالات شاعری ہین
آرامش مین شین مصدری ہی ماقبل اسکے فتح بھی روا ہی آوردہ باتین کہ صدق و سداد کے ساتھ
پہلی ہی ملاقات مین صبح دومی یعنے صبح صادق اور ماہ مین ہوئین اول پیغام اُن مقالات کا یہ تھا
جو شعر آیندہ مین ہی کہ رات جسوقت کہ شاہ زرین چتر مشرق کو لباس آل عباسی کہ سیاہ ہوتا ہی پہونچا
جانب شام سے یعنے شام ہوئی اور آفتاب نے لباس سیاہ پہنا جو شب ہی زحل مشتری سے کہتا
تھا کہ اندونون کے قرب کو بھی قران السعدین کہتے ہین کہ جب بیعت نامہ خسرو کا کہ مراد عریضہ سے ہی جو پیش تخت
خلیفہ کے پیش ہوا تو خلیفہ نے اُسکا بہت اکرام کیا اور جب خلیفہ اُسکے مضمون سے واقف ہوا کہ خدا
ہفت اقلیم پر جو اُسکی جاگیر ہین اُسکا فرمان جاری رکھے تو یہ فرمان اُس امام دین کا ہوا اُس شعر کا
دوسرا مصرعہ دعائیہ ہی اور بیان فرمان امام دین کا آیندہ شعر مین ایہام برعایت لفظ تیغ کہ بمعنی
تیر کے بھی ہی لفظ مہر آور کیسا خوب ہی کہ صبح مہر یعنے آفتاب کی لانیوالی بھی ہی مرغ صبح مین کیسی خوبی
ہی کہ بلبل و صبح دونون معنی مین ہو سکتا ہی دم کا لفظ صبح کیواسطے مناسب ملاقات و مقالات نوعی
تجنیس اول دوم نخست صدق واسطے صبح کے آل مین ایہام ہی کہ رنگ سرخ و اولاد ایسے ہی عباسی
رنگ و اولاد حضرت عباس قولہ سر سیاز فرق جمشید ش بساط از تاج خورشید ش + علم اقبال جاوید ش
لقب سلطان ایامش + دو صاحب ثلث و دو نیمش دو حاجب عز و تکمیلش + دو نایب عدل و احسانش
دو کاتب فکر و الہامش + فراز کائنات انجا بہند ایوان قدرش را + کہ نتواند مساحت کرد بال مرغ اوہامش
وزیر ملکت شہ را ز حضرت مرحمت این شد + کہ بر منشور بر و بحر جاری باد اقلامش + سپہر خاص خسروا

زواهب این خطاب آمد ✤ کز زلف عارض مه باد تحریرات ارقامش ✤ براے مطبخ جاهش امام الملک
تعیین کرد ✤ که نقد هر دو عالم باد ربع عشر انعامش ✤ اللغات علم نشان صاحب وزیر حاجب دربان
مساحت بکسر پیمایش مطبخ باورچیخانه تعیین مقرر المعنی آب اشعار مدح مین امام کی هین یعنی وه امام
ایسا هی جسکا تخت فرق جمشید هوگیا یا اسکے سر پر بیٹھنے والا اور ایسا عالی همت که تاج خورشید اسکا بساط هی
اور اقبال جاوید اسکا نشان یعنی جهان نشان اسکا دیکھا جان لیا کہ اقبال جاوید آتا هی اور لقب
اسکا سلطان ایام ملت و دین یهی اسکے دو وزیر هین اور عزت و تمکین اسکے دربان عدل و احسان
یه دونون نائب اور فکر و الهام کاتب یعنی جو کچھ لکھتا هی الهام سے لکھتا هی قضا و قدر کو حکم هی که اسکے ایوان قدر
کو وهان لیجاؤ که جهان حد بلندی کائنات کی هی جسکی باز و مرغ وهم کے پیمایش نه کرسکین یعنے ایسا بلند
قدر کرو جو وهم مین نه آئے پس اس بادشاه کی بارگاه سے اس وزیر مملکت کو یه بات بخشی گئی که اسکا
قلم فرمان بحر و بر پر جاری رہے پھر کہتے هین یه خاص دبیر خسرو کا هی اسلیے اسکے واهب سے یه خطاب
آیا که وه زلف جو عارض ماه پر هی تیرے رقمون کی تحریرات سے هو یعنے اه تک تیری تحریرات پهونچین
اور امام الملک نے واسطے خرچ باورچیخانه اسکی جاه کے ایسا مقرر کیا که نقد دونون عالم کا جسکے انعام کے عشر کا
ایک ربع هی یعنے دسوین حصه کا چوتھا حصه پہلا شعر صنعت ترصیع مین هی ایسے هی دوسرا قوله امیر المومنین
فرمود تا هر جمعه بر منبر ✤ بهفت اقلیم میخوانند شاهنشاه اسلامش ✤ زہے رستم کمان جمشید آرش تیر
بهرامے ✤ که پیش تیغ او چوبین نماید خنجر سامش ✤ باستقبال فرمانیکه از پیش امام آمد ✤ برهنه پا و سر کرده
جوایمان شد ز اسلامش ✤ خلایق پیش و پس پویان ملایک ذکر حق گویان ✤ ز جزع شه شده غلطان
گهر بر نقره خامش ✤ گه از شکر و ثنای حق شکر میریخت یاقوتش ✤ گهی بر لعل میبارید مروارید بادامش ✤
اللغات منبر آله بلندی میخوانند کہتے رهین آرش نام پهلوان تیر انداز ایسے هی بهرام اور بهسام
زر اسلام مین زا مینیه هی جزع بالفتح و بالکسر مهره سیاه و سفید مشابه بچشم شکر کلام شیرین یاقوت لب لعل لب
مروارید اشک بادام چشم المعنی اور امیر المومنین نے حکم دیا که هر جمعه منبر پر هفت اقلیم مین اسکو
شهنشاه اسلام کے ساتھ پکارین یعنے خطبه اسکے نام پڑھا جائے شعر بعد اسکی مدح مین هی که یه بھی عجب

جمشید رستم کمان ہی اور بہرام آرش تیر تخصیص انہ لوگون کی تیر و کمان سے بدین وجہ کہ رستم نے تیر شغاد
پر چلایا اُسنے درخت کی آڑ پکڑی تیر درخت سے پار ہوا اور شغاد و درخت مین چھد کے رہگیا ایسے ہی
ایک گور کو ایک شیر دبوچے ہوئے تھا بہرام نے تیر مارا اُس سے بھی دونون چھد کے رہگئے سے تھے
آرش تیر اس سبب سے کہ اسکا تیر چالیس کوس گیا تھا تینون امر عجیب غریب ہوئے تھے اور کمان
رستم قوس قزح کو بھی کہتے ہین اور ایسا تیغ زن جسکی تیغ کے سامنے خنجر سام کا چوبین ہی جو کسیکو کاٹ
نہین سکتا واضح ہو کہ تیغ تلوار و خنجر اور چھری وغیرہ سب معنون مین ہی تا خنجر سے تشبیہ ہو سکے آئندہ
دوسرا بیان ہی یعنے جب یہ فرمان امام کے پاس سے آیا تو اسکے استقبال کے واسطے برعایت اپنے
اسلام کے سر و پا برہنہ مثل ایمان کے گیا ایمان کو سر و پا برہنہ کہنا موافق حدیث کے ہی کہ فرمایا ایمان
برہنہ ہی اور لباس اسکا تقوی اور اس حال سے گیا کہ مخلوق آگے پیچھے دوڑتی جاتی تھی فرشتے ذکر حق کر رہے
تھے اور بادشاہ کی آنکھون سے خوشی کے مارے یا وجد حال سے گہر نقرۂ خالص پر جاری تھے یعنے
اشک رخسار سفید رنگ پر کبھی شکر و ثنائے حق سے اُسکے یاقوت ای لب شکر بو تے تھے کہ مراد کلام شیرین
سے ہی کبھی رخسار لعل پر بادام اُسکے مروارید بکھیرتے تھے کہ عبارت اشک چشم سے ہی اور رخسار سے
زر سے مین لفظ زہ کیسا مناسب بکمان رستم جمشید ارش بہرام اور لفظ چوبین سے بہرام چوبین کہ یہ بھی
ایک پہلوان تھا اور سام اور علی ہذا کمان تیر تیغ تیر سب مناسبات اور نیز اس شعر مین صنعت ترصیع
اور ممدوح کو ایمان سے تشبیہ دینا کیسا الطف مبالغہ ہی اور لفظ اسلام مناسب اسکے شکر و شکر تصحیف
گہر یاقوت لعل مروارید بادام سب مراعات قولہ چو شہ پوشید خلعت را برنگ مردم دیدہ ❊ میان روز
میدیدیم شب را با مہ تا مش ❊ فلک را دیدم آن ساعت بنہ دامن درست زر ❊ نثار افشان بہر جانب
روان ور زیر اعلامش ❊ ز آئینہا کہ شد بستہ ندیدم یکسر موئے ❊ سر ہر قبہ را فرق ز ہفتم طاق و نہ بامش ❊
حسود ملک را دیدم ز زردے غم بپس افتادہ ❊ پریشان حال و شوریدہ چو گیسوے دلارامش ❊ کف شہ پنج
دریائے در و یک قطرۂ آبی ❊ کہ حلق خشک خصمان را بباید شست ناکامش ❊ ز مریخ زان بہ خست
کو خورشید الور را ❊ تشبہ کرد با چتر سفید آل بہرامش ❊ محمد شاہ بن تغلق کہ چون بر تخت علم آید ❊ کت

الہام ربانی زراز غیب انماش ۂ الالغات شب جامۂ سیاہ ماہ تمام سلطان محمد تہ دامن نہ فلک درست
اشرفی مراد کواکب اعلام نشانہاے شاہ آئین بندی وہ آرایش کہ ہنگام مرور سواری بادشاہ کوچہ بازار
کی منڈیرون اور چھتون پر ہر قسم کا کپڑا عمدہ رنگ برنگ ڈالکے کرتے ہین پنج دریا پنج انگشت سرخ
شرمندہ آل بہرام سلطان محمد و مناسب مریخ المعنی جب شاہ نے وہ خلعت سیاہ کہ مثل مردم دیدہ کے
مایۂ بصارت تھا پہنا تو عجیب کیفیت تھی کہ ہم دن مین شب کو مع ماہ کامل دیکھتے تھے بس شب خلعت
اور ماہ تمام ممدوح اور فلک کا یہ حال کہ دونون دامن مین اشرفیان نثار کی بھرے اسکے جھنڈون کے
تلے نثار کرتا ہوا ہر طرف روان تھا نہ دامن اور فلک مین تغائر اعتباری ہی اشرفیان کواکب اور یہ مضمون
مال فلک سے ظاہر اور جو جو آئین بندیان اور آرایشین شہر کے کوچہ و بازار مین ہوئین انکا کیا بیان
ادنی یہ کہ مین نے سر ہر گنبد مین جو جزو اسکا تھا اور ہفتم آسمان اور اسکے بام مین یک سر مو فرق نہین
دیکھا اور کل گنبد کا تو کہنا ہی کیا یہ حال فلک کا تھا ان حسود ملک کو البتہ مثل گیسو اپنے دلارام کے
غم کے مارے پریشان و شوریدہ حال و پس افتادہ دیکھا کہ یہ تینون صفتین گیسو کی ہین ہتھیلی شاہ
کی پنج دریا ہی جو مراد پنج انگشت سے ہی اور اسمین ایک قطرہ آب کہ وہ تیغ ہی اور یہ قطرہ آب اس مین
کیون نہوا اسواسطے کہ چار ناچار دشمنون کے حلق خشک کو بھی تو اسے دھونا اور تر کرنا ضروری مریخ
کہ جلاد فلک ہی اور رنگ اسکا سرخ سو بوجہ خجالت کے جیسے کہ کہا ہی الحمرۃ للخجل یعنے سرخی ندامت کی
نشانی ہی اور خجالت یہ کہ اسنے خورشید انور کی تشبیہ چتر سفید آل بہرام سے کی تھی اس غلط فہمی کی
خجالت سے رخ اسکا سرخ ہو رہا ہی اور وہ آل بہرام کون ہی محمد شاہ بن تغلق کہ جب تخت حکومت پر بیٹھتا
ہی تو الہام ربانی راز غیب سے اسکو الہام کرتا ہی یعنے چھپی چھپائی باتین سب اسپر ظاہر ہو جاتی ہین مردم
دیدہ کی خلعت سیاہ سے کیسی لطیف تشبیہ ہی اور یہ غرابت کیسی عجیب کہ دن مین شب و ماہ کا ہونا ثابت
کیا ہی سر مو فرق یک ہفتم مین ہفت و نہ سیاقۃ الاعداد اور نیز طاق و بام پس افتادہ کیسا مناسب
گیسو اور حاسد کے ہی خلق و ناکام مین کام دریا و آب و قطرہ آل بہرام مین بہرام کا لفظ برعایت مریخ نکرانی
کے وقت الہام راز غیب کیسا ابلغ ہی الغرض صنایع بدایع سے سب اشعار بھرے ہین قولہ محیط

نقطۂ عالم کہ باآن پر ونسے در دریا ✣ ہمہ تن آب شد از شرم فیض بخشش عامش ✣ الا تا شاہ انجم را بدین
در قلعۂ مینا ✣ نہد تا جے ززر بر سر چہارم تخت و اجرامش ✣ دواج عمر در بر باد و تاج سلطنت بر سر ✣
فلک در پایۂ تختش ملک در صف خدامش ✣ الا تا آتشین شیر پلنگ اندام را ہر شب ✣ چو زر پختہ میاید
درست قلب از خامش ✣ سیہ روسیئے کہ چون خامہ کشد سر از خط حکمش ✣ زبان بریدہ باد و شق
چو کلک زر و اندامش ✣ برین در بدر چاچے را سخن شیرین غلامی دان ✣ اگرچہ خسرو عالم کند
فخر الزمان نامش ✣ اللغات محیط احاطہ کنندہ آب شد ای شرمندہ شد فیض روانی آب و جو شاہ
انجم آفتاب قلعہ مینا آسمان سبز چہارم تخت فلک چہارم اجرام آن کواکب دواج بروزن رواج لحاف
آتشین شیر برج اسد خانۂ آفتاب پلنگ منقش بکواکب درست اشرفی مراد قمر سے قلب نام منزل
ماہ و ناسرہ خام ناپختہ و چرم فخر الزمان لقب مصنف المعنی یعنے ایسا فیض عام اُسکی بخشش کا ہی
کہ محیط یعنے سمندر کہ نقطۂ عالم کو گھیرے ہوئے ہی اور نہایت دل والا اسکا فیض دیکھکر مارے شرم کے
ہمہ تن پانی پانی ہوگیا آیندہ دعا تا بید تا اسمین انتہائیہ ہی یعنے جبتک کہ اس نو قلعون سبز مین چوتھا
تخت اور اسکے اجرام یعنے فلک چہارم اور اُسکے کواکب تاج زر کا شاہ انجم کے سر پر رکھے جو آفتاب ہی
شاہ انجم و تاج زرین فرق اعتباری ہی جرم آفتاب اور اُسکی ذات لحاف عمر کا تو اُسکے یعنے ممدوح کے
جسم پر رہے اور تاج سلطنت سر پر فلک اُسکے تخت کا پایہ بنے ملک اُسکے خادم اور خادمون کی صف
مین ہون دوسری دعا ہی کہ جبتک آتشین شیر پلنگ اندام کے جیسے ہر رات اشرفی قلب مثل زر پختہ
کے چمکتی رہے آتشین شیر برج اسد پلنگ اندام باعتبار ستارون کے درست قلب اشرفی کھوٹی
عبارت ماہ سے زر پختہ زر جید اور کھرا کھوٹا اس سبب سے کہ کبھی ہی کبھی نہین اور کبھی گھٹتا ہی کبھی
بڑھتا ہی اور جسقدر روشن ہوتا ہی وہ پختہ ہی بس اس زمانہ تک کہ یہ کیفیت قیامت تک رہیگی جو روسیاہ
کہ خامہ کیطرح اُسکے خط حکم سے سرکشی کرے زبان اُسکی مثل کلک زر و ممدوح کے بریدہ اور سینہ دریدہ
رہے اور بدر چاچی کو اُسکے دروازہ پر ایسا جان جیسے ایک غلام شیرین سخن اگرچہ خسرو عالم نے
لقب اُسکا فخر الزمان کیا ہی مگر وہ اپنے دل سے غلام ہی اس درگاہ کا ہی باد یا چو باآن او دریا مین ہین

کیسے خوب ہین یہ غلی دریا کے ظاہر ہمہ تن آب کیسا لطیف ہو دریا آب شاہ انجم تاج دواج بر سر وغیرہم سب مراعات ومناسبات ہین سنے اجتک محسنات لکھے کہ انہین بھی لکھنے سے بہت زیادہ چھوٹ گئے صرف یہ ایک اطلاع تھی کہ ایسے بیت ہین غور تامل سے دریافت کرلین اب آیندہ ضروری لکھونگا باقی کو متامل کے ذہن وتلاش پر چھوڑ دونگا

در تہنیت رسیدان خلعت وفرمان خلیفہ عباسیان بشاہ ہند

قولہ جبرئیل از طاق گردون البشروا گویان رسید + کز خلیفہ سوے سلطان خلعت وفرمان رسید ہو ہمچنان کز بارگاہ کبریائے لایزال + از پی عز محمد آیت قرآن رسید + مر سلیمان را کہ کوس رب ہب لی زد نخست + سر بمہرش مصحف از داؤد خوش الحان رسید + شاہ را بر کل عالم حکم مطلق داد امام + این خبر در ہفت کشور بر ہمہ شاہان رسید + نسخہ فرمان شاہان جہان منسوخ شد + کاصل توقیعات دار الملک جاویدان رسید + جاہ حاسد را چو چاہ یوسفے بے آب کرد + خلعت مصری کہ از کنعان بہندستان رسید + حاسد آتش نژاد اخاک بر سر کن چو باد + کز خضر سوے سکندر چشمہ حیوان رسید + اللغات یہ قصیدہ بحر رمل مین ہے فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان یا فاعلن البشروا خوش ہوا کے لوگو رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من قبل ای رب میرے دے تو مجکو ایسا ملک اور کسی کے لایق نہو زبور کو مصحف کہا ہے جو حضرت داؤد پر نازل ہوئی تھی خسر امام سوے در ترکی آب المعنی جبرئیل آسمان سے البشروا کہتے ہوے آئے کہ بشارت ہو تمکو اے لوگو اسبات کی کہ خلیفہ کیطرف سے سلطان کو خلعت وفرمان پہونچا اور اس خلعت وفرمان کا پہونچنا ایسا ہوا جیسے کہ واسطے عزت محمد کے بارگاہ لایزال جناب کبریا سے آیات قرآن کی نازل ہوئی تھین کہ اس فرمان سے اسکی عزت بڑھی یا ایسا جیسے حضرت سلیمان نے جنھون نے نقارہ رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من قبل کا پہلے سے بجایا تھا مصحف سر بمہر داؤد خوش الحان سے پہونچا یعنی آیت کے اے رب میرے مجکو ایسا ملک دے کہ مجھسے قبل ہر کوئی اسکے سزاوار نہوا ہو جیسا کہ یہ معاملہ بھی ایسا ہی ہوا کہ امام وقت نے کل عالم پر بادشاہ کو حکم مطلق عطا کیا جیسے کہ حضرت محمد مصطفے کی رسالت مطلق تھی چنانچہ قرآن مین ہے قل یا ایہا الناس

انی رسول اللہ الیکم جمیعا یعنے کہہ ای محمد لوگون سے کہ مین رسول اللہ کا ہون تم سب کی طرف اور
جیسے کہ حضرت سلیمان کی سلطنت مطلق تھی بس ایسے ہی پادشاہ کو حکم مطلق ملا اور یہ خبر ہفت
کشور کے پادشاہون مین پھیل گئی اب تسنجات فرمان جو شاہان جہان کے پاس تھے نسخ ہو گئے اسلیے
کہ اصل فرمان جو سب فرمانون کی جڑ ہی دار الملک جاودان کا ہی ای بارگاہ امام وہان سے آیا جسکے
آنے نے جاہ حاسد کو مانند چاہ یوسف کے بے آب و بے رونق کر دیا کہ حضرت یوسفؑ کے سبب سے چاہ
بے آب ہو گیا تھا اور وہ کیا تھا خلعت مصری جو کنعان سے ہندستان کو آیا بس کہتے ہین کہ اے حاسد
ای آتش نژاد اپنے سر پر خاک ڈال جیسے ہوا سر پہ خاک ڈالتی ہی اسواسطے کہ خضر سے سکندر کو
چشمہ حیوان کا ملگیا خضر امام و سکندر پادشاہ جو کہ امام یعنے خلیفہ وقت خلفاے عباسیہ خاندان
رسول مقبولؐ سے ہی اسواسطے ایسے مضامین و الفاظان اشعار مین جمع کیے لفظ محمد کیسا خوب ہی کہ جزو نام
پادشاہ کا بھی ہی سوے کا لفظ آخر شعر مین بزبان ترکی آب کے معنے مین ہی بس اس شعر مین چارون عنصر جمع ہین
قولہ ملک را بازو قوے شد دین سرافراز ے نمود + شرع را حرمت فزون شد رونق ایمان رسید + کیش داران
ضلالت راہواے دین گرفت + پیشوایان شریعت را حیات جان رسید + راست عید مومنان آمد کہ در سالے
دوبار + از امیر المومنین خلعت سوے سلطان رسید + زان نثار اتیکہ بر فرق رسولان کرد شاہ + چرخ را از تنگہاے
سرخ نہ انبان رسید + آسمان با ہفت دامن از طرب در چرخ شد + صبح با یک طشت زرین آستین افشان
رسید + آن یکے پیغمبرست و آن دگر باشد رسول + نیست کفران مے توان بر سر این پنہان رسید +
ہم بتاریخی کہ ماہ از سال ہفصد شد فزون + زین سفر ماہ محرم سابق شعبان رسید + راست گویم
ماہ حق سوے جناب ظل حق + صبح وار از آفتاب ملک دین خندان رسید + اللغات کیش مذہب
تنگہاے زر اشرفی انبان بدرہ کہ جسمین لاکھ اشرفیان ہوتی ہین در چرخ شدن رقص کرنا آستین
افشاندن رقص کرنا اور بخشش کرنا پیغمبر فرمان کہ جسمین پیغام مندرج ہون رسول قاصد زین سفر وہ
مسافت کہ درمیان مرسل و مرسل کے تھی سابق شعبان رجب ہی کہ بفتحتین بمعنی بزرگ داشتن کے
ہی و نام ماہ و نام قاصد نیز ماہ حق رجب جسکو شہر اللہ کہتے ہین اور ہندی مین خدا کا چاند المعنی پہلے

دونون شعر صاف ہین محتاج بیان کے نہین تیسرے شعر کے معنے کیسے ٹھیک یہ بات ہی کہ خلعت کا آنا
مومنون کی عید ہی کہ سال بھر مین دو دفعہ خلعت امیر المومنین کے پاس سے سلطان کے واسطے
آیا جیسے عید سال مین دو دفعہ ہوتی ہی اب وہ نثار و انعام کہ شاہ نے رسولون کے سر پر کیے کچھ بیان
نہین ہو سکتے منجملہ اُنکے چرخ کو بھی نہ انبان اشرفیان زر سرخ کی بہم پہنچین انھون نے بھی اپنے انبان
بھر لیے آسمان مع ہفت دامن کے فرط طرب سے ناچنے لگا ہفت دامن ہفت طبق آسمان اور صبح بھی ایک
طشت زرین نثار کو لیے ناچتی نثار کرتی آئی کہ وہ آفتاب ہی اور اُن فرمان و رسول دونون مین ایک
پیغمبر ہی یعنے فرمان کہ جسمین پیغام مندرج ہی اور دوسرا رسول اور اگر کوئی کہے کہ رسول اُسکو کیسے کہتے
ہو یہ کفر کی بات ہی تو ہم کہینگے کفر نہین کہ ہماری مراد رسول اصطلاحی سے نہین ہی جسکی تعریف ہی بعثہ
اللہ تعالیٰ لتبلیغ الاحکام الی الخلق بلکہ رسول لغوی جو بمعنی قاصد کے ہی بس اس بھید نہان کو سمجھنا
چاہیے اور یہ فرمان و خلعت اُسوقت مین آیا کہ سات سو ہجری پر ایک مہینہ بڑھا تھا یعنے اسی ماہ محرم
کے سفر کے بعد جو مراد اُسکے گذر جانے سے ہی مقصد یہ سابق شعبان کہ رجب ہی رجب پہنچا اور رجب نام قاصد
جو خلعت و فرمان لایا ہی محشی نے حاشیہ پر لکھا ہی کہ بجاے ماہ کے نہ بھی ہی اور نہ سال یہ نہ سال مصنف
کی عبارت سے کب ثابت ہوتے ہین کہ زین سفر ماہ محرم کہا ہی یعنے جب ماہ محرم سفر کر گیا تو بس ایک ہی
مہینہ ہوا اور یون تو نہ کی جگہ بست و سی و چہل و شصت سب کچھ کہہ سکتے ہین لیکن فضول فضول ہی
ہوتا ہی پھر کہتے ہین مین سچ بات کہتا ہون کہ ماہ حق کا طرف جناب ظل حق کے صبح کیطرح آفتاب ملک و دین
سے خرم و خندان آیا ماہ حق خدا کا چاند کہ وہی رجب ہی ظل حق اور آفتاب خلیفہ سفر کا لفظ کیسا
خوب ہی کہ تلفظ مین صفر کا مشابہ ہی ماہ حق کیسا بلیغ ہی جسکے معنے خدا کا چاند قولہ دف بکف رایت بدوش
اطرویہ وحدت بچنگ ٭ رقص زنان ماشند چرخ از صاحب دوران رسید ٭ قبہ چتر سیاہ آن بہرام این
زمان ٭ بر سر ایوان ہفتم طارم کیوان رسید ٭ آفتاب ظلم بر چرخ تغلب تیز بود ٭ رفت تاب تیغ او
چون سنان یزدان رسید ٭ آستین عدلش انبہ دامن افلاک خواست ٭ عہد رہبر تا سبے کہ از ہمتا ہے
بر کتان رسید ٭ از تعجب گفتہ اند اسپ سلیمان ست باد ٭ تا بیک روزہ دو ماہہ راہ را بتوالیت رسید

این عجب تر بین که یکران شهنشه دمبدم ÷ چار ماهه بعد را در یک قدم آسان رسید ÷ از سم یکران او
گاو زمین آن بار یافت ÷ کز فشارش چون طبق در پاے او کوهان رسید ÷ اللغات اطرو به بالضم
شادکمند و مراد ساز صاحب دوران امام طارم بفتح را بام خانه وگنبد کتان ایک قسم کپڑا کہ مہتاب
سے پھٹ جاتا ہی چار ماہہ کنایہ از چہار نعل اسپ فشار بکسر و فتح دبانا طبق بفتحتین نام بیماری کہ گھوڑے کے
پاؤن مین ہوجاتی ہی المعنی آوردہ قاصد باین شان امام وقت کے پاس سے آیا کہ دف ہاتھ مین
لیے تھا اور نشان کندھے پر اور ساز وحدت کا جنگ مین چرخ کیطرح ناچتا اسکے آنے سے اب قبہ یعنے
کلس چتر سیاہ آل بہرام کا ساتوین بام فلک پر جو مقام زحل کا ہی پہونچا بالفعل آفتاب ظلم کا آسمان
تغلب پر خوب تیز و گرم ہو رہا تھا اب اُسکے آفتاب کی تاب و گرمی سب جاتی رہی اسواسطے کہ سایہ
یزدان کا آپہونچا اور وہ وقت ہی کہ آستین عدل ممدوح نے نہ دامن فلک سے عذر ہر تاب کا جو ماہ سے
کتان کو پہونچے ہی چاہا کہ کتنی دفعہ تیرے ماہ کی چمک نے کتان کو اپنے ظلم سے پارہ پارہ کیا ہی اسکا کیا
عذر رکھتا ہی بعد کے دو شعر قطعہ بند ہین یعنے لوگون نے تعجب سے یہ بات کہی ہی کہ حضرت سلیمان کا گھوڑا
ہوا تھی جسپر دو مہینہ کی راہ ایک دن مین طی کرتے تھے جیسے کہ قرآن مجید مین ہی غدوہا شہر و رواحہا شہر
یعنے صبح اسکی ایک مہینہ کی راہ تھی اور شام اسکی ایک مہینہ کی راہ لے دیکھ ہم تجکو اس سے زیادہ تر عجب
کی بات بتائین کہ ہمارے شہنشاہ کا گھوڑا چار ماہ کے بعد کو ایک قدم مین کیسا آسان پہونچ جاتا ہی کہ وہ
چار ماہ چارون نعل اُسکے ہین گھوڑا اُسکا ایسا تنومند عظیم الجثہ ہی جسکے سم سے گاو زمین پر ایسا بوجھ پڑا
کہ ہان اُسکا دبکے اسکے پاؤن کا طبق ہوگیا جو قسم بیماری سے ہی کہ گھوڑے کے پاؤن مین ہوجاتی ہی یعنے
اور گھوڑون کے پاؤن مین تو طبق ہوجاتا ہی اسکے گھوڑے کے پاؤن مین زمین کا کوہان بمنزلہ طبق کے ہوگیا
چار ماہ چارون نعل بوجہ مشابہت ہلال کے کہا ہی اور لطف یہ کہ مہینہ ہلال ہی سے شروع ہوتا اور ایک
قدم مین یہ چارون ہلال ہین بھی قولہ گردسمش توتیا در چشم مہر و مہ فشاند ÷ صیت نعلش ہم بگوش قیصر
خاقان رسید ÷ بدر ناگہ شمع بزم شاہ را گفت آفتاب ÷ شمع را بر سر ز غیرت آتش سوزان رسید ÷ لاف
رفعت ہیچ دے بر فرق گرزش لاجرم ÷ سر زنشہا سے گران بر چرخ سرگردان رسید ÷ از بن دندان ہر نفسش

آرزوے تخت چاچ ❊ چون نشست خصم بر پیل از سر دندان رسید ❊ ہر کہ از خشم چو تیرش گوشہ گیرد چون کمان ❊ زود ترکش گیر کاخ بدکیش را قربان رسید ❊ کوہ را کاہی شمر آندم کہ شور افغان گرفت ❊ بیشہ را یک ریشہ دان چون تیشہ بران رسید ❊ اللغات قیصر لقب شاہان روم خاقان لقب شاہان چین رفعت بالکسر بلندی از بن دندان بکمال طوع و رغبت ترکش گیر یعنے اسکو ترک کر المعنی اور وہ گھوڑا ممدوح کا ایسا ہی جسکے گردسم نے سرمہ مہر و ماہ کی آنکھ مین لگایا ہی اور اسکے نعل کی شہرت حلقہ گوش قیصر و خاقان کی ہوئی ہی بدر سے یہ غلطی ہوئی کہ ناگاہ اسکے بزم کی شمع کو آفتاب کہہ بیٹھا ہوں غیرت سے شمع کے سر مین بوجہ عدم ہمسری کے آتش سوزان پہونچی کہ اس مین جلتی ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ چرخ سرگردان شیخی اپنی رفعت کی اسکے گرز کے سر پہ مارتا تھا جب تو بھاری بھاری سرزنشین اسکو پہونچی ہین جنسے سرگردان ہی اور ظاہر کہ سر کی ضرب سے آدمی چکر مین پڑ جاتا ہی مجکو بہت آرزو تھی کہ تخت چاچ مجھے ملتا اب جو دیکھتا ہون کہ سر دندان فیل پر تیرے دشمن کی نشست ہی تو وہ آرزو میری میرے بن دندان سے نکل گئی یعنے پاک و بالکل حتی کہ بن دندان مین بھی نرہی اور دشمن کی نشست ہنگام تعذیب کہ سلاطین جبار گنہگار کو ہاتھی کے پاؤن مین ڈالتے ہین اور اسکے دانتون سے کچلواتے ہین جو کوئی اسکے حکم راست ہمچو تیر سے کمان کیطرح گوشہ گیر ہو دے تو فوراً اسکو ترک کر دے اسلیے کہ اب اس بدکیش کے قربانی کا حکم آپہونچا قربان کیا جائیگا اسلیے کہ حکم اسکا ایسا قاہر و غالب ہی جیسے صور قیامت کہ جب وہ شور مین آئیگا تو کوہ کاہ ہو جائینگے ای بے وزن و سبک تنکے کیطرح اڑتے پھرینگے یا تیشہ بران کہ جب تیشہ اپنا عمل کرتا ہی تو بیشہ کو ایک ریشہ کر دیتا ہی از بن دندان اور مقابل اسکے سر دندان کیسا خوب ہی ترکش گیر مین کیسا ایہام ہی بیشہ تیشہ تصحیف ریشہ لکاہو نہان

قولہ در دا اسلامے کہ در سر داشت شاہنشاہ عصر ❊ از ولی المسلمین این در دہا در مان رسید ❊ آسمان تا خلعت عباسیان در بر کشید ❊ شاہ مشرق را چہ یک نوبت جدا ان رسید ❊ از خلیفہ بر تو الی باد سلطان را خلع ❊ ہمچنان کز مہر نو ہر مہ تابان رسید ❊ کافرم گرد سر ابستان ہندستان چو بدر ❊ طوطی گویاے قرآن خوان معنی دان رسید ❊ دوش کز دوش سحر گیسوے شب بکسر فتاد ❊ ایرشر

شتاب خوش بگوش هوش این پژمان رسید ÷ شاد باش ای بدر کز فضل آله بدل شاه ÷ محنت دوران گذشت و نوبت احسان رسید ÷ اللغات شاه مشرق آفتاب خلعت عباسیان خلعت سیاه تو آلی پی دوش و یشب و گشت پژمان بهر سه حرکت اندوهناک المعنی یعنی شہنشاہ وقت کے سر مین جو درد اسلامی تھا یعنی اسلام کا ضعف دیکھکے دردمند ہورہا تھا اب اُس درد کا درمان یہ پادشاہ جو دلی مسلمانون کا ہی اور غمخوار اسلام کا خوب ملگیا اب بخوبی قوت اسلام کو ہو جائیگی آسمان نے جیسے خلعت عباسیون کا پہنا ہی ای لباس سیاہ تب سے ایسا تیز گرد ہوگیا ہی کہ شاہ مشرق کو کہ بطی السیر ہی جو سال بھر مین ایک دورہ کرتا تھا مثل ماہ کے سریع السیر ہو گیا اور مہینہ مین ایک دفعہ کے جو لا اِن مین جملہ برجون مین مثل ماہ کے پھر آتا ہی آیندہ دعا ہی یعنی جیسے یہ خلعت و فرمان آیا ہی ایسے ہی پی در پی خلعت آتے رہین جیسے مہر تابان کا پرتو ماہ منیر پر برابر پڑتا رہتا ہی جیسا کہ کہا ہی نور القمر مستفاد من الشمس کا منہ یہ قسم ہی یعنی مین کافر ہون اگر جھوٹ کہون کہ بستان سرا ہندستان مین کوئی طوطی گویا قرآن خوان معنی دان بدر جیسا نہین ہوا شعر آیندہ قطعہ بند ہی یعنی رات جب گیسو شب کے دوش سحر سے ایک طرف اور علیحدہ ہو گئے یعنی صبح ہوئی تو مجھ پژمان کے کان مین یہ خطاب پہونچا کہ ای بدر اب خوشیان کر کہ خدا کے فضل اور پادشاہ بدل سے محنت کے دن گئے اور اب احسان و عطا کی باری آئی

دوش دوش تجنیس تام

قصیدہ در تہنیت رسیدن خلعت بنی عباس بادشاہ ہند و تعریف جشن و آئین بندی شہر دہلی

قوله دوش آن زمان که خسرو زرین قبای خور ÷ در میکشید خلعت عباسیان ببر ÷ شاه نسیاه هند که با هست نام او ÷ بر کرد طشتهای زمرد و دست زر ÷ یعنی رسید خلعت و فرمان سلطنت ÷ از حضرت خلیفه بدار اسنے بحر و بر ÷ والی عصر احمد عباس امام حق ÷ دارای دهر وارث پیغمبر بشر ÷ فرمان صدور یافت که آئین دلفریب ÷ پیدا کنند کلهٔ نگاران بهر هنر ÷ در جوت چار قبه باآئین که بسته شد ÷ نه چرخ بود یک مگس سبز در نظر ÷ هر قبه نو عروس زراندوده پیرهن ÷ هنگامه دار مجلس حوران نغمه گر ÷ خیاط چرخ دوخته بر دامن قباش ÷ از پرده های سبز زراندوده آستر ÷ اللغات یہ قصیدہ

بحر مضارع مین ہی ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن یا فاعلان خوزا فتاب زرین قبا
باعتبار اشعہ خلعت عباسیان خلعت سیاہ ہند شب سیاہ ہند کواکب طشتہا ے زمرد افلاک درست
زرکو اکب خلعت کپڑے یا کوئی چیز کہ کوئی بزرگ کسیکو پہناے دارآے بحر و بر بادشاہ احمد عباس ای احمد بن
عباس آئین یعنے خیمہ و آرایش کلہ بالکسر و تشدید پردہ تنک و پشہ خانہ زراندودہ استر مراد ستارون
سے المعنی یعنے کل جسوقت کہ آفتاب زرین قبا نے خلعت عباسیون کا پہنا تھا یعنے شام ہوئی تھی
اور بادشاہ عنیاہ ہند کا جسکا نام ماہی آہستہ طشت زمرد سکے کہ وہ افلاک ہین زر کی اشرفیون سے
جو کواکب ہین بھرے اسلیے خلعت و فرمان سلطنت کا حضرت خلیفہ سے سلطان بحر و بر کو جو خلیفہ کی طرف سے بادشاہ
ہی ہوئیگا اور خلیفہ کون ہی والی اسنے وقت کا یعنے احمد بن عباس امام حق پادشاہ زمان وارث پیغمبر
تمامی بشر کا جیسا کہ قرآن مجید مین ہی قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا کہ تو ای محمد لوگون سے
کہ مین رسول اللہ کا ہون مبعوث تم سبکی طرف تب اسکے پادشاہ سے حکم صادر ہوا کہ ایسی آئین بندی
کرین جسکو دیکھنے سے ہر کسیکا دل فریفتہ ہوا ورکلہ نگار پر ہنر جو خیمہ مین نقش و نگار بناتے ہین اپنے
اپنے ہنر ظاہر کرین بس اس جوف فلک مین چار قبے ای خیمے ایسی آرایش و زیبایش سے قایم کیے گئے
جنکی عظمت و رفعت کے سامنے نہ فلک ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے ایک مگس سبز ہین ان قبون کا
کیا بیان کرون جدا جدا ایک نو عروس زرین لباس تھا اور انمین حورین نغمہ گر جمع تھین انکی مجلس
کا ہنگامہ تھا خیال چرخ نے انکی قبا کے دامن پر سبز پردون زراندودہ کا استر لگایا تھا اب ابرہ کو
خیال کرو وہ کیسا ہوگا قولہ بہر بساط صحن سرایش کہ جنت ست + طاؤس ہشت بال مرصع کشادہ پر +
در بر چہاش طارم نہ طاق سایہ جو + بر حوضہاش کوثر فردوس رشک بر + در صفہاش شعر طرازان
شعر پوش + و در طاقہاش نغمہ طرازان زہرہ فر + فراش آستان در او بہ آستین + بصدران باعمامہ
و شاہان باکمر + و زگرد او برا ے تماشا ے خلق را + اظہار کرد ہر فرق آئین خوبتر + بانی این عمارت
و آئین نگار او + روح القدس بام شہنشاہ نامور + اللغات طاؤس ہشت بال مرصع عرش
بہشت بال ہشت فلک جو اسکے تحت مین ہین مرصع باعتبار کواکب نہ طاق نہ آسمان صفہ چبوترہ شعر

بالکسر سخن منوزدن شعر بالفتح پارچہ رشمین سیاہ وموطاق محراب صدر سردار ومسند نشین عمامہ بکبر دستار
روح القدس جبرئیل المعنی یعنے اُسکا صحن کہ ایک جنت ہی اُسکے بچھونے کیواسطے عرش نے اپنے پرکھولے
تھے برج اُسکے ایسے عالیشان تھے جنین سقف نہ فلک کی سایہ ڈہونڈھتی تھی حوض ایسے جنپر کوثر فردوس
کا رشک کرتا تھا چمچون کے نیچے شاعر شعر پوش بیٹھے ہوے محرابون مین نغمہ طراز زہرہ جمال فراش
اُسکی آستان درکے مسند نشین عامون والے اور بادشاہ جو باکمر تھے یعنے پٹکا باندھے اپنی آستینین چڑھائے
اور گرد اُنکے واسطے تماشا مخلوق کے ہر فرقہ نے ایک خوبی وخوشنمائی کے ساتھ ایک آرایش کر رکھی تھی الغرض
بانی اس عمارت کے اور آئین نگار اسکے موافق حکم شہنشاہ نامور کے روح القدس تھے کہ وہ عقل
کل ہین اُنکے اہتمام سے یہ عمارت اور آئین نگاری ہوئی تھی آستان آستین نوعی از تجنیس خلق این
را زائدہ ہی قولہ این جشن شادیست کہ از حضرت امام + آوردہ اند خلعت وفرمان معتبر + مضمونش آنکہ
در کنف حفظ شاہ باد + بر روے خاک آبی وبادی وخشک وتر + اقلیم ترک در روم وخراسان وچین
وشام + مامور امر شاہ بد ونیک وخیر وشر + گرچتر سبز بایدش اینک لباس چرخ + ورتاج لعل بایدش
اینک عذار خور + القاب شہ کہ بر سر منبر برد خطیب + سلطان شرق وغرب شہنشاہ بحر وبر +
سلطان دین محمد تغلق جہان عدل + ماہ زحل مکانت وشاہ مسیح فر + خلعت برنگ مردمک چشم
داد امام + تا نور شرع در دل مردم کند اثر + ای بر قباے جاہ تو از روے کبریا + از اختران لآلے
وازمہ ترنج زر + اللغات کنف بالفتحتین پناہ آبی بادی آتش وجن خشک وتر بر وبحر مکانت مرتبہ کبریا
بزرگی لآلی جمع لولو المعنی چوتھے شعر کے معنے اگر اسکو چتر سبز کی ہوس ہی تو لباس چرخ کا موجود ہی اور اگر تاج زر
تو رخسار خور کے حاضر بعد کا شعر امام نے اُسکو خلعت سیاہ مردم چشم کیطرح دیا تا بمناسبت مردم کے مردم
مین نور شرع کا اثر کرے آب کہتے ہین ای ممدوح بمقتضاے تیری بزرگی وتیری جاہ کے قبا پر بوٹیون کی جگہ
ستارے ٹکے ہین اور ترنج کے موقع پر ماہ قولہ ای بر کنار گوشہ کندورے سخات + خوان ہزار کاسہ چرخ
ماحضر + در بیشہ مہابت عدل تو زاہتمام + امین شدہ است آہوے مادہ ز شیر نر + تا در ریاض حسن و
جمال بتان بود + بادام عین نرگس وپستہ پر از شکر + بادا بلعل حل شدہ اندوہ خصم را + بام ودر وسرائچہ

بر مردم بصر + رویش سیاہ باد و زبانش بُریدہ باد + چون خامہ ہر کہ از سر حکمش کشیدہ سر + تا زیر تیر چرخ

کہ تابش بود بقوس + ہر ماہ گہہ سپر شود و گہہ کمان قمر + پی بردہ باد در دل بےمہر دشمنان + پیکان انتقام

تو چون ناوک سحر + زاقبال آفتاب کمالے ببدر باد + کز نقص روزگار دگر نہ بیند اثر + اللغات

کند و رسے بالفتح دستار خوان زیر تیر چرخ فلک اول قوس خانہ وبال عطارد پی نشان و سراغ المعنی

پہلا شعر بھی مثل شعر صدر مقصد ربند ہی اور وہ اور یہ دونون شعر مابعد سے مربوط ہین یعنے ای ممدوح تیرا

دستار خوان سخا کا تو بڑا وسیع و فسیح ہی اسکا کیا بیان مگر اسکا جو کنارہ ہی اسکے یہ نہ خوان ای نہ فلک ہزار کاسہ

اسکے ما حضر ہین ای شئ قلیل و حقیر سو تیرے عدل کی ہیبت کا جو بیشہ ہی اسمین آہو مادہ شیر نر سے

نہایت ہی بیخوف و بیدھڑک ہی آیندہ دعا تا بید یعنے جبتک کہ باغ حسن و جمال معشوقون مین

بادام یعنے چشم کو عین نرگس کہین اور دہن کو پستہ پر از شکر تب تک دشمن کے مردم بصر کے سراچہ

کے بام و در لعل حل شدہ سے لسے سپتے طیار رہے اور لعل حل شدہ اشک سرخ خونی اور ہمیشہ

اسکا منہ سیاہ اور زبان اسکی بریدہ رہے جو شخص کہ خامہ کیطرح اسکے سر حکم سے سرکشی کرے

اور جب تک کہ تیر چرخ کے نیچے کہ فلک اول ہی اسلیے کہ تیر فلک دوم پر ہی اور خانہ اسکے وبال کا قوس کہ

اسمین تپ و تاب پاتا ہی اور جب تک کہ ماہ فلک اول پر ہی کبھی سپر ہوئے جیسے کہ بدر اور کبھی کمان جیسے

ہلال تب تک پیکان تیرے تیر انتقام کے دل بےمہر دشمنون مین ایسے پی بردہ سراغ یافتہ ہو جیسے ناوک

سحر کا کہ مراد تیر دعا ہی ہدف انشستے ہی اور اقبال آفتاب سے ایسا کمال بدر کو نصیب ہو کہ پھر زمانہ کے

نقص سے اسکو مطلق اثر نہ پہونچے

قصیدہ در مدح سلطان ہند

قولہ بر سر این سبز خوان خور چو نہد قرص زر + خشک لبان را مباد مائدہ جز لعل تر + طاسک سیمین ماہ

تیرہ و بے آب شد + صبح چو بر کف نہاد ساغر زرین خور + در نظر اختران سایہ نمود آفتاب + راست چو سیم

بر فراخت چتر شعہ بحر و بر + ماہ دو ہفتہ است جام پنج ہلالش غلام + با شفق اور ادام سوے ثریا گذر +

چون خمروس آرمیش بیش کہ از حلق زاغ + بیضہ زرین کشید طوطی طاؤس پر + بلبلہ مرغیست کش ز زمین

ستارہ خون ؛ سے چلکد و سپید ہار ارزن تر بر اثر ٭ کشتی زر در شکم دارد مقلوب یم ٭ خیز و روانش
بر سبب اب ای سیمبر٭ یہ قصیدہ بحر بسیط مین ہی مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن اللغات
سبز خوان فلک قرص زر جرم آفتاب خشک لب عشاق لعل تر اشک سرخ طاسک ہندی کٹوری
ستارہ نمود یعنے آفتاب مثل سایہ معدوم شد. ماہ دو ہفتہ بدر پنج ہلال پنج انگشت شفق
شراب سرخ ثریا دندان خون خروس شراب زاغ شب بیضہ زرین آفتاب طوطی طاؤس
پر آسمان بلبلہ صراحی ارزن قطرہ اثر قدم و پا کشتی زر پیالہ مقلوب یم ہے سیمبر محبوب المعنی یعنے صبح
کو جب اس مخوان سبز آسمان پر آفتاب ٹکیا زر کی جو بتغایر فرضی جرم آفتاب ہی رکھتا ہی تو عاشقون کا
مائدہ بجز لعل تر کے جو اشک خونین ہین کچھ نہین ہوتا طاسک سیمین ماہ کی تیرہ اور بے آب ہو جاتی ہی
ای سے نور جس وقت کہ صبح ساغر زرین آفتاب کا ہاتھ مین لیتی ہی آفتاب مین کیسا روشن ایہام ہی کہ
بمعنی شراب کے بھی ہی آب آئندہ شام کا بیان ہی کہ چتر شاہ کا سیدھا ہوا اور اسنے سر بلند کیا تو ستارون
کی نظر مین آفتاب سایہ ہو گیا یعنے سیاہ یہ چتر ایسا روشن نورانی تھا اور سایہ در گویا شام نہ تھی
چتر شاہ کا سایہ تھا جو کہ شب میکشی کا وقت ہی لہذا کہتے ہین جام پادشاہ کا دو ہفتہ ہی اور پانچ ہلال
اسکے غلام کہ وہ پنج انگشت ہین جنسے جام پکڑتے ہین کہ خمیدہ بصورت ہلال کے ہو جاتی ہین اور ہلال
نام غلام کا تھا بھی اور اس بدر کی شفق کو جو شراب ہی ہمیشہ طرف ثریا کے گذر ہی ای طرف دندان کے
مدام مین بھی ایہام ہی کہ بمعنی شراب کے ہی اور خون خروس جو شراب ہی سامنے لا اور خون خروس
اس سبب سے کہ اکثر صراحی بصورت خروس و بط و طاؤس کے ہوتی ہی قبل اس سے کہ حلق زاغ شب
سے یہ طوطی طاؤس پر بیضہ زرین نکالے یعنے طلوع آفتاب سے پہلے شب مین بلبلہ گویا ایک مرغ ہی کہ اسکی
منقار یعنے ٹونٹی سے خون ٹپکتا ہی اور ارزن تر جو قطرات شراب ہین اپنے پاؤن پر ڈالتا ہی اکثر
شراب اونڈیلنے کے وقت اسکے نیچے کو بھی بھاتے ہین کشتی زر پیالہ جو اپنے شکم مین یم مقلوب یعنے
مے رکھتی ہی بس ای محبوب اٹھ اور جلدی اسکو لب کیطرف روان کر یعنے پی لے لب کے لفظ مین نظر
بمعنی کنارے کے ایہام ہی قولہ ای شب آشفتہ را بستہ بگرد سحر ٭ پستہ تنعل ترا رستہ نبات از شکر ٭ روے بر دیم

به آئینه سان روانگیز + وآن طبق لعل را از زر طشت زر + سفرهٔ زرین یکے کاسهٔ نقره است دو + در نگ
هر کاسه یک شبه و صد گهر + آن گهر آرامش شورش آرام دل + وآن شبه آسایش صحن سرای
بصر + مردم چشم منی سے بے سبب ہچو اشک + دور ز چشم مشو آب زر رویم مبر + زلف چو زنجیر تو کرده
چو خصم شهم + آئینه وش رو برو قفل صفت در بدر + **اللغات** شب آشفته زلف سحر رخ پسته لعل دہن
نبات سبزه شکر لب طبق لعل روے سرخ معشوق طشت زر روے عاشق سفرهٔ زرین روے زرد
کاسهٔ نقره دو چشم از کثرت گریه سفید شده شبه مردمک گوہر اشک شورش پریشانی آئینه وش حیران و
ملاقی **المعنی** یعنے ای معشوق تو که شب آشفته سیاه کو گرد سحر کے ڈالے ہوے ہی یعنے زلف کو گرد رخ
کے اور تیرے دہن لعل تر کے نبات ای سبزه شکر یعنے لب سے جا ہی نبات مین بلحاظ شکر ایہام ہی که
بمعنی مصری کے بھی ہی میرے منھه پر منھه رکھ اور فرط محبت سے پیش آ اور آئینه کیطرح اس طبق لعل
کو جو تیرا رخ ہی سرخ رنگ میرے طشت زر سے جو میرا روے زرد ہی اٹھاے مت آئینه سان سے
یه مراد که آئینه مین دونون صورتین یعنے عکس و اصلی مقابل ہوتی ہین بس شعر مابعد جواب ندا کا
ہی میرا یه حال که چہره میرا ایک دستار خوان زرین زرد ہی اسپر دو کاسے سفید ہین یعنے آنکھین جو شدت
گریه سے سفید ہو رہی ہین اور ہر کاسه کی ته مین ایک شبه ہی ای مردمک اور اس مردمک مین صدہا
گہر ہین ای اشک بس یه گوہر آرام و چین ہین واسطے شورش آرام دل کے یعنے جب دل مین شورش
و پریشانی پڑتی ہی تو رونے اور اشک بہانے سے چین پڑ جاتا ہی اور وه شبه آسایش صحن سراے بصر کا ہی
ای محبوب تو تو میری آنکھون کی پتلی ہی لہذا بے سبب اشک کیطرح میری آنکھه سے دور مت ہو
اور میرے روکی آب مت کھوئے دے تیری زلف ہچو زنجیر نے میرا وه حال کیا ہی جو حال که دشمن شاه کا
ہی یعنے آئینے کے مثل رو برو ای حیران ہر ایک کا منھه تکنے والا اور ہر دروازه کا قفل یعنے دربدر
خوار خسته پھرنے والا **قوله** سوزن عیسی کشو بخیه بر دیم بنه + پیرہن غم مدوز بر پردهٔ شادی بدر + ورنه زجور
و جفات پیش شہنشاه عصر + آیم و بوسم زمین باز رسانم خبر + مهدی ہلدا اقتدا شاه سلیمان ظفر +
احمد یوسف لقا حیدر ادریس فر + ای شه جمشید بخت و ے مه خورشید تخت + دست نبت ثنا همید

رخت بزم ترا جلوه گر + خیر و شر ثابتات رای ترا منتظر + خشک و تر کائنات خوان ترا ماحضر +
خامهٔ تو ماه را پای نهد بر جبین + خنجر تو کوه را زخم زند بر جگر + چند دل حاسدان تیغ تو آزرده دست +
چون همه عمرش بود در دل دشمن گذر + دشمن اگر هیچ بار سر نه نهد بر خطت + کژدم مرگش زند بر رگ
جان نیشتر + اللغات بخیه برو نهادن پرده داری کرنا ہو و نام پیغمبر علیہ السلام ناہید زہرہ ثابتات
ستارہ ثوابت جو بذات خود متحرک نہین ماحضر جو کچھ موجود ہو مراد قلیل و حقیر سے ماہ کاغذ المعنی یعنے
ای بیرحم سوزن عیسی بن اور میری پردہ داری کر پیرہن غم کا مت سی پردہ شادی کا مت پہاڑ
پیرہن کے لیے پردہ کیسا خوب ہی نہین تو تیرے جور و جفا سے پاس شہنشاہ عصر کے جاؤنگا اور نہ بعد
زمین بوس کے خبر تیرے جور و جفا کی اُسکو پہونچاؤنگا اور وہ پادشاہ مہدی ہو دا اقتدا ہی کہ ہود بھی اُسکے
مقتدی ہین اور سلیمان ظفر ہی سو کون احمد یوسف لقا اور حیدر را دریس فراس شعر مین صنعت
ترصیع ہی اور ای ممدوح تو پادشاہ جمشید بخت ہی اور وہ ماہ جسکا تخت خورشید نہ یہ ماہ جو خود تخت خورشید
کا ہی باعتبار استفادہ نور کے خورشید سے اور وہ معشوق جو ناہید رخت ہین تیری بزم مین جلوہ گر
اسمین بھی صنعت ترصیع ہی اور تو وہ پادشاہ ہی کہ جملہ ثوابت جو متحرک نہین ہین یہی باعث ہی کہ تیری
رای کے منتظر ہین کہ موافق اُسکے حرکت کرین اور جو کچھ خشک و تر کائنات کا ہی تیرے خوان کا ماحضر
یعنے سب تیرے خوان پر موجود خامہ تیرا ماہ کی پیشانی پر قدم رکھتا ہی کہ وہ کاغذ ہی اور خنجر تیرا وہ کہ
کوہ کے جگر کو پھاڑتا شگاف کرتا ہی مین حیران ہون تیغ تیری کہانتک نہ دل دشمنان کا راضی و خوش
کرے گی تمام عمر تو دل دشمن ہی مین گذر کرتے گذر گئی دشمن اگر بار کیطرح سر تیرے خط فرمان پر نہ رکھے
اور نافرمانی کرے فیسا اگر کژدم مرگ کا اُسکے رگ جان پر نیش مارے پہلے شعر مین مشوہتہ بصیغہ نہی
لکھا ہی اور عجب یہ کہ محشی حاشیہ مین لکھتے ہین کہ پردہ داری بکن بخیہ بر دیم کے معنے مین مین نے
بصیغ امر بنا لیا کہ معنی مین تکلف ہوتا تھا اور بنتے نہین سکتے قولہ در زمن عدل تو زندگی زد عمرو
را + غیست بجز مبتدا هیچ کسی را خبر + خامه ز دست تو ریخت ابر ز آب حیات + برگ بنفشه و میه
گرد غدار قمر + برز بر برف خشک برق دسے ابر پاش + در شکن دام مشک مرغ دلی دست پر

پاک الف از پنج نون تا نزد دعوے میم ٭ سر بخطش ناورند جملہ حروف دگر ٭ بار زر اندودہ بین در دو مشتر
مشک تر ٭ مورچہ بین صد ہزار در پے او بر قمر ٭ زرد قبا زنگی آبکش ز رو میان ٭ تا بکشد ہر کسے سلسلہ
عارض کمر ٭ وقت دویدن کشد خال سیہ بر جبین ٭ گاہ غنودن نہد آئینہ در زیر سر ٭ غ اللغات بنفشہ
بضم و نیز بکسر نام ایک گل کا مراد خط سے قمر کاغذ برق خشک کاغذ برق قلم ابر مداد دام سطور دست
پر یعنے دست اُسکے پر ہین الف قلم پنج نون پنج انگشت میم دوات بار زر اندود قلم مورچہ حروف قمر
کاغذ آبکش مطیع کمرای در کمر خال سیہ قطرہ مداد آئینہ کاغذ المعنی یعنے اُسکے زمان عدل مین زد و ضرب
بالکل مسدود ہی کوئی اسکا نام نہین لیتا اور زید جو ضرب زید عمروا ہی یعنے زد زید عمرو را یہ ایسی بات ہی
کہ اس سے سواے مبتدا کے اور کسیکو کچھ خبر نہین فقط ایک ترکیب فاعل مفعول سمجھانے کو ہی کسی
نے کسیکو مارا نہین ہی آگے اشعار صفت کاغذ و قلم و تحریر ممدوح مین ہین کہتے ہین کہ قلم نے تیرے ہاتھ
سے ابر آبحیات کا بہایا یعنے وہ ابر جس سے آبحیات برسے کہ برگ بنفشہ کے رخسار قمر پر پیدا ہوے
یعنے حروف کاغذ پر حاصل یہ کہ تحریر تیری روانی و خوبی مین یہ پانی کیا آبحیات کی اصل ہی اور
جو کچھ کاغذ پر لکھا وہ ایسا خوشنما جیسے رخسار ماہ پر بنفشہ پھر کہتے ہین کہ کاغذ ایک برق خشک ہی
اور اسپر قلم برق کیطرح کمال تیزی و تندی سے روان لیکن ابر باقی ہی کہ وہ حروف ہین اور آنکھین
دام مشک مین جو سطرین ہین وہ قلم ایک مرغ ہی کہ پر اُسکے ممدوح کا ہاتھ ہی اسمین صفت تیز روانی
قلم کی ہی پھر وہی مضمون ہی ایک الف جو قلم ہی جب تک پانچ نون پنج انگشت سے طرف میم مداد
کے نجاے سارے حروف اُسکے خط پر سر نرکھین اور مطیع نہون یعنے اگر کارخانہ تحریر کا نہو تو کوئی
کسیکی اطاعت نہ کرے اب دوسرے پیرایہ مین وہی بات ہی کہ دیکھ تو قلم کو کیسے بار زر اندودہ ہی باعث زر
افشانی ہونیکے اور اُس مار کے منھ مین مشک تر ہی اور لاکھون مورچے کہ وہ حروف ہین اُسکے
پیچھے قمر کہ کاغذ ہی اور یہ قلم ایک زنگی زرد قبا ہی غلام وآبکش زرد میون کا کہ اُنگلیان سفید ہین
تو وہ بحر کیطرح ہر کوئی اُسکی کمر پکڑ کے کھینچے جیسے کہ قلم کی کمر پکڑتے ہین جسوقت کہ وہ دوڑتی ہی خال
سیاہ اُسکی پیشانی پر ہوتا ہی خال سیاہ مداد اور جب سوتی ہی آئینہ سر تلے رکھتی ہی جو کاغذ ہی قولہ

ماہی زرد بدہن عنبر تر کرد و خواست ٭ تا بسوے مہ برد تحفہ گرفتہ بسر ٭ سیر ہلال فلک نیست مگر تا شفق ٭ رفتن آن ماہ نو ہست ز شب تا سحر ٭ رفت بیک تاختن از جبشہ تا بچین ٭ داد بکافور خشک طبلہ از مشک تر ٭ حاسد شہ بینواست لاغر و زرد و سیاہ ٭ دست زدہ شیفتہ سر زدہ و مختصر ٭ تا کہ بہنگام سیر شیر کند این ندا ٭ کاہوے مادہ گریخت در دہن شیر نر ٭ شام در ایوان تو زنگی سیمین کمان ٭ صبح بمیدان تو رومی زرین سپر ٭ اللغات ماہی زرین قلم عنبر مداد مہ کاغذ ماہ نو قلم شب مداد سحر کاغذ جبشہ دوات چین کاغذ کافور خشک کاغذ مشک تر مداد آہو مادہ آفتاب شیر نر برج اسد سیمین کمان ماہ نو زرین سپر آفتاب المعنی پھر وہی مضمون قلم کا ہی کہ قلم ایک ماہی زرسی ہی جو عنبر تر منھ مین لیا ہی اور چاہا کہ ماہ کیطرف یہ تحفہ اپنے سر پر رکھکے لیجاؤن مناسبت عنبر و ماہی سے یہ کہ عنبر بھی گاو دریائی کا فضلہ ہی ماہی بھی دریائی ماہ ماہی تجنیس زائد اور سر پہ ہونا عنبر تر کا باعتبار مداد بر سر قلم پھر کہتے ہین ہلال فلک کی سیر تو شفق تک ہی پھر نہین رہتا اور اس ہلال کی سیر ہی شب سے صبح تک جو مداد و کاغذ ہی ایک تاخت اسنے کی اور جبشہ سے چین تک پہونچی ایسی سیر دوات جبشہ دوات چین کاغذ اور کافور خشک کاغذ کو ڈبہ مشک تر کا دیا یعنے سیاہی کا گویا یہ قلم مثل حاسد شاہ کے ہی دونون ایک صفت کے یعنے بینوا ای مفلس اور لاغر و زرد و سیاہ دست زدہ اور شیفتہ اور سر زدہ اور مختصر مفلس اس سبب سے کہ بصورت ایک دست خالی کے ہی لاغر ظاہر زرد سیاہ باعتبار رنگ اور شیفتہ کہ کبھی دوات مین کبھی کاغذ پر آیندہ دھاتا بید جب تک کہ وقت گردش کے شیر ای برج اسد یہ ندا کرے کہ آہو مادہ دہن شیر نر مین بھاگ گئی یعنے آفتاب برج اسد مین سیاآہوے مادہ برعایت شیر اور بلحاظ اسکے کہ آفتاب پر اطلاق تانیث کا ہی تب تک شام تو تیرے ایوان مین ایک زنگی سیمین کمان ہو کہ وہ ہلال ہی برائے حفاظت و پاسبانی اور صبح تیرے میدان مین رومی زرین سپر جسنبے وہ اسکا محافظ و پاسدار رہے غرض رات دن کی محافظت کیواسطے سیاہی و پاسدار ہوتے ہین سو رات دن تیرے خود محافظ و پاسبان بنین

در تعریف جشن شاہ ہند و مدح ابو الربیع سلیمان عباسی و ثناے محمد شاہ تغلق

قولہ بعید نیست کہ این جشن جنت الماوی ست ٭ صف ملائکہ اینک بستادہ از چپ و راست ٭ ہزار اختر خورشید تاج در سجدہ ٭ ہزار صفدر جمشید تخت بر یکپاست ٭ صفیکہ چون مژہ در پیش حاجبان بینی ٭ ہزار کوکبہ ہر کوکبہ ہزار لواست ٭ فضاے عرصہ دیگر ستون بارگہش ٭ محیط زربفت قلعہ بالاست ٭ سپہر بر در او پردۂ نگار بینی ٭ کہ راہ بستہ مدام از پی مخالف راست ٭ درون پردہ بہر گوشۂ کہ چنگ زنے ٭ ہزار مطرب گویا و عندلیب نواست ٭ ز بیل کوہ روان مین ز بوق نفخۂ صور ٭ قیامتست کزین ہر دو در جہان برخاست ٭ اگر نہ خلد برینست این ہزار ستون ٭ چرا فضاے درش عرض گاہ روز جزاست ٭ یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہے ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلن اللغات ماوی جاے باز گشت حاجبان ابرو انکے کوکبہ فوج ہزار لوا کہ ہر گی دس لاکھ نیزہ ہوتے ہین فضا کشادگی عرصہ میدان عرصہ دیگر افلاک ربض بفتحتین شہر پناہ قلعہ بالا افلاک گوشہ معروف مناسبت سرود بوق کرنا ہزار ستون نام بارگاہ عرضگاہ جاے ظہور المعنی یعنے یہ جشن جو شاہ ہند نے کیا ہے اگر اسکو جنت الماوے کہون تو کچھ بعید نہین ہے دیکھو صف ملائکہ کی اس جشن مین چپ و راست سے کھڑی ہوئی ہے مبالغہ یہ ہے کہ سواے انسانون کے ملائکہ بھی اسکو دیکھنے آئے ہین اور ظاہر ہے کہ ہر شخص کے ساتھ دو فرشتے کراما کاتبین ہر وقت ہر حال مین موجود رہتے بھی ہین بعید مین لفظ عید برعایت لفظ جشن کیسا مناسب ہے ہزارون ستارے جنکے تاج خورشید جیسے ہین سجدہ مین پڑے ہین کمال بندگی و طاعت سے اور ہزارون صفدر جو تخت جمشید کے مثل کے ہین ایک پانون سے کھڑے ہین اختر اُن کو بنظر کم دیتے کے اُنکے کہاں ہمسر مقابل ممدوح کے اور وہ صفین جو مثل صف مژگان کے حاجبون کے سامنے صف باندھے کھڑی ہین ہزار کوکبے ہین اور ہر کوکبہ مین ہزار ہزار جھنڈے جسکی دس لاکھ فوج ہوئی حاجب کے لفظ مین ایہام ہے کہ در زبان دا بر دو دونون معنی ہین ہے پس مناسب بمعنی ابرو ایسی ہی لفظ بینی ہے وسعت و کشادگی دوسرے میدان کی ہے زمین کی جسمین یہ کوکبے صف بستہ اور ستون اُسکی بارگاہ کے

گھیرے ہین جو محیط ہر نوز بعض قلعہ بالا یعنے ہفت آسمان کی ہی مطلب یہ کہ فضا وہ ہی جو نہ رابعہ
وہفت قلعہ آسمان کو گھیرنے ہوئے ہی یہ سپہر جو پیش نظر ہی یہ تو اُس بارگاہ عالی کے دروازہ کا
ایک پردہ منقش ہی کہ آمدرفت مخالف کی ہمیشہ راہ بند کیے ہوئے ہی اس شعر مین درو پردہ اور
بستہ نگار اور راہ و مخالف و راست سب مراعات راگ کے ہین آب اُس پردہ کے جس گوشہ مین
تو ہاتھ ڈالیگا ہزارون گوئیے گانے والے عندلیب نواہی پائیگا اس شعر مین بھی پردہ گوشہ چنگ مطرب
اور گویہ کہ گفتن بمعنی گانے کے بھی ہی گویہ کو بھی کہتے ہین جیسے قوال اور نوا بر عایت راگ ایراد کیے
ہین ہیل جو چل پھر رہے ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا کوہ چل رہے ہین اور کرنا جو بجتے ہین گویا صور پھونک رہا
ہی کہ ان دونون سے جہان مین ایک قیامت برپا ہی اور قیامت کے دن پہاڑ روئی کے سے گالے
اُڑتے پھرینگے بھی آب کہتے ہین اگر وہ بارگاہ ہزار ستون خانہ نہین ہی تو کسواسطے اُسکے دروازہ
پر ہجوم مردم کا ایسا ہو رہا ہی جیسے قیامت کے دن در جنت پر ہوگا قولہ سے چنان حرم آباد آنچنان
شاہ ہست ٭ کہ او متابع امر خلیفہ دنیا ست ٭ ابوالربیع سلیمان خلیفہ برحق ٭ کہ آستان درش آسمان
عز و علاست ٭ امام امت احمد کہ خسرو ہندش ٭ بجان غلام و بتن چاکر و بدل مولی ست ٭ ابوالمجاہد
غازی محمد تغلق ٭ کہ ہندو در او پادشاہ چین و ختاست ٭ امیر بار وی ست آصف سلیمان دل ٭ ندیم
خاص وے استاد بوعلی سیناست ٭ زہی سکندر کشور کشائے عالمگیر ٭ کہ لعل مرکب او بہ زافسر
داراست ٭ ز طول و عرض جناب تو یک سر انگشت ست ٭ مسافتے کہ خرد ہا میان ارض و سماست
اللغات امیر بار بمعنی میر توزک سر انگشت ای اندک المعنی بتائید صدر کہتے ہین کیون نہ ہجوم ہو
یہ بارگاہ ہی بھی تو ایسے بادشاہ کی کہ وہ تابع حکم خلیفہ دنیا کا ہی اور وہ خلیفہ کون ہی ابوالربیع سلیمان
خلیفہ برحق جسکے دروازہ کا آستانہ عز و علا کا آسمان ہی اور امام امت احمد کا کہ بادشاہ ہند اُسیکا
جان سے غلام اور بتن چاکر اور بدل مولی ہی اور وہ بادشاہ ابوالمجاہد غازی محمد بن تغلق جسکے
در کے غلام و پاسبان پادشاہ چین و ختا کے ہین اور میر توزک اور آصف سلیمان دل ہی اور
مصاحب اُسکا کیسا کہ استاد بوعلی سینا جیسے حکیم کا اور خود بھی سکندر کشور کشا اور عالمگیر ہی

جسکے گھوڑے کا نعل دارا کے تاج سر سے بہتر ہی ای ممدوح تیرے آستانہ کا اینسا طول وعرض ہی کہ یہ
مسافت جو درمیان زمین و آسمان کے ہی اُس طول وعرض کے سامنے ایک سر انگشت ہی
قولہ سپاہ عدل تو تا صف کشیدہ گرد جہان + ز بہر آنکہ عدو در میانہ ناپیدا است + کشادہ پنجہ بدین
باز شیر بر چرخ ست + کشیدہ تیغ و کمر بستہ کوہ در صحرا ست + زبان تیغ تو جز حلق خصم تر نکند + از انکہ قطرہ
آب میانہ و دریا ست + قلم کہ زرد و قبا ہند ویست در کف تو + اگرچہ انگش رومیان ماہ قفا ست +
ہزار بار سیہ کردہ چہرۂ مہ را + ہنوز در سرا و امتلاے این سودا ست + نگینہ دار نشینی
انجار بالش زرعہ چو حلقہ بر در تو ہر کرا کہ پشت دوتا ست + کشادہ گویم عید ست خلق را آن دم + کہ بستہ
گردن خصمت برائے قربان راست + ہمیشہ تا کہ ز تاثیر مجمر زرین + بہار غالیہ دان نسیم باد صبا ست
گل سعادت از خار نحس باد بعید + کہ سرو ذات تو بستان ملک را آرا ست + اللغات
کشادن زبان بر اہل زبان کی بکاف فارسی ہی شیر برج اسد کمر بستہ مستعد دریا کف جود شاہ ہندو
غلام رومیان انگشتان ماہ قفا باعتبار ناخن مہ کاغذ امتلا پری سودا سیاہی کشادہ گویم ای
ظاہر گویم راست مین رازائدہ ہی مجمر زرین آفتاب غالیہ بوے خوش المعنی تیرے سپاہ عدل نے
جیسے گرد جہان کے صف کھینچی ہی اور گھیرا ہی اسواسطے کہ یہ نہین معلوم کہ انمین دشمن کون ہی
اسلیے سبکو گھیرا ہی تا اسے نکل کے جانے نپائے اب شعر مابعد کا اس سے مربوط ہی یعنے آبادی
مین تو عدل گھیرے ہوے ہی اور آسمان پر شیر پنجہ کھولے منھ پھیلائے اور جنگل مین پہاڑ تیغ کشیدہ
اور کمر بستہ ہی تیغ و کمر کوہ کے واسطے ازبس مناسب اسلیے کہ تیغ کوہ پہاڑ کی چوٹی اور کمر کوہ پہاڑی
کو کہتے ہین تمہاری تیغ کی زبان سوائے حلق خشک دشمن کے اور کو تر نہین کرتی اسواسطے کہ وہ تیرے
کف مین کہ مثل دریا کے فیض بخش ہی مثال ایک قطرہ کے ہی اور شفاف بے آمیزش گرد وغیرہ پس
یہ قطرہ مخصوص بدشمن ہی نہ بغیر دشمن پھر قلم کی صفت ہی کہ اگرچہ زرد قبا ہی لیکن ایک ہندو ہی تیرے
ہاتھ مین ای غلام اگرچہ مطیع وپانی بھرنیوالی رومیون کی ہی کہ وہ انگلیان ہین ماہ در قفا باعتبار
ناخن اس قلم نے ہزارون دفعہ چہرۂ ماہ کو کہ کاغذ ہی سیاہ کیا جیسے کہ سیاہی چہرہ ماہ پر ظاہر ہی

اور ابھی تک اسکے شکم مین امتلا اس سودا کا ہی یعنے سیاہی یا سودا مراد خیال سے اب دوسرا مضمون ہی یعنے جو شخص کہ تیرے دروازہ پر طاعت و بندگی مین حلقہ کیطرح دوہرا ہو رہا ہی اور پشت خضوع و خشوع سے جھکائے ہوے ہی اُسکی نگینہ کے مثل چار بالش زر پر جگہ ہی چار بالش وہ مسند کہ جسمین چارون طرف تکیہ ہون کہ یہی حال انگشتری کا ہی کہ چار پہلو ہوتے ہین مطلب یہ ہی کہ فارغ البال مسند زرین زر پر تکیے لگائے بیٹھا ہی آب مصنف کہتے ہین لو ہین کھلکے کہے دیتا ہون کہ مخلوق کو اُس وقت بڑی عید ہو جاتی ہی کہ جسوقت تیرے دشمن کو گردن بستہ قربان کے لیے دیکھتے ہین قربان بمعنی قربانی کے بھی آیا ہی اور را زائدہ ہی آیندہ قطعہ دعا تابید کا ہی یعنے جب تک کہ تاثیر مجمر زرین آفتاب سے بہار غالیہ دان نسیم و صبا کی ہی یعنے نسیم و صبا اس غالیہ دان بہار سے ہر کسیکو خوشبو پہونچائین گل تیری سعادت کا خار نحس سے دور رہے یعنے تجکو سعادت ہی سعادت رہے نحوست تیرے پاس نہ آنے پائے اس سبب سے کہ تیری ذات ایک سرو ہی جسنے بستان ملک کو آراستہ کیا ہی

قصیدہ در مدح سلطان

قولہ دوش چو شاہ حبش آئنہ در دہان گرفت ٭ مطربہ پنج شوے را مہر سہ خواہران گرفت ٭ باز سفید شد نہان زاغ سیاہ از طرب ٭ پر زدہ بیضہاے زر جملہ در آشیان گرفت ٭ ترک نسیج پوش مہ ترک کلاہ زر گفت ٭ قطب چو ز اطلس سیاہ خرقہ طیلسان گرفت ٭ قرص شکستہ می نہد بر سر سفرہ مشتری ٭ دور فلک کہ طشت زر ابر سر ہفتخوان گرفت ٭ کرد سیاہ ترک را لشکر ہند منہزم ٭ مہ چو خدایگان ازان ملک ہمہ جہان گرفت ٭ خیز کہ باز باز زر بر سر چتر نیلگون ٭ گشت پدید باز مرغ از غم دل فغان گرفت ٭ داشت در آستین نہان پارۂ زر د آسمان ٭ صبح دریدہ جیب ازان دامن آسمان گرفت ٭ یہ قصیدہ بحر رجز مین ہی ارکان اسکے مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن اللغات شاہ حبش شب آئنہ آفتاب در دہان گرفت یعنے منھ مین رکھ لیا مطربہ زہرہ پنج شو مراد پنج ستارون سے سواے آفتاب کہ اسپر کلام عرب مین اطلاق تانیث کا ہی باقی پانچ یہ ہین

قمر عطارد و مریخ مشتری زحل اسکے سوا عطارد کو بھی جیز لکھا ہو سنہ خواہران بنات النعش کہ وہ تین تارا
ہین جنکے سر پر نعش ہی باز سفید آفتاب اور ایک قسم باز بیش بہا سے زاغ شب سیاہ زرین ہوا ہا بیضہ
زر کواکب نسیج بافتہ کلاہ زرد کنایہ روشنی سے قطب نام ستارہ اطلس سیاہ شب کہ آسمان چادر قرص
شکستہ کواکب طشت زر آفتاب ہفت خوان ہفت آسمان سپاہ ترک روشنی آفتاب لشکر ہند سیاہی
شب خدایگان ممدوح باز زر آفتاب چتر نیلگون آسمان پارہ زرد آفتاب الحق یعنے رات کو
شاہد حبش نے آئینہ کہ وہ آفتاب ہو منھ مین لیلیا یعنے آفتاب چھپ گیا تو مرا بہ ثنائے جو زہرہ ہے جنکے
پانچ نحو ہر ہین ای سیارہ خمسہ قمر عطارد مریخ مشتری زحل اس منظر کو محبت تین خواہرون سے
گھیرا جو بنات النعش کے تین ستارے ہین خواہر زہرہ بنظر لفظ بنات انکو کہا ہو زہرہ مین تانیث
لفظی یعنے تا موجود اور زہرہ و بنات رات مین سب جمع ہوتے ہین لہذا ادعائے محبت کہا ہو اب
کہتے ہین باز سفید جو دن ہو نہان ہوا تو زاغ سیاہ شب کا بیضہ ہو کے بڑی طرب و مستی سے اڑنے لگا
اور سارے بیضے زرین کواکب کے اپنے آشیانے مین رکھلیے یعنے اپنے تحت مین کرلیے ماہ کہ وہ
ایک ترک نسیج پوش کلاہ زرد سر پر رکھے تھا کہ روشنی اسکی ہو اس کلاہ کو اسنے ترک کیا یعنے زور
اسکا ختم ہوا اور قطب نے اطلس سیاہ سے خرقہ چادر کا اوڑھ لیا اسواسطے کہ دور فلک طشت
زر کا ہفت خوان فلک سے کہ ہفت آسمان ہو مین جو سر پر رکھے پھرتا ہو اکثر اسکی عادت بھی
ہو کہ قرص شکستہ ہی اپنے سفرہ پر رکھتا ہو اور قرص شکستہ ماہ کہ سوائے چودھوین تاریخ کے
شکستہ ہی رہتا ہی پھر کہتے ہین کہ سپاہ ترک کو جو آفتاب کی شعاعین ہین لشکر ہند یعنے شب کی سیاہی نے
بھگا دیا اس سبب سے ماہ نے مثل خدایگان ای ممدوح کے تمام ملک جہان کو گھیر لیا جیسے کہ شب
چہاردہم مین کیفیت ماہ کی ہوتی ہی اب کہتے ہین کہ اٹھ پھر باز زرین آفتاب کا چتر نیلگون آسمان پر
نمایان ہوا اور پھر مرغ صبح نے غم دل بیچے شور شروع کیا یعنے صبح ہوئی باز تجنیس آسمان ایک ٹکڑا زرد جیسا
کہ آفتاب غروب کیوقت زرد ہو جاتا ہو اپنی آستین مین چھپانے دبائے تھا اب اسکو صبح ورنہ جیسے
سے کہ ضعفت صبح کی ہی دامن ای کنارہ آسمان پر ٹانک دیا قولہ صبح چو تاج زر گرفت از کف خازن فلک

سوے جناب شہ شد و روے بر آستان گرفت ❊ پادشہ جم اعتلا احمد موسوی لقا ❊ آنکہ پاے چتر او برسرمہ مکان گرفت ❊

مطلع ثانی

خیز کہ برہ در دہن لالہ زرفشان گرفت ❊ لالہ ز ژالہ در جبین لولوی بیکران گرفت ❊ بسکہ سحاب بر جسر
بر سر کوہ موج زد ❊ کشتی لعل پارہ را بر سر بادبان گرفت ❊ غنچہ چو دید زانکہ سرمہ کم و سفیدہ بیش ❊
حقہ غازہ در سر چنبہ وسمہ سان گرفت ❊ گیسوے شب برابر قامت ترک ار روز شد ❊ منچہ زر سرخ بدا
خود شرف این زمان گرفت ❊ قد بنفشہ چون سر زلف بتان شکستہ شد ❊ سرو پیادہ جامہ در نیل
زریج آن گرفت ❊ سرو روان ما نگر بر لب جوے دلبری ❊ در خم سنبل دوتہ گونہ ارغوان گرفت ❊
اللغات تاج زر آفتاب خازن فلک کو باعتبار ستارون کے کہا ہے کہ خزانچی انکا ہے برآستان گرفت
اے برآستان نہاد مکان جاے برہ برج حمل لالہ زرفشان آفتاب کشتی لعل لالہ بادبان پردہ کشتی
کنایہ شاخ سے آئنہ آفتاب سرمہ شب سفیدہ روز حقہ غنچہ غازہ گلگونہ کہ عورتین منھ پر ملتی ہین پنجسہ
وسمہ سان شاخ سبز منچہ ایک کٹوری کہ سر علم پر نصب کرتے ہین سرو پیادہ ایک قسم سرو سرو روان
معشوق سنبل دوتہ زلف ارغوان نام گل سرخ رنگ المعنی اوپر کے اشعار سے صبح کا ہونا ظاہر ہے پس
جب صبح نے خزانچی فلک سے تاج زر حاصل کیا تو سیدھی پادشاہ کیطرف چل دی اور منھ آستانہ پر
رکھدیا اور وہ پادشاہ جم اعتلا ہے کہتے ہین جمشید کی صورت نہایت پر فروغ و تابان تھی اسیواسطے
اسکو جمشید کہتے ہین کہ جم اور شید دونون بھی آفتاب کے ہین گویا دو آفتاب کی چاک دمک اس
ایک کی صورت مین تھی اور نیز جم حضرت سلیمان و سکندر کو بھی کہتے ہین پس سلیمان و سکندر رسا
علو مرتبا ایسے ہی موسوی لقا کہ حضرت موسیٰ کی صورت بھی ازبس روشن تھی نقاب پڑی رہتی
تھی نقل ہے کہ انکی بی بی نے جب نہایت اصرار نقاب اٹھانے مین کیا حضرت موسیٰ نے کہا کہ آنکھین
تمہاری بے بصر ہو جائینگی انھون نے کہا کہ مین ایک آنکھ بند کر کے دوسری آنکھ سے دیکھونگی القصہ جب
نقاب اٹھایا جس آنکھ سے دیکھا تھا مارے فروغ کے بے بصر ہو گئی مگر یہ انکی صورت پر ایسی بیتاب و
فریفتہ ہو گئین کہ بکمال شوق دوبارہ نقاب اٹھواکر دوسری آنکھ سے بھی دیکھا وہ بھی بے نور ہو گئی

حق تعالی نے نظر انکی صداقت کے پھر ایسی آنکھیں عطا کیں جو متحمل انکے نور چہرہ کی تھیں شاعر نے اسیواسطے
موسوی لقا کہا ہی اور ایسا بادشاہ عالی رتبہ جسکے ہما بے چتر نے ماہ کے سر پہ جگہ پکڑی ہی اکثر چتر پر
ہما کی تصویر بنا دیتے ہیں برعایت تفاول اسکے سایہ کے اور ماہ ممدوح جسکے سر پہ چتر ہی آیندہ
دوسرا مطلع ہی کہ اٹھو بہار آئی اور آفتاب برج حمل میں گیا اور ژالہ یعنے آفتاب نے ژالون سے
چمن میں اولوے بکران بھر دیئے چنانچہ اسوقت میں تاثیر آفتاب سے مینہ بھی اکثر برستا ہی اور اولے
بھی پڑتے ہیں اور اسی مینہ کی بارش سے موتی بھی پیدا ہوتا ہی از بسکہ ابر بحر و بر سے سر کوہ پہ
موج زنی کی اس سبب سے سر کوہ نے کشتی لعل پارہ یعنے لالہ کی سر بادبان پر لگائی مطلب یہ کہ سر کوہ پر لالہ
جیسے کھلا کشتی پھول اسکا اور شاخ بادبان اور ابر دریا و بحر تیر اتفاقی ہی نظر اسکے کبھی خشکی پر برستا ہی
کبھی تری پر کبھی علی العموم اسوقت میں غنچہ نے جو دیکھا کہ بسبب آئینہ یعنے گردش آفتاب کے سر مو شب
ہی کم ہی اور سفیدہ جو روز ہی زیادہ کسواسطے کہ انھیں دنون سے رات گھٹتی ہی دن بڑھتا ہی
اسواسطے گلگونہ کا ڈبا اپنے پنجہ وسمہ سان یعنے سبز میں لیلیا تا کمی بیشی کا لحاظ کرے پنجہ وسمہ سان
وہ پتیان سبز جو غنچہ پر ہوتی ہین اور اندر انکے پنکھڑیان پھر جب گیسوے شب کے برابر قد ترک
روز یعنے آفتاب کے ہو گئے جو مراد رات دن برابر ہو جانے سے ہی تو سمجھ زرکہ آفتاب ہی اسوقت
مین خود مشرف اسکو ہو جاتا ہی اور قد بنفشہ کا مانند سر زلف معشوق کے شکستہ ہو جاتا ہی اسبب
رنج سے سرو پیادہ نے کہ ایک قسم سرو خود رو سے ہی جامہ نیل میں ڈالا اور ماتم دار بنفشہ کا ہوا قد بنفشہ
کا شکستہ ہونا مرجھا کے اسکا پیچ و تاب میں پڑ جانا لیکن ایسے وقت میں ہمارے سرو روان یعنے
معشوق کو دیکھ کیسا کنارہ جوے دلبری کے کھڑا ہی سنبل دو تہ یعنے زلف کے خم میں گونہای رنگ
ارغوان پکڑے ہوئے ہی مطلب یہ کہ رخسار سرخ سرخ کیسے زلف سیاہ کے نیچے دبک رہے ہین
مثل بنفشہ کے قد شکستہ اس شعر میں بجاے گونہ کے گوشہ متن میں غلط لکھا ہی قولہ مجمر باغ و بوستان
از سر زلف آن پری ست ✤ لاجرم از براے آن نکہت بوستان گرفت ✤ گل چو کشاد طشت زر صبح
کشید تیغ خور ✤ بلبل ازین قبل نگر وقت سحر فغان گرفت ✤ بلبلہ گفت از شرم نیمہ چرا بریدہ شد ✤

گفت قدح کہ مر ترا خون دل رزان گرفت ÷ فاختہ گفت بید را لرزہ چراست در برت ÷ گفت صبا کہ مر ورا ربح غم خزان گرفت ÷ گفت سمن کہ لالہ را خرقہ چراست غرق خون ÷ گفت چمن کہ مر ورا قہر خدا ئگان گرفت ÷ آنکہ بروز معرکہ فرق لوائے رفعتش گوشۂ آفتاب را چون خط دلستان گرفت ÷ تیر ز سہم ناوک جعبۂ انتقام او ÷ قامت خود ہزار پی در صفت کمان گرفت ÷ بر سر قصر قدر ش از پیم مساس آسمان ÷ شکل خم ہلال را قامت پاسبان گرفت ÷ راہ پر از ستارہ شد خنجر او چو برق زد ÷ خود تیر دو بارہ شد سہم چو در کمان گرفت ÷ ای تو مہے کہ خنجرت صدمت ہفتخوان شکست ÷ وی تو شہی کہ چاکرت مملکت ہفت خوان گرفت ÷ الالغات مجمر بالفتح و بالضم و فتح میم ثانی عود سوز ہندی انگیٹھی نکہت بالفتح و کاف عربی بوے خوش طشت زر باعتبار زر گل تیغ خور شعاع خور قبل بکسر سبب یلبلہ صراحی خمر و بر جسم بغل تیر عطارد سہم بیم جعبہ ترکش پی بالفتح مرتبہ و بارہ عصب مساس چھونا ستارہ جوہر برق زدای برآمد خود کلاہ سہم تیر ہفتخوان وہ عقبہ یعنے راہ دشوار گذار کہ رستم اُس راہ سے مازندران کو گیا تھا اور کیکاؤس کو قید سے چھوڑایا اور راہ مین بہت دیوون کو مارا اور ہر منزل مین مہمانی کی تھی المعنی اُوپر زلف معشوق کی صفت پر چھوڑا تھا بتائید اُسکے کہتے ہین کہ مجمر باغ و بوستان کی بوے سیر زلف سے اُسکی بھری ہوئی ہی اسواسطے ضرور یہ بات ہی کہ نکہت بوستان کی بند ہو گئی بس گرفت لازمی معنے مین ہی جیسے آواز گرفت ای بند شد یہ بھی جانا کہ بلبل صبح کو شور و فغان کیون کرتی ہی یہ وجہ ہی کہ گل غنچے تو بمقتضاے خلق اپنا طشت زر کھولا گل کے کھلنے سے زر اُسکا کھلتا ہی اور صبح نے ناحق اُسپر تیغ آفتاب کی کھینچی اس ناحق پر بلبل راضی نہو کے فغان کرنے لگی الحاصل یہ خیالات صبح ہونے اور گل کھلنے اور آفتاب نکلنے اور فغان کرنے بلبل کے باندھے ہین اور علی ہذا بلبلہ نے کہا کہ میرا یہ سر کیون کاٹا گیا پیالے نے کہا کہ تجھکو خون دل انگورون نے گھیرا ہی اس موا خندہ مین تجھکو یہ سر کہا ہی فاختہ نے بید سے پوچھا کہ تیرا جسم کیون کانپتا ہی صبا نے کہا کہ اسکو غم رنج خزان نے گھیرا ہی سمن نے لالہ سے پوچھا کہ تیرا خرقہ خون مین کیون ڈوبا ہی چمن نے کہا کہ اسپر قہر خدا ئگان یعنے ممدوح کا ہی یہ گریز طرف مدح ممدوح کے ہی اور اسیکی تمہید مین سب اوپر کے خیالی ہوان

درجواب آوردہ خدایگان وہ ہو جسکی لوائے رفعت کی چوٹی نے لڑائی کے دن گوشہ آفتاب کو ایسا
گھیر لیا ہو جیسے خط کبھی دلستان کا اُسکے گوشہ رخ کو گھیر لیتا ہو یا دلستان صفت خط کی اور ظاہر کہ لڑائی
کے گرد وغبار سے آفتاب کسیقدر چھپ بھی جاتا ہو اور اُسکی ترکش انتقام کے خوف سے کہ ایسا نہو
کوئی ناوک جگر دوز اُس سے نکلے تیر جو عطارد ہو ہزارون دفعہ اُسنے صفت کمان کی پکڑی یعنے خمیدہ
وزار و نزار ہوا واضح ہو کمان خانہ وبال عطارد کا ہو بس اُسمین ہمیشہ یہ جاتا ہو اور وبال سے زار و نزار
ہوتا ہو لہذا ہزارون دفعہ وبال مین پڑنا ثابت ہو بالفعل شاعر نے ادعا ممدوح کے خوف وتسہم کے ساتھ
کیا ہو قصر قدر ممدوح کا ایسا عالی وبلند ہو کہ آسمان نے با این ہمہ رفعت اپنی قامت مین ہلال کا سا خم
اختیار کیا ہو کہ مبادا مجھ ناچیز کا قامت اُس عالی محل کو چھو جائے کہ مین اس قابل نہین ہون اور خم کی
آسمان کی پُرعیان قامت پاسبان گرفت سے یہ مراد کہ اسی سبب سے ایسے قامت ہلالی کو
اسنے اپنا پاسبان بنایا ہو کہ نہ سیدھا ہوگا نہ اُسکو چھوئیگا اور جہان اُسکے خنجر نے اپنی برق گرائی
راہ ستارون سے بھر گئی یعنے اُسکے جوہر سے جیسے برق کے گرنے سے آگ پھیل جاتی ہو اور جہان
تیر اُسنے کمان مین جوڑا ماہ کو دو ٹکڑے کیا جیسے کہ ماہ کے درمیان مین الف تیر کیطرح لفظ مہ کو دو پارہ
کیے ہوئے ہو ای ممدوح تو ایسا ماہ ہو کہ تیرے خنجر نے صدمہ ہفت خوان کا خورد وشکستہ کر دیا اور
تو ایسا بادشاہ ہو کہ تیرے ادنی چاکر نے مملکت ہفتخوان کی لیلی جہان سے رستم جیسا شخص بڑی
تذرو مہانیون سے کیا تھا اور بجا تھا پہلے مصرعہ مین ہفتخوان ہفت فلک دوسرے مین ہفتخوان
رستم نسخہ مطبوعہ مین صدمہ ہفتخوان پہلے مصرعہ مین لکھا ہو میری دانست مین صدمت ہو بمقابلہ
مملکت اور صنعت ترصیع بھی ہو جائے قولہ قطرۂ آب در بر بحر کف تو موج زد ✤ آتش غصہ خصم را جگر خان ما
گرفت ✤ خامۂ زرد جامہ چون خصم تو کرد سر کشی ✤ وہ سیاہ کرد رخ دہرہ سر زبان گرفت ✤ کلک ہلال
قامتت بہر صلاح ملک ودین ✤ از جبشہ بلال وش سجدہ کنان اذان گرفت ✤ برق سحاب خنجرت
دید عدوے تیرہ دل ✤ بر لب بام چشم ازان ہر مژہ ناودان گرفت ✤ سبزہ ز شاخ زعفران ریختہ آب
ارغوان ✤ تیغ تو چون حسود را دل بدرید وجان گرفت ✤ پرچم بیرق تو شد گیسوے ہفت خواہران

چون مہر رایتت بخور روز وغا قران گرفت ⁂ ولولہ چیست در جہان اینکہ شہنشہ زمان ⁂ تیغ نفاذ
عدل زد ملکت جاودان گرفت ⁂ تا کہ بود بہر سحر مشعلۂ عروس صبح ⁂ اینکہ عروس صبحدم مشعلہ در دہان
گرفت ⁂ ورد زبان انس وجان باد ہمین کہ شاہ ہند ⁂ پایۂ تخت بخت را بر سر فرقدان گرفت ⁂
اللغات قطرۂ آب تیغ بر آغوش ودشت غصہ غم دہرہ بروزن بہرہ نام حربہ ہلال قامت ابرو قامت
او مثل ہلال است حبشہ دوات بلال نام غلام حبشی آن حضرت ﷺ اذان صریر قلم نادان برنالہ سبزہ
تیغ شاخ زعفران زرد قد دشمن آب ارغوان خون پرچم جو نیزہ پر ہوتا ہی بیرق نشان ہفت
خواہران بنات النعش بسبب بلندی ولولہ شور وغا بفتح جنگ مشعلہ روشنی انس وجان آدمی
وپری المعنی یعنے جسوقت کہ آتش خشم دشمن کی مشتعل ہوتی ہی تیغ تیری کہ قطرہ آب ہی یعنے
بوند بنی ہوئی تیرے کف بحر صفت مین موج زن ہوکے جملہ خان ومان آتش خشم خصم کو گھیر لیتی ہی
اور غرقاب فنا کرتی ہی بر مین ایہام بمعنی لغل ودشت آور علاوہ دشمن کے جو شی تجھسے سرکشی کرتی
ہی اپنا کیا پاتی ہی مثلاً خامہ زرد جامہ باعتبار نقش ونگار مصنوعی کے اسنے بھی دشمن کیطرح
سرکشی کی دیکھو زمانہ نے کیسا اسکا منہ کالا کیا اور چھری نے کیسی اسکی زبان کتری چنانچہ سرکشی
اور سیاہ روئی اور قطع زبان جو قط ہی ظاہر اور زمانہ کو ان صفتون کا فاعل ٹھرانا بھی صحیح کہ سب
لوگ یہ حال قلم کا کرتے ہین اور سرکشی اسکی دوات کا آنا جانا آب دوسری طور پر بیان قلم کا ہی یعنے
وہ قلم جو ہلال قامت ہی تیرے سامنے خمیدہ اسنے واسطے آراستگی ملک ودین کے بلال کیطرح حبشہ
سے جو دوات ہی سجدہ کرتے ہوے اذان اختیار کی اذان اسکی صریر پس یہ صفتین بھی قلم مین
واقعی ہین خنجر تیرا کہ مثل سحاب کے خون برساتا ہی اسکی برق دشمن تیرہ دل نے دیکھی ہی اس سبب
سے پلکین اسکی جو لب بام چشم پر ہین پرنالے اشک کے گر بہاتی ہین یعنے از حد گریان ونالان ہی
پھر دشمن کا بیان ہی کہ وہ ایک شاخ زعفران تھا یعنے رنج ومحن سے زرد اس زرد شاخ سے تیرے سبزہ
جوہر تیغ وخنجر وغیرہ ہی زہر آب کا ڈوبا آب سرخ ارغوان رنگ کہ وہ خون ہی بہایا مطلب یہ کہ جب تیغ
نے تیری دل دشمن کا پھاڑا اور اسکی جان لی تو نظر بدشمن اور بہ تیغ وخون کی یہ کیفیت ظاہر ہوئی

جو اوپر کے مصرعہ مین مذکور کی ہی نشان تیرا ایسا بلند بالیشان ہی کہ لڑائی کے دن جو بلند کیا گیا اور ماہچہ اُسکا ہمقران آفتاب کا ہوا تو پرچم اُسکی گیسو ہفت خواہران ای بنات النعش کی بنی یعنے چوتھے آسمان سے بھی گذر کے آٹھوین آسمان تک پہونچا بعد کا شعر بطریق تجاہل عارفانہ کے یعنے جان کے انجان بننا مصنف کہتے ہین مین نہین جانتا کہ جہان مین یہ کیسا شور و شہرہ ہو رہا ہی کہ شہنشاہ زمانہ نے تیغ نافذ عدل سے مملکت جادوان لیلی یعنے دنیا تو تھی ہی ببرکت عدل عقبی کی مملکت بھی لی اس شعر مین کیسا اس مضمون کو اورون کی زبان سے ادا کیا ہی اور ضرور ہی جو بادشاہ عادل ہین عقبی مین بھی وہ بادشاہ ہونگے آب دعاے تابید ہی جب تک خروس کا یہ مشغلہ ہر سحر کے ساتھ ہوتا رہے کہ دیکھو صبح نے مشعل منھ مین پکڑی جیسے بعض کتے مشعل منھ مین لیکے آگے چلتے ہین اور اسکی مشعل آفتاب تب تک تمام انس و جان کی زبان پر یہ درد جاری رہے کہ پایہ تخت شاہ ہند کے بخت کا سر فرقدان سے جالگا فرق باعتبار لفظ سر جو فرقدان مین ہی بس مناسب

در مدح سلطان محمد و تعریفات صبح و توصیفات محبوب

قولہ بر ورق لاجورد نقطہ زر بشد رقم + سوے لب ما میار جز خط جام ای صنم + زاغ سیہ تا نہاد بیضۂ زرد از دہان + بلبلہ را میچکد از سر منقار دم + کف چو برآمد ز جام جام برآمد ز کف + داشت چو زرین صدف سینہ پر از قلب یم + جام چو ماہ تمام شد سوے پروین روان + ماہ نوش در قفا ہم شفقش در شکم + نقد روان دہ بہا و ز زر قلب آر لعل + تا دلت از غم رہد خاتم او ساغر خم + خیز کہ وقت سحر غم زدہ را امید ہند + می ز خمستان عشق ساقی بزم قدم + زد تشنہ دلان طاس فلک بر کشید + ساغر زرین خور از دہن صبحدم + یہ قصیدہ بحر بسیط مین ارکان اسکے مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن یا فاعلان اللغات ورق لاجورد آسمان نقطۂ زر آفتاب سوے بتر کی آب خط جام یہ کہ جام جمشید مین ہفت خط تھے اول جور دوم بغداد سوم بصرہ چہارم ازرق پنجم اشک ششم کاسہ گر ہفتم فرودینہ زاغ سیہ شب بیضۂ زرد

آفتاب بلبلہ صراحی خبر دوم خون مراد از شراب سرخ راست تحقیق یم کا قاب بمعنی پروین دندان ماہ تمام
بدر ماہ نو ہلال شفق می سرخ روان رائج و جان زر قلب زر لعل شراب خم دہان خور آفتاب و تناول
المعنی یعنے ورق لاجورد شب پر نقطہ زر کا جو آفتاب ہی رقم ہوا اب ہمارے لب پر سواے خط جام
کے اب صنم کچھ مت لا خط جام ذکر جز و سے ارادہ کل کا ہی ای جام سوے ترکی مین آب کو کہتے ہین ایسے ہی
لفظ ما کہ عربی مین بمعنی آب کے ہی مناسب لب زاغ سیاہ شب نے جیسے بیضہ زر کا جو آفتاب ہی منہ
سے نکال کے باہر رکھا ہی کہ شب مین اسکو منہ مین رکھ لیا تھا تب سے بلبلہ کی منقار یعنے ٹونٹے سے خون
ٹپک رہا ہی ای شراب سرخ گرتا ہی جیسا کہ جب جام سے ظاہر ہوے جیسا کہ شراب انڈیلتے وقت
حباب جام مین پڑ جاتے ہین اور وہ جام ہاتھ سے ساقی کے آیا تو وہ جام ایک زرین صدف تھا جسکا
سینہ قلب یم سے جو مے ہی بھرا ہوا تھا صدف بمعنی پیالہ خرد مینوشی کے بھی آیا ہی اور صدف ایک شکل
بھی ہی مثلث تین ستارون سے دور قطب پر کہ اسکو صدف قطب کہتے ہین بس صدف زرین اگر
پیالہ کے معنے مین لین تو خود ظاہر اور اگر صدف قطب کے معنے مین لیکر مبالغۃً پیالہ اس سے مراد لین
تب بھی ہو سکتا ہی اب نہین معلوم محشی نے جو داشت کی جگہ راست قایم رکھکے معنے تحقیق کے لکھدیے
ہین کیا سمجھے ہین تقریر معنے کی کچھ لکھی نہین مین نے تو راست کو داشت بنا لیا اگر کسی کے نزدیک
راست کے معنے ہر طرح راست آجائین تو راست بنا دین میرے دانست مین تو صفت جام و شراب
کی ہی یعنے جام ایک زرین صدف تھا اور اپنے سینہ کو قلب یم سے بھرا رکھتا تھا اس شعر مین صنعت
تبدیل موضوع و محمول ہی کف مین تجنیس تام ہی اور جب جام مانند ماہ تمام کے جو بدر ہی پروین کیطرف
کہ مراد دندان سے ہی روان ہوا کہ یہ روانگی اسکی ایسی تھی جیسے بدر کی پروین کیطرف کہ پروین
ایک منزل ہی منازل قمر سے تو اسوقت مین ماہ نو جو انگلیان ہین خمیدہ واسطے گرفت جام کے
اسکے پیچھے اور شکم مین جام کے شفق بھرا تھا یعنے شراب سرخ نقد روان خواہ نقد رائج خواہ نقد جان
قیمت مین دیدی اور زر قلب سے جو زر ہوا یعنی درخت انگور سو انگور سے لعل ای شراب سرخ لا
اور حاصل کرتا دل تیرا غم سے نجات پائے اور وہ خاتم یعنے مہر جو صراحی پر لگی ہی اسے ایکطرف جھکا دے

اور شراب اونڈیل جیسا کہ بعض ڈھکنہ صراحی وغیرہ کا لگا بھی رہتا ہے اور اُٹھ بھی جاتا ہے خاتم بین لفظ خم موجود اور تا مقلوب بھی یعنے آت جسکا قلب تا ہوتا ہے تو سحر خیزی اختیار کر اگر طالب شراب خمستان عشق کا ہے اسلیے کہ ساقی بزم قدم کے جو قضا و قدر ہین ہر غم زدہ کو صبح کے وقت ہی شراب عطا کرتے ہین اور عاشقون کی صبوحی اُسی سے ہوتی ہے دیکھلے یہ ساغر زرین آفتاب کا جو صبح کے منھ سے نکالا جاتا ہے اور طاس فلک کا اسکو نکالتا ہے یہ اُنھین تشنہ دلون کیواسطے تو ہے جو غمزدہ عشق کے ہین قوله دوش کہ قوس ہلال چون زہ سیمین نمود + گشت پر از گوے زر جیب قبائے ظلام + در عوض تاج لعل داد مہ از کہکشان + قطب سیہ پوش را جبہ زرین علم + شب ہمہ شب آسمان آبلہ رو ہندوست + حلقہ بگوش از ہلال بر در شاہ عجم + سایۂ لطف آلہ خسرو عالم پناہ + ماہ ستارہ سپاہ شاہ محمد علم +

مطلع ثانی

اگر کشیدے ز زنگ زلف تو بر چین حشم + ترک تو پیکان ناز آب ندادے بسم + آتش گویاے تست تکیہ گہ در خشک + سنبل بویاے تست خم زدہ گرد بقم + اللغات گوے زر کواکب ظلام تاریکی تاج لعل آفتاب قطب بھر سہ حرکت ستارہ معروف علم نقش ہندی بوٹہ آبلہ رو باعتبار نجوم محمد علم ای لواے محمد ہندی محمدی جھنڈا زنگ سیاہی شب چین سفیدی و روز ترک چشم پیکان مژہ سم زہر آتش گویا لب در خشک دندان سنبل زلف بقم روے سرخ المعنی رات جسوقت ہلال کی کمان نے اپنا چلہ زرین ظاہر کیا یعنے طلوع ہوا تو تاریکی کی قبا نے اپنے جیب مین گوے زرین بھر لین یعنے زرین کھنڈیان جیسے صدری وغیرہ مین ہوتی ہین یعنے اُس تاریکی سے ستارے نمود ہوے اور اُس تاج سرخ کے عوض مین جیسا کہ شام کو آفتاب سرخ ہوتا ہے ماہ نے کہکشان سے قطب کو کہ پہلے سے سیہ پوش ہورہا تھا جو مراد اندھیری راتون سے ہے کہ قبل طلوع ہلال سے تھین جبہ زرین بوٹہ دار عطا کیا بوٹہ دار باعتبار کواکب کہکشان کی نسبت قطب سے یہ کہ کہکشان کا خط دونون قطبون جنوبی و شمالی کے درمیان مین ہے رات مین تمام رات آسمان کہ ایک ہندو آبلہ رو ہے اور ہلال سے حلقہ مثل غلامون کے کان مین ڈالے شاہ عجم کے دروازہ پر پاسبانی کو حاضر رہتا ہے گویا چوکیدار اگرچہ آسمان ہر وقت ہر جگہ موجود

اگر قید شب کی بلحاظ تاریکی وسیاہی اور بیاسیائی اور آبلہ روئی کے ہی آبلہ مراد ستارون سے ہی اور
حلقہ بگوشی ہلال کی کہ یہ صفتین رات ہی مین ہوتی ہین آبلہ رو چیچک رو کہ یہ مرض بھی مخصوص بہند
ہی اور ملکون مین بہت کم اور ہندو برعایت زحل بھی کہ ہندوی چرخ اسکو کہتے ہین اور رنگ
اسکا سیاہ ہی اور اقلیم اسکی بھی ہند جہان کے آدمی سیاہ رنگ ہین اور وہ شاہ عجم سایہ لطف
خدا کا ہی اور خسرو عالم پناہ اور ماہ جسکی سپاہ ستارے ہین منور ومزین اور بیشمار اور سپاہ وشاہ
محمدی علم ہی لفظ محمد کیسا ایہام ابلغ ہی کہ اسکا نام بھی ہی مطلع ثانی کے یہ معنے کہ زلف سیاہ تیری جو زنگ
ہی چہرۂ سفید پر کہ وہ ایک چین ہی بکھری ہوئی ہی یہ خیال ہوتا ہی کہ زنگ نے چین پر لشکرکشی کی
ہی والا ترک چشم اپنے مژہ کے پیکان کو زہر مین کیون بجھاتا اس شعر مین زلف ورخ اور چشم و
مژگان کی صنعت ہی بکمال بلاغت مثل زید عدل کے اور ناز کے بعد لفظ را محذوف یا ناز مفعول
معنوی آتش گویا تیری کہ وہ لب ہین درخشک دندان پر تکیہ لگا کے ہوے ہی اور سنبل خوشبو کہ وہ
زلف ہی بقم کے گرد جو چہرہ سرخ رنگ ہی خم کیے ہوے ہی یعنے حلقہ زن اس شعر مین بھی نہایت
بلاغت ہی اور نیز صنعت ترصیع قولہ مہ بکمند آورد سنبل تو ہر نفس + لخچہ بدید آورد آتش تو دمبدم +
ہست بر اثبات حسن چشم تو نص جلی + دار دو از ان سوے نون برسر صادی رقم + چاہ زنخدان
تست از لب ما خشک تر + چند برد آب چاہ چاہ تو از قلب یم + دیدۂ بدر اختران ریختہ زہرت
چو دید + روے تو از خور فزون لعل تو از ذرہ کم + شحنۂ ابروے تو داوہ بحاجب کمان + تا نبرو
ترک مست دست بہ تیغ ستم + خاصہ بعہد شہی کہ بسر تیغ زد + گردن بیداد را چون سر خامہ قلم +

مطلع ثالث

ای کف وشمشیر تو قطرۂ آبی ویم + قطرۂ تو نار بار از ابر تو بحر نم + بحر ز دست تو خاک بر سر خود کرد از ان +
گرد جہان آن نشان شد بجزیرہ علم + رومی دسودا نیست کلک تو کز راہ بحر + مشک بچین
مے برد از حبشہ دمبدم + اللغات مہ رخسار سنبل زلف لخچہ لخشہ شعلہ آتش اخگر آتش آتش لب
نفس راندن نص جلی آیۂ واضح رو بمعنی سبب درخسار نون ابرو صاد چشم یامعنی آب آب بمعنی بر وچاہ زنخدان

قلب یم می اختران اشکہا قلم زدن قلم کردن ای بریدن المعنی یعنے زلف تیری ماہ کو ہر دم اپنی پہانسی
مین پہانسے ہوئے ہی اور آتش تیری دمبدم تجہے ظاہر کرتی ہی کہ وہ لب ہین تجہے کلام تند تیز یا تند
اخگر و شعلہ کے کمال حسن کا تیرے ہی واسطے ثابت ہی اور اسپر نص جلی تیری صاد چشم کہ اسکے اوپر
نون ابرو کا ہی جو مجموع نص ہوا اور اسی سبب سے یہ نون اس صاد پر لکھا ہی تا تیرے حسن و
خوبی پر نص قطعی ہو چاہ زنخدان تیرا ایسا خشک ہی کہ ایسے ہمارے لب بھی نہین لیکن قلب یم
یعنے می نوشی سے ایسا تر و پر آب ہو رہا ہی کہ آبرو چاہ کی بگاڑے دیتا ہی یہ ایسا کب تمکن کریگا
خشک و تر متضاد ما بمعنی آب نیز مناسب چاہ بدر کی آنکہون سے اختر اشک کے گر رہے ہین
بسبب عشق و محبت کے جب سے اسنے تیری صورت دیکہی ہی کہ آفتاب سے بڑہکے ہی اور لب
تیرے دیکہے ہین جو مراد دہن سے ہی کہ وہ ذرہ سے بھی کم ہی گویا معدوم لفظ بدر کا شاعر اور
ماہ دو ہفتہ دونون کو شامل ہی چاہیے جس پر معنے قایم کرین آبرو تیری کہ وہ ایک حاکم ہی جسکے
سب ایما پرست ہین اسنے تیرے حاجب کو ایک کمان دے رکھی ہی اسواسطے کہ ترک تیرے چشم
مست کا کسیکے قتل پر آمادہ ہوکے تیغ ستم کیطرف ہاتھ نہ لیجاے اور ڈرے کہ اگر مین کسی پر
ستم کرونگا تو ابرو مجکو اپنے کمان کے تیر کا نشانہ بنائیگی حاجب و ابرو مین آنا یہ فرضی ہی اور
صنعت ترجمۃ اللفظ اور خصوص ایسے بادشاہ کے عہد مین جسنے سر تیغ سے گردن بیدادی
مثل سر خامہ کے کاٹ ڈالی ہی مطلع ثالث کے معنے ای ممدوح تیرے کف و شمشیر باہم ایسے ہین جیسے
قطرۂ آب و دریا قطرہ آب تیغ بوند بنی ہوئی جو آگ برساتی ہی اور کف وہ دریا کہ دریا یعنے سمندر جسکی
نم ہی دریا نے تیرے دست سخا یا سخا کے سبب سے مارے غم کے خاک اپنے سر پر اوچہلی ہی لہذا
یہ جو جزیرے تمام جہان مین مشہور ہین انہین خاک اچہلی ہوئی کے نشان ہین جزیرے کیسے
کاکل تیری ایک رومی سوداگر ہی ای سوداگر کہ دریا کی راہ سے جو تیرا ہاتھ ہی مشک حبشیہ چین کو
لیجاتی ہی مشک سیاہی حبشہ دوات چین کاغذ دم مبہم مین لفظ دم بمعنی خون بھی مناسب مشک
کے ہی قولہ تیغ ترا با قضا سر قدر در میان + خنگ ترا چون قلم ماہ بزیر قدم + قدر ترا جاے بادیر

ایوان عرش ٭ خصم تو صاحب فراش زان سوے کتم عدم ٭ ملک تو لائق دست ہلک بدشمن بلے ٭
فرق فریدون و تاج کاوہ و سندان و دم ٭ ذر ریض ملک تو صورت حال عدو ٭ خوک در ریاض بہشت
ہا یض و بیت الحرم ٭ آتش موسی و دود باد مسیحا و گرد ٭ آبلہ دروے خور شورہ و باغ ارم ٭ خیر و شر
ملک و دین تابع فرمان تست ٭ تا بتو تفویض یافت ملک امام الامم ٭ ای ز خلیفہ ولی گاہ نفاذ
امور ٭ وے ز لطیفہ علی گاہ عطا و کرم ٭ رایت دولت تیرا نام گرفتہ امام ٭ شمس سماء الہدی ظل الہ
الامم ٭ **اللغات** قضا حکم مجمل قدر حکم مفصل خنگ اسپ سفید رنگ ماہ نسبت بقلم کاغذ نسبت
بخنگ نعل صاحب فراش بیمار کتم نہان شدن ہلک بالضم نیستی کاوہ نام آہنگر جو فریدون کو چھانک
کے سر پر لایا سندان بالکسر ہندی نہائی دم بالفتح دھونکنی ربض دیوار شہر پناہ شورہ زمین شور نعم
نعمتا **المعنی** یعنے تیغ تیری قضا سے بھید قدر کے کہتی ہی گویا اسباب مرگ سے ہی جیساکہ قدر اسباب
قضا کے درست کردیتی ہی پھر قضا اپنا کام کرتی ہی اسواسطے کہ قدر مامور ہی اور قضا امر ہی اور
تیرے خنگ کے قدم کے نیچے مثل قلم کے ماہ ہی اور نعل اور قلم کے قدم کے نیچے ماہ کاغذ لفظ میان
کا بلحاظ تیغ کیسا خوب ہی تیری قدر کا تو سر ایوان عرش پر ٹھکانا رہے دشمن تیرا پردہ عدم مین
پوشیدہ ہوئے لیکن وہان بھی چین نپائے صاحب فراش ہی رہے ای رنجور و بیمار تیرے لایق ملک
ہی اور دشمن کے لایق ہلک ای ہلاک و نیستی جیسے فریدون کا سر سزاوار تاج کے ہی اور کاوہ لایق
اُسی نہائی دھونکنی کے تیرے ملک کے جو حدود ہین اُنمین دشمن کے حال کی یہ صورت ہی جیسے
خوک اور باغ بہشت اور حایض اور خانۂ کعبہ کہ ایسون کو ایسی جگہون مین کون چھوڑتا ہی کہان
آتش موسی کی جسکی ہدایت سے تجلی الٓہی کو پہونچے تھے کہ قصہ اسکا معلوم و معروف اور کہان دھوان
اور کہان باد مسیح ای دم عیسی اور کہان گرد اور کہان آبلہ گو کیسا ہی جھلکتا ہو اور کہان صورت
آفتاب کی اور کہان کھاری زمین کہان باغ ارم یہی حال تیرے ملک مین دشمن کا ہی کہ محض
بیمحل و بے موقع ہی قابل قلع قمع اب خیر و شر ملک و دین کی تیری ہی حکم کے تابع ہی اسواسطے کہ امام الامم
نے ملک اپنا تیرے سپرد کردیا تو خلیفہ کیطرف سے نائب ہی وقت نافذ کرنے امور کے جا ہے جیسے

نافذ کرے اور رای ممدوح تو ایک لطیفہ نقلی کا ہی ہنگام عطا و کرم کے جیسا کہ سعدی رح نے فرمایا ہی شعر جوانمردا اگر راست خواہی ولیست + کرم پیشہ شاہ مردان علیست + چنانچہ تیری رایت اور تیری رای کا نام امام نے شمس سماء الهدی اور ظل آلہ النعم رکھا ہی یعنے جھنڈا آفتاب آسمان ہدایت کا ہی اور رای سایہ آلہ نعمتون کی قولہ فتح تو تا نصب کرد بیرق رفع عدو + گاہ بجرست قید گاہ بکسرست ضم + پیش ضمیرت چو صفر ہیچ حسابے نیافت + بر سر لوح بیان عقدہ جذر اصم + راست شد از عدل تو روے زمین آنچنانکہ + چشم نہ بیند بجز ابروے دلدار خم + گوئیا فراش تست صبح کہ وقت سحر + قبہ زر میزند بر سر نیلی خیم + گرچہ بمیدان خاص بستہ بر اسپ تنگ + حامل تخت تو باد صهوہ کران جم + چرخ کلید نفاذ در کف حکمت نہاد + در بدر آمد چو قفل دشمن تو لاجرم + کیسہ زر یافتہ از کمر ترک روز + بر سر ہندو نہد مہر لگن پر ورم + ہر کہ قراضہ مثال بیعت شہ را شکست + با وجو زر درست چہرہ روز رش ورم + تا لگن آسمان مشعلہ دار شب ست + دود چراغ تو باد شمع سراے قدم + حاسد بد مہر باد در تپ و لرزہ چو مہر + در تن خود تا کشد روز دق و شب ورم + اللغات نصب قایم کرنا رفع دور کرنا جر کشیدن کسر شکستن ضم پیوستن صفر خالی بدین شکل ٥ اور نیز اُس موضع پر جو عدد سے خالی ہو لکھتے ہین قبہ زر آفتاب نیلی خیم افلاک صهوہ بفتح میان پشت اسپ کران اسپ اصیل جم حضرت سلیمان کیسہ زر روشنی ترک روز آفتاب ہندو شب لگن بروزن چمن طشت بے آفتابہ و شمعدان نیز ورم ستارے درست اشرفی درتمام ورم بکسر افسردہ و غمگین سیاہ و آشفتہ دق کمی ورم زیادتی المعنی یعنے تیری فتح نے جب سے جھنڈا ارتفع کرنے دشمن کا اُٹھایا ہی تب سے وہ کبھی تو کشاکشی مین گرفتار ہی کبھی تو ٹکڑے ٹکڑے پیوستہ ہی باقی مراعات اعرابی ظاہر اور جذر اصم یعنے جذر تحقیقی کہ از بس محال ہی اُسنے تیرے دل صافی کے سامنے کچھ حساب نپایا یعنے کسی شمار مین نہ ٹھہرا تیرے دل نے بکمال آسانی اُسکو لوح بیان پر لکھدیا اور اسی جذر تحقیقی کے مقابلہ مین جذر تقریبی ہی کہ وہ از بس آسان ہی چنانکہ جذر دہ کا تین صحیح اور ایک سبع ہی تیرے عدل سے روے زمین ایسا سیدھا ہو گیا کہ اب کہین خم و کج سواے ابرو دلدار کے

باقی نرہا سب اہل زمین سیدھے ہوگئے کہین خم نظر ہی نہین آتا صبح گویا تیری فراش ہی کہ ہر سحر کلس زر کا اس نیلے خیمہ پر رکھکے آراستہ کردیتی ہی اور قبۂ زر آفتاب ظاہر صورت آسمان کی بشکل خیمہ اور آفتاب کی مشابہ کلس کے ہی اگرچہ میدان خاص مین تیرے گھوڑے کی پشت پر تنگ باندھا ہی لیکن مین یہ چاہتا ہون کہ تیرے تخت کی اُٹھانے والی پشت یکران جم کی ہو یعنے حضرت سلیمان کی کہ اُنکے تخت کو ہوا اُٹھاتی تھی یکران بکاف تازی وہ گھوڑا کہ ایک شخص کیواسطے مخصوص ہو چنانچہ باد کا گھوڑا مخصوص بحضرت سلیمان تھا چرخ نے کنجی نفاذ کی تمھارے حکم کے ہاتھ مین دیدی لاجرم دشمن مثل قفل کے دردر مارا مارا پھرتا ہی کہین ٹھکانا نہین پاتا اور ایسا نفاذ حکم کا ہی کہ ماہ نے جو کیسہ زر کا ترک روز کی کمر سے پایا ہی کیسی لگن پر درم خود ہندو کے سر پہ جو چور کو کہتے ہین رکھے پھرتا ہی جو کوئی قراضہ کیطرح بیت شاہ کی شکست کرے اُسکے روز کا چہرہ جو آفتاب ہی اشرفی زر کیطرح زرد و سیاہ رہے اور جب آفتاب زرد ہوجاتا ہی ڈوب جاتا ہی اور گہن کیوقت بھی سیاہ ہوجاتا ہی اب دعاے تابید ہی یعنے جب تک کہ لگن آسمان مین مشعل شب کی جو ماہ ہی رکھی جاے یعنے ماہ و آسمان رہین تیرا چراغ بھی روشن رہے اور ایسا کہ اُسکا دھوان شمع سراے قدم کا ہو یعنے ہمیشہ روشن رہے اور جو حاسد بد مہر ہین آفتاب کے مانند ہمیشہ تپ لرزہ مین رہین جب تک کہ کبھی روز و ق مین مبتلا ہو اور شب ورم مین اور کبھی بالعکس جو مراد انکی کمی بیشی سے ہی

قصیدہ در مدح پادشاہ ہند

قولہ بیا کہ رایت سلطان شہنشہ عالم + گذشت از فلک چار طاق و نہ طارم + بیا کہ حلقۂ درگاہ شاہ دائرہ ایست + کہ در میانش کم از نقطہ بود عالم + بیا کہ مرکب شہ را چگونہ وصف کنم + کہ باد کوب نعلش نگین خاتم جم + کہ دید بادی شعمتش میان آب روان + کہ ہشت ماہ مسافت رود بیک دو قدم + زہے سکندر دارا غلام سام حسام + زہے محمد موسی کف و مسیحا دم + زہے سراے تو ایوان کبریاے ازل + زہے در تو حریم سرادقات قدم + غلام حلقہ بگوش تو پادشاہ عرب + گداے ترہ فروش تو مقتداے عجم + نگینہ وار بود چار بالش زرنیش + کسیکہ دست ترا بوسہ داد چون خاتم +

یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکی مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن اللغات چار طاق
چار آسمان نہ طارم نہ سقف مراد نہ آسمان سے یہان حجم بقرینہ لفظ خاتم کے مراد حضرت سلیمان سے
سام نام پہلوان مقتدا المعنی سرداد المعنی شاعر اپنے دل سے کہتا ہی کہ ای دل آبا دشاہ وقت
کی مدح کرین کہ یہ وقت مدح کا ہی اسلیے کہ بادشاہ نے ایسا عالی رتبہ پایا ہی کہ خود بھی شہنشاہ عالم ہی اور
ایسا مرتبہ والا کہ جھنڈا اسکا چار طاق و سقف نہ طارم سے بڑھگیا دیکھو تو آفتاب عالمتاب با این ہمہ
صفات اسنے بھی تو ایسا رتبہ نہین پایا اسکا جھنڈا تو چار طاق ہی تک رہا اور نہ اسکا نہ طارم تک
پہونچا پھر کہتا ہی یہ وہ بادشاہ ہی جسکی بارگاہ کا حلقہ ایک دائرہ ہی جسمین یہ عالم ایسا ہی جیسے دائرہ
مین نقطہ بلکہ نقطہ سے بھی کم پھر کہتا ہی اسکے گھوڑے کا وصف کرنا چاہتا ہون آبتا تو کیسے وصف کرون کہ
خدا کرے اسکی نعل کا کوکبہ ای مثل نگین انگشتری سلیمان کا نہ نگین کے تابع جملہ مخلوق جن و بشر
وحش وطیر وغیرہم سب تھے باد کا لفظ اس شعر مین کہ مرکب سلیمان کی تھی ایسا بلیغ ہی آب اسپ
کی صفت مین کہتا ہی کہ بتا تو ایسا گھوڑا کہ باد ہو کسنے دیکھا ہی کہ جسکی نشست درمیان آب کے روان ہی نشست
مراد سین سے ہی اور جب سین کو درمیان آب کے روان کرینگے اسپ ہو جائیگا یعنے ہوا کیطرح آب پر روان
ہوتا ہی اور ایک دو قدم مین مسافت آٹھ مہینہ کی طی کرتا ہی اسکی یہ صورت کہ چارون نعل اسکے
ہم شکل ہلال کے ہین جس سے مہینہ شروع ہوتا ہی بس ایک قدم مین چار مہینے طی ہوے علی ہذا
دوم قدم مین آٹھ مہینے اور حضرت سلیمان کا مرکب جو ہوا تھی اسکی صفت مین تو غدوہا شہر و رواحہا
شہر ہی آیا ہی یعنے صبح کو ایک مہینہ کی راہ اور شام کو ایک مہینہ کی راہ اب اشعار مدح کے ہین کہ بادشاہ
ایسا ایک سکندر ہی جسکا دارا غلام ہی اور شجاع ایسا جسکی حسام مثل حسام سام کے اور عجب بادشاہ
ہی کہ محمد اسکا نام ہی جسکا ہاتھ ید بیضا ہی موسی کیطرح اور جسکا دم دم عیسی ہی عجب گھر تیرا ہی جو ایوان
کبریاے ازل کا ہی اور عجب تیرا دروازہ ہی جو حریم پردون قدم کی ہی یعنے ایسے مقام و محل والا ہی
پادشاہ عرب کا تیرا ایک غلام حلقہ بگوش ہی اور سردار عجم کا تیرے شہر کے ترہ فروشون یعنے سبزی
بیچنے والون کا گدا جسنے حسن اخلاص سے تیرے ہاتھ کو بوسہ دیا مثل خاتم کے جیسے وہ چوم رہی ہی

آسکے چار بالش نگینہ کے مثل زرین ہو گئے سب صفتون مین تشبیہ تام ہی قولہ ز ار بچہ رومی ابہشتی
زاید + ز بہر خدمت تو آسمان ہفت شکم + چو دید دولت بیدار ت از جہان بگریخت + گرفتہ دست
براد راجل بخیل وحشم + نہ فتنہ ماند و تعدی نہ ظلم ماند و جفا + نہ سقم ماند و تکبر نہ جور ماند و ستم + الم ندید
ز نطق تو زبان استفہام + کزان الم خبرے نیست مبتدا را ہم + زبان بریدہ و تن زرد و روسیہ
باد آنکسے کہ سر کشد از حکم خط تو چو قلم + بکار خانہ گردون ز رفعت در تست + کہ رخت بخت خرد مشتری
بہ بیع سلم + بر آستان تو یک حج و راے صد عمرہ است + کہ پا یگاہ تو آمد چو پیشگاہ حرم + اللغات
بچہ رومی ستارے براد راجل خواب ہی الم رنج نطق گویائی مشتری خریدار و نام ستارہ سعد بیع سلم
قبل پیدا ہونے کسی چیز کا خریدنا اور قیمت دیدینا وراے زیادہ عمرہ بالضم زیارت دیکھے از ارکان
حج المعنی یعنے یہ آسمان ہفت شکم اپنے ساتون شکم سے ہزارون بچے سفید رنگ رومی ہر شب
جنتا ہی تا تیرے خدمتگار ہوئین ایسی ہوس تیری خدمت کی اسکو ہی اب خیال کرو ہر رات اسکے
جننے کو اور انکی کثرت کو کہ کسقدر ہوئی اور وہ بچے رومی ستارے ہین گرفتہ دست براد راجل سبب
نقب دشمن کا ہی یعنے دشمن نے جو تیرے بخت بیدار کو دیکھا تو اپنے خیل وحشم سمیت جہان سے
بھاگ گیا براد راجل خواب یعنی اسے النوم اخ الموت اب فتنہ اور تعدی و ظلم وجفا و سقم و تکبر اور
جور و ستم جہان مین کچھ نرہا سب نکل کے باہر ہوے اے ممدوح تو ایسا خلیق و خوش سخن ہی کہ تیری گویائی
سے زبان استفہام نے کچھ رنج نہین دیکھا یعنے استفہام کو جو پوچھنا اور سمجھنا کسی بات کا ہی اسکو
تیری نطق سے ذرا بھی رنج انتظار کا اٹھانا نہ پڑا کہ دیکھیے نطق اسکی کب جواب دے بلکہ قبل پوچھنے
سے وہ سمجھ کے جواب دیدیتا ہی بلکہ اس الم سے مبتدا کو خبر نہین کہ کیسے اس بات کی ابتدا کرون اسلیے
کہ اگر اسکی ابتدا ہوتی تو مبتدا کو خبر ہوتی اب دعاے بد ہی سرکش کے حق مین کہ جو کوئی سرکشی تیرے حکم
خط فرمان سے کرے خدا اسکو مثل قلم کے زبان بریدہ رکھے اور تن زرد و ای نزار و بیمار اور رسیاہ رو خط فرمان
مراد اس خط سے ہی جو شہبان راعی اپنے گلہ کے گرد کھینچکے جمعہ کی نماز کو شہر مین آتے تھے کہ نہ
اس خط کے اندر کوئی بھیڑیا جا سکتا تھا نہ کوئی بکری اس سے نکل سکتی تھی تیرا دروازہ عالی ایسا

پر رفعت والا ہے کہ کارخانہ گردون مین نظر اُسکی رفعت کے مشتری جیسا ستارہ کہ سعد اکبر ہی اپنے بخت کا
رخت سعادت بیع سلم سے خریدتا ہی اور قبل وجود شی سے قیمت دیتا ہی ایسا اُسکی رفعت پر غش ہی تیرا
آستانہ فیض آشیانہ ایسا مکرم معظم ہی کہ اگر ایک حج اسکا کوئی کرے تو سیکڑون عمرون سے بہتر ہی کہ
جسکے بدون حج کامل نہین ہوتا اسلیے کہ جو تیرے آستانہ کی ادنی و پائین جگہ ہی وہ حرم کی پیشگاہ ہی یعنے
بالاتر اور خاص جگہ قولہ لواے فتح ترا آنچنان نصب کردند + کہ افسر سر غولست طاسک پرچم +

مطلع ثانی

چو ترک امرومہ شد سوار برادہم + سپہر بر سرش افشاند طشتہاے درم + کلاہ نقرہ خامش باختران
مصنوع + قباے اطلس سبزش بکہکشان معلم + رداے عودی او از تریخ زرپاشی + ضیاے
چہرہ او از طلوع صبح دژم + کشاد تابش او تنکہاے یخچہ زر + کشیدہ بر سر او شام سایبان ظلم +
چو چنگ میشود از قرب او دف ولیک رباب + فزون ترست ز سہر دو باتفاق ام + گہی شود چو کمان و گہی سپر گہ تیر +
چو روے و ابروے و زلف زرہ نگار صنم + مگر شہنشہ ہندستان زان نہد ہر سو + ہزار کرسی زرین برین کبود خیم +

مطلع ثالث

چو ماہ من کشد انہ ہند گرد ترک حشم + ز ملک سینہ بر آرد دمار لشکر غم + اللغات فتح کشودن
وز بر نصب بمعنی برپا و زبر غول بواو معروف ایک شکل ہی کواکب سے کہ اُسکو سر غول بھی کہتے
ہین و نوعے از جن کہ جاے جسکی شکل بنجاے طاسک کٹوری پرچم موے سر نیزہ ترک امرو ہلال ادہم
اسپ سیاہ و آسمان و شب نقرہ سیم بگداختہ خام خالص مصنوع صنع کردہ شدہ ہندی کام دار
اطلس جامہ معروف و فلک نہم کہکشان نام شکل کواکب دژم افسردہ یخچہ ژالہ ظلم تاریکی چنگ
نام ساز عراد ماہ خمیدہ دف آفتاب رباب نام ساز و ابر سفید رداے عودی شب تریخ زرپاش
آفتاب ام گروہہا تیر تاریک کرسی زرین کواکب کبود خیم افلاک المعنی یعنے لواے اُسکی فتح کا
قضا و قدر نے ایسی بلندی پر برپا کیا ہی کہ اُسکی پرچم کی کٹوری جو بالاے پرچم ہوتی ہی تاج
سر غول سے ہی جو فلک ہشتم پر ہی دوسرے مطلع کے معنے جب ترک امرو ماہ کا جو ہلال ہی سیاہ ادہم

کہ شب ہی یا آسمان سوار ہوا سپہر نے طشت درم کے جو کواکب ہین اُسکے سر پر نثار کیے کہ ابتک
بکھرے ہوے ہین مطلب یہ کہ ہلال نکلا تو ٹوپی نقرہ خالص کی جو شعاع اُسکی ہی ستارون سے جڑی ہوئی
تھی اور قبا اطلس سبز کی کہکشان سے بوٹہ دار چادر سیاہ اُسکی کہ شب ہی ترنج سے جو مراد آفتاب
سے ہی زرپاش تھی زرپاشی روشنی اُسکی اور آفتاب سے یہ نوجہ کہ نور ہلال کا آفتاب سے ہی
اور ضیا اُسکے چہرہ کی طلوع صبح سے افسردہ تابش نے اُسکی تنگے ترالہ زر کے جیسا دیے تھے جو کواکب
ہین اور شام نے اسکے سر پر سائبان تاریکی کا تانا تھا جب دف سے کہ آفتاب ہی اُسکو قریب ہو جاتا
ہی تو چنگ ہو جاتا ہی ای خمیدہ جیسا کہ اخیر تاریخون مین ہو جاتا ہی لیکن چنگ دف دونون سے رباب
بہت زیادہ ہی بمقتضاے سرود بھی و نفع رسانی بھی اسپر سب گروہون کا اتفاق ہی رباب سے مراد
ابر سفید رحمت سے ہی کبھی کمان ہو جاتا ہی اور کبھی سپر اور کبھی تیر ای تاریک جیسے ابرو اور رو اور
زلف زرہ نگار معشوق کی بس کمان ہنگام ہلالیت اور سپر وقت بدریت اور زلف وقت محاق
اب مصنف کہتے ہین مین جانتا ہون شاید یہ بھی شہنشاہ ہندستان کا ہی کہ جیسے اُسکی نہر و لت
کرسیان زرین ان نیلے خیمون مین آسمان کے پڑی ہین ایسے ہی اُسکی بھی پڑی ہین معنے
مطلع ثالث یعنے جب ماہ میرا ہندوے زلف سے گرد ترک چشم کے لشکر کشی کرتا ہی اور لشکر اُسکے
موے سیاہ تو ملاک سینہ سے لشکر غم کا ہلا کی اُٹھا دیتا ہی **قولہ** شفق مثال بخونناب دل کنم ہر دم ✤
کتابہاے غمش را کتابہاے علم ✤ زہے لبت گہر تر نشاندہ در یاقوت ✤ خطت از غالیہ زنجیر بست
گرد لقم ✤ بستہ تو دل شور بخت ما بریان ✤ ز حلقہ سر زلف تو کار ما درہم ✤ بجز دہان تو ای آفتاب
مہر انگیز ✤ کہ دیدہ ذرہ کہ بیرون ز روبود مدغم ✤ بجز دو زلف تو ای زہرہ ہلال ابرو ✤ کہ دید سایہ کہ
بر آفتاب گیرد خم ✤ کہ آمدی دلنشعہ تیرہ بدر از پی آنکہ ✤ تو ماہی و چہ عجب باشد از مہ آید کم ✤ چو کلک
خسرو ما راست خط سبز لبت ✤ کہ ہر دو بر ورق ماہ میکشند رقم ✤ خدایگان سلاطین محمد تغلق شہ
گزیدہ خانہ ابو المجاہد اعظم ✤ اگر سحاب کف او نمے نمیدادش ✤ تر سمر نشدی از نہال کرم کرم ✤
صبا نہ از تہ عمر تو دست تیرہ ✤ اگر چہ صورت بے خیار صد بر آرد دم ✤ **اللغات** خونناب وہ خون کہ گلے

پانی ہو جاے دم وقت اندک وخون کتابہاے علم وہ نقش جو جھنڈون کے پھریرون پر لکھتے ہین
مثل آیۃ الکرسی وغیرہ کے گہر دندان یاقوت لب غالیہ مو لقم چہرہ بستہ دہن مہر دستی وآفتاب
ذرہ دہن پروین دندان مدغم ہوستہ آفتاب چہرہ تیرہ مکدر ورق ماہ روے ثمر میوہ ثمر بفتحتین
مشہور کرم بالفتح انگور کرم جود و بخشش المعنی یعنے شفق کیطرح جیسے وہ آسمان پر رنگینے پھیلاتا ہی
ہم اُسکی غم کی کتابون کو کتابین علم کی بناتے ہین یعنے رنگین ومنقش ای معشوق عجب لب ودندان
تیرے ہین گویا درہ یاقوت مین گوہر جاے اور جڑے ہوے ہین اور عجب خط ورخسار تیرے ہین گویا
لقم پر غالیہ سے ہین زنجیر پڑی ہوئی لقم رخسار باعتبار سرخ رنگی تیرے بستہ سے جو دہن ہی دل شور بخت
ہمارا انجمن کرتا ہی اور حلقۂ زلف سے کام ہمارا درہم برہم اور پریشان آے آفتاب مہر انگیز بخلاف
اس آفتاب کے کہ قہر انگیز ہی کہ کوئی مقابل نہین ہوسکتا سوا تیرے دہن کے کسی نے کب ایسا دیکھا ہی
کہ ذرہ مین پروین کھوے ہوے ہو کہ وہ دندان ہین اور ای زہرہ ہلال ابرو ایسا کس نے دیکھا
کہ سایہ اپنے خم مین آفتاب کو لیے ہو کہ وہ چہرہ و زلف ہی تو کم بدر کے پاس آیا اور بدر اس کمی سے مکدر نہوا
اسواسطے کہ اُسنے بھی جان لیا کہ تو ماہ ہی پھر اگر ماہ کم ہوے تو کیا عجب ماہ کہین روز تھوڑے ہی ہوتا ہی
جیسے کہ ماہ کی خاصیت ہی مین خیال کرتا ہون تو یہ خط سبز جو تیرے لب پر ہی اور کلک خسرو دونون
ایک سے ہین کہ دونون کی تحریر ورق ماہ پر ہی ماہ سے مراد کاغذ سفید اور وہ خسرو کون ہی یعنے
تمامی سلاطین کا خداےگان محمد بن تغلق اور جملہ خلفاے عباسیہ مین چھٹا ہوا جسکی کنیت ابو المجاہد ہی یعنے
مجاہدان راہ خدا کا باپ اور سب سے اعظم و بزرگتر اور ایسا کریم کہ اگر ابر اُسکے کف نوال کا پانی نہ دیتا
تو درخت انگور کرم کا ثمر رسانی مین ہرگز مشہور نہوتا اب جو کرم فیض رسانی مین مشہور ہی اُسکے
ابر کف سے فیضیاب ہوا ہی مطلب یہ کہ خود کرم اُسکا پرورش یافتہ ہی بس خدا کرے کہ آئینہ تیری
عمر کا کبھی مکدر و تیرہ نہو اگرچہ صورت بدون چار صد کے وہ زنگ کرے چونکہ حرف تے کے چار سو عدد
ہین بے تے کے کرنے سے صورر رہجایگا یعنے قیامت تک بھی مکدر نہو جبان آنکہ قیامت تکو ہرشی فنا
ہوجائیگی کدورت و تیرگی کیسی

در خیالات صبح و شب و تعریف قلم و مدح بادشاہ

قولہ باز کبود یست چرخ بال زنان در ہوا + مار سفید یست صبح مُہرہ زر در قفا + مرغ سر انداز شد
بلبلہ دمساز شد + زاغ سیہ باز شد در قفس انزوا + گرگ سحر نوک دم بر سر جبار زد + کاہوے زرد
اسد با برہ شد در چرا + شاہد رومیست روز امرد ہندیست شب + این متالم بدق وآن بورم مبتلا +
سر و مزاجی ردق آبلہا بر سرش + دق ردو اما کہ نیست آبلہا را دوا + آبلہ جام نیست تا بدمی بہ شود +
انگشتش فدا برگ چنگ آزما + پستہ لبے را نشان ورلیس بادام چنگ + تا دہد ابریشمش فندق
تر را نوا + سوے مہ چاردہ پنج مہ نو فرست + تا سوے پروین رود از شفق تر عطا + یہ قصیدہ
بحر بسیط مین ہے ارکان اسکے مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن اللغات بال زدن اُڑنا مُہرہ زر
آفتاب سر انداز شد ای مست شد بلبلہ صراحی زاغ شب شد بمعنی رفت انزوا گوشہ نشینی
گرگ سحر صبح کاذب نوک بالفتح وبالضم خطا کلب الجبار ایک شکل ہے کہ صبح کو نکلتی ہے آہو زرد
آفتاب اسد برج اسد خانہ آفتاب برہ برج حمل دق کی ورم درازی آبلہا ستارے آبلہ جام حباب
پستہ لب معشوق نشان امر نشانیدن سے بادام چنگ بوجہ مشاکلت ابریشم تار چنگ فندق تر سر انگشتہا
ماہ چاردہ پیالہ پنج ماہ نو انگشتہا پروین وندان شفق تر شراب المعنی یعنے اب ایسا وقت ہے کہ آسمان
تو ایک باز کبود ہے جو ہوا مین چرخ مار رہا ہے اور صبح ایک مار سفید ہے جسکے پیچھے مہرۂ زرد لگا ہوا ہے اور
ظاہر کہ صبح کو آفتاب زرد ہوتا ہے اور آسمان نیلگون بسبب نہ ہونے ستارون کے اور ایک قسم کا
مار بھی ہوتا ہے کہ اُسکے پیچھے گردن کے زہر مہرہ ہوتا ہے غرض صبح کا وقت ہے مرغ شب جو بول رہا تھا
اُسنے نشہ مستی سے سر جھکا لیا اور بلبلہ یعنے صراحی لوگون کی دمساز ہوئی کہ وقت صبوحی کا ہے اور
زاغ سیاہ جیسے چھپا رہتا ہے حسب معمول قفس گوشہ نشینی مین پھر گوشہ نشین ہوا گرگ سحر نے
کہ وہ صبح کاذب ہے دم اپنی سر کلب الجبار پر ماری اور صبح کاذب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کانہ ذنب السرحان گویا کہ وہ دم گرگ کی ہے یعنے کلب الجبار بھی طلوع ہوا کہ یہ صبح کو نکلتا
ہے اور یہ جتایا کہ آہو زرد اسد کا جو آفتاب ہے اور خانہ اسکا اسد برہ کے ساتھ چر رہا ہے یعنے برج

حمل مین ہر روز لو ایسا سمجھو کہ ایک شاہد رومی ہر اور شب ایک امرد ہندی شب کو تو اسوقت مین
دق عارض ہو یعنے کمی اور روز ورم مین مبتلا کہ ہر روز بڑھتا ہو تعجب یہ کہ شب سرد مزاج ہو پھر
دق اسکو کیسے ہوئی اور آبلے اسکے سر پر کیون ہوے یہ تو گرم مزاجون کے خواص ہین اور حال یہ
کہ دق تو اسکی جاتی بھی رہتی ہو لیکن آبلے لا دوا ہین یہ نہین جانتے کہ وہ ستارے ہین اسواسطے
کہ یہ آبلے آبلے جام کے جو حباب شراب ہو نہین ہین جو پھونک مارنے سے اچھے ہو جائین بس اسوقت
مین نغمہ نوا کا چنگ کے رگ پر آزما اور لگا یعنے نغمہ و سرود مین مشغول ہو کسی پستہ لب کا بوسہ بیچھے باد ام
چنگ کے ٹھا اور ظاہر کہ بجانے والا ہر باجے کے پیچھے ہی ہوتا ہو چنگ کی تشبیہ با دام سے بنظر
بستا کلت کے ہو خبر در بزرگ سے کچھ غرض نہین تا ابریشم اُسکا فندق ترکو نوا بخشے یعنے ساز سامان
کہ مراد نغمات رنگین سے ہو فندق مراد اُنگلی کی پورون سے اور ماہ چاردہ کی طرف جو بدر ہو مراد
جام شراب سے پانچ ماہ نو کو جو اُنگلیان خمیدہ ہلال آسا جام اُٹھانیکے وقت ہو جاتی ہین بھیج تو
شفق تر سے جو شراب ہو پروین کو عطا ہو نچے پروین دندان قولہ جام کہ آبست خشک آتش تر دستش
در دہنش خاک باد ار نکند میل نا + زین قدح ار یکدو دم نوش کنی صبحدم + از کف ساقی مہر در حرم کبریا +
عقل تو گیر د کمال جان تو یابد وصال + غم شود ت پائمال دل شود ت پر صفا + مستی جان بایدت میکدہ رو کہ ہست
مطرب او روح قدس ساقی او مصطفا + ور تو بدنیا بہشت میطلبی رو ببین + مجلس سلطان عہد سایہ لطف خدا +

مطلع ثانی

سہ ختنی شب روند آنہما در قفا + سیم طلب در میان زنگی زرین قبا + زردہ شمشاد وش سرکش
سہ تن غلام + آبخور او ہند تا ختنش تا ختا + اللغات آتش شراب دم جرعہ ہندی گمو بنطہ مہر
عشق الٰہی میکدہ معرفت الٰہی سہ ختنی انگشتان مانند مردم ختن سفید شب رو باعتبار روانی بر حروف
آنہا در قفا باعتبار ناخنہا سے مدور سیم طلب بلحاظ کاغذ زنگی زرین قبا قلم سیاہ بوجہ نقش زر زردہ
اسپ زرد مراد قلم شمشاد ای راست سہ تن سہ انگشت آبخور چشمہ ہند دوات تا ختنش تا ختن او ختا
تمام ملک کہ آدمی وہان کے سفید رنگ ہوتے ہین مراد کاغذ سے اور خطاب طا لغت مین نہین ہر

المنی یعنے جام کہ وہ ایک آب خشک ہی اور شکم مین اُسکے آتش تری اور شراب کسواسطے کہ آتش محلول
بجی اسکو کہتے ہین کہ یہی ہی کہ جو ہماری طرف رغبت نہ کرے اُسکے منھ مین خاک لفظ ما بمعنی آب
برعایت لفظ آب کیسا با آب ہی شعر ما بعد قطعہ بند ہی یعنے یہ وہ قدح ہی کہ اگر اس سے صبح ہی صبح
دو ایک گھونٹ تو پیلے لیکن ساقی اُسکا عشق ہو جو حرم کبریا مین پہونچاتا ہی تو عقل تیری کامل ہو
ورنہ شراب سے عقل زائل ہوتی ہی اور جان تیری واصل غم پائمال اور دل پر صفا ہو جاے قبس
اگر تجکو مستی جان کی درکار ہو تو اُس میکدہ مین چل جہان کے مطرب روح قدس ہین اور ساقی
وہان کے مصطفیٰ اور اگر دنیا مین بہشت ڈھونڈھتا ہی جسکا ملنا جیتے جی دشوار تو مجلس سلطان عہد
مین چل جو سایہ لطف خدا کا ہی تا کہے بلاشک بہشت ہی ہر شی موجود مینے مطلع ثانی اگر تو ممدوح کو
وقت تحریر کے دیکھے تو یہی کہے کہ تینون انگلیان تو اُسکی تین ختنی سفید رنگ ہین اور کیسے کہ شب رو
یعنے سیاہ سیاہ حروف پیروان جنکے پیچھے آئینہ کہ وہ ناخن صاف شفاف مدور ہین اور ابتدا زمان
سکندر مین آئینہ مدور ہی بنایا گیا ہی اور ان تینون کے درمیان مین ایک زنگی زرین قبا کہ قلم
منقش سے مراد ہی سیم طلب ہی اور کاغذ سفید یا ایک گھوڑا زرد رنگ ہی شمشاد کیطرح سیدھا اور سرکش کہ
جملہ صفات قلم کے ہین تین تن کا جو وہی تین انگلیان غلام و مطیع جیسا کہ حال قلم کا ہی اور
اسکے پانی پینے کا گھاٹ ہندوستان یعنے دوات اور تاخت اُسکی ایک دم مین ختا تک کہ باعتبار
سفید رنگی کے وہی کاغذ ہی نسخہ مطبوعہ مین ہمند کو نهند لکھا ہی قولہ گہ ز رنج قیرگون فرق کشند بر قمر ٭
گاہ کنند سرنگون در رہ و بحر آشنا ٭ سلسلہ بندہ ز شام بر سحر این ماہ نو ٭ غالیہ سا یدہ دام عاج بدین کہربا ٭
اول او بالی دو نیمہ پنجہ دوم ٭ سوم او چار دہ ہست برین چل گوا ٭ از صد دہقان و گر فگنی اندکے ٭
باقی او در اتوان خود نہ یکے بیریا ٭ تخت گہہ ماہ را خسرو شیرین سخن ٭ دستگہہ شاہ را نو خط فرمانروا ٭
تا نزند بر دلی خشم تو تیر جفا ٭ قوس تراشتر لیست زہرہ بہ بیع وفا ٭ زہرہ دنا تو نزند ہر دو بہم در قران ٭
شد مہ تو منخسف رغم رصد ساز را ٭ زلف تو از روے تاب سایہ خورشید پوش ٭ لعل تو در آفتاب
ذرہ پرورین قفا ٭ اللغات قیر بداد قمر کاغذ بر کاغذ بحر دوات آشنا شنا ورہی سلسلہ سطور شام

مداد سحر کاغذ ماہ نو قلم غالیہ مداد و مام بوشہ عاج کاغذ کہربا قلم تختگاہ ماہ کاغذ خسرو شیرین قلم دستگاہ
جاے دست واسباب جاہ سامان نوخط معشوق سبزہ آغاز قلم قوس ابرو مشتری خریدار وستارہ
کہ خانہ اسکا قوس ہے مہ نو قلم کہ سیاہی اسکا خسوف ہے رغم خلاف عادت تاب پیچیدگی خورشید روے
معشوق لعل لب آفتاب رو پروین دندان رصد ساز منجم المعنی یہ بھی صفت قلم کی ہے
کہ کبھی وہ اپنے رخ سیاہ رنگ سے جو سیاہی دوات سے ہوتا ہے سر اپنا ماہ پر کہ وہ کاغذ ہے رکھتا ہے
کبھی سرنگون ہو کر بر و بحر مین تیرتا ہے یعنے بحر و بر پر فرمان جاری کرتا ہے یا بر کاغذ بحر دوات ہے
کہتے ہین قلم ایک ایسا ماہ نو ہے کہ سحر پر شام سے سلسلہ بندی کرتا ہے کہ یہ صنعت اس ماہ نو سے
دینا بس بعید کہ شام سے سحر پر سلسلہ بندی کر سکے کسواسطے ماہ نو سحر تک رہتا ہی کب ہے بس سلسلہ
اسکا سطور شام سیاہی سحر کاغذ اور عاج کہ یہ بھی کاغذ ہے اس کہربا یعنے قلم زرد و زرین سے ہمیشہ
غالیہ سائی کرتا ہے غالیہ بھی سیاہی یعنے کاغذ غالیہ اپنے بالون مین ملتا ہے آیندہ اشعار صنعت
معما مین ہین یعنے قلم کا اول کہ وہ قاف ہے مال دو کا ہے کسواسطے کہ دال و واو دونون کے
دس عدد ہوے اور دس کو دس مین ضرب کرنے سے سو ہوتے ہین کہ یہی اسکا مال ہے اور
سو عدد قاف کے ہین بس قاف ہوا اور پنجہ کا نصف دوسرا حرف قلم کا ہے بس پنجہ کے ساٹھ عدد
ہوے ساٹھ کا نیمہ تیس جو لام کے تیس عدد ہین اور تیسرے کے چار دہ یعنے چار دہائیان جسکے
چالیس عدد ہین بس میم ہوا کہ اسبات پر یہ چالیس گواہ ہین دو ر چار بھی نہین دوسری صورت
یہ ہے کہ قلم کے کل ایک سو ستر عدد ہین انہین سے اگر اندک کو گرا دیا جاے جو مراد قل سے ہے یعنی
قلیل تو پھر جو باقی رہیگا وہ یکے ہوگا یعنے میم جسکے چالیس عدد ہین اور یکے کے بھی چالیس
ماہ کے تختگاہ کا کہ وہ کاغذ ہے خسرو شیرین سخن ہے یعنے قلم اور بادشاہ کے ہاتھ مین ایک نوخط
یعنے معشوق فرمانبردار الا نوخط اس سبب سے کہ نئے نئے خط لکھتا ہے اور فرمانروائی بھی اسکی ظاہر
اور اسواسطے کہ چشم تیری کسی پر تیر جفا کا نہ لگائے اور دلکو اسکے زخمی نکرے تیری قوس یعنے
ابرو کی زہرہ مشتری ہے بیع وفا کے ساتھ یعنے زہرہ ہر ستارہ کی تیرے خریدار ہے زہرہ اور

ماہ نو دونوں قران مین بس زہرہ کا غذ باعتبار سفید رنگی کے اور ماہ نو قلم اب منجم تعجب مین ہی کہ
اس قران مین ماہ نو کو خسوف کیون ہی اسواسطے کہ خسوف ہلال کا ثابت نہین اور خسوف سیاہی
زلف سے تیم کی زلف تیری جو خیال کرتا ہون تو بحساب کی روسے ایک سایہ ہی جو خورشید
یعنے تیری صورت کو چھپائے ہوسے ہی اور لب تیرے اس آفتاب مین ایک ذرہ ہین کہ مراد دہن
سے ہی اور دندان اس ذرہ کے پیچھے پروین یعنے دندان بس سایہ اور آفتاب اور لعل و ذرہ اور پروین
سب تیری صورت مین جمع ہین قولہ برخ بدر اختران زان شفق آلودہ اند + کز طرف رو دسے روز
زد دسہ تا شد دوجا + خط تو برگرد گل مار شکن در شکن + چشم تو در باغ حسن آہوسے نرگس چرا + مار
سیاہت ہرا مور چہ زرد کرد + وا دمن آمد بدہ شاہ سلیمان لوا + شاہ فلک آستان ماہ ملک آشیان
مہدی عیسی جبین موسی جم اعتلا + آنکہ زفیض عطاش آز گدا شد غنی + وانکہ زفرط سخاش بحر غنا شد
گدا + روز وغا چون گرفت قطرۂ آبی بکف + بحر زسہم آب شد بر تن خود چون ہوا + وقت سخا
برفشاند بکر کف او چو در + پر عرق سرد شد عارض ابر از حیا + ہست فلک رخش او کز کف لک بخش
او + پر زدر ست زرست روے زمین چون سما + اللغات بدر تخلص شاعر اختر اشک شفق
کنایہ خون سے روز رخسار معشوق وجی تاریکی مراد خط سے مار سیاہ خط مور چہ زرد مراد حقیر سے
کہ زرد چیونٹی بہت حقیر ہوتی ہی جم سلیمان قطرہ آب شمشیر سہم بیم عارض رخسار و ابر متفرق
حیا شرم و باران سخت رخش اسپ لک ہندی لاکھ اللغات بدر کے چہرہ پر جو اختر ہین ای اشک
اور شفق یعنے خون آلودہ کہ غایت رونے کی ہی اس سبب سے ہین کہ اب اسکا روز چہرہ ہی اسکے
اطراف سے سیاہی رونما ہوئی یعنے خط نمود ہوا بس بدر کہ عاشق اسکی صورت کا ہی لال آنسو ون
سے روتا ہی کہ اب چہرہ اسکا ویسا صاف وسادہ کب رہیگا خط تیرا تیرے چہرہ سے گرد ایک مار ہی
شکن در شکن ای پیچ در پیچ گرد گل کے اور چشم تیری باغ حسن مین ایک آہو نرگس چرا یعنے نرگس چرنے
والی بڑا مشبہ بہ چشم کا ہی اب تیرے مار سیاہ نے جو خط ہی اپنی خوش نمائی سے مجکو مور چہ زرد بنا دیا ہی
آخر اس بیدادی کی تیری داد شاہ سلیمان لوا ضروری دیگا اور وہ شاہ ایسا ذی رتبہ ہی کہ آسمان

اُسکا آستانہ ہی اور ایسا ماہ ہی کہ اُسکا آستانہ ملک آشیانہ ہی یعنے سب لوگ وہان کے نوری ہین اور
پاک اور مہدی عیسی جبین ہی کہ اندونون کا زمانہ آخر زمانہ مین قریب قریب ہی ہوگا اور سلیمان کا سا
علو و اعتلا رکھتا ہی کہ جن و بشر وحش طیر سب کے پادشاہ تھے کسی نے ایسا علو نہین پایا اور ایسا
فیاض کہ حرص جیسی گدا کہ کبھی سیر نہین ہوتی اُسکے فیض عطا سے غنی و بے پروا ہوگئی اور ایسا
پادشاہ جسکے افراط سخا سے دریا عنا کا گدا ہوگیا ایسی سخاوت اُسنے کی کہ بالکل غنا ہر ایک کو
بانٹ دی سب غنی ہوگئے اور شجاع ایسا کہ لڑائی کے دن جہان اُسنے تلوار پکڑی دریا مارے
خوف کے ایسا پانی پانی ہوا کہ آب مجسم ہوگیا اب معلوم نہین ہوتا ذات دریا کون ہی یہ مضمون
باعتبار تغائر وضعی ذات و جسم دریا کے ہی جیسے ہوا کہ ہر شی کو پہونچتی اور مس ہوتی ہی مگر جسم نظر آتا ہی
ہو ذات اُسکی پھر سخاوت کی صفت ہی کہ جس وقت بحر جود اُسکا دُر افشانی کرتا ہی رخسار ابر کا مارے
شرم کے ٹھنڈے ٹھنڈے پسینون سے تر ہوجاتا ہی یہ برسنا اُسکا نہین ہی بلکہ عرق شرم ہی عارض
و حیا مین کہ بمعنی ابر و باران سخت بھی ہین کیسے ایہام بلیغ ہین یہ فلک اُسکا رخش ہی مطیع و رام
جدھر چاہے اُدھر اُسکی باگ پھیرے ورنہ یہ کسکا مطیع ہی سب اسیکے تابع اور کف لکہ بخش اُسکی
ایسی جسنے روے زمین کو زر کی اشرفیون سے ایسا بھر دیا جیسا کہ آسمان بھرا ہوا ہی اور آسمان
کی اشرفیان ستارے جنکا شمار ہی نہین **قولہ** کفش گداے درش چون فگند میخ نعل * حاتم و تتش
کند حاتم دست سخا * بر سر والی روم چاکر او تاج نہد * بر سر خاقان چین بندہ او پادشا * ای شدہ
ز انعام تو در چمن از زرکشی * دامن خاتون گل پارہ ہفتاد جا * چشمہ خورشید را از دو طرف میرود *
بند کند خیم تو بر سر لاے دجی * گرمی خورشید تو ژالہ فشان ابر شد * خنجر خون ریز تو لالہ فشان
گند نا * گوشہ ایوان تو حاوے ہفت آسمان * بندہ دربان تو خواجہ ہر دو سرا * گرد فضاے
ہر دو گز تو یک حملہ کود * از اثر قہر شد خصم تو گرد فنا * تاکہ بود اوج خور بر سر ایوان ماہ * باد درلوج شرف
مملکت را لقا * ہر مہ یک سال او ہر ت یک دور چرخ * ساعت ہر روز او ہفتہ روز جزا * اللغات
دو طرف مشرق و مغرب لاے ہندی کیچڑ دجی تاریکی خور بہ شید روز ژالہ قطرۂ عرق لالہ خون گندنا

باعتبار سبزی ایوان ماہ سرطان روز جزا قیامت المعنی مہر سخا کا بیان ہی کہ اگر کفش اسکی جو اس
در کا گدا ہی میخ اپنے جوتیکے نعل کی پھینکدے تو یہ حاتم مشہور کیا چیز ہی وہ حاتم جو خود سخا کے
ہاتھ کا ہو اس میخ کو اپنے ہاتھ کی خاتم بنائے خواہ بوجہ بے بہا و بے قیمت ہونے اسی میخ نعل
کے کہ ایک ادنی چیز ہی خواہ بوجہ فخر کے کہ میری سخا نے ایسے دست سخا کے گدا سے یہ انگوٹھی
بنائی ہی اور اکثر نشانی کیواسطے انگوٹھی دیتے بھی ہین اور انسیا عالی رتبہ کہ جاکر اسکا موالی روم
کے سر پہ تاج رکھتا ہی اور خاقان چین کے سر پہ بندہ اسکا بادشاہ ہی ای ممدوح تیرے انعام سے
ایسی زرکشی ہوئی ہی کہ چمن مین دامن خاتون گل کا ستر جگہ سے پھٹ گیا ستر سے مراد کثرت ہی
نہ عدد معین اور گل کے پاس زر ہی بھی جسکو زر ورد کہتے ہین اور دامن بھی اسکا پھٹا ہوا ہی چشمہ
خورشید کو کہ دو طرف سے جاری ہی یعنے شرق و غرب جب سر پہ کیچڑ اند ھیری کی ہو بختی ہی تو احتیاط
و ہشیاری اسکی مینڈھ باندھ دیتی ہی تا بسہولت گذر جاوے اور آفتاب کو مغرب مین ایک اندھیرے
مین بھی آتی ہی جیسا کہ قرآن مجید مین ہی تغرب فی عین حمئۃ ڈوبتا ہی وہ ایک چشمہ گرم دلدل مین
تیرے خورشید یعنے صورت کی گرمی ایک ابر ژالہ فشان ہی جس سے ژالے پڑتے ہین اور ژالے قطرے
عرق کے اور ظاہر کہ خورشید ہی کی گرمی سے بخارات اٹھکے ابر متکون ہوتا ہی اور خنجر خونریز تیرا ایک
گندنا سبز لالہ فشان ہی خنجر کو گندنا و سبز بلحاظ اصالت آہن کے کہا ہی کہ اچھا لوہا نیلگون ہوتا ہی لالہ
بنظر خون تیرے ایوان کا ایک کونہ ساتون آسمان کو گھیرے ہوے ہی ایسا وسیع و فسیح ہی اور جوادلی
بندہ تیرے در کے دربان کا ہی وہ خواجہ دونون عالم کا ہی تیرے گرز نے فضاے نبرد مین ایک ہی حملہ کیا کہ
تیرے قہر کے اثر سے دشمن گرد فنا کی بنگیا یعنے فنا نے اسکی دھول اڑا دی آیندہ دعا تابید ہی
یعنے جب تک کہ آفتاب ایوان ماہ کے سر پہ جو سرطان خانہ ماہ کا ہی بلندی پاتا رہے تیری مملکت
کی بقا اوج شرف مین رہے یعنے اعلی علو شرف مین اور بقا ایسی کہ اسکی جو ایک سال ہو اس کا
ہر مہینہ مدت دورہ چرخ کا ہو کہ وہ ستر ہزار اور پچاس ہزار اور تیس ہزار برس ہین اور اسکے
ہر دن کی ساعت ہفتہ روز جزا کا ہو جو روز قیامت ہی ہفتہ اس سبب سے کہ وہ دن سات ہزار

برس کا ہوگا اسواسطے کہ وہان کا دن دنیا کے ہزار برس کا ہوتا ہی جیسا کہ قرآن مجید مین ہی کالف
سنة مما تعدون خاتم حاتم تصحیف خواجہ کے واسطے سرا کا لفظ کیسا مناسب ہی کہ خواجہ سرا
ہوتے بھی ہین گرد گرد سب تجنیس متن مطبوعہ مین تھی کو مہ یا ضافت لکھا ہی میری دانست
مین یہ اضافت ٹھیک نہین ہی بلکہ یا سے وحدت ضرور ہی ساعت کا لفظ کیسا ایہام بلیغ کے
ساتھ ہی کہ نام قیامت کا بھی ہی

	در فتح قلعہ نگر کوٹ و تعریف و توصیف او	

قولہ چہ پادشاہ جہانگیر عالم بالا + بفرد خانۂ سرد وزیر شد تنہا + کشاد حصن نگر کوٹ را کہ سنگین
بود + کہ شد زمانہ بتاریخ ادخلوا فیہا + زہی حصار کہ ربعی ز حلقۂ در اوست + محیط نہ ربض
ہفت قلعۂ مینا + چہ قلعہ ایست کہ قوسے بود ز رفعت او + فضاے عرصۂ بام رواق او ادنی + چو بام
چشم بلندست و ہمچو مردم چشم + ازان سواد وے آمد میانۂ دریا + نہاد او ز صفا بود وآن صلابت
داشت + کہ مرور انسکندر گرفت نے دارا + برون او ہمہ دیوان منجنیق انداز + درون او ہمہ
حوران آفتاب لقا + کبار او ہمہ جاموس کرگدن گردن + صغار او ہمہ طاؤس عندلیب نوا +
یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلن یا فعلان یا فعلان
اللغات پادشاہ جہانگیر آفتاب فرد خانہ خلوتخانہ سرد سرطان کہ برج آبی ہی وزیر ماہ کہ نائب آفتاب
کا ہی ربع بالضم چہارم حصہ نہا د ذات قلعہ منجنیق معرب من چہ نیک اور وہ فلاخن کے مانند ہوتا ہی
کہ جس سے قلعہ شکنی کرتے ہین جاموس معرب گاو میش المعنی جب پادشاہ جہانگیر عالم بالا کا
لہ آفتاب ہی خلوتخانۂ سرد وزیر کہ وہ برج آبی سرطان خانہ ماہ ہی اور ماہ نائب آفتاب کا گیا
تو قلعہ نگر کوٹ کا کہ نہایت سنگین تھا خواہ سنگ سے بنا ہوا یہ معنی خواہ مراد غایت استحکام سے
پادشاہ زمانہ نے فتح کیا جسکی تاریخ ادخلوا فیہا ہی یعنے داخل ہوا سمین یہ عجب قلعہ ہی کہ اسکی
دروازہ کے حلقہ کا جو چہارم حصہ ہی وہ ان ساتون قلعون مینا کے کہ ساتون آسمان ہوے
نو تون دیوارون کو گھیرے ہوے ہی واضح ہو کہ شرعاً آسمان سات ہین جیسا کہ فرمایا خلق سبع سموٰۃ

طباق کا پیدا کیے اُسنے سات آسمان طبق در طبق آٹھوین کرسی نوین عرش اہلحکما ان سبکو نہ آسمان ٹھہراتے ہین
نواری نہ عرش اور عرش ان سب پر محیط ہی باقی سب آسمان اسکے عمق مین طبق در طبق ہین اور عرش
کی گردش سے سبکو گردش ہی اسلیے خاص چرخ اُسیکا نام ہی باقی مجاز البس اسصورت مین کہ جب
ایک دوسرے کے پیٹ مین ہین دیوار ہونا ایک دوسرے کا ایک دوسرے کیواسطے ظاہر
اسلیے تو بعض کہا ہی اور کیسا قلعہ عالیشان ہی کہ جسکی رفعت سے میدان عرصہ بام محل اوادنی کا
ایک ادنی فرش ہی اب اُسکی بلندی کو غور کرو کہ رواق او ادنی کی بام جب اسکا ادنی فرش ہی تو اُسکے
بام کی بلندی کہانتک ہوگی اس شعر مین اقتباس ہی آیہ کریمہ سے فکان قاب قوسین اوادنی یعنی رہا فرق
دو گوشہ کمان کا یا اُس سے کمتر کا اور وہ قلعہ مثل بام چشم کے بلند ہی اور بام چشم ابرو اور خود اسمین
ایسا جیسے مردم چشم اسی سبب سے سیاہی اسکی درمیان دریا کے ہی حاصل یہ کہ یہ قلعہ دریا مین واقع
ہی ایسا جیسے کہ مردم چشم کے گرد سفیدی بمنزلہ دریا کے ہی اور خود اُسمین ایسا جیسے آنکھ کی پتلی یعنی
بسبب رفعت کے آنکھ کا سا تارہ نظر مین آتا ہی اسکی بنیاد تو صفا سے ہی لیکن سختی و مضبوطی اسمین
ایسی تھی جسکی وجہ سے نہ سکندر نے اسکو لیا نہ دارا نے ہر چند بڑے اولوالعزم تھے کہ سکندر بر و بحر
سب پر محیط ہو گیا تھا باہر سب تو اُسکو دیو منجنیق انداز گھیرے ہوے ہین دیو باعتبار جسامت و
تنومندی اور اندر بالکل حورین آفتاب لقا بھری ہین جو کبار وہان کے ہین وہ تو سب ایسے ہین
جیسے جاموس جنکی گردنین گینڈے کی سی ہین اور لڑکے وہان کے سب طاؤس کیطرح زیبا خوش
لقا اور عندلیب نوا ای خوش شمایل خوش آواز **قولہ** فریق او ہمہ سر خیل کاروان جحیم + طریق او ہمہ
بر جادہ تباہ راہ فنا + سگان او ہمہ شیران آسمان بیشہ + کسان او ہمہ غولان اژدہا سیما + بزین جہاد
معظم شہنشہ عالم + بشب در آمدہ باصد ہزار عز و علا + قطار موکب اقبال ده توجہ روے +
سوار لشکر ارواح در فضاے قفا + صفی کہ چون مژہ در پیش حاجبان معرفت + ہزار در کوکبہ ہر کوکبہ
ہزار لوا + زدود و مشعلہا منعقد شت بر مہ تیرہ + سواد آیت اسری بعبدہ لیلا + ستاحد از سہیل و
کلاہدار قمر + نسیا ہدار سپہر و کلاہدار خدا + **اللغات** جحیم نام دوزخ توجہ روشنے رد بردن موکب

از دو لی کا لشکر از دوج ملایک حاجب ابر د دربان کوکبہ لشکر تیغ عطارد و منشی فلک المعنی یعنے جو
زین دہان کے تھے سب سردار قافلہ جحیم کے تھے یعنے کافر اور طریق اُن سبکا موافق حد شاد کے
ای سزاے شرعی پادشاہ کی اُنکو راہ فنا کی تھی ای سب گردن زدنی یا راہ اُن سب کی شاہراہ
فنا کی حد تھی یعنے سب کشتہ ہوئے گئے وہانکے سب شیر جنکا بیشہ آسمان باعتبار بلندی قلعہ
اور کتنے بنظر کفر اور آدمی وہان کے سب غول اژدہا صورت سیما نشان سجدہ کو کہتے ہین لیکن
یہان جزسے ارادہ کل کا ہی جو صورت ہو ایسے قلعہ معظم پر شہنشاہ عالم رات مین ہزارون غز و غلا
کے ساتھ داخل ہوا اس کیفیت سے کہ سامنے تو قطار لشکر اقبال کی تھی کہ اردلی مین حاضر
تھا اور پیچھے کی فضا مین لشکر ملایک کے سوار اور وہ صف جو پلکون کیطرح سامنے حاجبون
کے بھی ہزار لشکر تھے اور ہر لشکر ہزار ہزار نشان والا پس ہر نشان والے کی فوج کیسی بیشمار ہوئی
اسواسطے کہ صاحب نشان افسر ہی ہوتا ہی لہذا افسرون کی فوج لاجرم بے تعداد فوج ہوئی اور
مشعلین جو روشن تھین بسبب شب کے اُن مشعلون کے کاجل سے عطارد منشی فلک نے سواد
آیت سبحان الذی اسرے بعبدہ لیلا کی ماہ پر لکھی تھی پاک ہی وہ جسنے سیر کرائی اپنے بندہ کو رات مین
اور ماہ مین سواد ہی بھی سہیل اُسکا سلاحدار تھا سلاحداری سہیل کی باعتبار اسکے کہ یہ ستارہ
یمن کا ہی اور تیغ یمانی مشہور اور کلاہدار ماہ بنظر گولائی کے اور سپاہدار سپہر بلحاظ کواکب
سپہر مین بھی سپہ موجود اور خدا تو نگہدار ہی ہی قولہ سنان کشیدہ عطارد کہ ای فلک سجدہ ✤ زبان
گشادہ زبانا کہ ای زمانہ دعا ✤ زبان تیغ بخون حسود شہ سیراب ✤ دہان فتح بشکر جمال شہ گویا ✤
بتن متابع شرع محمد مرسل ✤ بدل مطاوع امر خلیفۂ دنیا ✤ ابو الربیع سلیمان عہد مستکفی ✤ مدار شرع
نبی شمع دودہ خلفا ✤ امام حق کہ شد ادراحمد تغلق ✤ بدل غلام بہ تن چاکر و بجان مولا ✤ از جہان
کشا یہ بود بنام دوام ✤ نگر مدینہ طراز ذ بود کسان ورا ✤ زہی عطاے تو پیرایہ ہفت اقلیم ✤
جہی لواے تو سایہ ہفت آسمان مرحا ✤ اللغات سنان مراد سنبلہ سے کہ خانہ عطارد کا ہی جسکے خوشہ
مین سنان ہی بمصداق قول جامی رح شعر چو خوشہ پرورد صد دانہ در بر ✤ بہر دانہ رسد تیغیش بر سر ✤

جسکی ہندی تیونکر ہی لیکن ذو النون مصرعون کے آخر سے محذوف ہی زبانا نام ایک منزل کا اٹھائیس
منزلوں قمر سے کہ اسکے طلوع کا وقت وقت قبول دعا کا ہی مطاوع فرمانبردار مستکفی لقب خلیفہ
معنی کفایت کنندہ باموردودہ خاندان او رکاجل پیرایہ زیور وجامہ مرعا چراگاہ نہ مرعانہ آسمان المعنی
یعنے بلاحظہ اس علو وعظمت شاہ کے عطارد وفلک سرکش پر ستبلہ سے نیزہ تانئے ہوے تھا کہ ای
فلک سجدہ کر اور زبانا جو وقت قبول دعا کا ہی زمانہ پر زبان کھولے ہوے کہ دعا کر خاموش کیون ہی
کہ وقت اجابت ہی صورت سجدہ کی خمیدگی فلک سے ظاہر اور کشادہ وکشیدہ اور زبان وزبانا
اور زمانہ کیسے الفاظ عمدہ پر صنایع جمع ہین فافہم وتمق زبان تیغ کی جسکی ہندی پیلہ ہی وہ تو
دشمن کا خون پی پی کے سیراب ہوگئی مگر وہان فتح کا شکر جمال شاہ مین گویا ہی کہ شکر خدا کا
جو مین نے جمال شاہ کا کہ مدت سے مشتاق تھی دیکھا اور بادشاہ کیسا کہ تن سے تو تابع شرع
محمد مرسل کا ہی تن اسلیے کہا کہ تن ہی مکلف تکلیفات شرع کا ہی تا وجود اپنے اور دلسے فرمانبردار
امر خلیفہ دنیا کا اور خلیفہ کون الوربیع سلیمان وقت جسکا لقب مستکفی باللہ ہی اور مدار شرع
نبی کا کہ شرع گرد اسکے پھرتا ہی اور کہین جگہ نہین پاتا اور راور جو خلیفہ گذرے سب کے خاندان کی شمع ہی
دودہ مین کیسا ایہام الطف ہی برعایت شمع بمعنی کاجل آور یہ جو بادشاہ محمد بن تغلق ہی اس
خلیفۂ امام حق کا دل سے غلام اور تن سے چاکر اور جان سے مولا ہی ای بندہ آور حکم ہی کہ اگر
بادشاہ کوئی قلعہ فتح کرے تو امام کے نام ہو اور جو کوئی شہر بساکر آراستہ پیراستہ کرے تو وہ
اُسکے آدمیون کے واسطے ہی یعنے بادشاہ کے عجب تیری عطا ہی جو پیرایہ بند ہفت اقلیم کی ہی
ای لباس وزیور کہ سامان آرایش ہی اور عجب تیر انشان کہ نودن چراگاہ پر سایہ نگار ہی ای سایہ
انداز کہ وہ نو آسمان ہین چراگاہ باعتبار سبز رنگی اور نیز بلحاظ لبعض اشکال فلکی جیسے برہ ثور
جدی بند کا لفظ پیرایہ بند مین برعایت پیرایہ کہ جامہ کے معنی بھی اسکے ضمن ہین ہن کیسا ملیح ہی
قولہ بساط بارگستہ صد چو اطلس گردون + غلام پائیگہت صد چو پادشاہ ختا + فروغ سایۂ
چتر سیاہ تو خورشید + فرود پایۂ تخت بلند تو جوزا + بدان خدا سے کہ ہر صبح افسر یا تخت +

نهاد بر سر این چرخ لاجورد قبا + که او بسیر و بور فراق حضرت شاه + بتار ماند و پود از ردای
عشرت ما + ز دور چرخ بدوران شاه میخواهد + که پیش بند نگردد ز آفتاب جدا + همیشه تا که ز دوران
کلاه زر پوشد + قبای سبز مرصع شب سیاه ردا + هزار سال لقا پادشاه عالم را + ولیک
ساعت آن سال ضد صد روز جزا + بجا قبهای جهان گوشوارهٔ جان باد + شمار این سی
یکدانه لولوی لالا + الانجاست اطلس نام پارچه اطلس گردون فلک نهم که نقوش ستارون سی
صاف ہی پایگاه صف نعال بدان مین باقسمیه ہی افسر یاقوت آفتاب لاجورد قبا سبز قبا سیر بالفتح
روانی دجور یاد مغرب پیش ای پیش ازین بدر مصنف آفتاب شاه کلاه زر قمر مرصع باعتبار
کواکب حلقها جمع حلقه یکدانه لولو در یتیم لالا روشن المعنی یعنے اطلس گردون تو ایک ہی ہی
تیری بارگاه کی ایسی ایسی سیکڑون بساط ہین اور تیری صف نعال مین جو جوتیان اُتارنے کی
جگه ہی خطا کے سے پادشاه صد ها غلام کیطرح کھڑے ہین تیرا چتر سیاه ایسا روشن ہی که یه آفتاب اُسیکی
جھلک ہی اور تیرے تخت بلند کے پائین مین جوزا مثل چاکرون کے کھڑا ہی جوزا ایک شکل ہے فلک پر
تلوار حمائل کیے چوبدست ہاتھ مین سے لیے اوپر کو اُٹھائے جیسے کوئی کسیکو مارنا چاہتا ہو دو کمر سیون سے
بڑی ہی گویا جوزا تیری بارگاه کا چوبدار ہی بعد کے دو شعر قطعه بند ہین یعنے قسم ہی اُس خدا کی کہ
ہر صبح تاج یاقوت کا جو آفتاب ہی اس چرخ سبز قبا کے سر پر رکھتا ہی یعنے ہر صبح آسمان کو تاج یاقوت
بخشتا ہی آینده جواب قسم کا ہی ایسی دبور فراق دربار پادشاه کی چلی که ہماری ردائے عشرت کا تانا
بانا سب برباد و تار تار ہو گیا یعنے عشرت کا سامان کیا معنی چادر تک بھی نه رہی اب بدر دور چرخ
سے دور پادشاه مین یه سوال کرتا ہی که اب تک مقابله آفتاب سے جدا رہا سو رہا آینده کو اس مقابله سے
بدا نه ہے جیسے بدر تمام رات مقابل آفتاب کے رہتا ہی اسلیے که مین ہمیشه بدر ہون نه بدر یکشبه بس
ہمیشه اُسکے پیش ہی رہون آگے دعائے تابید ہی یعنے ہمیشه جب تک قبا سبز مرصع شب سیاه ردا کی
کلاه زر کی پہنے شب کی سیاه ردائی ظاہر قبا سبز مرصع باعتبار آسمان و کواکب کے اور کلاه زر ماه
کہ زرد معلوم ہوتا ہی پادشاه عالم کی ہزار سال بقا ہو لیکن ایسے ہزار سال که ہر ساعت اُسکے سال کی

روز قیامت سے دو کوبے ہو اور جہان کے حلقون اور گروہون مین شماران تین یکدانہ گوہر کا جو تین اشعار مین یکدانہ ای در یتیم تو لولو روشن ست گوشوارہ سبکی جا انکا ہووے اوپر دوسرے شعر مین چتر سیاہ کو سیاہ متن مین لکھا ہی حالانکہ کئی جگہ چتر سیاہ عباسیون کا مذکور ہو چکا ہی اسلیے کہ خلفاے عباسیہ کی پوشش سیاہ ہوتی تھی چتر بھی سیاہ ہوگا اور سیاہ پوشی انکے عبا کی رعایت سے ہی کہ یہ بھی آل عبا کہلاتے ہین دوسرے چتر سیاہ بمعنی ہی اور نیز متن مین سی ویکدانہ بدون لکھا ہی اور محشی نے بھی اسیکو اختیار کیا ہی اور سی ویک لکھا ہی حال آنکہ اشعار کل سے ہین نہ سی و یک بس میری سمجھ مین سی باضافت موصوف اور ایکدانہ لولوے لالا صفت ہا کہ موافق اسیکے ہین نے معنے لکھے ہین

در مدح سلطان محمد تغلق و توصیف ستارگان

قولہ برسر چاہ زہرہ بین آہوے زرنگار را ✤ میل سوے کمان نگر ترک سنان گذار را ✤ برسر طاس آبگون سوے سراے مشتری ✤ رقص کنان ودان نگر ساغر زر نگار را ✤ رومی روز را از سر رفت کلاہ زر شدہ صدرہ نسیج یکشبہ شاہد زنگبار را ✤ نقطہ زر دتا شود بر ورق سحر رقم ✤ ابر کہ بدست آوری جیدن قلم آن نگار را ✤ خیز کہ لالہ زار شد سبزہ فشاند نسترن ✤ رو تو ز لالہ بر فگن سنبل تابدار را ✤ ہیچ سفینہ جان بلب آمدہ در محیط غم ✤ این ہمہ ہست از تو ام نیست رجا کنار را ✤ بسکہ حل شدہ سوی قند گہر روان شود ✤ گر تو سوے شکر برے ساغر خوشگوار را ✤ بدر پر از شفق کند این دو ستارہ را ز غم ✤ گر تو شکر فشان کنی لعل ستارہ بار را ✤ مار سیہ چو حلقہ زد گرد مہ تو لاجرم ✤ حرز بقاے خود کنم حضرت شہریار را ✤ یہ مدح بھی بحر رجز مین ہی ارکان اسکے مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن **اللغات** چاہ زہرہ برج عقرب کہ خانہ وبال زہرہ کا ہی بین نام ساز مناسب زہرہ کہ لولی فلک ہی آہوے زرنگار آفتاب کمان برج قوس ترک سنان گذار آفتاب طاس آبگون فلک سراے مشتری برج حوت ساغر زرنگار قمر کلاہ زر آفتاب صدرہ بالضم پیراہن نسیج بافتہ زنگبار شب شاہد اسکا قمر نقطہ زرد آفتاب لالہ زار شفق سبزہ مراد فلک سے ورنگ اسپ نسترن ستارہا لالہ رخ سنبل زلف سنبل حل شدہ شراب عقد گہر دندان شکر لب شفق سرخ رنگ دو ستارہ چشم مار سیہ زلف حرز تعویذ الغی ...

ایسا وقت ہی کہ آہو زرنگار آفتاب سر چاہ زہرہ پر ہی جو برج عقرب خانہ وبال زہرہ کا ہی اسکے سر سے
پر ہی اور اُس سے نکل کے رغبت برج قوس کیطرف رکھتا ہی ترک سنانی گذار بھی وہان [illegible]
سنان شجاع جسکی کوئی تاب نہین لاتا اور ابن طاس نیلگون پر کہ مراد آسمان سے ہی ساغر زرنگار
یعنے ماہ ناچتا اور دوڑتا مشتری کے گھر کیطرف جو قوس ہی چلا جاتا ہی رومی جو روز کا ہی کنایہ روز
سے ہی حسب اضافت بیانی اسکے سر سے کلاہ زر کہ وہ آفتاب ہی اُتر گئی یعنے دن نرہا آفتاب
ڈوب گیا جسوقت کہ پیراہن بافتہ ایکشب کا شاہد زرنگبار نے پہنا کہ وہ ہلال یکشبہ ہی اور زرنگبار
شبا یعنے شب ہوئی ہلال یکشبہ روشن ہوا بس نقطہ زر وجب تک کہ ورق سحر پر رقم ہو یعنے
آفتاب نکلے تب تک یہ ہو کہ اُس نگار کو ڈھونڈھ جو معشوق ہی شاید کہ قلم کیطرح تیرے ہاتھ
مین آجاوے اور شب تیری بڑی عیش سے گذرے آسوا سطے اُٹھ کہ لالہ زار یعنے شفق
بجا تار ہا اور سبزہ یعنے فلک نے نسترن جو ستارے ہین پھیلا دیے بس اب تو چل اور سنبل تابدار
کو رخ لالہ سے ہٹا یعنے زلف کو رخ معشوق سے اُٹھا مین ایسا محیط غم مین ڈوبا ہون کشتی کیطرح
جان میری لب پر آگئی ہی اور یہ سب تیری بدولت ہی جس سے مجھے یہ امید نہین کہ کبھی اس محیط
کے کنارہ جا لگون ای محبوب اگر تو ساغر خوشگوار کو اپنے شکر یعنے لب کیطرف لیجائے تو ایسا ہو کہ گویا
بسد حل شدہ جو شراب سرخ رنگ مثل مونگے کے ہی عقد گہر کی طرف روان ہوے عقد گہر دندان
بسد مرجان آور ای محبوب اگر تو اپنے لعل ستارہ بار کو جو لب ہین شکر افشان کرے کہ مراد تکلم سے ہی
تو بدر اپنے دونون ستارونکو کہ وہ آنکھین ہین شفق یعنے اشک سرخ غم سے بھرے تیرے ماہ کے
گرد جو چہرہ ہی مار سیاہ حلقہ زن ہو رہا ہی کہ وہ زلف ہی ایسی صورت مین مجکو اپنی بقا و زندگی محال
معلوم ہوتی ہی لاجرم اپنی بقا کی حفاظت کو تعویذ مدحت پادشاہ کا بناون کہ اُس سے ہر کسیکو
ہر حال مین پناہ ملتی ہی قولہ حاکم طول و عرض ارض آنکہ ہزار طعنہ زد + نعل سم سمند او بتاج سفید
یار را + والی عرصہ جہان شاہ محمد آنکہ زد + بر سر طاق آسمان خیمہ اعتبار را + ای بہ نثار بزم تو
مطرب فلک + در لگن زمردین گوہر بیشمار را + ہشتم ہفتخوان چو شد کاسہ خوان مجلست بہ شہمون

نگون کنند حاسد گرگسار را ٭ دائرۂ فلک کم از نقطہ فتاد درمیان ٭ عرصہ چو داد قدر تو صحن سرائے
یار را ٭ شب ز سر ہلالت از سلسلہ بر سحر نہد ٭ مہ ز قصب امان دہد چادر مستعار را ٭ در بر بسر
جائے مین زنگی زرد جامہ را ٭ سیم بزیر پائے بین ترک سیہ عذار را ٭ قہر تو گر خواص را منع کند
کجا بود ٭ میل برادر اجل زادہ گوکنار را ٭ روئے زمین براستی کلک تو کرد آنچنان ٭ میش ندیدہ
کس بچین زنگی زلف یار را ٭ اللغات سفید یار شاہ پہلوان مطرب فلک زہرہ لگن زمردین فلک
گوہر ستارے ہفتخوان وہ جو رستم نے سات منزل مین دیوون کی ضیافت کی تھی ہفتون اسپ
بار بار عام شب سیاہی ہلال قلم یا انگشت سلسلہ سطور سحر کاغذ چادر مستعار روشنی ماہ سیم کا قدر ترک
قلم برادر اجل خواب زادہ گوکنار افیون المعنی یعنے وہ شہر یار حاکم طول وعرض زمین کا ہو ای
کل زمین کا اور ایسا شہر یار جسکی سمند کے نعل سم نے ہزارون طعنے تاج سفید یار پر مارے اور
وہ شہر یار حاکم میدان جہان کا ہے کہ نام اُس شاہ کا محمد ہی اور ایسا شاہ کہ جسکے اعتبار کا خیمہ سرپر
طاق آسمان کے کھڑا ہی یعنے عالم سفلی کیا اعتبار اُسکا عالم علوی تک پہونچا ہی ای ممدوح تیری بزم
کے نثار کیواسطے زہرہ مطربہ فلک نے گوہر بیشمار کہ ستارے ہین لگن زمردین فلک مین بھرے
ہین تا وہان جاؤن اور اہل بزم پر نثار کرون ہفت خوان رستم کے تو مشہور ہین مگر آٹھوان اُسکا
تیرے مجلس کے خوان کا ایک کاسہ ہی مقابل اُن ساتون کے گر اس کہنے پر میرے حاسد حسد کرے تو
اُس گرگ سار کو تیرے ہی گھوڑے کا شیر نگون کرے یہ دعا ہی حاسد کے حق مین گرگسار ای مثل
گرگ گرگ کی ہندی گینڈا اور سار بمعنی مانند بہ رعایت شیر و اسپ حاسد کو گرگ کہا ہی تیری قدر نے
جب اپنے سرائے بار عام کے صحن کو عرض وبیش کیا تو دائرہ فلک کا اُسمین ایک نقطہ برابر بھی
نہ پڑا نقطہ سے بھی کم ہوا ایسا اُسکا صحن وسیع ہی معمول ہی کہ چاند سے قصب یعنے کتان تار تار ہوتا ہی
اور قصب کا کاغذ بھی جتنا ہی بس اگر شب یعنے سیاہی تیری سر ہلال قلم یا انگشت سے سلسلہ
سحر بیور رکھے یعنے سطرین کاغذ پر لکھے تو پھر قصب کے کاغذ سے ماہ اپنی چادر مستعار روشنی کو
جو آفتاب سے عاریت لی ہی امان دے یعنے اُس روشنی کی جو قصب کو پارہ پارہ کرتی ہی قصب

امان ہو جاوے کہ پھر آفتاب چھپین سکے اور پھر دست فیاض کی بغل مین دیکھ تو زنگی زرد خامہ قلم کو
کیسی جگہ ملی ہی تو اسکو ایسا جان کہ ایک ترک سیہ عذار ہی جسکے پائون عنبر کے نیچے سیم ہی ترک سیہ عذار
باعتبار سیاہی نوک قلم کے سیم باعتبار سفیدی کاغذ قہر تیرا اگر خواص کو منع کرے گو خواص مہل
نہین رہ سکتے جو جسکا خاصہ ہی وہ ضرور ہی عمل کرتا ہی مگر تیرے قہر کی ممانعت سے زادہ کوکنار کا
جو افیون ہی کہ ازبس خواب آور ہی جیسے افیونی کی پینکی مشہور ہی ہرگز برادر اجل کی طرف کہ
خواب ہی رغبت نکرے جیساکہ خواب کی تعریف مین النوم اخ الموت آنحضرت نے فرمایا ہی
تیرے کلک نے تمامی روے زمین کو ایسا سیدھا کر دیا کہ ابتک چین زنگی زلف یار کی ہو گئی
سو ہو گئی اب آیندہ کو ممکن نہین کسواسطے وہ بھی سیدھی ہو گئی بنظر اسکے کہ شاہ راستی پسند ہی
حال آنکہ چین زلف زنگیون کی خلقی ہی کہ سب کے بال گھونگروال ہی ہوتے ہین انکی سرشت
یہی ہی قولہ روکہ ز مفلسی بجز تیغ تو نیست در جہان + قطرہ آب در جگر دشمن دلفگار را + تاکہ
خزان سوے رزان در دہد آب زعفران + پر ز ورست زر کند دامن سبزہ زار را + تا بجبال
در تموز ابر چہ بحر شعر من + رشتہ پر ز در کند سوزن نوک خار را + تا دم سرد زمہریر از رشحات منجمد +
قبہ سیمگون کند قلہ کوہسار را + باد بہ تیغ تو رہین ملک سرے و ملک دین + تا بخلیط شارعان منع
کنند جار را + تا دل سال سال و مہ از نسمات لطف حق + غالیہ در دہن نہد زاہد روزہ دار را +
صحن تو باد جلوہ گر روضہ ہشت باب را + خلق تو باد طعنہ گر بوے خوش بہار را + تاکہ عروس نظم را
جلوہ کنند راویان + بہتر ازین نیافت کس دانہ گوشوار را + **اللغات** تا انتہائیہ ہی سوے
ترکی ہین بمعنی آب زعفران زردی درست زر برگ زرد جبال کوہسار تموز گرمی اور کنایہ قطرات
سے زمہریر کرہ سردی منتہاے کرہ ہوا معنے لفظ زم سرماے سخت و ہریر کنندہ رشحات منجمد ژالہ
و یخ و برف خلیط شریک ملک شارعان اہل شرع جار ہمسایہ دل سال رمضان کہ خلاصہ
ایام است نسمات بادہاے نرم المعنی بیان دشمن ممدوح کا ہی کہ وہ ایسا مفلس ہی کہ سواے
تیری تیغ کے کہ یہ تو ایک قطرہ آب اُس دل افگار کے جگر مین ہی اور کچھ نہین ہی تو جا اپنا کام کر

آب دعا تابید ہی جب تک خزان انگوروں کیطرف آب زعفران رواں کرے یعنے انگور زرد کر اور بدامن سبزہ زار کو اشرفیوں سے بھرے یعنے زرد زرد پتے درختوں کے گریں کہ یہی عمل خزاں کا ہی اور جب تک پہاڑوں مین ایام تموز سے ابر باغنہ جگر میرے شعر کے سوزن نوک خار کو رشتہ پر در کرے یعنے قطرات نوک خار پر ایسے معلوم ہوں جیسے موتیوں کی لڑی اور جب تک دم سرد زمہریر کا اوسے اور برف برسا برسا کے قلہ ای چوٹی پہاڑوں کو خیمہ سیگون بنائے تب تک تیری تیغ کے رہن مین ملک سری و ملک دین کا رہے بے شرکت کے اور جب تک شارع شریک ملک کے ہوتے ہمسایہ کو خرید مکان سے منع کرین اور جب تک عدل سال کا یعنے ماہ رمضان سال و ماہ ای ہمیشہ خوشبو و لطف حق سے زاہد روزہ دار کے دہن مین غالیہ رکھے ای خوشبو کرے جیسا کہ فرمایا بوء دہن روزہ دار کی بو مشک و زعفران سے اشرف و بہتر ہی تب تک صحن تیرے گھر کا ایسا ہو جو فی نفسہ یہ معلوم ہو کہ روضہ ہشت باب کا جلوہ گری کر رہا ہی اور باغ جنت کا کھلا ہی اور خلق تیرا طعنہ زن بوے خوش بہار کا ہو شعر آیندہ مخزیہ ہی کہ جیسے شعر اعروس نظم کا جلوہ کر رہے ہین کسی نے اس سے بہتر دانہ یعنے موتی گوشوارہ کیواسطے نہین پایا متن مطبوعہ مین اس شعر کو یاد بہ تیغ تو رہین ملک سرای ملک و دین لکھا ہی میرے دانست مین ملک سری و ملک دین ہی آیندہ ناظرین اہل فہم کی راے مین جو گذرے

در مدح پادشاہ ہند متضمن بر جرخیات

قولہ غرابی کز دہن انداخت دوش آن بیضہاے زر * بر بودش از قضا ناگہ عقاب آتشین شہپر * خروس آنگہ خروشان شد کہ این نہ بال طوطی را * نہان شد باز طاؤس از نہیب باز زرین پر * درون بلبلہ خوش شد مدارای حور در بندش * کہ آن مرغیست فردوسی کہ دارد در دہان کوثر * سپید جام زردی را ازان برطاس سبز آرد * کہ از دست سیہ چشمان ہبب گیری می احمر * زفرق زنگی گریان فتد دستار سیمابی * چو باز آن رومی خندان نہد بر سر کلاہ زر * بدست آرای صنم جامی کہ در میخانہ شادی * یکے خشت سر خم بہتر از صد تاج اسکندر * غنیمت دار این دم را

کہ دور جام مینا سے * بہ شہ دارش ماند نے دارا نہ قیصر تن ماند و نے قیصر * گذشت نامرادی نیست الا صحبت و دنیا * بہشت
جاودانی نیست الا حضرت داور * ولیعہد امام حق محمد شاہ بن تغلق * کہ ظل رایت رایش بود چون صد شہ خاور *
یہ بحر ہزج مین ارکان اسکے مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن **اللغات** غراب شب بیضہا
زر کواکب عقاب آتشین شہپر آفتاب نہ بال طوطی فلک باز بمعنی بار دیگر و بمعنی مرغ معروف طاؤس شب
نہیب امالہ نہاب بمعنی غنیمت باز زرین پر آفتاب جور معشوقہ کوثر شراب سپیدہ صبح جام زرد آفتاب
طاس سبز فلک سیہ چشمان معشوقان زنگی گریان شب باعتبار کواکب یا شبنم دستار سیمابی ماہ رومی
خندان صبح کلاہ زر آفتاب کنشت بضم اول وکسر ثانی معبد یہودان وجاے پرستش گوکان شہ خاور
آفتاب **المعنی** یعنے غراب شب نے جورات وہ بیضے زر کے اپنے دہن سے اُگلے تھے کہ وہ کواکب
ہین ناگہان گردش فلکی سے عقاب آتشین شہپر اُنکو چھین لیگیا یعنے آفتاب متن مطبوعہ مین بجاے
غرابی غزالی لکھا ہی ایسے ہی محشی نے بھی اب کوئی کہے کہ غزال کے انڈے کب ہوتے ہین اور
اگر یہ کہا جائے کہ انڈا دہن سے کب ہو سکتا ہی لیکن کوا اکثر اور پرندکے انڈے اُٹھا لاتا ہی
اور تشبیہ ادنی مشابہت مین درست ہو جاتی ہی اُسوقت مرغ صبح نے شور کیا کہ اس طوطی نو بازو
والی کا جو ایک طاؤس تھا لوٹ باز زرین پر آفتاب سے پھر چھپ گیا طوطی آسمان نو بازو باعتبار
نو طبق طاؤس ہیئت شب کی مع ماہ و انجم کے درون بلبلہ کا بہت ہی اچھا ہی کسواسطے کہ اسمین
شراب طرب افزا بھری ہی بس اے معشوقہ اُسکو بند و مُہر مین مت رکھ اسلیے کہ وہ ایک مرغ فردوسی ہی
جسکے منھ مین کوثر بھرا ہی یعنے شراب یہ سپیدہ صبح کا جو جام زرد آفتاب کو طاس سبز فلک پر نمود کرتا ہی
اس سے یہی اشارہ ہی کہ سیہ چشمون یعنے معشوقون کے ہاتھ سے شراب سرخ لبون تک پہونچا
فرق زنگی گریبان سے جو شب ہی اور گریان باعتبار کواکب یا شبنم کلاہ سیمابی گر جائیگی کہ یہ کلاہ ماہ ہی
جب رومی خندان اچھے آفتاب کلاہ زر کی پھر سر پر رکھیگا بس اے صنم ایک جام ضرور اپنے ہاتھ
مین لے اور ہمکو کیف و سرور مین لا کسواسطے کہ میخانہ شادی مین ایک خشت سر خم کی سیکڑون
تاج سکندر سے بہتر ہی اسلیے کہ سکندر کسیوقت امور مملکت کے غم سے خالی نہین گو سکندر ہی ہو گیا

اور شراب سارے غمون کو غلط کرنیوالی تو اس دم کو غنیمت جان کہ اس جام میناے فلک کے
دور نے دارا کو چھوڑا تہ اُس کے دار کو نہ قیصر کو چھوڑا نہ اُس کے قصر کو دارا و دار اور قیصر
و قصر نوعی از صنعت اشتقاق تو اہل دنیا کی صحبت سے محترز ہو اسواسطے کہ گنشت نامرادی
کے یہی ہی اور گنشت کے معنے دیکھے کیا ہین اور اگر بہشت جاودانی چاہتا ہی تو ہمارے حاکم کے
بارگاہ کا طالب ہو کہ سواے اسکے کوئی بہشت نہین اور وہ حاکم ولی عہد امام حق محمد شاہ
بیٹا تغلق کا ہی جسکی راے روشن کا رایت الیسا رفیع و وسیع ہی کہ شاہ خاور یعنے آفتاب جیسے
نورانی سیکڑون اُسکے سایہ ہین پس جب آفتاب جیسے نورانی اجسام اُسکے سایہ ہین جو سیاہ
ہوتا ہی تو اب اُس راے کی نورانیت کو قیاس کیا جاے کہ کس قدر ہوگی

مطلع ثانی

قوله چہ راحتہا بود آندم کہ آید در برم دلبر + اگرچہ بازم از غمزہ جراحتہا نہد در بر + براے شور
تخم لبش در بستہ در بستہ + براے تلخی عمرم نباتش رستہ از شکر + زہے صبح جبینت را دو اختر
زردوماہ نو + خہی باغ عذارت را دو لالہ ور دو نیلوفر + زہے ترک کمان ابرو کہ چشمت راست
پیوستہ + سنانہا اگر دبر گردد و ہندو طفل بازی گر + تو آن سروے کہ دارے تنگی دو نسرین بیک
غنچہ + من آن ابرم کہ میبارم دو صد نسرین زیک عبہر + لبت را در شفق پروین و بدر از مہرو سرو
ہمہ روا شک چون پروین ہمہ تن چشم چون ساغر + من سرگشتہ را زلفت چہرہ آشفتہ میدارد +
پریشانی چہ بیرون شد بعہد شاہ بحر و بر + چہ بحر ست آنکہ در آب روان موجش زند آذر + کنارش
درمیان سرمیانش مسکن اژدر + اللغات نبات گیاہ و مصری تیشہ لبت دو اختر چشم ماہ نو
ابروئے غدار یکسر رخسار دو لالہ دونون جانب چہرہ کے دو نیلوفر ہر دو زلف دو ہندو طفل بازیگر ہر دو
چشم تنگی دو دو نسرین وندان جو تقلیس مشہور ہین غنچہ دہن نسرین اشک عبہر قسمی از نرگس
مراد چشم چہ آرائی بچہ سبب بحر تیغ آب روان جان و دست ممدوح آذر آتش یا خون سر قبضہ
میان نیام اژدر تیغ کہ مار کی شکل ہی المعنی یعنے کیسی راحتین مجکو اسوقت مین ہونگی جو دلبر مری

بغل مین ہوا اگرچہ وہ غمزہ جانستان سے پھر میرے سینہ مین جراحت ہی جراحت پھر یہ کہ واسطے
شوری میرے بخت کے لب نے اُسکے پستہ مین دروازہ بند کیا بستہ دہن پستہ کی تشبیہ دہن
سے باعتبار اُسی سوراخ کے ہی جو پستہ کے سرے پر کچھ کھلا ہوتا ہی صفت تنگی دہن کی مقصود ہی
اور در بستہ سے مراد خموشی تکلم نہ کرنا جس سے میری شور بختی بڑھ گئی اور واسطے تلخی عمر کے
سبزہ اسکے لب چون شکر پر چیا شور کا لفظ مناسب پستہ کے کہ اکثر پستہ کو روغن مین بھون کے
نمک سے کھاتے ہین پستہ بستہ تجنیس خطی دو دو تجنیس ناقص در بستہ و در بستہ بالضم دونون
ہو سکتے ہین نبات مین ایہام ہی کہ مصری کے معنے مین بھی ہی کیسے اچھی صبح تیرے جبین کی
ہی کہ جسمین دو ستارے دو ماہ نو ہین ہین کہ دونون دو چشم و دو ابرو ہین بخلاف اس صبح عالم کے
کہ نہ کوئی ماہ نو نہ کوئی ستارہ اور کیا ہی خوب باغ تیرے عذار کا ہی کہ جسمین دو گل لالے کے دو گل
نیلوفر ہین ہین کہ وہ رخسار و زلف ہین حال آنکہ یہ دونون بھی جمع نہین ہوتے یعنے لالا و نیلوفر
کسواسطے کہ لالہ خاکی ہی اور نیلوفر آبی اور کیا ہی ترک کمان ابرو کا ہی کہ ہمیشہ تیری چشم کے گرد برگرد
کہ وہ چشم دو ہندو طفل بازیگر ہین سنان لیے ہوے ہی تا کسیکی نگاہ نہ پڑنے پائے ہندو باعتبار
سیاہی چشم کے اور طفل باعتبار مردمک کہ خورد ہوتی ہی بازیگر اس لحاظ سے کہ کھیل ہی کھیل مین
دل لیلیتے ہین کچھ بڑی دقت نہین ہوتی تو وہ سرو ہی کہ ایک غنچہ مین تیرے بتیس نسرین ہین
کہ وہ دندان ہین اور مین وہ ہون کہ سیکڑون نسرین ایک نرگس سے جدا ہوا ہون نسرین سے مراد
اشک سفید سے نرگس کنایہ چشم سے لب تیرے تو شفق مین پروین رکھتے ہین اور بدیں کا یہ
حال کہ اُنکے عشق مین منھ اُسکا بالکل اشک سے پروین اور چشم اُسکی ہمہ تن ساغر ہی اشک
سے لبریز شفق سرخی لب پروین دندان مین حیران ہون زلف تیری مجھے سرگشتہ کر کے کیون آشفتہ
کر رہی ہی جب کہ پریشانی اس شاہ بحر و بر کے عہد مین نکال دی گئی ہی اپنا کہتے ہین کہ کیسا
دریا ہی ای تیغ کہ آب روان جان مین موج اُسکی آگ لگاتی ہی کنارہ تو اس دریا کا درمیان
سر کے ہی اور میان اُسکا مسکن اژدہا کا کہ وہی تیغ ہی اور میان سر یعنے جب سر کو اڑا کے

ظاہر ہوتی ہی معلوم ہوتا ہی یہی اسکا کنارہ ہی اور حد کنارہ وسر دمیان تینون مین ایہام بھی ہی
اور مراعات النظیر بھی قولہ محیط پنج شاخ از دے بر دیک قطرہ زان ہردم + کہ خواہد از رخ
عالم بشوید گرد سوز و شر ٭ زبان کردار چون رویم ببوے خون زر اندودہ + مژہ دیدار چون
چشم ہمہ رویش پر از گوہر + ز ہجرش سنگ بگداز و ز وصلش زاتشے نازد + اگر روزی سر افراز د
ربا ید از ملوک افسر + فرزند لالہا آندم کہ در برگ چنار آید + دہر بمردم دیدہ خیالش برگ
بید تر + ز چرخ از تابسی دارد ہمہ رویش پر اختر بین + بہند او نسبتے دارد ز زنگش تیرہ دل بنگر
سہ حرفست تمام آن طوطی سلب کز تن زبان دارد + دو بلبل زیر پیدا رذکر او را چار حد شد سر
برہنہ گر برون آید چو ایسان از در خانہ + ور اند از و سر از عبرت قفاے دشمن سرور + چہ چیست
آنکہ برف خشک میپوشد با بر تر + چہ فرقست آنکہ سر در مشک دارد چون خورد خنجر + اللغات
محیط پنج شاخ دست باعتبار پنج انگشت قطرہ تیغ دم وقت و مناسب تیغ ہندی وہار زر اندودہ
مراد قبضہ سے کہ زر اندودہ ہوتا ہی دیدار بمعنی دیدن و چشم و رخ نمودن و مژہ دیدار بشکل مژہ لالہا
مراد از خون برگ چنار پنجہ برگ بید تیغ کہ مشابہ اسکے ہی چرخ آسمان و سنگ فسان اختر جوہر
تیغ سہ حرف ت ی غ طوطی سلب سبز جامہ برق قلم برف خشک کاغذ ابر تر مداد خانہ نیام
المعنی یعنے محیط پنج شاخ جو ہاتھ ممدوح کا ہی بنظر پنج انگشت کے ایک قطرہ اس سے جو مراد تیغ
سے ہی اس سبب سے ہردم لیجاتا ہی کہ وہ چاہتا ہی کہ رخ عالم سے گرد شور و شر کی دھوڈالون
اور وہ تیغ زبان کردار ہی یعنے مثل زبان کے زخمی کرنے والی ہی جسکا زخم بھرتا ہی نہین جیساکہ
کہا ہی ع ولا یلتام ماجرح اللسان + اور مثل میری صورت کے بوے خون سے زر اندودہ
یعنے اگر بو خون کی پائے تو زر کیطرح تازہ رو ہو جاے اور مژہ دیدار یعنے دیکھنے مین ایسی معلوم
ہوتی ہی کہ مثل میری چشم کے بالکل ضرورت اسکی گوہر سے بھری ہی اسکی گوہر اشک اور تیغ کے
گوہر مرصع ہونا اسکے نیام قبضہ کا کوہ اسکے ہجر سے گلتا ہی اس سبب سے کہ تیغ آہن سے ہی
اور آہن جگر گوشہ کوہ اور زر بھی کوہ سے ہی لیکن زر اسکے وصل سے جو قبضہ وغیرہ ہوتا ہی فخر

دناز کرتا ہی اور جو کسی دن سر اٹھاتی ہی یعنے نیام سے نکلتی ہی پادشاہون کے تاج جبین لیتی ہی
جسوقت کہ پنجہ چنار مین آتی ہی یعنے ہاتھ مین کہ شاخین اسکی مثل پنجہ دست کی ہوتی ہین تو لالے
کھاتی ہی جو کنایہ خون در خون بہانے سے ہی اور مردم دیدہ جو اسکو خیال کرتی ہی تو برگ بید تر
بناتی ہی تر بنظر آبدار کے برگ بید بلحاظ صورت تیغ کے اور اگر چرخ یعنے فسان سے جلا پائے
تو منھ اسکا اختر سے بھرا ہوتا ہی یعنے جوہر سے اور ہند سے بھی نسبت رکھتی ہی دیکھلے زنگ سے
تیرہ دل ہو جاتی ہی یہی نسبت ہند سے ہی اس طوطی لباس کے نام مین تین حرف ہین طوطی
لباس باعتبار اصالت آہن کے کہ نیلگون ہوتا ہی شعرا نیلگون و سبز کو ایک ہی ٹھہراتے ہین
اور اپنے تن سے زبان رکھتی ہی جسکو بیلہ کہتے ہین کہ وہ بھی جزو تیغ سے ہی نہ مثل اس زبان
کے کہ علیحدہ ہی نہ جزو اس جسم کی اور یہ طوطی اپنے پرون کے نیچے دو بلبل رکھتی ہی اس سے
یہ اشارہ ہی لفظ دو کے دس عدد ہین اور حرف یا کے بھی دس عدد جنکے چار سو سر ہین کہ وہ
حرف تا ہی جسکے چار سو عدد ہین بلبل مرادف کعیت کا ہی جسکے عدد پانسو ہین اور دو بلبل کہنے
سے مضاعف مقصود ہی جو ہزار ہوے اور غین کے ہزار عدد ہین پس یا و تا و غین سب سے
تیغ حاصل ہوا اور اس شعر مین لف و نشر غیر مرتب ہی معما تیغ مین اگر وہ تیغ ایمان کیطرح برہنہ
اپنے گھر سے نکلے اور کھر اسکا میان تشبیہ تیغ برہنہ کی ایمان سے حسب قول سلف کے ہی
کہ ایمان کو برہنہ اور تقوی کو لباس کہا ہی چنانچہ لباس التقوی قرآن مجید مین نازل ہی اور تیغ کا
اپنے گھر سے نکلنا باعث راستی و درستی ایمان کا ہی عبرۃ و سیاسۃ غرض جہان وہ تیغ اپنے
خانہ سے برہنہ برآمد ہوئی فوراً فقاد شمن کی عبرت بادشاہ سے سر جھکا دیتی ہی اب اشعار
آئندہ مدح قلم ممدوح مین ہین کہ وہ قلم کیسی برق ہی جو برف جشنک کاغذ کو ابر تر سے چھپاتی ہی
کہ وہ سیاہی حروف تحریر کی ہی اور یہ کیسا فرق ہی جب خنجر کھاتا ہی تو سر مشک مین رکھتا ہی عسلا نکم
جشنک زخم کو نہایت مضر ہی اور درد افزا اور پہلے مصرعہ مین یہ کہ برق چھپی چیز کو ظاہر کردیتا
ہی نہ ظاہر کو پوشیدہ قولہ چو شمع ار سر ببرندش بروے سیم ہر ساعت ٭ ازار عنبر برنج فوشد

نگار کہربا پیکر + برید بر عذار صبح باہ نو شب تیرہ + فشاندہ بر گل بادام شاخ زعفران عنبر +
بہندستان رود از چین چو مفلس گرد آن رومی + خرامان میرود در چین کشان دریائے خود معجر +
مثلث باشدش نام و مثلث راست در مرکز + چو از مرکز برون آید مربع گیردش در بر + یکی
دان حرف آخر را و دم دان نیمہ پنجہ + ولیکن حرف اول را بجز مجذور دو مشمر + چو این ماہی
زرین را بچہ کف برد خسرو + مرا ورا پنج ماہ نو بسوے مہ شود رہبر + خدیو عرصہ عالم محمد شاہ
بن تغلق + کہ در بزم جہانداری سکندر زیبدش چاکر + **اللغات** سیم کاغذ آزار عنبرین
حروف نگار کہربا پیکر قلم زرد عذار صبح کاغذ ماہ نو قلم شب تیرہ مداد گل بادام کاغذ شاخ زعفران
قلم زرین عنبر سیاہی ہندستان دوات چین کاغذ رومی قلم معجر ہندی اوڑھنی مثلث قلم کہ
اسمین تین حرف ہین **المعنی** اگر شمع کیطرح اسکا سر کاٹین یعنے قط لگائین تو رداے سیم بر جو کاغذ
ہی ہر دم ازار عنبرین کہ اشارہ حروف سے ہی وہ نگار کہربا پیکر پہنتا ہی کہ کنایہ تحریر سے ہی یہ قلم
وہ ماہ نو ہی کہ رخسار صبح کاغذ پر سیاہی شب مداد کی ٹوٹتا ہی اور گل بادام پر کہ یہ بھی کنایہ کاغذ
سے ہی شاخ زعفران سے عنبر چھاڑتا ہی اور جب یہ رومی کہ قلم زرین بھی ہوتا ہی مفلس ہو جاتا
ہی یعنے قط مین سیاہی نہین رہتی تو چین سے خرامان ہندستان کو جاتا ہی چین کاغذ ہندستان دوات اور چین کو
اس ادا سے جاتا ہی کہ اوڑھنی پانون گھسٹتی ہوئی ہی نام اسکا سہ مثلث حرفی ہی اور مثلث ہی
اسکا مرکز و قرارگاہ ہی ای سہ انگشت اور جب مرکز سے نکلتی ہی تو مربع اسکو آغوش مین لیتا ہی
جو قلمدان چار پہلو ہی اب مصنف کہتے ہین اسکی نام کے تجکو حرف بتاؤن آخر تو یکے ہی جسکے چالیس
عدد ہوے کہ وہ میم ہی اور دوسرا حرف نیمہ پنجہ کا کہ اسکے ساٹھ عدد ہین نیمہ اسکا تئی جو لام کے تیس
ہین لیکن حرف اول مجذور دو کا جسکے دس عدد ہوے اور دس کو دس مین ضرب کرتے سے سو ہوتے
ہین اور سو عدد قاف کے ہین بس قلم حاصل ہوا لاجرم جب ایسی ماہی زرین کو خسرو اپنے بحر کف
مین لیتا ہی تو پانچ ماہ نو طرف ماہ کے رہبر ہوتے ہین کف بحر باعتبار فیاضی پنج ماہ پنج انگشت
تمیدہ مہ کاغذ سفید اور وہ خسرو خدیو عالم ہی یعنے محمد اور بادشاہ بیٹا تغلق کا ایسا عالی رتبہ کہ

سکندر رہا این ہمہ حشمت اگر اُسکے بزم کا چاکر بنے تو البتہ زیبا و مناسب حال سکندر کے ہی بی جو ہمسر
کیسے ہو قولہ بشن سنگ و قدر خان قدر دارا راے آرش رش + سیاوش وش مؤید دیہ تہمتن برتن
مظفر فر + ازین پس خصم را باشش بسکین نمیدہد تسکین + ازین پس ظلم را عدلش بخنجر بسپرد خنجر
تن بکیران رزمش را قدم لائح بود لائق + بکف ساقی بزمش را پیالہ خور بود در خور + بسوے صدر ش
از سدرہ ملک صد سال رہ جبر شد + بچشمش سیر میلے بود از و تا آستان درہ + درش عرش و عدو
قارون کفش دریا قلم موسی + دلش مریم کرم نخل و دمش عیسی ہنر عازر + تبسم کرد جام او ہواز در شد
عقیق آری + بوقت خندہ مہر و یان نماید از شفق اختر + سلیمان ملکتے مانع بعہدت رب ہب لی
شد + و گرنہ تخت بخشت را نہادی بر کتف صرصر + اللغات بشن بروزن چمن نام پدر افراسیاب
مالک ملک توران قدر خان نام بادشاہ چین سنگ سے مراد وقار آرش بروزن ثالث نام پہلوان
رش مخفف آرش دست سیاوش پسر کیکاوس نام بادشاہ خوبرو مؤید نام بادشاہ ید دست مظفر
نیز بادشاہ تہمتن نام رستم و بہمن و شخص عظیم الجثہ و شجاع بمثل باس ترس وبیم لائح بادشمر آور سکین
بہ تشدید کاف و کسر سین کارد خنجر گلو خور آفتاب در خور لایق صدر مسند رہبر بضم بار راہ قطع کنندہ
عازر نام شخص کہ حضرت عیسیٰ کے دعا سے زندہ ہوا تھا در حباب عقیق شراب شفق لب ملکت
ای مملکت صرصر باد تند المعنی پہلے شعر کے لغات سب لکھدیے ہین زیادہ لکھنے کی کچھ حاجت
نہین یہی کافی کہ جملہ صفات ان لوگون کے اُس بادشاہ مین جمع ہین اور صنایع اُسکے ظاہر دوسرے
شعر کے معنے ابتک جو کچھ ہوا وہ ہوا لیکن ابتو خوف اُسکا دشمن کی تسکین سکین یعنے تیغ و خنجر سے
کرتا ہی اور عدل اُسکا گلوے ظالم کو خنجر کے حوالہ کرتا ہی اُسکے بادپا جنگی کے قدم کو اگر باد لائح کہین
تو لایق ہی جو باز آور ہوتی ہی اور بار اُسکا فتح اور ظفر ساقی اُسکے بزم کا ایسا ہی کہ جسکے ہاتھ مین پیالہ آفتاب
کا ہونا چاہیے فرشتہ نے جو چاہا کہ سدرہ سے اُسکے صدر تک جاؤن تو سو برس راہ چلتا رہا معہذا
کہ وہ بس سریع السیر تھا چنانچہ حضرت جبریل دم بھر مین حضرت کے پاس آتے جاتے تھے اور
حال یہ کہ اُسکی آنکھ مین یہ سیر ایک میل کے برابر تھی سدرہ سے اُسکے آستانہ تک جب چلا تو سو برس

مراد یا وصف سریع السیر جسکے چلنا پڑی ایسا اعلیٰ علو پر اُسکا آستانہ ہی اور صعدنا تمام کا کیا کہنا
بعد کے شعر کے بھی معنے نفاست کے لکھے ہوئے ہین حاجت طول کی نہین سامع جان سکتے کہ جمیع
ان صفات سے وہ موصوف ہی ہنر عاذر سے یہ مطلب کہ جس ہنر سے عاذر زندہ ہوا لقصا
وہی ہنر اسکا ہی تبسم جام اور خندہ جام مراد اُسکے لبریز ہونے سے ہی اور حباب اُسکے دراور
جب جام لبریز ہوا اور حباب اُس سے نمایان ہوئے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک معشوق
ہی جو شفق مین اختر دکھا رہا ہی بس شفق لب اور اختر دندان حضرت سلیمان نے پہلے ہی
سے یہ دعا قبول کرا رکھی تھی کہ رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی یعنے ای پروردگار
میرے ایسا ملک مجکو دے کہ میرے بعد کوئی لائق اُسکے نہو اگر یہ بات نہوتی تو تیرے
تخت بخت کو بھی باد صرصر کندھے پر لیے پھرتی اب کیا کرے مجبور ہی قولہ تو آنصدرے
تو آنشاہی کہ گر طوق سگان خواہی + دوالش آہوے مادہ کشد از پشت شیر نر + مگر صبح دوم
زانرو جنیبت دار خاصت شد + کہ ہر رای زر اندودہ نہد بر صہوۂ اشقر + چنان ملک زمین
شد راست از کلک تو پیوستہ + کہ خم ہر کز نہ بیند چشم جز در ابرو دلبر + عدو حشویست بس
بارز زوفتر زو برون آرد ش + کہ مجلس بینوا بہتر چو مطرب را شود دفتر + کسی کو روی گل
بیند نظر بر طرف خار آرد + کسی کو توتیا یابد کشد در دیدہ خاکستر + عروس زہرہ تا از مہر چنگ
نیلگون مہ + دف زرین کند پنہان بزیر نیلگون چادر + ترا بادا بزم ملک جام خوشدلی بر کف +
کلاہ سلطنت بر سر دواج مغفرت در بر + اللغات صدر بالا نشین دوال تسمہ صبح دوم صبح صادق
جنیبت اسپ کوتل ہمراہ بالفتح و ثانی مشدد گلوئے طلا و زر کے جو زین وغیرہ گھوڑے کے اسباب
مین لگاتے ہین مراد آفتاب صہوہ پشت اشقر اسپ سرخ و سفید و اسپ سرخ یال دوم حشو بالفتح
زائد و جانب راست فرد باز ظاہر و جانب وسط فرد لوا و اولاد مہر محبت و آفتاب دف زرین آفتاب
نیلگون چادر فلک دواج بالضم بالاپوش مغفرت بفتح وضم خا بزرگی المعنی یعنے تو وہ بالا نشین
اور وہ شاہ ہی کہ اگر طوق کتو نکا بنانا چاہے تو آہو مادہ جسکا دشمن کتا ہی شیر نر کے پشت سے

تسمہ طوق کیلیے نکالنے مطلب یہ کہ تیری ایسی ہیبت و دہشت ہی کہ آہو دشمن کا خیال نکر کے تیرے
خوف سے دشمن کی زیب و زینت کی خواہان ہو اور شیر نر بھی اسنے ترس و بیم سے آہو بھی ہین
آہو مادہ سے اپنے تسمے نکلوائے خیال کیا جاتا ہی توصبح صادق بیشک تیری خاص جنیبت
کش ہی کہ جنیبت فلک ہی اسی سبب سے تخلولہ زر اندودہ آفتاب کا روز اسکی پشت پر رکھتی ہی
تیرے قلم سے نامک زمین کا ایسا سیدھا لگا سا ہمیشہ کو ہو گیا کہ سواے خم ابروے دلبر کے کہین
کجی و خم کا نام و نشان نرہا ہمت سے یہ غرض ہی کہ جو کچھ تیرے قلم نے آئین اہل زمین کے واسطے قائم
کر دیے ہین ہمیشہ ہمیشہ یہی رہینگے نسخ و ترمیم کی انہین گنجائش نہین ہی ایسے جیسے تلے ہین دشمن
تیرا ظاہر ایک بھرتی ہی بہت جلدی اسکو دفتر دنیا سے نکال دے کسواسطے کہ جب مطرب کا دف
بھیگ جائے تو اسکی آواز ناخوش سے مجلس کا بیغوا و بیراگ ہی رہنا اچھا حشو و بار زرین
فرد کے ساتھ کیسی بلیغ مناسبت ہی کہ یہ دونون بھی قسم مدات فرد حساب سے ہین اور دفتر اور
دف ترکیا ہی خوب ہی دوسرا شعر متضمن باستفہام بطور مثال کے ہی یعنے کیسی بیموقع بات ہی کہ
کوئی شخص اول تو گل دیکھے اور پھر کسیطرف خار پر بھی نظر پڑ جاے اور جو سرمہ یانی پاکے پھر وہ
خاکستر آنکھون مین لگائے ایسا تو نہین ہونا چاہیے بس دشمن خار و خاکستر ہی آئندہ دعا تابید
ہی یعنے عروس زہرہ کی جب تک جنگ سیگون ماہ کی مہر سے وقت زرین آفتاب کو نیلی چادر
فلک کے نیچے چھپائے جس سے مطلب یہ ہی کہ رات ہو اور ماہ و زہرہ طلوع کرین آفتاب
چھپ جائے تب تک بزم ملک مین جام خورشید لی کا تیرے ہاتھ پر اور تاج سلطنت سر پر اور
خلعت مغفرت کا جسم مین ہوے یعنے پہنے ہی رہے آن اشعار کے چھٹے شعر مین زد و برد ان
اور شرکا لکھا ہی میری دانست مین زد مخفف زود کا ہی

در تعریف جام و بادہ پادشاہ

قوله آن بدر شفق خور بین پروین ہمہ رخسارش ٭ در پنجہ مہ نو بین ہر لحظہ گرفتارش ٭ آن زور
دریا دل تاجر سوئے لب نرود ٭ ماہی بچگان باشند ہر سوے نگہدارش ٭ مرغیست کش از

دیدہ گاورسہ زرریزد ✤ زان رو ے چکان بینی خون از سر منقارش ✤ موج دل صد قلزم یکقطرہ
ز تاثیرش ✤ شمع لگن چارم یکذرہ ز انوارش ✤ از غایت بے آبی از دست رود ہر دم ✤ با آنکہ
نباشد جز آبکشی کارش ✤ از نرگس چشم با صد نسترن افروزد ✤ زان گل کہ درخت عقل
بے بر بود از خارش ✤ سہ حرف کہ نامش را راست از جذر دہ ست اول ✤ بر گیر یکے اول با چار بود
جارش ✤ تا غنچہ پر نسرین با لالہ قرین گردد ✤ چون سرو خرامان شد در برگ چنار آرش ✤ ہر چند
میان خلق آبست مدام اورا ✤ در مجلس شہ بارے بے مانشود بارش ✤ یہ قصیدہ بحر ہزج مین
ہی ارکان اسکے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن **اللغات** بدر پیالہ شفق خور شراب سرخ پروین
حباب شراب پنج ماہ انگشت زورق کشتی خمدہ مراد پیالہ سو بتر کی آب ماہی بچگان انگشتان مرغ
صراحی گاورسہ نام غلہ ہی جیسے دگاورسۂ زر قطرات شراب کہ زعفرانی بھی ہوتی ہین اور ارغوانی
وریحانی بھی شمع لگن چارم آفتاب بے آبی خشکی نسترن اشک گل شراب تا تعلیلیہ غنچہ دہن نسرین
دندان لالہ شراب برگ چنار دست آب ابر و مدام شراب وہمیشہ بار ہی حاصل کلام ما آب و شراب
ومصنف **المعنی** یعنے اُس بدر شفق خور کو جو پیالہ ہی شراب سرخ سے بھرا دیکھ تو کیسے رخسار اُسکے
بالکل پروین ہو رہے ہین بسبب حباب شراب کے اور ہر لحظہ پنجۂ ماہ نو مین گرفتار ہی اور پنجہ وہی
پانچون اُنگلیان خمیدہ کہ پیالہ کو پکڑے ہوے ہین اور وہ پیالہ ایک کشتی خمدہ ہی مگر دل اُسکا دریا سا
وسیع اور سمائیو الا ہی اور یہ کشتی سواے لب کے اور کسیطرف جاتی ہی نہین اور ماہی بچے ہر طرف
اُسکے نگہبان ہین ماہی بچے وہی اُنگلیان خمیدہ اور ظاہر کہ یہ کشتی وسط دریا کیطرف نہین چلتی لب ہی کیطرف
جاتی ہی بس لب مین ایہام بلیغ ہی اور ایک مرغ ہی جسکی آنکھ سے گاورسہ زر کا جو زرد زرد قطرات شراب کہے ہین بہتے
ہین اُنہی سبب سے خون اُسکی سر منقار سے ٹپکتا ہی یہ وہ پیالہ ہی کہ سیکڑون قلزم کے دل کی موجین
اُسکی تاثیر سے ایک قطرہ برابر ہین یہ ایسا جوش و موج والا ہی اور چارم لگن کی جو شمع ہی
یعنے آفتاب اُسکے انوار سے ایک ذرہ ہی بسبب نہایت بے آبی جیسا کہ مشک ہی ہر دم بے اختیار
ہو تا ہی جو مراد اُسکے ہر وقت خالی ہونے اور بھرنے سے ہی ہر چند کہ سواے آبکشی یعنے آب

لینے اور پہونچانے مئے کے اور کوئی کام اسکا نہین ہی اور حال یہ کہ ہماری نرگس چشم سے سیکڑون گل نسترن کہ کنایہ سفید آنسوون سے ہی ظاہر کرتا ہی اپنے اس گلسرخ سے کہ درخت عقل ہمارا اپنے خار سے بے بار و بر ہوجاتا ہی پھر کوئی پھل نہین دیتا گلسرخ شراب سرخ اور ظاہر عقل شراب سے معطل ہوجاتی ہی اور یہ مدہوشی ہی اس گل کا خار ہی اور اس پیالہ کے نام مین تین حرف ہین ق د ح پس حرف اول تو اسکا مجذور دہ کا ہی یعنے دس کا جو ضرب کرنے سے دس دسا دس ہوئے یہی عدد قاف کے ہین پس قاف حاصل ہوا اور پھر اسی وجہ سے جسکے چار اور پانچ نہ عدد ہو سے ایک کو اٹھا دے یعنے طرح کر تو آٹھ رہے جو حا ے حطی کے عدد ہین اور حا حاصل ہوئی اور چار کہ وہ دال ہی چار عدد دالی اسکو حا کا ہمسایہ کر جو قدح حاصل ہوا اور اسواسطے کہ غنچہ پر نسرین یعنے دہن پر دندان لالہ کا جو شراب ہی قرین ہوجاے مثل سرو کے خرامان ہوا اور برگ چنار مین اسکو سے مراد پنجہ سے ہی اسلیے کہ برگ چنار بصورت پنجہ کے ہوتے ہین ہر چند کہ مخلوق مین مدام قدح با آب ہی ای باآبرو بارے مجلس شاہ مین بے ہمارے اسکو بار نہین ہی اگر ہم نہون تو وہ بھی نہین ہو سکتا آب بست کیسا خوب ہی کہ قدح مین آب ہوتا ہی اور نیز بمعنی آبرو مدام مین ایہام ہی بارے دوبارہ نیز زائد با بمعنی آب برعایت قدح کیسا خوب ہی محشی نے ساتوین شعر مین سوا ے قدح کے لفظ جام کا بھی نکالا ہی میری دانست مین سست و پر تکلف ہی

مطلع ثانی

قولہ پروین زچہ پنہان شد در لعل شکر بارش + زنجیر کہ بست از شب گرد مہ رخسارش + از نرگس بیخوابی آب بقم افشانم + گر سبزہ دمد روزی بر صفحہ گلنارش + چون فرق سر شانہ صد شاخ کنم دل را + گر یکسر مو بینم از وے شدہ بیزارش + بر آئنہ مہ بین آشفتہ صف مورش + بے سیفادہ بر آتش بین بازو و سیہ مارش + آہی کہ زنم چون صبح آلودہ بخون باشد + آندم کہ پدید آید بر آئنہ زنگارش + دائم نشود چون گل از بند خود آزادہ + گر سنبل تر روید بر طرف سمن زارش + یکذرہ ز مہر او نقصان نشود در بدر + آنروز کہ رو آرد بر صبح شب تارش + اللغات پروین دندان

لعل لب شب خط و زلف و چشم چوب سرخ هندی پتنگ سبزہ خط صفحی خسار شاخ پارہ آئنہ روآتش
رخسار دو دُرسیہ خط خون صبح باعتبار اسکے کہ شفق سے خون آلودہ ہو دم وقت و خون سمن زار ریخ
صبح روشب تار خط المعنی پروین یعنے دندان کسو جہت اسکے لعل شکربار لب مین پنہان ہوسے
ہین اور کسنے گرد اسکے ماہ سے رخسار کے زنجیر شب سے جو زلف ہی پہنائی ہی آور جس روز کہ سبزہ صفحہ گلنار
رخسار پر اسکے جمیگا تو مین اپنی نرگس یعنے چشم سے آب بقم جو مراد اشک خونین سے ہی بہاؤنگا
اس غم مین کہ اب بہار اسکے حسن کی خزان ہونے پر آئی یعنے کہتے ہین کہ نہین اگر دل میرا ایکسر مو بھی
اس سے بیزار ہو تو مثل فرق سر شانہ کے سیکڑون شاخین یعنے ٹکڑے اس دل کے کرون جیسے
شانہ کے دندانے ہوتے ہین اسکے رخسار کہ مثل آئینہ ماہ کے ہین اُن پر صفت مو کی کیسی آشفتہ
ہو رہی ہی کہ وہ خط ہی اور وہی رخسار کہ مثل آتش کے فروزان ہین آسیر و مفتون کا ہار سیاہ کیسا
لپٹا ہوا ہی زلف مین جو صبح کو ٹھنڈی سانسین مثل صبح کے لون تو خون آلودہ ہوتی ہین جیسے
آہ صبح کی خون آلودہ ہی باعتبار شفق جسوقت مین کہ اسکے آئنہ رخسار سے زنگ ظاہر ہوا اور
آہین صبح کی تنفس اسکا جیسا کہ قرآن مجید مین ہی والصبح اذا تنفس اگر سنبل تر جو مراد خط سے ہی
اسکے سمن زار رخسار کے گرد ہے تو مین جانتا ہون کہ جیسا گل بند سے آزاد ہی سنبل ہرگز کبھی ایسا
آزاد نہوگا غلام ہی اسکا ہو رہیگا یا جیسے گل اسکے بند رخسار مین گرفتار ہی ہو ز اسکا بندہ سنبل اسکے
خط کا بندہ ہی بنیگا آور بدر کا یہ حال کہ جبدن اسکی صبح رخسار پر شب تار کہ وہی خط ہی ظاہر ہوگی
تو ذرہ بھر بھی اسکے مہر محبت مین نقصان و کمی نہوگی قولہ زلفش بسیہ روسے شد خصم شہ عالم ٭
کز کنگرہ خورشید آوبخت نگونسارش ٭ فرماندہ بحر و بر شاہنشہ دریادل ٭ کز بذل سحاب آید
ہنگام سخا عارش ٭ بر باد سلیمان را آنرو زتوان دیدن ٭ کو را جولان باشد بر مرکب رہوارش ٭
چون دفتر گل باداتہ دائرہ سہ پارہ ٭ گر ہیچ قلم ننہد سر بر خط اقرارش ٭ ای خسرو شیرین خط
بلبیست سر کلکت ٭ مجنون بزنجیر ست باد اغم رفتارش ٭ بد گوی تو چون چوگان از خط تو سر تافت ٭
پا بستہ در آہن بین چون صورت پرگارش ٭ اللغات خورشید رخسار عار شرم نہ دائرہ فلک

ماہ کا غذ المعنی یعنے اُسکی زلف جو سیہ رو ہی مین جانتا ہون کہ یہ دشمن شاہ کی ہی یعنے ایسی ہی وہ سیاہ رو ہی جب تو اُسنے کنگرہ خورشید سے کہ فلک چارم ہی اسکو اوندھا لٹکایا ہی اور وہ بادشاہ حاکم بحر و بر کا ہی اور شاہنشاہ دریا دل ہی کہ اگر سخا کیوقت ایسی سخا کرے جیسی کہ ابر گوہر باری کرتا ہی تو اُسکو ایسی سخا سے نہایت ننگ و شرم آتی ہی کہ کچھ ہی نہ دی سحاب مین لفظ اب کیسا مناسب ہی حضرت سلیمان کا تخت ہوا پر چلتا تھا سب نے دیکھا ہوگا مگر اسکو اپنے گھوڑے پر سوار جولان کرتے نہین دیکھا ہی اُسدن حضرت سلیمان کو دیکھین جسدن یہ اپنے گھوڑے راہوار پر سوار ہو تو حال کھلے کہ اسکے سامنے بجمیع وجوہ سلیمان کی کیا کیفیت ہو اگر یہ نہ دائرے فلک کے قلم کیطرح سر اُسکے خط اقرار پر نرکھین اور مطیع اُسکے نہون اور جو کچھ اقرار بندگی و وفا کا ہی بجا نلائین تو دفتر گل کے مثل اُنکے دائرے سہ پارہ ہو جائین جو مراد پارہ پارہ سے ہی میری دانست مین اگر سہ پارہ کی جگہ سیپارہ ہوتا تو مبالغہ بھی زیادہ تھا اور کچھ مناسبت دفتر کی بھی ہوتی اب نہ معلوم کہ سہ پارہ کس مناسبت سے ہی گر متن مین سہ پارہ ہی لکھا ہی پھر کہتے ہین ای ممدوح تو وہ خسرو شیرین خط ہی کہ ماہ جو مراد کاغذ سے ہی ایک مجنون پا بزنجیر ہی بسبب غم رفتار فلک کے ایسی خوش رفتار ہی کاغذ کو مجنون رکالت کے لحاظ سے کہا ہی اور سر فلک کو لیلی بنظر سیاہی مراد سر فلک کے اور زنجیر سطور جس بگوئے چوگان کیطرح کہ چوگان کا سر بھی خمدار پھرا ہوا ہوتا ہی تیرے خط فرمان سے سر پھیرا اُسکو تو یہ جان لے کہ پرکار کیطرح دونون پانون اُسکے بستہ آہن کے ہین ضرور پانون اُسکے وابستہ آہن کے ہونگے جیسے کہ پرکار کے ہوتے ہین اور ظاہر کہ پرکار آہنی پایا ہی اس شعر مین تغائر فرضی ہی یعنے ذات پرکار اور جسم پرکار اور قولہ آنرا کہ تب کینت بگرفت بر دوالک + تا بر طبق و وزخ شربت دہ از نارش + قہر یکہ فلک دارد در سینہ نہان از تو + بر خلق جہان گردد بر صبح مم اظہارش + وجی کہ عدد دارد انیست ز نقد علین + کز جزع عقیق افتد بر زوے چو دینارش + ماہ سر خرگاہت گو سر بہ فلک بر دست + فرقے نبود بکمو از گنبد دوارش + گرد و زسر تمکین داود سلیمان فرد + ہر بندہ کہ در دیوان عون تو بود یارش + بسیار بروز آرد شب ماہ سر کلکم + تا شاہد مدح تو شد

محرم اسرار رفش ❊ تا شیشهٔ مینا را در دود سیاه شب ❊ صد شمع برافروزد از ثابت و سیار رفش ❊ صد
مشعله سحر ابهم افروخته در روز شب ❊ در دودهٔ اقبالت از حضرت جبار رفش ❊ **اللغات** مالک
فرشته موکل دوزخ طبق اطباب نار آتش و انار رخ چه روزینه و وظیفه عین زر و چشم جزع مهرهٔ سیاه
و سفید مشبه بدیده عقیق اشک سرخ ماه سرخرگاه بادریشه که مدور هوتا هی گنبد دوار سپهر شیشه
مینا فلک دوده خاندان ❊ کاجل المعنی جسکو که تیرے کینه کی تپ چڑهی ضرور مالک موکل دوزخ
کا اُسے دوزخ مین لیجائیگا تا موافق دوزخ کے اسکو شربت نار پلائے نار کے لفظ مین کیسا
لطیف ایهام هی که انار کو بهی کهتے هین اور فلک کو جو تیرے سبب سے اُس بدکو پر قهر هی اور اُسکے
سینهٔ پرکینه مین نهان اُسکا کیا بیان وه تو هر صبحدم تمامی خلق و جهان پر عیان هو جاتا هی اور وه
اُسکو کیسی حدت و حرارت کے ساته ظاهر کرتا هی که کوئی تاب نهین لاتا مطلب یه که ظهور آفتاب
بهی اظهار اُسکے قهر کا هی دشمن کا تیرے بجز اسکے کوئی راتبه روزینه نهین هی که اُسکی آنکهون سے
عقیق ای اشک خونی اُسکے روے زرد پر مثل دینار سرپر بهتے رهین یهی اُسکی وظیفه نقد عین مین هین
عین اور رخ اور جزع کیسے ابلغ ایهام هین که رخ منهه اور عین چشم اور جزع مهره و سفید کو بهی کهتے
هین جو مراد بدون سے هی اور سوا اسکے فافهم تیرے خیمهٔ عالی کا بادریشه جسکا سر فلک تک پهونچا هی
خیال کیا جاتا هی تو اسمین اور گنبد دوار چرخ مین بال بهر کا فرق نهین هی دونون یکسان هین پهر
اصل خیمه سے اس سے کیا مناسبت اور جو بنده تیرے دیوان یعنے عدالت گاه کا تیرے عون
سے مدد پائے وه از روے رتبه کے داؤد سلیمان فر هو جاے دیوان کے لفظ مین که جمع دیو
کی بهی هی بنظر لفظ سلیمان کیسا لطیف ایهام هی ذکر حضرت داؤد کا بنظر زیاده مبالغه کے هی که سلیمان
کیا داؤد هو جاے جو سلیمان کے باپ تهے یعنے جبسے شاهد تیری مدح کا محرم اسرار میری بسر کلک
هوا هی تب سے بهت هی بهت اسرار مدح کے سر کلک کا میرے روز پر شب کو لاتا هی یعنے تحریر کرتا هی
روز کاغذ شب مداد و ماه سر قلم هندی قلم کی موٹهه که گول هوتی هی آینده دعا ہے تا ابید سے یعنے
جب تک که اس شیشهٔ مینای فلک کیواسطے دود سیاه شب مین سیکڑون شمع ثابت و سیار کی

روشن ہوتی ہین تیرے خاندان اقبال مین چاہتا ہون کہ ایسی سیکڑون مشعلین برابر جلتی رہین یہ حضرت جنابو سے تو ایسا روشن اقبال ہو ٭

در مدح ممدوح خود در بحر خیالات و تعریف محبوب

قولہ قطب تران کرد عزیمت سوے خط محور ٭ کاژدہا ئیست بر و باشی و یک مہرۂ زر ٭ قطب فیروزہ روا بر سر خط رفت زہوش ٭ راقص زرد قبا خفتہ بکام اژدر ٭ مار در جنبش و قطب از حرکت خالی ہست ٭ نعش از ان چرخ زنان کرد سر سہ دختر ٭ بست و یک پیکر نورند در ایوان شمال ٭ ہمہ چون گوش دلارام مرصع زیور ٭ درمیان ہمہ سر حلقۂ این طائفہ قطب ٭ لیک از وے بنود تیرہ تر یک پیکر ٭ حارس صومعۂ او شب و روز ند دو خرس ٭ دور تر اکبر و نزدیک تر او اصغر ٭ بر در بارگہ عزت او کیکاوس ٭ ہمچو چاوش نہاد ست کلاہی بر سر ٭ بر در مطبخ جاہش بکف بر ساوسی سر غولست بغایت کرہ و زشت نظر ٭ یہ قصیدہ بحر رمل مین ہی ارکان اسکے فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن یا فعلن یا فعلان **اللغات** قطب بہر سہ حرکت نام ستارہ کہ جسپر بنا مسجد کی رکھتے ہین وسیلہ قوم عزیمت ارادہ و افسون محور نام خط کہ درمیان مین دونون قطب کے ہی اژدہاے فلک ایک شکل ہی بصورت اژدہا مرکب اکتیس ستارون سے مہرۂ زر ستارے اور یہ اژدہا قریب قطب کے ہی فیروزہ زرد فلک خط ہی محور راقص نام ستارہ جو کام اس اژدہا مین چار رکھتا ہی نعش جنازہ اور یہ چار ستارے ہین بصورت چارپائی چرخ زن گردندہ بنات تین ستارے جنکو سہ ترکی کہتے ہین انھین کے سر پہ نعش ہی بس یہ تینون اور وہ چارون مل کے بنات النعش کہلاتے ہین اور ہمیشہ گرد قطب کے گھومتے ہین دب خرس دب اکبر و دب اصغر نام دو شکل ستارگان بصورت خرس کیکاوس نام بادشاہ و نام شکلی از ستارگان بصورت آدم چاوش نقیب و نام شکل برساوس نام ایک شکل کا بصورت جلاد کہ گویا سر آدمی کا کٹا ہوا اسکے ہاتھ مین ہی سر غول نام ایک شکل کا جو نہایت بدصورت ہی عربی راس الغول کرہ مکروہ **المعنی** اس قصیدہ مین بھی خیالات فلکی باندھے ہین مناسبت حال ان خیالات کے مثلاً قطب جنوبی و قطب شمالی دونون کے درمیان

یعنی خط محور ہی اور عزیمت خوان بھی گرد اپنے خط کھینچتے ہین تا ہر گز ندو آسیب مار سے محفوظ رہین اور
شکل اژدہا کی بھی قریب اس قطب کے ہی لہذا مصنف کہتے ہین کہ قطب نے جو عزیمت طرف
خط محور کے کی ہی یہ سبب ہی کہ قریب اسکے ایک اژدہا ہی جسکے پاس اکتیس اشرفیان ہین اور یہ اژدہا
اکتیس ستارون سے مرکب ہی عزیمت کا لفظ مناسب اژدہا یہان بمعنی ارادہ کے ہی اور جب یہ
قطب کہ وہ سبز فلک کی اوڑھے ہوئے ہی سر خط پر گیا یعنے وہان اسنے جگہ پائی تو بیہوش ہو گیا ہی
بحس و حرکت جیسا کہ مشہور ہی قطب از جا نجنبد حالانکہ راقص کو انہی اژدہے کے منھ مین ہین
نیچے سوتے دیکھا تاہم بیہوش ہو گیا زرد قبا اسکو باعتبار چمک و رنگ کے کہا ہی اور عجیب حال ہی کہ
بار تند جنبش کرتا ہی گردش اور قطب حرکت سے خالی محض بحرکت اما ور قریب اسکے جو بنات النعش
ہی باوصف نعش اور جنازہ ہونے کے تین دختر کے سر پر گرد اسکے گھوم رہی ہی اور طرفہ یہ کہ جملہ
اکتیس شکلین اس شمال کے ایوان مین ہین سب نور مجسم ہین اور سب ایسی زیبا و خوش جیسے کسی
دلارام کے گوش مین زیور مرصع ان سب مین سر حلقہ اس گروہ کا قطب ہی سو اسکا یہ حال کہ اس
سے تیرہ تر کوئی بلکہ نہین ہی یہ سب سے زیادہ تیرہ ہی اور ظاہر کہ قطب سب ستارون مین خفیف
و کم نور ہی اور یہ بھی ہی کہ اسکے صومعہ کے دب اکبر اور دب اصغر و نگہبان بھی ہین کہ رات دن اسکی
نگہبانی مین ہین چنانچہ دب اصغر تو اس سے بہت ہی نزدیک ہی دب اکبر دور ہی لیکن گھومتے اسکے گرد
رہتے ہین حارس اسیکے ہین اور اسکی عزت کی جو بارگاہ ہی اسکے دروازہ پر کیکاؤس جیسا کہ یہ بھی
ایک شکل بصورت آدم کے ہی مانند نقیب کے کلاہ سر پر رکھے حاضر رہتا ہی اور نیز اسکے جاہ کا جو مطبخ
اسکے دروازہ پر سادس کہ یہ بھی ایک شکل بصورت آدم جلاد کے ہی سر غول کا ہاتھ مین لیے جو نہایت
کریہ اور نظر مین بدصورت ہی اور یہ شکل بھی قریب قطب کے ہی ترنہ مین مطبخ خاصش لکھا ہی میری
دانست مین مطبخ خاص قطب کا کوئی نہین البتہ استعارۃً مطبخ جاہ کہا جاوے تو بہتر ہی جیسے او پر بارگاہ
عزت کہا ہی **قولہ** پیر و پیر جدے راہنماے قبلہ ٭ عابدی را کہ شود سعے کعبہ نباشد رہبر ٭ ہر یکے
دو خفتہ بر خرقۂ خود چند فرو بستہ ٭ ہیچ با خفیہ ندارند زراز یکدیگر ٭ گرد سر حلقہ خود جملہ مریدان ز اخلاص ٭

گشته رقاص ردا شان زپلاس اخضر ✤ بر در بار جلال احدی شیخ و مرید ✤ همه صوفی دم دوانی قدم و فرمانبر ✤ همه در معرفت کنه کمالش حیران ✤ همه در منزلت عزو جلالش مضطر ✤ همه در میکده خاص وصالش بیخواب ✤ همه در بتکده مهر جمالش بیخور ✤ شب و روز ند ثنا خوان خداوند جهان ✤ صبح و شام اند دعاگوے خداوند بشر ✤ اللغات جدی بالفتح برغاله و نام ایک برج کا بصورت برغاله کے ✤ بضم جیم و فتح دال و یاے مشدد و مخفف نیز نام ستاره جسکو قطب بھی کہتے ہین درست اشرفی وہی ستارے ردا چادر و نام ستاره پلاس اخضر جامۂ گندہ سبز مراد فلک حیران یکسو نگرنده منزلت عتبہ بیخواب کہ آنکہ نہ میچے بیخور بیخورش المعنی یعنے سب ستارون کا پیشوا و پیر جدی کہ خود بھی قطب ہی رہنما اُس عابد کا کہ جسکا قبلہ کیطرف کوئی راہبر نہوئے اور واقعی قطب سے قبلہ کو پہچانتے ہین ہر ایک ظاہر برملا اپنے خرقون پر اشرفیان ٹانکے ہوئے نہ ہماری طرح کہ ایک دوسرے سے نیز چھپاتے ہین خرقہ ستارون کا آسمان اور اشرفیان جسم ستارگان بتقائر فرضی اور ذات انکی علیحدہ یہ سب مرید یعنے ستارے اپنے سر حلقہ کے گرد کہ قطب ہی سب رقاص ہین اور چادر انکی موٹے کپڑے سبز سے جو فلک اخضر ہی ردا مین لطیفت ایہام ہی کہ نام ستاره کا بھی ہی اور دروازه جلال حضرت واجد احد کے کیا پیر و کیا مرید سب صوفی دم اور روانی قدم ای ثابت قدم و فرمانبردار اور سب اُسکے کنہ کمال مین ایسے حیران کہ پلک نہین مارتے سب اُسکے مرتبۂ عز و جلال مین مضطر کہ لحظہ بھر قرار نہین سب اُسکے میکدہ وصال خاص مین بیخواب کہ آنکھ نہین میچتے اور سب اُسکے بتکدہ مہر جمال مین بیخورش اور ظاہر ستارے بیخواب و خور ہین اور رات دن ثنا خوان خداوند جہان کے اور صبح شام دعاگو خداوند بشر کے ✤

مطلع ثانی

قوله تا نبات لب تو رستہ نشد گرد شکر ✤ کام من تلخ چو ساغر نشد از خون جگر ✤ حلقۂ زلف ترا دائره مہر بکمند ✤ نقطۂ لعل ترا عقد ثریا در بر ✤ بستہ شور تو مشہور بقسم نمطق ✤ نرگس شوخ تو معذور باقسام نظر ✤ گر سر زلف تو زنجیره نبستی بر ماه ✤ بہ تسلسل نکشیدی بجہان دور قمر ✤ ای لب

میوش تو ساغر جان زا لائق * وے شب سرکش تو گوشہ ربا درخور * یہ ستارہ بشود آخر وز رخ بدر زمہر * اگر برآید شب آشفتہ برا گرد سحر * لعل در پاش تو ہچون لب خسرو شیرین * مشک گل پوش تو چون خامہ شہ ماہ سپر * حاکم مشرق و مغرب کہ بنشند بر امام * بر سر جملہ سلاطین جہان شد داور * شام در پایگہش ہندو کلہ ریز قبا * صبح در بارگہش رومی زرین مغفر * اللغات نبات خط سبز لب دائرہ مہ رخسار نقطہ دہن ثریا دندان منطق گویائی شب زلف مہر رخسار خور لائق و آفتاب مشک خط گل چہرہ امام خلیفہ کلہ ریز باعتبار ستارگان صبح زرین مغفر بنظر آفتاب المعنی یعنے جب تک سبزہ تیرے لب کا گرد لب کے بجا میرا دہن بھی خون جگر سے مثل ساغر کے تلخ ہوا اب یہ سبزہ تلخ و ناگوار ہی تیری زلف کا حلقہ دائرۂ ماہ کو جو تیرے رخسار ہین کمند مین پھانسے ہوئے ہی اور نقطہ یعنے دہن لعل تیرا ثریا کو بغل مین دبائے ہوئے ہی یعنے دندان کہ وہ خود ثریا کی لڑی ہین پستہ نمکین تیرا جو دہن ہی قسم گویائی کے ساتھ مشہور ہی ورنہ خاص پستہ ہی ہی شور کہنے مین مبالغہ نہایت نمکینی کا ملحوظ ہی اور نرگس شوخ ای چشم شوخ تیری اقسام نظر مین معذور ہی یعنے چاہے کوئی مرے چاہے کوئی جیے وہ مرفوع القلم ہی اگر سر زلف کا تیرے ماہ کو جو رخسار ہین زنجیر سے نہ باندھتا نہ روکتا تو دور قمر کا جہان ہین تسلسل کو نہ پہونچتا یہ رخسا ہی فلک پر جا کے کام ماہ کا کرنے ای محبوب تیرے لب جی وش ای سرخ قابل اسکے ہین کہ اسی مے کو ساغر جان مین بھرا جاے اور جان اس مے کی ساغر بنے اور شب ای زلف سرکش تیری درخور گوشۂ ماہ ہی سکے ہی کہ ماہ پر پڑی ہو جیسے کہ پڑی ہی ابھی تو بدر خوب پر فروغ و تابان ہی مگر اس روز بسبب محبت کے رخ اسکا پر ستارہ ای پر از قطرات اشک ہوگا جس روز تیری صبح رخسار کے گرد شب یعنے خط دیوانون کیطرح ظاہر ہوگی بدر خواہ ماہ چاردہ خواہ مصنف تیرے لعل ای لب دُر پاش کہ دُر اسکا کلام ہی مانند لب خسرو کے شیرین ہین خسرو بطرز شیرین کلام تھا اسیواسطے اُسکو پرویز کہتے ہین جو بمعنی غربال شکر کے ہی اور یہ مشک تیرا ای خط گل پوش جو چہرہ ہی مانند خامہ شاہ کے ماہ سپر یعنے ماہ کو طے کرنیوالا ماہ کاغذ سپردن طے کردن کے معنے مین بھی ہی اور وہ شاہ حاکم مشرق و مغرب کا ہی

موافق حکم امام ای خلیفہ وقت کے اور تمام سلاطین جہان پر حاکم ہی تمام آسکے مرتبہ کی ایک ہندوی
غلام نگہر قبا ہی باعتبار ستارون کے اور صبح آسکی بارگاہ مین ایک ترک رومی زرین مغفر ہی مغفر
نظر آفتاب قولہ پادشاہی کہ بجز تخت و سر نیرش نبود + بر سر عرش اگر جلوہ کند روزی خورہ آفتاب
بجز رای منیرش نبود + گر ہمی راتشب چاردہ بینی انور + آفتابیکہ بجز کلک دبیرش نبود +
گر نبات شکر آلودہ چکاند عنبر + قصرش آن چرخ کہ بر کنگرہ برجش عقل + عرصہ ہفت سما یافت کلاہ
یک اختر + ای چو خورشید سراوق زدہ بر اوج فلاک + وے چو شمشیر زدہ بحر کفت موج گہر +
اندرین دم کہ ز جور فلک شیشہ نہاد + ہمچو جام سند بچون غرض مدام اہل ہنر + ذرہ وار اند پریشان
و ہوا خور فضلا + صبح وار اند شستہ جملہ بسر خورد + بر دو دیدہ نتوانند رخ عیسی دید + چار گشتہ ہمہ را
گوش سوی نغمہ خر + عمر دگر از زدن زید بمیرد ہرگز + مبتدا را نکند از سر آن حال خبر + اللغات
نبات شکر آلودہ قلم باعتبار تحریر مضامین شیرین عنبر سیاہی عود خورش و آفتاب لغز آخر آد از جاہل
و خر چوب رباب وغیرہ نیز ہندی گھر جسمین تار باندھتے ہین المعنی آور وہ ایسا پادشاہ ہی
کہ اگر کسی روز آفتاب سر عرش پر جلوہ کرے جیسا کہ اب فلک چہارم پر جلوہ کرتا ہی تو وہ آفتاب نہوگا
اس پادشاہ کا تخت و سر پر ہوگا سوا اسکے اور کچھ نہین جلا عرش پر آفتاب کا مقام کب ہی اور
وہ ایسا آفتاب ہی کہ اگر تو چودھوین شب مین ماہ انور کو روشن دیکھے تو وہ آسکی رای منیر ہی
ہوگی سوا رای منیر کے اور کون ایسا روشن ہی اور وہ ایسا آفتاب ہی کہ اگر کسی نبات شکر
آلودہ یعنی قلم سے عنبر ٹپکے تو وہ آسکے دبیر کی کلک ہوگی بجز آسکے اور کسکو یہ بات حاصل ہی
مناسبت شکر کی عنبر و عود سے یہ کہ انمین شکر ملا کے جلاتے ہین تا زیادہ بو دے قصر آسکا ایک
چرخ ہی اور ایسا چرخ کہ عقل نے جو آسکے کنگرہ برج کو تعقل کیا تو مفید ان ہفت آسمان کو ایک اختر
سے بھی کم پایا ہر چند کہ آسمان پر بیشمار اختر ہین آئندہ اشعار قطعہ بند ہین یعنی ای ممدوح تو وہ
عالیمقام ہی کہ تونے سراپردہ اپنا مثل خورشید کے اوج فلک پر برپا کیا ہی اور تو وہ ہی کہ تیرے کف
نے جو فیض بخشی مین مثل بحر کے ہی شمشیر کیطرح موج گوہر کی اٹھائی ہی جیسے شمشیر سے موج جوہر کی

ہا گفتنی ہے یہ ایسا وقت ہے کہ اسوقت مین فلک شیشہ نہاد کے ظلم سے جملہ اہل ہنر جام کے مانند خون
مین ڈوبے ہوئے ہین یعنے نہایت ہی غم والم مین شیشہ نہاد اس سبب سے لیظاہر بصورت آب
ہے اور محض خشک سے آب دبے فیض فاضلونکا یہ حال کہ ذرہ کے مانند پریشان ہین اور
ہوا خور ای بخورش اور جاہلون کی یہ کیفیت کہ صبح کیطرح خورپر بیٹھے ہوئے ہین یعنے خورش پر
خور مین کیسا ایہام اللطف ہے اگر ایسا کوئی سخنور ہو جیسے حضرت علیسی کہ اُسکے سخن سے جانین تازہ
پائین تو اُسکی طرف دونون آنکھون سے ہرگز نہ دیکھین اور اُسکے رخ پر پوری نظر نہ ڈالین اور اگر
نغمہ خر کا ہو یعنے جاہل کا تو دو کانون کے چار کرلین کہ یہی فی زمانا ہورہا ہے عمرو زید کو واسطے ترکیب
کلام کے لاتے ہین اگر زید کے مارنے سے عمرو بالفرض مرہی جاے تو ہرگز اسحال کے بجئید سے مبتدا کو
بھی خبر نہ کرین ہر مبتدا کی خبر کرنے سے کچھ اندیشہ ضرر و مضرت کا مطلق نہین ہے مگر ایسے اخفاے
جرائم مین مشغول ہین کہ اس ہیجان کو بھی نہ جتائین متن مین پریشان و ہوا جو لکھا ہے میری
دانست مین ہوا خور ہے

درمدح سلطان محمد شاہ تغلق متضمن توصیف بہار و محبوب

قولہ چون رفت سوے ماہی از رچشمۂ خور + در آب خشک ماراینش آر آتش تر ۔ زان پیش
کاسمانز اطباخ صبح بنہد + بر ہفت خوان گردون یک طاسک معصفر ۔ زان پیش کاسمانز اخیاط
چرخ دوزد + بر خرقہ کبود ش یکپارۂ مزعفر ۔ خور با سیاہ چشمان وقت سپیدہ جامی + کز جرعہ
خاک مجلس پوشد لباس احمر + دریا میان زورق صدبار موج خون زد ۔ بر پشت ماہیانش
یکدم ستوے لب آور ۔ روشن دلان ندیدہ یکذرہ تفاوت + از آفتاب گردون تا آفتاب ساغر ۔
آہوے آتشین را چون برہ در بر آرد ۔ کافور خشک گرد با مشک تر برابر ۔ شب زنگیست گریان
آئینہ الیست برکف + صبحست ترک خندان دستار زر در برسر ۔ یہ قصیدہ بحر مضارع مین ہے ارکان
اسکے مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن **اللغات** ماہی برج حوت تو لوبھی نام ایک برج کا ہے
آب خشک پیالہ آتش تر شراب طاسک طاس خورد معصفر سرخ رنگ مجموع مراد آفتاب سے

پارۂ مزعفر آفتاب خوز امر خوردن سے سنباہ چشم معشوق سپیدہ صبح دریا شراب زورق کشتی
شراب ماہیان انگشتان آفتاب ساغر شراب آہو ترے آتشین آفتاب برہ برج حمل کافور خشک
روز مشک تر شب گریان باعتبار کواکب و شبنم آئنہ قمر و ستار زرد آفتاب اللغات یعنے اب
وقت آغاز بہار کا ہی کہ آفتاب برج دلو سے طرف برج حوت کے گیا لہذا ایسے وقت مین میوشی
کا لطف ہی لہ جرم آب خشک مین جو پیالہ ہی آتش ترای شراب ہمارے سامنے لا اور قبل اس سے
کہ باورچی صبح کا اس نہفت خوان پر ایک کٹوری سرخ رنگ رکھے کہ وہ آفتاب ہی جو صبحکو ایام
سرما مین سرخ ہوتا ہی طباخ صبح کو باعتبار آفتاب کے کہا ہی کہ بصورت قرص و کلیچہ کے ہی شعر بعد
اور اُسکے بعد کا اور یہ تینون مربوط ہین اور اس سے پہلے کہ خیاط چرخ کا آسمان کے خرقہ نیلگون
پر ایک ٹکڑہ زرد رنگ کہ آفتاب ہی ٹانکے یعنے طلوع آفتاب سے قبل صبح ہی صبح سیاہ چشمون یعنے معشوقون
کے ساتھ ایسا جام شراب سرخ کا نوش کر جسکے گھونٹ سے خاک مجلس کی لباس سرخ پہنلے یعنے
سرخ ہوجائے میوشون کا قاعدہ ہی کہ اول مین قدرے شراب زمین پر ڈالدیتے ہین کیا تجکو
خبر نہین کہ دریا نے کشتی مین جو شراب و پیالہ ہی سو دفعہ خون کی موج اٹھائی تجکو بھی لازم ہی
کہ پشت ماہی پر جو انگلیان ہین ایکدم کو تو جام لب کیطرف لا یہ وہ جام ہی کہ روشن دلون صاف
سینون نے آفتاب گردون اور اس آفتاب ساغر مین ذرہ بھر بھی فرق نہین کیا ہی دونون کو
برابر رکھا ہی کہ دونون ایک ہین آفتاب بمعنی شراب کے بھی ہی بعد اسکے جب آہو آتشین آفتاب
کو برہ اپنے بغل مین لے لیگا یعنے آفتاب برج حمل مین جائیگا تو کافور خشک یعنے دن اور مشک تر
ای رات دونون برابر ہوجائینگے رات ایک زنگی گریان ہی باعتبار ستارون یا قطرات شبنم کے
آئنہ ہاتھ مین لیے کہ ماہ ہی اور صبح ایسی ہی جیسے کوئی ترک خندان زرد پگڑی باندھے کہ یہ دستار
آفتاب ہی قولہ بگریخت ادہم شب زین پلنگ بر پشت ✤ چون بست شاہ مشرق ہرای زر بہ شقر ✤
ای زلف عنبر نیت شمشاد و لالہ پرور ✤ عناب شکر نیت لعل و درست در بر ✤ و لہا سے
شور بختان بر پای زیستہ تست ✤ تا آن نبات سبزت رستست گرد شکر ✤ در عنبر تو لالہ در بستہ لولو تر

در غنچہ تو نسرین بہ تحنجہ تو آذر ✿ چون سرو برآ اے تازہ نہال خوبی ✿ تا عاشقان بیدل بینند سر و در بر ✿ روزیکہ سر بر آرد شب از کنار ماہت ✿ بر روے بدر بینی غلطان ہزار اختر ✿ آن سر شکستہ زنگی از سرکشی بچین شد ✿ بر گرد روم صف زد از زنگبار لشکر ✿ اللغات ادہم اسپ سیاہ زین پلنگ ای ابلق باعتبار کواکب شاہ مشرق آفتاب ہرا ساز اشقر اسپ سرخ بہ سپید شمشاد قد لالہ رخسار عناب لب در دندان شور بخت عشاق پستہ دہن نبات خط سبزہ و مصری شکر لب عنبر زلف لالہ رخسار پستہ دہن لولو دندان غنچہ دہن نسرین دندان تحنجہ تا المراد دندان آذر لب بر لعل و میوہ شب خط ماہ رخسار بدر مصنف و ماہ چاردہ اختر اشک سر شکستہ زلف چین زلف روم رخسار المعنی گھوڑا سیاہ شب کا اسحال سے کہ زین پلنگ اُسکے پشت پر کھنچا ہوا تھا یعنے زین ابلق جیسا کہ جسم پلنگ کا ابلق دو رنگ ہوتا ہی یہان مراد ستارون سے ہی وہ ادہم جسوقت کہ شاہ مشرق نے اپنے اشقر پر ساز باندھا یہ ادہم بھاگ گیا بیان گذرنے شب اور صبح ہونے کا ہی اے محبوب زلف عنبرین تیری شمشاد و لالہ پرور ہی اور عناب شکرین لب تیرے لعل و در دندان بغل مین لیے ہوے ہین شمشاد و لالہ پرور بدینوجہ کہ زلف سر سے پا تک ہی اور قد تیرا شمشاد ہیں اسکی پرورندہ اور لالہ رخسار کہ اسپر بھی پڑی ہوئی ہی سوا اسکے شمشاد کے پھول کو زلف و خط سے بھی تشبیہ کرتے ہین سو یہ اُس شبہ کی خود پرورندہ ہی دل شور بختون یعنے عاشقون کے تیرے پستہ سے جو دہن ہی بھن رہے ہین جیسے کہ نبات سبزا ای خط سبز گرد تیرے شکر کے جما ہی شور کا لفظ برعایت پستہ کہ اسکو روغن مین بھون کے نمک سے کھاتے ہین ہر طرح مناسب نبات مین برعایت شکر کے ایہام ہی تیرے عنبر مین لالہ ہی یعنے زلف مین رخسار اور تیرے پستہ مین لولو ای دہن مین دندان اور تیرے غنچہ مین نسرین کہ یہ بھی دہن و دندان سے مراد ہی اور تیرے تحنجہ مین آذر ہی یعنے دندان پر لب سرخ جس سے مقصود یہ ہی کہ عنبر و رخسار وغیرہ جو اس شعر مین مذکور ہین بالذات وہی ہین نہ بالصفات و تشبیہ میری تمنا ہی اے تازہ نہال خوبی کہ تو سرو کیطرح میری بر مین آجانے تو عاشق شب بر سرو کو بر مین دیکھے ورنہ مشہور یہ ہی کہ سرو بے بر ہوتا ہی سرو در بر کیسا

بلیغ ہی زو معنین کہ سرو کو بغل تین دیکھین اور نیز مجمل ہین جسدن کہ شب یعنے خط تیرے ماہ رخسار کے کنارون سے ظہور کریگا تو بدر کے منھہ پر ہزارون اختر غلطان دیکھیگا جو اشارہ ہین بدر مسنفف و ماہ دونون ہو سکتے ہین سر شکستہ زنگی زلف کا کہ اپنی سرکشی سے جبین کو گیا جو چہرہ محبوب کا ہی اور یہان گرد روم کے لشکر زنگبار نے صف آراستہ کی یعنے روم کو گھیر لیا قولہ سرحد نیم روز ہست شام خط تو از جبین ✤ خورشید نیم روز ہست روئیت چو رای داور ✤ بہرام نسل رستم ادریس فضل عیسی ✤ اقلیم بخش احمد کشور کشای حیدر ✤ بر آستان جاہش جبریل خویشتن را ✤ صد سالہ راہ دیدہ از کاشانہ برتر ✤ ای ہفت طاق طارم بر آستانت مدغم ✤ وی پنج شاخ دریا در آستینت مضمر ✤ ای بندہ خلیفہ در پیش تخت بختت ✤ نائب ہزار خاقان حاجب ہزار قیصر ✤ ای مادح جنابت مفتی چار ملت ✤ وی خادم رکابت مخدوم ہفت کشور ✤ از خامۂ کمالت یک نم ہزار دریا ✤ وز نامۂ جلالت یک خط ہزار دفتر ✤ در رزم تیغ بہرام از حملۂ تو چوبین ✤ در بزم ساغر خور با ساقی تو در خور ✤ گر بر خط نفاذت نہ دائرہ نگردد ✤ حک باد نقطۂ قطب از حرف خط محور ✤ رایت چو رایت افراخت در شاہراہ ہیجا ✤ مہ خاک کرد بر سر از دست آن تگاور ✤ **اللغات** بہرام نام جد شاہ طارم ہفت طاق افلاک مدغم ہندی گھسا ہوا مندرج شدہ پنج شاخ دریا باعتبار انگشتان دست مضمر پوشیدہ چار ملت حنفی شافعی مالکی حنبلی بہرام چوبین نام پہلوان سردار لشکر ہرمز کہ نہایت لاغر اور خشک اندام تھا اسلیئے کہ چوبین وچوبینہ لاغر اندام کو کہتے ہین نہ دائرہ نہ فلک رایت اول رائے دوم رایت جھنڈا تگاور بکاف فارسی و تازی نیز اسپ **المعنی** مصنف کہتے ہین کہ ای محبوب تیرے خط کو جو ایک شام چین رخسار سے عیان ہی خیال کیا جاتا ہی تو ایک سرحد نیم روز کی ہی نیم روز اس اعتبار سے کہ یہ خط وسط مین دونون رخسار کے ہی اور نیم روز نام ملک رستم برعایت شام وچین کہ یہ بھی ملک ہین اور غرابت یہ کہ نیم روز مین شام اور صورت کو تیری جو دیکھتا ہون تو یہ خیال کیا جاتا ہی کہ آفتاب نیم روز کا ہی جو عین اُسکے کمال کا وقت ہی اور ایسا روشن وتابان جیسے رائے حاکم وقت کی جو ممدوح ہی اور وہ ممدوح رستم بہرام نسل اور عیسی اور ادریس فضل اور احمد اقلیم بخش اور

حمیدہ کشور کشا ہی سب مقلوب الاضافہ ہین اور اگر بالا انفراد بعطف تقدیری معطوف معطوف علیہ ٹھہرائین
تو بھی ممکن ہی جاہ اُسکا ایسا عالی آستانہ ہی کہ جبرئیل جب وہان پہونچے تو حد کائنات سے سو برس کی
راہ مین بڑھکر آپکو دیکھا یا وصف اُس تیز بالی وقت پرواز کے جیسا کہ شدید القوی ذو مرۃ اُنکی
صفت ہی سخت قوتی والا اور صاحب قوت ای ممدوح تو وہ عالی محل ہی کہ سقف ہفت طاق کی
تیرے آستانہ مین مدغم ہی یعنے گھسی ہوئی جیسے مدغم و مدغم فیہ اور وہ دریا کہ جسکی پانچ شاخین ہین
یعنے ہاتھ سو تیری آستین مین چھپا ہوا ہی اور ای ممدوح تو بمقتضاے طاعت و انقیاد کے خلیفہ وقت
کا تو بندہ بن رہا ہی مگر تیرے تخت بلند کے تخت کے سامنے خاقان جیسے ہزار نائب ہین اور قیصر
جیسے ہزارون حاجب اور ای ممدوح تو وہ باتشرع ہی کہ ہر چہار ملت کے مفتی یعنے حنفی شافعی مالکی
حنبلی کے مداح تیری جناب شریعت مآب کے ہین اور جو مخدوم ہفت کشور کے ہین وہ خادم تیری
رکاب سعادت انتساب کے ایک چھینٹ تیرے خامۂ کمال کی برابر ہزار دریا کے ہی اور ایک خط
تیرے نامۂ جلال کا مقابل ہزار دفتر کے ہی ایسی شرح وبسط کے اُسمین گنجائش ہی بہرام جو بڑا پہلوان مشہور
ہی اُسکی تیغ تیرے حملہ سے چوبین ہی یعنے کاٹھ کی محض بیکار اور بہرام چوبین نام پہلوان سر لشکر ہرمز
کا بھی ہی پس چوبین اس رعایت سے نہایت لطیف ہی رزم کا تیری یہ حال ہی اور بزم کی تیری یہ
کیفیت کہ ہر ساقی مہر افروز وہان کا اس لائق ہی کہ اُسکے ہاتھ مین ساغر آفتاب کا بہ آب ساقی کے
حسن کو لحاظ کیا جاے جملہ افلاک تیرے خط فرمان نافذ پر سر نہادہ ہین بر تقدیریکہ یہ اُس خط پر بہ زمین
اور مخالفت ہون تو خدا کرے نقطہ قطب کا کنارہ خط محور سے حک ہو جاے اور انتظام اس ندائر
کا بگڑ جاے راست تیری ایسی روشن و رزین ہی کہ جب اسنے شاہراہ لڑائی مین جھنڈا اپنا بلند کیا تو
بادشاہ اُس رنگ و رزین کے سبب سے خاک اپنے سر پر ڈال لی تا اُسکے سامنے نہون کہ لائق مقابل
ہونے کے نہین ہون یا عجز کی صورت بنائی اور گرد و خاک کی شبہت سے مہر و ماہ چھپ بھی جاتے
ہین یا یہ بھی خیال کہ اس خاک سے روشن ہو جاؤن یا رشک و حسد سے قولہ آن ابر برق سیرت
آن باد کوہ صورت ٭ آن نار بحر پیکر روان آب خاک گستر ٭ بکران و زین و صفت آب روان و گلبن

نیل و در سرایت کوه روان و محشر + نعل براق رزمت ابروی شاه مغرب + دود چراغ بزمت
روی عروس خاور + در خوابگاه خلقت ذات تو بود مقصود + تحریک نه پدر را بالای چار مادر +
گر عدل تو نبودی این پنج شوی مطرب + با قطب جمع گشتی در مرکز سه خواهر + جز صورت سعادت
گر چرخ هیات آرد + هم حقهاش شکست هم پرده‌اش بر در + مقطع طلب نمودم سرپیش داشت حصمت
در شعر ها کم افتد مقطع از این نکوتر + تا زیر بال طوطی طاوس شب نارا + هر صبح در بر باید عنقای
زرد شهپر + بادا چو طائر قدس در صیدگاه هیجا + پرواز باز چترت بالای چرخ اخضر + اللغات
برق سیرت با عتبار تیز روی باد کوه صورت با عتبار جثه شاه مغرب آفتاب عروس خاور آفتاب نه پدر افلاک
چار مادر عناصر اربعه پنج شوی مطرب زهره که دولی فلک ہی پنج شو پنج ستاره سیاره سوای آفتاب
کہ مؤنث سماعی ہی جمع گشتی ای جفت میشد سه خواهر سه ستاره متصل قطب طوطی فلک طاوس شب تما
قم عنقا زرد شهپر آفتاب طائر قدس جبرئیل هیجا جنگ المعنی تیر گھوڑے کی صفت ہی کہ وہ گھوڑا
تن و توش مین تو ابر ہی اور بنظر تیزی کے برق ہی اور صورت مین تو کوہ ہی اور روانگی مین ہوا
بخیال تندی و تیزی کے تو نار ہی مگر بحر کا پالا ہوا اسلیے کہ اکثر گھوڑے دریائی بھی ہوتے ہین اور ہی
آب بلحاظ رفتار بے تکان کے لیکن خاک گستر بھی ہی یعنے دھول اڑانیوالا واضح ہو کہ گھوڑے
کی آب و آتش دونون کے ساتھ صفت کرتے ہین باعتبار نرم روی و تندرفتاری کے
گھوڑا تیرا ایک ان ہی ای مخصوص بیکران اور زین بھی اسکا خاص تیرے ہی واسطے دونون مخصوص
تیرے لیے اور ایسے جیسے آب روان اور گلبن اور سبیل تیرا ایسا جیسے کوہ روان اور دروازہ تیری
مجلس کا محشر بشدت انبوہ مخلوق اس شعر مین لف و نشر مرتب ہی نعل براق تیرے رزم کا
ابرو شاہ مغرب یعنے آفتاب کا ہی ایسا بالا سیر ہی اور چراغ بزم کا تیری ایسا روشن کہ جسکا دھوان
صورت عروس خاور کی ہی یعنے خورشید کی ایک مدت سے جو یہ نہ پدر افلاک کے بالاے چار مادر
عناصر کے حرکت و جنبش کر رہے تھے اور ذات تیری خوابگاہ خلقت مین بھی اس حرکت سے
مقصود انکا تیرا ہی ظہور تھا کہ تو پیدا ہوئے عدل تیرا عالم علوی و سفلی سب مین مؤثر ہی اگر مؤثر نہوتا

تو زہرہ مطرب و لولی فاتاب جسکے پانچ شوہر ہین قمر عطارد مریخ مشتری زحل سواے شمس کہ یہ خود مونث ہی قطب کے ساتھ مرکز بنات مین کہ وہ نعش ہی کب کی جمع اور جفت ہوگئی ہوتی اگر چرخ مشعبدہ دوار سواے صورت سعادت کے اور کوئی ہیات ظہور مین لاتے تو یہ تجھنے زبردست تو نہین ہی آخر زیردست ہی تو اسکے ڈبے بھی توڑ ڈال اور پردے بھی پھاڑ ڈال حقہ دست وہیات اور حقے اور پردے یہ سب لفظ برعایت بازیگر کے ہین جو چرخ کی تشبیہ مین لاتے ہین اور نیز ہیات ایک علم ہی بیان افلاک و انجم مین پردے اسکے ظاہر حقے مہروماہ آپ کہتے ہین مین نے مقطع اس قصیدہ کا جو ڈھونڈھا تو تیرے دشمن نے میرے سامنے سر رکھدیا کہ اسکو مقطع کرین مین نے بھی اس مقطع کو اختیار کیا کہ اس سے زیادہ اچھا مقطع کب کسیکو ملیگا آیندہ دعا تا بیہ ہی جب تک کہ طوطی فلک کے پرون تلے سے طاؤس شب نما کو کہ ماہ ہی شب مین نمودار ہونے والا ہی صبح عنقا زرد شہپر آفتاب کا اٹھالیجاتے اور چھین چھین لے باز تیرے چتر کا صیدگاہ جنگ مین روح القدس کیطرح ہمیشہ بالاے چرخ اخضر پر پرواز مین رہے

در تعریف آفتاب

قولہ چو شاہباز سحر باز کرد شہپر نور ٭ بسوے غرب غراب ظلام کرد نفور ٭ سراے دہر شد الحان سراے سرتاسر ٭ زبس خروش خروس و نواے ناے طیور ٭ چو تیر تیر ظلام از کمان چرخ انداخت ٭ ز ترس ترس زرا ند و دہ تیغ لیغنے ہور ٭ درید زہرہ زہرہ چو دہر دہرۂ زر ٭ نمودہ حبیش جبش را چو مغفر فغفور ٭ بہند راہ فرارہ فرارہ زد شہ زنگ ٭ چو توقہ کلہ شاہ چین نمودار دور ٭ زسہم تیغ منوچہر چہر مہر گرفت ٭ قبول رونق اقبال شام راہ فتور ٭ بسہم تیغ زرا ندودہ میزند ہر صبح ٭ زمہر ماہ سلاطین وآفتاب صدور ٭ یہ تعریف بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن و فعلان اللغات شاہباز آفتاب غراب زاغ ظلام بفتح تاریکی اول شب تیر عطارد کمان چرخ برج قوس چرخ کمان و آسمان ترس سپر ہور نوا و مجہول آفتاب دہرہ بروزن بہرہ نام خربہ دستہ دار و شمشیر دودمہ دہرۂ زر آفتاب ہند مغرب کہ مقام تاریکی کا ہی فرارہ فرارہ

بکسر گریزان گریزان فرار بکسر گریختن تو تمہ کلاہ شاہ چین آفتاب المعنی جب شاہ باز سحر نے کہ
آفتاب ہی شہپر اپنی جو اُسکی شعاع ہی کھولی غراب تاریکی کا طرف غرب کے نفور ہوا نفور بالفتح گریزندہ
و بضم گریختن غریب غراب صنعت اشتقاق یہ سراے دہر کی اس سرے سے اُس سرے تک
بالکل سراے الحان ہوگئی اسقدر شور مرغوں کا ہوا اور ناے طیور سے نوا برآمد ہوئی خروس
خروش تجنیس خط نوا و ناے تجنیس زائد تیر نے کہ عطارد ہی تیر تاریکی کا کمان چرخ سے پھینک
دیا بسبب خوف سپر اور تیغ زر اندود آفتاب کے کہ سپر اُسکی ذات اور تیغ زر اندود
شعاع اُسکی ہی اور دہر نے جیسا دہرہ زر کا جو مثل مغفر فغفور کے چمکتا تھا کہ یہ بھی مراد آفتاب
سے ہی جبش جبش کو دکھایا تو زہرہ زہرہ کا پھٹ گیا اور عطارد زہرہ یہ دونوں اکثر صبح کو طلوع بھی
کرتے ہین جبش تاریکی مغفر فغفور روشنی روز زہرہ زہرہ تجنیس ناقص دہر دہرہ تجنیس زائد
جبش جبش تصحیف اور جسوقت کہ تکمہ کلاہ شاہ چین کا دور سے نمود ہوا تو شاہ زنگ نے گریزان
گریزان جو مراد ماہ سے ہی ہند کیطرف کہ عبارت مغرب سے ہی اور مقام تاریکی راہ لی متن مین
شہ زنگ کو سہ زنگ لکھا ہی اور خوف تیغ مہر سے جسکا چہرہ منوچہر کیطرح پُر فروغ و ضیا ہی رونق
اقبال شام نے راہ فتور و سستی کی پکڑی یعنے شام کے اقبال مین بیرونقی ہوگئی اور فتور پڑ گیا
اور وجہ یہ ہی کہ سپہر بسبب مہر و محبت شاہ سلاطین اور آفتاب صدر وزرای بالانشینوں کے جو ممدوح ہی
ہر صبح تیغ زر اندود اپنی ظاہر کرتا ہی مہر کے لفظ مین کیسا ایہام ہی

در تعریف کنیزک گلچہرہ و توقع الشام جہت قیمت آن از ممدوح خود

قولہ بباغ ملک یمینم سے گلے ببار آمد ✤ کہ پیش عارض او ماہ شرمسار آمد ✤ ز مہر مشتری او شدم کہ آن
مہ را ✤ نجوم زیر دو یاقوت آبدار آمد ✤ کمند طرہ او بہر کنار لالہ تر ✤ چہ سنبلیست کہ از باد بیقرار آمدہ
خدنگ غمزہ او در خم کمان ابرو ✤ ستارہ الیست کہ در ماہ نو بکار آمد ✤ سواد خال رخش در بیاض
دیدہ من ✤ چو زنگیست کہ بر طرف لالہ زار آمد ✤ چو پستہ گشت دل شور بخت من بریان ✤ کہ تنگ
شکر او لعل در نثار آمد ✤ شکستہ شد دل خورشید ہمچو مہ بدو نیم ✤ بدست بدر در انداختم کہ آن

انگار آمد ✤ بچنگ طرہ او دل جہان مقید شد ✤ کہ از سراچۂ دل تا لہا سے زار آمد ✤ چو شاخ مردی ناشرو امتحان دریافت ✤ بسا حسن در آتش دو و سہ بار آمد ✤ قرار بیعہ بصد حیلہ بست بر نہ صد ✤ اگرچہ قیمت آنماہ صد ہزار آمد ✤ زفیض مکرر نقش حقۂ عقیق دہان ✤ صدف مثال ثمر از در شاہوار آمد ✤ یہ قصیدہ بھی بحر مجتث مین ہی مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلان یا فعلن یا فعلان التاثقت ملک یمین بکسر میم اصطلاح فقہا مین کنیز و غلام کسواسطے یمین بمعنی غلبہ کے ہی اور غلام کنیز غلبۂ اسلام سے ہاتھ آتے ہین اور غلام وکنیز زرخرید نیز بار بیعہ مشتری خریدار نجوم دندان یاقوت لب لالہ تر رخسار سراچہ خانۂ کوچک شاخ شاخ درخت شاخ مردی آلت تناسل بیعہ فروخت بدان مین باقسمیہ ہی المعنی یعنے میراکنیز وغلام کا جو باغ ہی کہ ہر ایک اُسکا سمن بر وہ سمن بو ہی اُسمین ایک گل اور بار ور لینے جوان آیا اور ایسا گل جسکے عارض سے ماہ شرمندہ وخجل ہوتا تھا مین اُسکی مہر ومحبت سے مشتری اُسکا ہوا اسلیے کہ وہ تھی ہی ایسے ماہ کہ نجوم اُسکے دو یاقوت آبدار کے تحت مین تھے جو دندان ہین اور دو لب مین چھپے ہوے طرہ اُسکا مثل کمند کے کنار لالۂ تر کو جو رخسار ہین گھیرے ہوے تھا اور جیسا کہ سنبل کو ہوا پریشان کرکے بکھیر دیتی ہی ایسے ہی وہ طرہ چہرہ پر اُسکے بکھرا ہوا تھا اور خدنگ اُسکے غمزہ کا جو خم کمان ابرو مین لیس تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ ایک ستارہ ہی جو ماہ نو مین کسی صنعت سے آیا ہی سواد اُسکے خال کی میری آنکھ کے بیاض مین ایسی آتی تھی اور آنکھ میری اُسکو ایسا جانتی تھی کہ یہ زنگی ہی جو لالہ زار کے کنارہ کہ مراد رخسار سے ہی پھر رہا ہی میرے بخت شور کا دل مثل پستہ کے بریان ہوگیا کسواسطے کہ تنگ شکر اُسکی جو کنایہ دہن سے ہی لعل ودر نثار تھے یعنے وہ لعل جسپر در نثار کیے جائین اور پستہ کو اکثر بھون کے نمک مرچ سے کھاتے ہین اور وہ ایسی رشک خورشید کہ جسوقت وہ بندر کے ہاتھ لگی آفتاب کا دل مارے حسرت کے ماہ کیطرح دو ٹکڑے ہوگیا کہ کاش یہ میرے ہاتھ آتی اور ماہ ایک وقت مین دو نیم ہو بھی چکا ہی آن حضرت کے معجزہ سے میرا دل اُسکے طرہ کے پنجہ میں ایسا پھنس گیا کہ دل کے سراچہ سے نالے نزار نزار نکلنے لگے جب میری شاخ مردی نے کہ مراد آلۂ تناسل سے ہی

بازی امتحان کی اُس سے کھیلی تو اُسکی بساط حسن مین نقش دو کا تین دفعہ آیا یعنے دو سو بائیس خرچ کے ہوے چنانچہ یہ رقم اُسکی ہی ۲۲۲ کہ اسمین نقش دو کا تین دفعہ ہی آخر بڑے حیلون سے بیع اُسکی نوسو روپیون پر ٹھہری اگرچہ قیمت اُسکی بوجہ خوبی کے لاکھ روپیہ تھی اسواسطے کہ فیض بارِ رحمت الہی سے ڈبہ اُسکے عقیق دہن کا صدف کیطرح خورد در شاہوار سے بھرا ہوا تھا پھر نوسو کیا چیز تھے محشی نے ملک منتیم کے معنے مین دست راست لکھا ہی یہ تو یمین کے معنے ہین اب نہ معلوم لفظ ملک کو کیا جانا سمجھا ہی یا گریز کی ہی قولہ بدان خداے کہ در دامن فلک ز عطاش + ہزار تنگہ زر ہر شب آشکار آمد + بنعل سم سمندت کہ پیش گوہر او + درست مغربی شرق کم عیار آمد + کہ بدر بدرہ چو بکشادنیم حاصل شد + کہ بود ضعف گل آندم کہ در شمار آمد + ہواے وجہ زرم روے زرد کرد چنان + کہ نقد عین روان گشت و درکنار آمد + ولے بوقت سحر کہ رومی خندان + گرفتہ خنجر زر سوے زنگبار آمد + نداے ہاتف غیب از سرادقات جلال + بگوش ہوش من خستہ دلفگار آمد + کہ روے زرد مکن بدر و قلب باخود دار + کہ وقت تربیت شاہ کامگار آمد + اللغات بدان مین باقسمیہ ہی تنگہ زر کواکب بنعل مین بھی باقسمیہ تا ضمیر سمندت کی راجع بہ پادشاہ درست اشرفی و درست مغربی شرق آفتاب کم عیار کھوٹا بدر مصنف و ماہ چاردہم بدرہ بالفتح ہمیان ہوا خواہش نقد عین اشک چشم روان جاری و رایج رومی خندان آفتاب خنجر زر شعاع زنگبار شب المعنی قسم ہی اُس خدا معطی کی جسکی عطا سے ہر رات ہزارون تنگہ زر کے دامن فلک مین ہوتے ہین یعنے دامن اُسکا بھر جاتا ہی چنانچہ ظاہر ہی کہ وہ کواکب ہین ہزار سے مراد کثرت ہی نعدد معین اور قسم ہی نعل تیرے سمند سبک سیر کی کہ جسکے گوہر کے مقابل یہ اشرفی زر مغربی اے خالص شرق کی جو آفتاب ہی نہایت کھوٹی اور بہت ہی کم عیار ہی ہر چند کہ جملہ معدنیات اسی سے فیضیاب ہین یہ دو لفظ شعر ثنا قسمیہ ہین آیندہ جواب قسم کہ بدر نے جو اُس ماہ کی قیمت دینے کو بدرہ کھولا تو نیم حاصل ہوا اے نصف اور جسوقت مین مین نے شمار کر کے رکھا تھا تو دونا گل کا تھا نکتہ یہ ہی کہ نیم کے سو عدد ہین اسکا نصف پچاس ہوے اور گل کے بھی پچاس عدد ہین جسکا دونا سو ہوے

اور جب گگن کے دوسٹے سے نصفت حاصل ہوسکے تو وہی بچاس ہوسکے ہین تو خواہش زر مین تھا ہی یہ کیفیت دیکھکے میرا منھ زرد ہوگیا اور ایسا رونے لگا کہ میری آنکھون کا نقد جواشک ہے جاری ہوکر میری کنار تک آیا لیکن صبح کیوقت جب رومی خنزان آفتاب کا خنجر زر لیے زنگبار پر جو شب تاریک ہے آیا یعنے صبح ہوئی تو ندا ہاتف غیب کی یہ بدون جاہ وجلال رب العزت سے میرے کان مین آئی کہ آمد بدر منھ زرد مت کر اوپر اسمان نہو دل ڈھکانے رکھ کہ اب وقت پرورش شاہ کامگار کا آیا وہ تیری پرورش کرے گا خاطر جمع رکھ **قولہ** خدایگان سلاطین دین محمد شاہ ✤ کہ بحر پیش کفش ساقط اعتبار آمد ✤ شہ ستارہ سپاہ آفتاب ماہ کلاہ ✤ کزآسمان لقبش ظل کردگار آمد ✤ فلک جنیبت خاصش شدست از سر مہر ✤ کہ آفتاب بروزین زرنگار آمد ✤ بناسے قلعۂ جاہش چنان رفیع افتادہ ✤ کہ قعر خندق او برج حصار آمد ✤ نہاد افسرے از شاہوار مروارید ✤ کہ او بہ بندگی شاہ حلقہ وار آمد ✤ بحلقہ کہ سران گوش استماع نہند ✤ چو نعل اسپ شہ این واشہ گوشوار آمد ✤ **اللغات** جنیبت اسپ کوتل آز سر مہر ای از راہ محبت وعشق حلقہ مجلس **المعنی** یعنے وہ پادشاہ کامگار کون ہی وہ ہے جو صاحب و سردار پادشاہون دین کا ہی یعنے محمد شاہ کہ جسکی کف جود کے سامنے دریا سا فیاض پایۂ اعتبار سے گر گیا کہ یہ کب ایسا جود کر سکیگا اور وہ پادشاہ ستارہ سپاہ ہی جسکی حد وشمار نہین اور ایک آفتاب ہی جسکا تاج ماہ منیر اور وہ ہی جسکو لقب ظل کردگار کا آسمان نے دیا ہی یہ آسمان عالیشان نہایت مہر ومحبت سے خاص کوتل گھوڑا اُسکا ہی جسپر زین زرنگار آفتاب کا کھنچا ہوا ہی اُسکے مرتبہ کا جو قلعہ ہی اُسکی بنیاد ایسی بلند رکھی گئی ہی کہ یہ نو حصار فلک کے باوصف ایسی علو و رفعت کے اُسکی خندق کے قعر ہین جو حد درجہ پستی خندق کا ہی اور جب وہ یعنے آسمان حلقہ انگشتری کیطرح اُسکی بندگی مین جھکا اور خم ہوا تو تاج مروارید شاہوار کا پایا جو آفتاب ہی جیسے انگشتری خم ہوکے تاج نگینہ کا پاتی ہی اب اُس مجلس مین جہان سردار لوگ کان استماع وہ سمجھنے کی رکھتے ہین اور ایسے استماع سے بے بہرہ نہین ہین یہ اشعار میرے اُنکے کانون کا ہر دانہ

گوشوارہ ہی اسکی زیب و زینت دہندہ جیسے نعل اسپ شاہ سے اُسکی زیب و زینت ہو رہی ہی
اور حلقہ بگوش ہین آس مصرع مین بکار او بہ بندگی الخ حلقہ دار بود او کو حلقہ دار بدال لکھا ہی ای
حلقہ دار اور نیچے معنے غلام کے میری دانست مین دار بود او ہی ورنہ معنے ٹھیک نہین ہوتے فتامل

در مدح سلطان محمد شاہ مشتمل بر چرخیات

قولہ صبح عنقا ئیست سیمین مرغ زرین در دہان ✤ شام ورقا ئیست مشکین بیضہا در آشیان ✤
جام بیت دان زرین زر بر صہوۂ شہباے روز ✤ رخش ہمت زین جہان بیوفا بیرون جہان ✤
پیشدستی کن بگیر آئینۂ ساغر بکف ✤ صبح اینک در قفا آئینہ دار چون نہان ✤ خشت زرین
گر برافتد از سر فیروزہ خم ✤ جام مالامال مہر از ساقی وحدت ستان ✤ جیب خود بر بوے مہرش صبح و گل
کروند چاک ✤ زہرہ دارازان بر گریبان گوے زر بست آسمان ✤ شب سیہ دل بود گریان روے چون
بد گوے شاہ ✤ زان برخم تیغ خورشیدش برون کرد از میان ✤ یہ اشعار بھی بحر رمل مین ہین اور کان
اسکے فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان یا فاعلن اللغات مرغ زرین آفتاب ورقا کبوتر
و فاختہ بیضہا کواکب صہوہ پشت شہبا سفید رخش اسپ آئینۂ آفتاب در قفا ای نہان در شب
خشت زرین آفتاب فیروزہ خم فلک گوے زر کنایہ از آفتاب و زہرہ گریان باعتبار ستارگان
و شبنم المعنی صبح ایک عنقا سیمین یعنی سفید رنگ ہی جسکے منھ مین مرغ زرین دبا ہوا ہی کہ وہ آفتاب
ہی اور شام ایک کبوتر سیاہ ہی جسکے بیضے آشیانۂ فلک مین رکھے ہوے ہین کہ وہ کواکب ہین اور یہ
جو شہباز روز کی پشت پر زین زر آفتاب کا رکھا ہوا ہی یہ عاریتی ہی نہ اسکی ملکیت آخر شب مین نہین ہوتا
لہذا تو نے رخش ہمت کو اس جہان بیوفا سے باہر نکال لیجا اسمین دل مت لگا تو پیشدستی کر اور آئینۂ ساغر
کا ہاتھ مین لے قبل اس سے کہ صبح جو ابھی آئینۂ اپنا تاریکی شب مین چھپائے ہوے ہی ظاہر کرے یعنے قبل از
طلوع فیضان صبح سے فیضیاب ہوجا اور خشت زرین یعنے آفتاب اگر اس فیروزہ خم فلک سے گرجاے
یعنے غروب ہوجاے تو تو جام مالامال مہر کا ساقی وحدت سے لے اس مہر سے اپنی شب روشن کر مطلب یہ کہ شب
بیداری و عبادت مین بسر کر تو دیکھتا نہین کہ صبح اور گل دونون نے اُسکی بوے مہر پرا پنا گریبان چاک کیا ہی

کہ اسکے صلہ مین آسمان نے زر کی گھنڈی دونون کے گریبان پر ٹانکی ہی کہ وہ آفتاب ہی یا زہرہ جو صبح کو طلوع کرتا ہی اور گل مین زر ورد جو بصورت چھوٹی چھوٹی گھنڈیون کے ہوتا ہی رات جو ایک سیاہ دل اور گریبان صورت تھی مانند بدگو نے شاہ کے سیاہ دلی تو شب کی ظاہر اور گریبان روے بلحاظ شبنم یا کواکب کے اسی سبب سے خورشید نے اپنی تیغ شعاع کی زخم سے باہر نکال دی کہ کیون مشابہ اُس بدگو کے ہوئی میان کے لفظ مین کیسا ایہام ہی اور جہان بفتح جیم اور جہان بکسر جیم تجنیس ناقص اور صنائع بدائع اشعار مین بہت ہین فافہم **قولہ** سایہ چتر سیاہ آل بہرامست مہر ۞ لاجرم بگرفت نورش عرصۂ ملکِ جہان ۞ آفتاب ملک دین مولیٰ امیر المومنین ۞ بندۂ امر خلیفہ پادشاہِ انس وجان ۞ حلقہ در گوش غلامش ہم سپہر و ہم نجوم ۞ جبہ سانوش احترامش ہم زمین وہم زمان ۞ ای اداسے قدر تو عنقاے گردون اجنحہ ۞ وسے ہماے چتر تو طاؤس سدرہ آشیان ۞ سدۂ قصر ہمایونت کہ چرخ اعظم ست ۞ تکیہ گاہ آفتاب وسجدہ گاہ اختران ۞ حلقۂ درگاہ یا جاہت چو عرصہ عرضہ داد ۞ جاوسے نہ دائرہ یک نقطہ آمد درمیان ۞ از مقام خود برآمد عرش پانصد سالہ راہ ۞ تا نہد در بارگاہت روے خود بر آستان ۞ اللغات مولیٰ آقا و غلام مناسب بندہ حلقہ درگوش غلام اجنحہ جمع جناح بمعنی بازو ہا عرضہ داد ای پیش کرد جاوسے نہ دائرہ فلک **نہم المعنی** یعنے یہ آفتاب جو عالمگیر ہی اور نور اسکا تمامی عرصۂ جہان کو گھیرے ہوسے یہ وجہ ہی کہ چتر سیاہ جو آل بہرام کا ہی جسکی اولاد ممدوح ہی اُسکا سایہ آفتاب ہی اب سایہ کہنے مین آفتاب کو دونون باتین ہین نورانیت چتر کی کہ آفتاب اسکا سایہ ہی اور اسقدر نورانی اور نیز وسعت چتر کی کہ آفتاب باہمہ بزرگی ادنی سایہ ہی اور وہ بادشاہ آفتاب ملک دین کا ہی کہ اُس سے ملک دین کا روشن ہی اور سب کا آقا اور مومنون کا حاکم لیکن خلیفہ وقت کے حکم کا بندہ اور تمامی جن وانسان کا پادشاہ گویا سلیمان اپنے عہد کا یہ سپہر اور نجوم جو تمامی عالم پر غالب وقوی ہین سب اُسکے ایک ادنی غلام کے غلام و مطیع ہین اُسکا تو کچھ کہنا ہی نہیں اور یہ زمین وزمان کہ اعظم آیات اللہ سے ہین چنانچہ قرآن مجید مین بہت جگہ خدا تعالےٰ

نے اپنی اظہار قدرت مین خلق السموات والارض فرمایا ہے ان دونون نے اُسکی عزت واحترام
سے ایک جرعہ پالیا ہے اور اکثر امرا مینوشی کے وقت قدرے شراب یا جرعہ زمین پر ڈالدیتے ہین
اور یہی موقع ہے کہ کہا ہے للارض من کاس الکرام نصیب اے ممدوح تیری قدر کا جھنڈا ایک عنقا ہے
کہ کسیکو ایسی قدر نصیب نہوئی اور یہ گردون تیز بال محیط عالم اُس عنقا کے بازو یعنے جیسے
یہ گردون محیط عالم ہے تیری قدر بھی سارے جہان کو گھیرے ہوئے ہے اور تیرے چتر کا ہما ایک
طاؤس ہے جسکا آشیانہ سدرہ ہے کہ وہ فلک ہفتم پر ہے اور حد معاملات دنیا کی کہ معاملات دنیا
کا فلک ہفتم سے آگے گذر نہین ہے اور تیرا قصر ہمایون ایسا بلند و رفیع ہے جسکا آستانہ چرخ
اعظم ہے ای چرخ نہم جسکو اہل شرع عرش کہتے ہین کہ وہ تکیہ گاہ آفتاب کا اور سجدہ گاہ سب ستارون
کا ہے مجموع خانی مین مین نے لکھا دیکھا کہ فلک چہارم پر ایک دریا ہے بحر المسجور نام اور اُسمین
کشتی ہے اُسپر یہ آفتاب سوار ہے ستر ہزار فرشتے اُس کشتی کو کھینچ کے مشرق سے مغرب اور مغرب
سے مشرق لیجاتے ہین اور ہر صبح کو زیر عرش لاتے ہین یہ وہان سجدہ کرتا ہے حضرت رب العزت
سے اسکو نور عطا ہوتا ہے اور آفتاب ہی سے سب ستارے نور پاتے ہین اسی سبب سے تکیہ گاہ
آفتاب و سجدہ گاہ اختران کہا ہے اور اُسکی بارگاہ باجاہ ایسی وسیع و فسیح ہے کہ جب اُسکے در کے
حلقہ نے کہ کیا ہے ہوتا ہے اپنے میدان و عرصہ کو عرضہ کیا یعنے ظاہر کیا تو حاوی نہ دائرہ فلک
کا جو فلک نہم اے عرش اعظم ہے محیط جملہ افلاک پر اُس حلقہ کے عرصہ مین ایسا معلوم ہوا جیسا دائرہ
مین ایک نقطہ اور اُسکی بارگاہ ایسی باعلو و رفعت ہے کہ عرش عظیم نے چاہا کہ اُسکے آستانہ پر منھ
اپنا رکھون تو اسکو اپنا مقام چھوڑکے پانسو برس کی راہ اور جانا پڑا جب اُسکے آستانہ کو پایا

در تعریف مرد متورع و طالبان درگاہ الٰہ

قولہ ہرکہ غواص لجۂ خرد ست ❊ قیمت افزاے در جان خود ست ❊ عاقلان نقص خویشتن جویند ❊
گوش کن کین حدیث معتمد ست ❊ نہ پدر راز چار مادر عصر ❊ در کنار حدوث ننہ ولد ست ❊
جملہ سرمست غفلتند یکے ❊ طالب وصل ذات لم یلد ست ❊ ملحد آنکس کہ باغ دنیا خواست ❊

ای موحد سرا سے تو لحد نست + جکنی طارم مقرنس چرخ + کہ خرابے او بیک لکد بست ما + بر سر بام چرخ بادے مکوب + زانکہ نہ چرخ سقفت بیعدست + دل عاشق سرا چہ کل نیست + کارگاہ جلالت صمدست + خانۂ دل بنا ے لم یزلیست + نہ برآوردۂ ابست وجدست + دل فاسق خزانۂ حق نیست + گلخن دیو دا آتش حسدست + ہر کہ در کوے عشق زد کہ مے + شہسوار ممالک ابدست +

یہ اشعار بحر خفیف مین ہین ارکان اسکے فاعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلن یا فعلن یا فعلان الانعامت لحد دریا نقص کمی نہ پدر نہ فلک چار مادر چار عنصر سنبہ ولد موالید ثلاثہ حیوانات نباتات جمادات کیکے ہے مراد ولی اللہ مقرنس عمارت خمیدہ ورنگ برنگ ومنقش وبلند لم یزل ای قدیم برآوردہ ہندی اٹھا یا ہوا گلخن بالضم آتشخانہ حمام اور بھرجی کا بھاڑا اور کسورا المعنی جو شخص کہ غواص لجہ خرد کا ہی یعنے ہر بات کو خوب سوچ سمجھ کے کرتا ہی وہ اپنی ہی جان کی کہ ایک دُر بے بہا بیش بہا ہی قیمت وقدر بڑھاتا ہی خواہ معاملہ دینوی ہو خواہ اخروی جو عاقل ہین اپنے نقص کو ڈھونڈھتے ہین کہ ہم مین کیا نقصان ہی تا ازالہ اسکا کرین یا یہ کہ کمی مراد خاکساری وکسر نفسی سے ہو تفوقیت ومزیت دوسرے پر تو اسبات کو میری خوب کان لگا کے سنلے کہ نہایت ہی معتمد ہی تو خیال نہین کرتا کہ تیری جو اصل ہی یعنے حدوث خود اسمین کمی ہی کسواسطے کہ آباے علوی تو نو ہین اور امہات سفلی چار اور ولد انکے تین ای موالید ثلاثہ پھر تو مزیت وفوقیت کیون ڈھونڈھتا ہی بس سب سے کمتر بنا رہ مین جو دیکھتا ہون تو ہم سب غفلت مین مست ہو رہے ہین اور طالب دنیا کے ہین مگر جو اہل اللہ ہین وہ طالب وصل ذات لم یلد کے ہین کہ جسنے نہ کسیکو جنا نہ اسکو کسینے جنا نہ اسکا کوئی کفو وہمذات دوسرے مصرعہ مین حروف روی دال ہی تقطیع سے متحرک ہو گیا بس اختلاف حرکت ما قبل کا کچھ مضائقہ نہین ہی ملحد وہ شخص ہی کہ باغ دنیا کا طالب ہی بس ای موحد تو خوب سنلے کہ تیرا گھر لحد ہو اور لحد سے یہ لحد ظاہری مراد نہین ہی بلکہ موتوا قبل ان تموتوا کی لحد ای موحد تو طارم مقرنس چرخ کو لیکر کیا کرے گا یعنے اگر یہ طارم مقرنس تجھے ملجاے یا مثل اپنے تیرا گھر منقش رنگ برنگ اور دراز بس بلند ہو تو کس کام کا دونون بے ثبات

دبقرار وہ ایک لات مین صور کی فنا ہوگا اور اسکے لیے لات حوادث کی موجود ہی اگر بام چرخ
پر چڑھ جائے اور ایسا عالی رتبہ ہو جائے تو بہت ساکو دے ست دیکھائے کہ ہر نہ سقف چرخ کی
بیمدہین کوئی ستون انکا نہین ہی لہذا محض بے اعتبار البتہ جو اسکے عاشق ہین انکا دل سراچہ
آب وگل کا نہین ہی وہ کارگاہ بزرگی وکبریائی حضرت صمد کا ہی اس کارگاہ مین بڑے بڑے
کارخانے اسکی عظمت وجلالت کے جاری ہین اسواسطے کہ خانہ دل ولی اللہ کا بنایا ہوا لم یزل کا
ہی نہ یہ وہ گھر ہی کہ کسیکے باپ دادے کا بنایا ہوا ہو اور انسے اسنے میراث پایا ہاں جو فاسق ہی اسکا
دل خزانہ حق کا نہین ہی خزانہ بمعنی مخزن کے بھی ہی یہ فاسق کا دل تو ایک گلخن ہی آتش حسد
کے دود سے سیاہ بس جسنے کہ عشق کی گلی مین قدم رکھا جان لو کہ یہی شہسوار عالک ابد کا ہی
ابدیت اسکو حاصل ہوئی فنا سے برطرف ہوگیا جیسا کہ خواجہ حافظ نے فرمایا شعر ہرگز نمیرد
آنکہ دلش زندہ شد بعشق + ثبت ست بر جریدہ عالم دوام ما + قولہ نزد عقل آزمائے شعبدہ ایست +
ہرچہ در جوف نیلگون رصد ست + آسمان شیشہ ایست سرگردان + کاندران شیشہ پارہ
زبد ست + بت شیرین لقاست بکر ہلال + او ہم از مہر خورد وتاہ قد ست + خور زرین قباست
شاہد خور + لیک از آہ صبح زرد خد ست + سبب فعل علت اولی + نہ قیاسیست بلکہ مجتہد ست +
دیدہ گاو روشنست وہنوز + چشم موسی زخاک در رمد ست + پائمالست ہر کجا کہ سر ست +
نیک حالست ہر کجا کہ بد ست + خر بزرین جلست وعیسی را + جامۂ روز عید از نمد ست +
بار کونست جملہ کار جہان + تا بجدیکہ ماورائے حد ست + از یکے باشگونش دان انیکہ +
گل در و پنجہ است ونیم صد ست + **اللغات** عقل آزما دانا رصد مرا و بلندی
نیلگون رصد فلک زبد ہندی جہاگ مراد زمین سے لقا بکسر دیدن مہر دوستی وآفتاب خور آفتاب
وخورش علت اولی خدا تعالے مجتہد اپنی طرف سے کوئی بات کرنیوالا گاو گوسالہ سامری جسکو قوم
موسی پوجنے لگی تھی رمد درد چشم سر سردار باشگونہ واژگونہ یعنے الٹا المعنی یعنے جو آدمی کہ عقیل
وفہیم ہی اسکے نزدیک جو کچھ جوف اس نیلگون رصد فلک مین بھرا ہی بالکل ایک شعبدہ ہی کہ

دراصل کچھ نہین ہوتا اور نظر مین آتا ہو محشی نے رصد کے معنے چشم داشتن لکھے ہین معنی لیکن
یہان تو نہین بلکہ مجازاً ایوان بلندی کے معنے ہین اُس رصد سے جو نجم سابق ستارہ شناسی کے
واسطے بلند پہاڑ پر پانسو گز کا اونچا چبوترہ بناتے تھے آئندہ شعبدون کا بیان ہو کہ یہ آسمان جو نظر
آتا ہو ایک شیشہ سرگردان ہو جیسے شعبدہ باز شیشہ یا انڈے مین پارہ یا شبنم بھر کے آفتاب مین
رکھتے ہین اور وہ گھومتا ہو بسبب حرارت وکشش آفتاب کے اور اکثر اُڑ بھی جاتا ہو اور یہ زمین
زبد یعنے قدرتی جھاگ ہین منقول ہو کہ جب سوا ذات خدا تعالے کے کچھ نہ تھا تو آب تھا خدا تعالے
نے آب پر نظر کی اُسکے نظر کرنے سے آب مین جوش آیا اور جوش سے بخارات اُٹھے وہ منجمد ہو کے
آسمان ہو گئے اور جو اُس جوش سے جھاگ پیدا ہوئی وہ جمکے زمین ہو گئی چنانچہ پانی کا ہونا قبل
ہر شی سے آیہ کریمہ سے ثابت وکان عرشہ علی الماء اور آسمان کا بخارات سے ہونا کلام انوری سے
ظاہر شعر مقدرے نہ بآلت بقدرت مطلق * کند زشکل بخارے چو گنبد ازرق * اور پھیلایا جانا
زمین کا قول سعدی رح سے شعر چنان گسترانید فرش تراب * چو سجادہ نیکمردان بر آب * اور
دیکھو پیکر ہلال کی کیسی ایک معشوق شیرین لقا ہو اسکو محبت نے آفتاب کیطرف کیسا خمیدہ
اور دوتا کر رکھا ہو شاہد آفتاب کا کیسا ایک حور زرین قبا ہو سو اسکو آہ صبح سے جو اسکی جدائی
مین ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لیتی ہو زرد رخسار کر رکھا ہو الغرض یہ تو سب کھیل
اُسکی قدرت کے ہین جنسے لوگ باتین بناتے اور نکالتے ہین مگر ہو یہ کہ علت
اولی جو اسکی ذات پاک ہو اُسکے افعال کے سبب قیاسی نہین ہین سب مجتہد ہین یعنے جیسا اُسکے
دل مین آتا ہو ویسا کرتا ہو عقل وقیاس سے وہ جدا ہین چنانچہ فرمایا یفعل اللہ ما یشاء کرتا ہو اللہ
جو چاہتا ہو دیکھو گاو سامری کی پرستش قوم موسی نے اختیار کی تھی اور بیان مختصر اسکا یہ
کہ بعد غرق ہو جانے قبطیون کے مال کثیر انکا غنیمت مین ملا سامری نے کہ بڑا ساحر تھا وہ مال
سب بنی اسرائیل سے لیکے سونیکا ایک بچھڑا ڈھالا اور اسکے منہ مین خاک قدم جبرئیل کی ڈالی
کہ وہ گائے کیطرح آواز کرنے لگا جب حضرت موسیٰ حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ کرکے کوہ طور کو

چلے گئے اُنکے پیچھے اسنے اسرائیلیون سے اُس بچھڑہ کی پرستش شروع کرادی جیسا کہ قرآن شریف
مین ہی واتخذ قوم موسیٰ من بعدہ عجلا جسدا له خوار پکڑا قوم موسیٰ نے بعد موسیٰ کے ایک بچھڑہ مجسم کو
جسکی آواز گائے کی سی تھی اس سبب سے حضرت موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون پر بہت خفگی کی
بعدہ یہ بچھڑہ حکم الٰہی سے ذبح کیا گیا اور پرستش اُسکی اُسوقت مین موقوف ہوئی لیکن مصنف
کہتے ہین گو اُسوقت مین موقوف ہوگئی تھی مگر پھر بدستور ہوگئی اور ابھی تک اُسکی آنکھین روشن
ہین کہ مراد پرستش سے ہی اور حضرت موسیٰ کی آنکھین بدر رسیدہ ہوگئین یہ تماشے قدرت کے
ہین اور ہمارے معاملے یہان کے اُلٹے ہین جو کوئی سردار ہی وہ تو پامال ہی اور جو کوئی بد ہی
نیک حال ہی گدھے تو جھول زرین پہنے ہوے ہین اور عیسیٰ کو دیکھو روز عید اور اُسکے لباس
کو کہ کمل کا ہی ایسے ہی جملہ کام جہان کے واژگونہ ہین حتی کہ جو حد کی حد ہی اُسکے بھی اس پار تک
چنانچہ ایک واژدنی اُسکی تو یہی جانئے کہ گل کے جو بکاف فارسی ہی جسکی بو و رنگ سے دیدہ
و دماغ تازہ ہوتا ہی اور شکر مین ملا کے کھانے سے دل کا خفقان دفع ہوتا ہی اسکے تو عدد
پچاس ہین اور نیم جو ایک درخت سراپا تلخ ہی کیا پوست کیا برگ و بار اُسکے عدد سو ہین ایسی بری
شی کو مزیت ایسی عمدہ شی پر ہی اگرچہ محشی نے گل بکاف عجمی اور نیم درخت معروف اختیار کیا
ہی لیکن مجکو یہ بات پسند نہین اور اس معنے پر میری طبیعت نیم راضی بھی نہین ہوتی بلکہ گل
بکاف عربی ہی اور نیم ترجمہ نصف اسمین بھی مزیت کمتر کی اہتر پر بخوبی حاصل ہی علاوہ اسکے نیم کو خاص
ہندی لوگ نیب بھی اکثر کہتے ہین پھر مختلف التلفظ ہوا اور نصف کے ترجمہ نیم مین کوئی خلاف
نہین اور یہ بھی سنا گیا کہ نیم ولایت مین نہین ہوتا اور مصنف ولایتی ہین ہان ہندستان مین
بھی آئے ہین تاہم فضول بین فضول ہی اب ناظرین فہیم کو رد و قبول کا اختیار ہی قولہ چپ
نہادند عقد نہصد را ۞ راست گیرش نہصد ش نو دستا ۞ از یکے ہم یکے طلب کہ سیئے ۞ از
عدد نیست مبدا عدد ست ۞ ہر یکے دانہ از طویلہ در ۞ در خور گوش شاہ خردستا ۞ دل
پر نور بدر چاچی را ۞ ہر دم از روح قدسیان مددست ۞ زانکہ او مادح شہنشاہ ملت ۞

کہ جہان از عطاش در رعد دست + سایۂ حق کہ نور اقبالش + بر سر آفتاب چتر زد دست + قلعۂ جاہش آن ربض دارد + کہ دو عالم دران چہار روست + خون خصمش کہ مار رمحش ریخت + خون ماہی شمر کہ بے وقدست + تا بود نقل بار وقت سخن + پارۂ آتشی کہ بر بر دست + کمترین بندہ شہنشہ باد + ہر کجا حالی کہ بر سند ہست + اللغات یعنے شعر مین عقد انامل کا بیان ہی یعنے دست چپ مین جو شکل نصد کی ہی دست راست مین وہی شکل نود کی ہی طویلہ رسن دراز مراد قصیدہ در عدد وامی در شمار مرتبہ رمح بالضم نیزہ ربض دیوار شہر پناہ زد ہندی بدہ دیوار ہر دو بفتحتین زالہ مراد دندان بر سند تکیہ گاہ المعنی دوسری وا ثرگوئی اسکی یہ کہ دست راست جو ہر طرح فضیلت و مزیت دست چپ پر رکھتا ہی عقد انامل کے حساب مین جو شکل عدد کی اسمین نوّہ ہوتی ہی وہ دست چپ مین لو سو ہوتی ہی بلکہ ہزار ات والوف کا حساب سب دست چپ پر ہی اور دست راست پر صرف احاد سے ہزار تک پس اگر تو طالب ایک کا ہی تو ایک ہی ہی ایک کو ڈھونڈھ کہ ایک عدد مین داخل نہین ہی نہ اسمین تعدد بلکہ مبدا عدد کا ہی یعنے اسمین وحدت ہی اور اسی وحدت سے کثرت ہوئی اور ایک عدد اس سبب سے نہین ہی کہ عدد کی تعریف ہی نصف صحیح مجموع حاشتمہ مثلاً دو کا اوپر والا حاشیہ تین ہی اور نیچے کا حاشیہ ایک پس مجموع الکا تین اور ایک چار ہوے اور نصف اسکا دو اور علی ہذا القیاس پس ایک پر یہ تعریف صادق نہین آتی کہ اسکی نیچے کوئی عدد نہین ہی لہذا یہ عدد نہین اب مصنف اپنے کلام کی صفت مین کہتے ہین کہ یہ قصیدہ میرا ایک رشتہ دراز ہی جسمین ہر ایک دانہ در غلطان ہی ہی اور لائق گوش شاہد خرد کے کہ وہ اپنا گوشوارہ بنائے اس سبب سے کہ بدر چاچی وہ شخص ہی کہ جسکے دل نورانی کو قدسیون کی جان سے مدد ملتی ہی آخر مدد ملنے کا یہ سبب کہ وہ مداح ایسے شہنشاہ کا ہی کہ اسکی عطا سے آراستہ پیراستہ ہو کر جہان قابل شمار کے ہوگیا ورنہ کون اسکو پوچھتا سوا اسکے کہ یہ تو دار المحن بمقام جیسا کہ فرمایا ہی الدنیا دار المحن مگر اب عطا سے اسکی دار السرور ہوگیا وہ پادشاہ سایہ حق کا ہی کہ اسکے اقبال کے نور نے آفتاب کے سر پہ چتر لگایا ہی یعنے آفتاب ہر چند بڑا اقبال والا ہی کہ

کوئی اُسکے سامنے تاب نہین لاتا ذرہ اسکے نور اقبال کا طفیل ہی جسکے سایہ مین یہ ہی اور اسکے
مرتبہ کا جو قلعہ ہی اُسکی دیوار ایسی بلند و عالیشان ہی جسکے مقابل جاہ و منزلت دونون جہان
کی ادنی چیز ہین گویا چار ردہ کی دیوار خون اُسکے دشمن کا جو اُسکے نیزہ کے مارنے بہایا اُسکو ایسا
جان جیسے خون ماہی کا کہ مباح ہی اور بے قصاص کہ وہ قابل کشتنی ہی تھا آب آیدہ و غا تابیدہ ہی
کہ جب تک پارہ آتش جو لب ہین یہ بردیئے اولہ پر جو دندان ہین وقت سخن کے لعل برسائین اور
لعل سخن تب تک جہان کہین جو کوئی حاکم صاحب مسند تکیہ کا ہی ہمارے شہنشاہ کا کمترین بندہ ہوئے
قولہ قطعہ سلطان چار بالش شش روزہ سپہر + ای سایہ زچتر سیاہ تو آفتاب + از دودہ چراغ
تو یکذرہ ہفت شمع + از بحر پنج شاخ تو نہ چرخ چون حباب + عالم ز جام عدل تو نوعی شدست مست
کان مست را بعمر نہ بیند کسے خراب + خاک جزیرہ در دہن بحر تلخ باد + گراز یم کف تو کند شور و
اضطراب + تدبیر اہتمام مثال تو امر کرد + تا تشنہ را ز لال دہد لمعۂ سراب + تا ثیر انتقام جلال
تو جبر کرد + تا زعفران غم آرد و شادی بر و سداب + ہر شب ز بہر فرق علامت ز مہر خویش +
در کارگاہ خویش قصب باف ماہتاب + شاہا دو حاجبند کہ پیوستہ کردہ اند + ترکان مست را خم
محراب جاے خواب + ناراستی کہ اند و سیہ روے میکنند + بر مردمیکہ نور بصر را دہند آب +
داد فنا و شان مدہ ہیچ قاضیی + الا زبان خنجر سلطان کامیاب + یہ قطعہ بحر مضارع مین ہی
ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان یا فاعلن **اللغات** چار بالش مسند و

چار بالش شش روزہ افلاک کما فی القرآن ہو الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام
وہ اللہ ایسا ہی کہ پیدا کیا اُسنے آسمان و زمین کو چھ دن مین ہفت شمع سبع سیارہ پنج شاخ مراد
پنج انگشت اور شاخ ہاتھ کو بھی کہتے ہین سر انگشت سے بر دوش تک اور چھوٹی نہر جو بڑی
نہر سے نکالی ہو خراب ویران شدہ و مست لایعقل شور غوغا و نمکینی مناسب تلخ اضطراب سے
مراد حسرت لمعہ روشنی ترکان مست چشم دو سیہ روے ابرو مردم مردم چشم کام مقصود و مناسب
زبان سداب یا بصنم ایک گیاہ ہی کہ قوت مباشرت کو ساقط کرتی ہی اور حمل عورت کو گراتی ہی

اللغات یعنے ای ممدوح تو وہ شخص ہو کہ تیرے چتر سیاہ کا آفتاب جو سلطان چار بالش شش روزہ سپہر کا ہو ایک سایہ ہو اب اُس چتر کی وسعت و نورانیت کو خیال کیا جاے جسکا سایہ آفتاب ہو چار بالش بدین رعایت کہ آفتاب فلک چارم پر ہو اور یہ ہفت شمع جو سبع سیارہ ہین تیرے چراغ روشن کے کاجل سے ایکذرہ ہین اور تیری پانچون انگلیان کہ ہر ایک ایک بحر ہی فیض وجود مین یہ چرخ مثل حباب کے ہین جیسا کہ حباب ہونا انکا انکی صورت سے ظاہر یعنے جو فیض کہ تیری انگلیون سے جاری ہین انسے ایسے کہان گو آبائے علوی کہلاتے ہین اور تولید ہر شی کی انسے ہی اور ای ممدوح یہ عالم تیرے جام عدل سے ایسا مست یعنے آباد و معمور ہو گیا ہی کہ اس مست کو عمر بھر کوئی خواب مین بھی ویران و خراب نہ دیکھیگا ہر چند کہ خواب مین عجیب غریب چیزین بھی نظر آجاتی ہین مست و خراب کیسے لطف ہین خاک جزیرہ کی جو سالہا سال سے دہن بحر مین مثل شکر کے شیرین ہو رہی ہی کہ باوصف اقتدار اسکو نہین نکالتا خدا کرے کڑوی ہو جائے اگر تیرے بحر کف فیض بار کی حسرت سے شور و اضطراب کرے تیرے فرمان مین جو ہر قسم اہتمام کی تدبیرین ہین اُس تدبیر کا یہ حکم ہی کہ پیاسا جو چمک سراب پر پانی کے دھوکے مین دوڑتا ہی اور مایوس ہو کے پھرتا ہی بڑی ناپسندیدہ بات ہی کیون اُسکے لمعہ نے ایسی چمک چمکائی جسکو وہ پانی سمجھا اب جو چمکائی ہی تو ضرور آب زلال اُسکو دے اور تیرے جلال کے انتقام نے اپنی تاثیر مین ایسا جبر کیا ہی کہ زعفران جو نہایت ہی نشاط و خندہ آور شی ہی ہرگز خندہ لانے پائے بلکہ غم لائے اور شادی سداب کھاکے اپنا حمل ساقط کر دے تا شادی پیدا ہی ہونے پائے ماہتاب مارے محبت کے جیسی کہ اُسکو تجھسے ہو ہر رات کمال کوشش و اہتمام سے اپنے کارگاہ شعاع مین قصب بافی کرتا ہی تا تیرے غلام کے سر پر کلاہ اُسکی رکھے والا قصب کو ماہتاب پارہ پارہ کر دیتا ہی ان تینون شعرون مین بیان اُسکے عدل و ظلم کا ہی کہ غیر ممکنات سے بھی خواہان کسیکی محرومی و تعدی کا نہین ہی اب بعد ادانے جملہ صفات کے بیان مقصود کا ہی کہ ای شاہ عالم پناہ دو حاجب ایسے ہین کہ انھون نے

دو ترکمان ست کی ہمیشہ خم محراب مین خواب گاہ ٹھہرا رکھی ہی حاجب ابرو ہین اور ترک مست چشم
معشوق پیوستہ ابرو نکے واسطے کیسا مناسب آور یہ دونون حاجب سیہ رو ایسی ناراستی و کجی
مردم چشم پہ جو نور بصر کے آبیار ہین کرتے ہین جسکی حد نہین اور کوئی انکا پرسان نہین
نہ قاضی انکے فساد کی داد دیتا ہی حالانکہ ہزارون انکے فریادی ہین البتہ تیرے خنجر کی
زبان کہ تو سلطان کامیاب ہی دے سکتی ہی کام کا لفظ کامیاب مین زبان کے واسطے
کیسا مناسب ہی یہ قطعہ خیالیہ شکایت چشم فتان معشوق مین ہی قولہ قطعہ شاہ آن سکندر ست
کہ کلک دو شاخ او + آبحیات از ظلمات آورد بروم + زان زعفران غالیہ خور میچکد شکر +
زان گندنا ے لالہ فشان میوزد سموم + تیغش کہ آفتاب ز سہمش سپر گرفت + بحر لیست پر
جواہر و برجیست پر نجوم + این ہندویست از دو طرف قاطع امور + وان رومیست با دو زبان
ناشر علوم + ای روز و شب ملائکہ را بر درت طواف + وے صبح و شام اکاسرہ را بر درت
ہجوم + گر از چراغ رای تو پروانہ برد + بر خویش شمع مہ نگدازد دگر چو موم + خود را بہ تیغ مہر
تو سی پارہ کرد ماہ + زان در سواد شام برو میکشد رقوم + تا شاہباز چتر تو زرین کشاد بال +
از بوم روز کور تر آمد حسود شوم + تجار جور خواست کہ آید بہ ملک شاہ + وقت قدوم بر قدمش زد
فنا قدوم + یہ قطعہ بھی اوپر کے قطعہ کی بحر مین ہی **اللغات** آبحیات سخن ظلمات دوات روم
کاغذ زعفران قلم زرین زرد رنگ غالیہ خور مداد شکر سخن گندنا تیغ سبز رنگ لالہ خون سموم
باد گرم زہریلی سہم تیر و بیم قاطع ای فیصل کنندہ رومی قلم ناشر پراگندہ کنندہ اکاسرہ جمع کسرے
لقب ملوک عجم پروانہ خط و فرمان سواد شام باعتبار سیاہی روز کور بایجبت قدوم آمدن قدوم
تیشہ قدم قدوم صنعت اشتقاق **المعنی** یعنے پادشاہ ایسا سکندر ہی کہ قلم دو شاخ والی اسکی
جو مراد دونون پرون قط سے ہی آبحیات سخن کو ظلمات مداد سے روم یعنے کاغذ پر لاتی ہی
مطلب یہ کہ جو سخن اسکے قلم سے نکلتا ہی آبحیات ہی ہی شاخ کا لفظ مناسب سکندر کے جیسا
کہ مشہور ہی کہ سکندر کے سر پر چھوٹی چھوٹی دو علامتین سینگون کی تھین اسی سبب سے

ذوالقرنین کہتے ہین اور قرن بمعنی شاخ نیز اور قلم اسکی زعفران غالیہ خور ہر ای زرین زرد رنگ
اور غالیہ خور غالیہ سیاہ ہوتا ہے سو وہ مداد ہی بس اُس قلم سے جو بدین صفت موصوف ہی شکر
ٹپکتی ہی یعنے جو کچھ لکھتا ہی شہد و شکر ہی ہی دوسرے مصرعہ مین گندنا مراد تیغ سے ہی باعتبار
سبز رنگی کی جو صفت اصالت آہن کی ہی لالہ فشان ای خون فشان یعنے گندنا بے سبز سے
لالہ بٹتا ہی اور وقت تیغ چلانے کے جو ہوا اُس سے نکلتی ہی وہ گرم و زہریلی ہوتی ہی تیغ اسکی
ایسی کہ ہر چند تیغ آفتاب سے سب بچتے بہاگتے ہین کوئی تاب نہین لاتا اُسنے بھی اس تیغ سے
ڈھال سامنے پکڑی ہی ڈھال جرم آفتاب اور ڈھال پکڑنے والا ذات آفتاب پس تغایر فرضی
ہی سو وہ تیغ ایک دریائے جواہر ہی اور ایک برج پُر نجوم ہی دونون سے مراد جوہر تیغ نجوم مین
مراد وہ نجوم کہ ازبس باریک ہین آور یعنے تیغ تو ایک ہندو ہی باعتبار سیاہ رنگی کے کہ سیاہی
اصالت آہن سے ہی یا بنظر اسکے کہ تیغ ہندی مشہور ہی اس سبب سے کہ پولاد ہندی مین ہوتی
ہی دو طرف سے بلحاظ دو دم ہونے کے یا متخاصمین بھی دو ہوتے ہین دونون طرف سے ایکدم
مین تمام جھگڑے قصے فیصل کر دیتی ہی اور وہ یعنے قلم ایک رومی ہی جسنے دو زبان سے کہ سب
کی تو ایک ہی زبان ہی جہان مین علم پھیلا رکھا ہی کہ ہر ایک مستفید ہی غرض جیسے کہ بادشاہ
صاحب تیغ و قلم ہوتے ہین اُن سب سے یہ بڑھ کے ہی ای ممدوح تو وہ عالی رتبہ ہی کہ رات
دن ملائکہ تیرے دروازہ کا طواف کرتے ہین پھر بشر کس شمار کس قطار مین اور صبح و شام
اکاسرہ کا جو بادشاہ عظیم الشان ہین تیرے در پر ہجوم رہتا ہی تیری ایسی رائے روشن و
متین ہی کہ اگر اُسکے چراغ سے ماہ پروانہ حاصل کرے ای فرمان تو پھر ایسا موم کیطرح مثل شمع
کے ہر روز گل گل کے ہرگز نہ گھٹے اور بعد آفتاب کا کچھ منتظر نہو ہمیشہ یکسان رہے ماہ نے تیری
تیغ قہر سے آپکو سیپارہ بنایا ہی اور سیپارہ باعتبار تیس روز مہینہ کے جبکہ تو سواد شام یعنے
اندھیرے مین ایک رقم اُسکی اپنی صورت پر لکھہ کے نمود ہوتا ہی جب سے تیرے چتر کے شاہباز
نے بال زرین کھولے ہین اور یہ شاہباز اُڑان مین آیا ہی حاسد شوم تیرا بوم روز کور ای بدبخت

سے زیادہ تیرہ شوم ٹھہرا ہی اور لطف یہ کہ بوم روز کور ہوتا بھی ہی اے ممدوح ہر شی تیری ہوا خواہ ہی چنانچہ تجار جور نے چاہا تھا کہ تیرے ملک مین آئے اور اپنی تجارت کا کارخانہ کچھ پھیلائے لیکن معا چلنے کے ساتھ ہی فنا نے بسولہ اسکے پانون پر مار کے فنا کر دیا قدم بھر بھی نہ چلنے دیا

مدح آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم از زبان مبارک

قولہ گفتم بصورت ارچہ ز اولاد آدمم + از روے مرتبہ ز ہمہ حال برترم + چون بنگرم در آئینہ عکس جمال خویش + گردد ہمہ جہان بہ حقیقت مصورم + خورشید آسمان ظہورم عجب مدار + ذرات کائنات اگر گشت مظہرم + ارواح قدس چیست نگہدار معنیم + اشباح انس کیست نگہدار پیکرم + بحر محیط رشحۂ از فیض فایضم + نور بسیط لمعۂ از نور اظہرم + از عرش تا بفرش ہمہ ذرہ بودہ اند + از نور آفتاب ضمیر منورم + روشن شود ز روشنی راے من جہان + گر پردۂ صفات خود از ہم فرو درم + آبیکہ خضر گشت از و زندہ جاودان + آن آب چیست قطرۂ از حوض کوثرم + آن دم کز و مسیح ہمی زندہ کرد جان + یک نفخہ بود از نفس روح پرورم + فی الجملہ مظہر ہمہ اشیاست ذات من + یک اسم اعظم ست حقیقت چہ بنگرم + یہ اشعار بھی بحر صدر مین ہین اسے معنے گفتم اگرچہ فعل ماضی ہی لیکن ابتدا مین واقع ہوا پس معنی مضارع کے لیئے جائینگے اور اختیار لفظ ماضی کا بجاے مضارع بنظر ثبوت و قرار کے ہی اور مضارع مین تجدد و حدوث ہی پس ذکر کرنا ماضی کا اور معنے مضارع کے لینا دلیل ہی دونون امر پر یعنے ثبوت و تجدد لہذا اشاعر کہتے ہین کہ مین کہتا ہون کہ اگرچہ بصورت مین اولاد آدم سے ہون اور انسان ہون لیکن از روے مقام و مرتبہ کے ہر حال سے یعنے جس حال مین ہی سب سے بڑھکے ہون کوئی مجھسے برتر نہین آئندہ اسکا بیان جس وقت مین اپنے آئینۂ قلب سے عکس اپنے جمال کا دیکھون یعنے اپنے قلب و روح کیطرف متوجہ ہوون تو سارا جہان مع اپنی حقیقت کے جیسی کچھ اسکی ہی مجکو مصور ہوجاتا ہی یعنے صورت پکڑ جاتا ہی اور میرے سامنے آتا ہی جیسا کہ اسی مضمون کا ملتا شعر عرفی کا ہی شعر آن عالمم کہ از زبر عرش تا ثرے + اشیا بدون صورت نوعی مصورست + اور اور شعر بھی انکی

تصیدہ عرفی کے اور یہ اشعار بلتاؤ ہین یہ ظہور دنیا کا جسکو تو دیکھ رہا ہی اسکے آسمان کا آفتاب
ہین ہی ہون یہ مجھی سے روشن ہی اور اس بات سے تعجب مت کر کہ مظہر میرا ذرات کائنات سے
ہی لہٰذا ہر ان ذرات سے ہون لیکن معنے مین انکا آفتاب ہون سب مجھی سے چمک رہے ہین
اگر اسباب کو پوچھتا ہی کہ ارواح قدس کیا ہین تو میرے معنے کیطرف نظر کرے رہی ہین اور
جو اشباح انس کو پوچھتا ہی یعنے صورت انسان کو تو میرے پیکر کو دیکھ کہ مین بصورت تو انسان
ہون و بمعنی ملائکہ وہ جو فیض فائض ای فیض روان خدا تعالے کا ہو اُسکے ایک قطرہ سے مین
ایک بحر محیط ہون اور وہ جو نور اظہر ہی اُسکے لمعہ کا ایک نور بسیط ہون جو قابل ابعاد ثلاثہ
طول عرض و عمق کے نہین عرش برین سے فرش زمین تک سارے ذرہ میرے ہی آفتاب
ضمیر منور سے روشن ہوئے ہین صفات میری سب پردہ خفا مین پوشیدہ ہین اگر یہ دون کو
پہاڑ ڈالون تو میری راے روشن سے سارا جہان روشن ہو جاے وہ آب جس سے خضر
ہمیشہ کو زندہ ہو گئے میرے باطن مین جو حوض کوثر زندگانی کا ہی اُس آب کا یہ آب خضر ایک
قطرہ ہی اور وہ دم کہ جس سے مسیح مردہ زندہ کرتے تھے میرے دم روح پرور کا ایک ادنی نفحہ تھا
اب کہتے ہین کہان تک کس کس بات کو بیان کرون حاصل کلام یہ ہی کہ میری ذات مظہر جملہ
اشیا کی ہی مین جو اسکو غور کرتا ہون تو میری ذات کیا ہی بحقیقت ایک اسم اعظم ہی جس سے
سب کچھ ہوا اور ہوتا ہی واضح ہو کہ ان اشعار کی سرخی مین لکھا ہی در مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

از زبان مبارک یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ مضامین آنحضرت کی زبان سے نکلے ہوے ہین جو مصنف
پیرایہ نظم مین لائے ہین اور انکی نسبت حکم کیا از زبان مبارک ایسے شطحیات و لاف و گزاف
شعرا و فقرا کے بہت ہین عرفی کا ایک قصیدہ تو یہی ہی شعر من کیستم آن سالک کونین مسیرم
کز بختہ جوہر قدسیت خمیرم ✤ اور اور قصاید مین اکثر اشعار اور سواے عرفی کے اور بہت
ہین اگر انکو لکھون تو مخفین کا ہو جاؤن اور حضرت کا ایسا ظرف نہ تھا جو ایسی باتین کہکے
عوام کے لیے سند کر جاتے جو ذرا مین جامہ سے باہر ہو جاتے ہین معہذا گفتم کیسا ذرا سوچ

تو یہ کیا کہتا ہی اگر سرخی اسکی یہ ہوتی کہ در فخر و تعلی خود گوید تو میری دانست مین ٹھیک تھا
قولہ قطعہ خسروا تا شہپر سیمرغ جودت باز شد * شاہبازان از پرواز کردن باز ماند * ابر تقریر
عطاے شاہ میکرد از حیا * تا بروز حشر دریا را دہانش باز ماند * آفتاب جاہ شاہ زاوج شرف
رفعت گرفت * خصم زان چون سایہ چہ در حضیض آز ماند * ہمچو ماہ چاہ کش بدخواہ ہیبت
ارتفاع * از طلوع خویش ہم در مبداو آغاز ماند * ای کہ رویش را سیہ کردی و سر بر خط نہاد
تا قیامت یادگار از خامہ سرباز ماند * نام تیغت کرد در روئے بود دلجوے حسود * درمیان
انجمن مینا ے لعل انداز ماند * باد غلطان بر زرہ خسارخصمت در اشک * ہمچو آن عاشق
کہ در ہجرت و مساز ماند * یہ قطعہ بھی بحر رمل مین ہی ارکان اسکے فاعلاتن فاعلاتن
فاعلاتن فاعلان یا فاعلن اللغات حیا شرم و باران دہن باز ماندن حیران ہوجانا کش
بفتح کاف تازی نام شہر کہ حکیم مقنع نے دو مہینہ تک ہر رات ایک ماہ چاہ کوہ سیام سے کہ اسکی
نواحی مین ہی نکالا سرباز سرباز ندہ ہجر بالفتح جدائی و بالکسر جدا ہونا المعنی پہلے شعر کے دوسرے
مصرعہ مین ایک نسخہ یہ بھی لکھا ہی شاہباز آز الخ مجکو بھی پسند ہی کہ اسمین خوبی زیادہ ہی یعنے
ای بادشاہ جیسے شہپر تیرے سیمرغ جود نے کھولے ہین اور اڑان مین آیا ہی شاہباز حرص کا
اپنی اڑان سے رہگیا اور اسکو ہوس اڑنے کی نرہی اسواسطے کہ سیر ہو گئی جسکا سیر ہونا دشوار
تھا اور درصورت شاہبازان مراد شاہبازون سے مردم کریم وجواد ہو نگے کہ سبکے پر اس ہوا مین
اڑنے سے رہگئے بادل تیرے عطا کا بیان حیا سے جو بمعنی باران کے ہی کر رہا تھا اسکو سنکے
دریا کا منھ حیرت سے ایسا پھیل کے رہگیا کہ حشر تک بند نہو گا اس حد حیران ہو گیا ہی اور منھ
پھیلا ہونا دریا کا اسکے کنارون سے جو لب اسکے ہین اور نہ کبھی ملتے نہین ظاہر اللہ بادشاہ
کے آفتاب جاہ نے تو اوج شرف سے رفعت حاصل کر لی اور دشمن اس رفعت سے محروم رہا
بلکہ سایہ چاہ آز کے حضیض مین رہا چاہ خود حضیض مین ہوتا ہی اور سایہ اسکا تو حضیض در حضیض مین ہوگا
کس لیے کہ سایہ شے بلند کا بھی پستی مین گرتا ہی نکہ پستی کا سایہ بدخواہ کا تیرے یہ حال کہ وہ بھی طالب

تیری سعی ارتفاع کا نقشا اگر اسکی وہ کیفیت ہوئی جو ماہ شہر کش کی جسکو حکیم مقنع نے دو مہینہ
چاہ کوہ سیام سے نکالا تھا پھر ویسا کا ویسا ہی طلوع اسکا اپنی مبداء و آغاز مین رہگیا ترقی نپائی
بلکہ وہین خراب ہو کے رہگیا ای ممدوح جانتا ہی وہ کون ہی جسکا تو منھ سیاہ کرے اور وہ تیرے خط
فرمان پر سر رکھے انحراف نہ کرے وہ تیرا خامہ ہی کہ یہ بات اُس سر باز سے قیامت تک یادگار رہیگی
سر باز خامہ کے لیے کیسا خوب ہی موافق قطزنی قلم کے اور تیغ تیری خجد و دو روئی بسبب حاسد کے
دلکی جو یا بھی اُسکا نام انجمن دنیا مین مینا ے لعل انداز رہا یعنے شیشہ ہی لعل ٹپونیوالی شیشہ باعتبار
سبز رنگی اور برّاقی لعل انداز بلحاظ خونریزی دو رو دلجو یہ دونون لفظ کیسے خوب ہین کہ تیغ بھی دو دمہ ہوتی ہی
یعنے دو دمہ اور حاسد بھی دو روای منافق اور دلجو محبوب چیز ہی اور دل کی جویا بھی کہ انہین
گھر کرون اب دعا تابیہ ہی کہ خدا کرے کہ تیرے دشمن کے زر رخسار پر ہمیشہ دُر اشک ڈھلکتے رہیں
جیسے عاشق کے کہ اپنے معشوق دمساز کے ہجر مین روتا رہتا ہی قولہ قطعہ ای گوہر بنانت پیرایۂ ظرافت +
وے خاک آستانت سرمایۂ لطافت + تو سرو باغ ملکی سرسبز از آب حرمت + بیدین بود کہ چون
کس در جہان خلافت + فرق جلال قدرت مولی کم از نبوت + قد کمال جاہت یکسر برا ز خلافت +
فردوس ہشت در را در جشن تو کشادہ + در چشم ہمت آمد طوبے کم از خلافت + طباخ ہمتت را
خشک و تر دو عالم یک باشد یکے زوالہ در سفرۂ ضیافت + دوئین تن زمانہ ہر ہفتخوان رستم +
چوبین شود چو بہرام از ہیبت مصافت + حقا کہ نہ پدر را در شش جہت نزادہ + چون تو کسے
در عالم در حسن و در ظرافت + شمشیر احترامی ای برگزیدہ حق + با دامیان ہیجا عون خدا غلافت +
تا بر اساس جسمست در علم منطق اعراض + تا از خواص اسمست در رسم نحو اضافت + ہر جا
کہ تاج بخشیست با ذات تو تولا + ہر جا کہ ملک ملکیست با ذات تو اضافت + یہ قطعہ بحر مضارع مین
ارکان اسکے مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن اللغات بنان سر انگشتان بیدین کا فر خلاف
عکس یہ معنی ای انداز کے یکسر ہمہ خلافت خلیفہ ہونا خلاف بیدز زوالہ گلولۂ آرد تر روئین تن
اسفندیار بہرام چوبین نام ایک شخص کا کہ لنگڑا تھا لکڑی کا پانون اُسنے لگا یا تھا احترام بزرگی

خلاف پوشش شمشیر اعتراض کی تحقیق پہلے قصیدہ مین لکھی گئی تو لا دستی المعنی ای ممدوح طبع ریز
تیری انگلیون کی کہ ہجو گوہر ہین پیرایہ و آرایش ظرافت کی ہین یعنے جو بات لکھتی مین ظریف ہی
لکھتی ہین اور تیرے آستانہ کی خاک سرمایۂ لطافت ہی یعنے لطافت اُسی سے کچھ مایہ حاصل کرکے لطافت
بنی ہی تو باغ ملک مین ایک سرو ہی سب سے سرافراز اور آب حرمت سے سرسبز بس وہ بڑا بید بیز
کافر ہی جو تیرے خلاف کی جستجو کرے خلاف مین ایہام ہی جو بید کو بھی کہتے ہین کہ مناسب سرو کے ہی
اور بیدین مین بھی لفظ بید موجود ورنہ کافر بھی موزون تھا تیرے قدر کی بزرگی اور نبوت مین
ایک بال بھر کا فرق ہی کہ آنحضرت نے لا نبی بعدی فرمایا ہی یعنے میرے بعد نبی نہین ہی پھر نبوت
کی نسبت کیسے کیجائے لیکن تیرے کمال جاہ کا قد بالکل خلافت سے بھرا ہوا ہی یعنے خلیفہ تجکو
بلا وسواس کہ سکتے ہین یہ تو تیرے شایان شان ہی قضا و قدر نے فردوس ہشت در کو تیرے
جشن مین جو کھولا کہ مراد ہشت بہشت کی خوبیان عرض کرنے سے ہی تو طوبی با این ہمہ برگ
و شاخ کہ جنت جسکی ایک شاخ کے سایہ مین ہی تیری ہمت عالی کے سامنے تجکو اپنے یہان کے
ایک بید سے بھی کم معلوم ہوا جو چندان برگ و شاخ نہین رکھتا تیری ہمت کا جو باورچی ہی
اُسکی نظر مین تر و خشک دونون جہان کا تیرے خوان ضیافت پر ایک پیڑہ روٹی کا ہی اگر
کوئی زوئین تن ہو مثل اسفندیار کے اور ہفتخوان رستم کیطرح اُسنے لگائے ہون اور وہ
تیرا ہم مصاف ہو تو مثل بہرام چوبین کے ہی ای لنگڑا بے پا بارے تیری ہیبت کے تین قسم کھاتا ہون
حق کی کہ ان نُوون آبائے علوی کے واسطے شش جہت مین تجھ جیسا کوئی فرزند عالم
مین حسین و ظریف دانا ہوشمند ہرگز پیدا نہین ہوا تو تو ای برگزیدہ حق ایک شمشیر برہنہ عزت
و احترام کی ہی تیری لڑائیون کے ہنگامون مین عون خدا کی تیری میان و غلاف ہوئے اور خدا
تجکو محفوظ رکھے اب دعا تابیدیہ ہی یعنے جب تک کہ علم منطق مین اعراض کی نسبت اجسام سے
کرین کہ اعراض جسم سے تعلق رکھتے ہین اور اعراض کی کیفیت مفصل پہلے قصیدہ مین لکھی
گئی ہی اور جب تک علم نحو مین اضافت خواص اسم سے ٹھہرے جہان کہین کوئی تاج بخش ہی

تیرے ساتھ اُسکو تولا ہوا ای دوستی اور جہان کہین کہ کوئی ملک کیسکا ملک ہی اُسکی نسبت دگناؤ
تجھسے ہو کہ اُسیکا عطیہ اور دیا ہوا ہی محشی نے لکھا ہی کہ اگر بجاے علم کے رسم اور بجاے رسم کے
علم ہوتا تو مناسب منطق و نحو کے ہوتا یہ مناسبت تو بیشک ہی لیکن جو شخص کہ منطق و نحو اور علم
و رسم کو جانتا ہی وہ یہ مناسبت بھی ضرور جانتا ہوگا مگر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ لفظ علم کا اظہار اس مین ہی
اسکو مقدم کیا ہی اور لفظ رسم مین خفا ہی اسلیے آخر مین لائے ہین اور رعایت معنی کی رعایت لفظ سے
اہم ہی **قوله قطعه** سلطان شرق و غرب شہنشاہ بحر و بر + ای آنکه از جمال تو عالم مزین ست + ای روشنست
بر همه عالم چو آفتاب + کامروز آفتاب ز رای تو روشنست + گویی ز حلقهٔ در خلوت سرای تو +
خاتون هفت قلعهٔ این سبز گلشنست + در پیش گلشن طرب آباد بزم تو + بستان هشت باب
نمودار گلخنست + هر چند دشمن تو قلم وار سرکشست + شمشیر تو چو زلف نگارین سر افگنست +
هر چند آب تیغ سر کوه را گداخت + خصم سیاه روی ترا تا بگردنست + تو سن ز حلقهٔ در خلوت
سرای تو + صابور هفت قلعهٔ این سبز گلشنست + من گرچه تلخ کام تر از ساغر میم + الفاظ در فشانم
شیرین تر از منست + ایوان بارگاه جلال ترا فلک + پیروزه عنکبوت زوایای روزنست +
باد از قفا کشیده زبانش بنفشه وار + آنکس که وه زبان بخلافت چو سوسنست + یہ قطعہ بھی بحر
مضارع مین ہی ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن یا فاعلان **اللغات** خاتون
زہرہ هفت قلعہ افلاک صابور صبر کنندہ من ترنجبین پیروزہ سبز خلاف ضد و بمعنی بیدمناسب
بسوسن **المعنی** یعنے ای ممدوح تو وہ شخص ہی کہ تیرے جمال سے سارا جہان مزین ہو رہا ہی اور تو
سلطان شرق و غرب اور شہنشاہ بحر و بر کا ہی جیسا کہ سکندر تھا اور ای ممدوح سارے جہان پر
یہ بات مثل آفتاب کے ظاہر ہی کہ آج تیرے عہد مین آفتاب تیرے ہی رائے سے روشن ہی یہ ایک
ادعا شاعرانہ ہی اور زہرہ کہ خاتون هفت قلعہ اس سبز گلشن کی ہی یعنے آسمان کی گویا تیرے
ہی خلوت سرا کے حلقہ در سے ہی تیری بزم وہ گلشن طرب آباد ہی جسکے مقابل بستان هشت باب
ای ہشت جنت کا نمونہ گلخن کا ہی اگر دشمن تیرا قلم کیطرح سرکش ہی جیسا قلم کا سر اُٹھا رہتا ہی تو کیا

غم شمشیر بھی تو تیری مانند زلف نگارین ای معشوق کے سر افگن ہی چنانچہ تیغ بھی سر انداز ہی
اور زلف بھی سر انداز ہے انداز انداختہ کے معنے مین ہی ہر چند تیری آب تیغ نے سوکتہ کو گلا
پگھلا دیا لیکن تیرے دشمن سیاہ روکی گردن ہی تک آیا کہ یہان اسی کا موقع تھا جو شخص تیرے
دروازۂ خلوت سرا کے حلقہ سے سرکش و طاغی ہی وہ محروم و مظلوم ہفت آسمان کا ہی مین اگرچہ ساغ
می سے بھی تلخکام تر ہون لیکن الفاظ دُر فشان میرے شیرین تر ترنجبین سے ہین تیری بارگاہ
جلال کا جو ایوان ہی آسمین فلک کا یہ حال ہی کہ ایک سبز مکڑی ہی کہ گوشون روزن سے ایک
روزن مین بیٹھی ہوئی ہی آب دعا ممدوح کی ہی کہ جو شخص وہ زبان سوسن کیطرح تیرے خلاف
وضد مین ہی وہ بنفشہ کے مانند زبان کشیدہ از قفا ہووے کہتے ہین بنفشہ کے پھول مین ایک پنکھڑی
پیچھے کو بطور زبان کشیدہ کے ہوتی ہی

در مدح خط محبوب

قولہ بیا کہ بر شکرت رستہ شد نبات ای حور ٭ دمیدہ مشک سیاہت ز گوشۂ کافور ٭ بزیر لعل تو
نہان دو رشتہ مروارید ٭ فراز سرو بلندت دو نرگس مخمور ٭ رخت گلے کہ بود مرہمی دل خستہ ٭
لبت مئے کہ بود داروے دل رنجور ٭ ز ماہ عارض تو سر زدہ ستارہ خوے ٭ چنانکہ بر ورق لالہ
لولوی منثور ٭ ازان ز مہر تو ہر صبح میزنم دم سرد ٭ کہ چرخ بر فنک عارضت کشیدہ سمور ٭
یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلن **اللغات**
شکر لب نبات خط مشک موکافور رو لعل لب دو رشتہ دو لڑی مروارید دندان نرگس چشم لولو
منثور قطرات شبنم فنک بفتحتین نام جانور سفید جسکا پوست سفید ہوتا ہی و پوستین سفید سمور ایک
جانور ہی سیاہ نیم رنگ جسکے پوست سے پوستین بناتے ہین عرفاً اُس پوستین کو کہتے ہین **المعنی**
یعنے ای محبوب حور روش آ کہ اب تیرے شکر لب پر نبات جو خط سبز ہی جما اور گوشۂ کافور سے کہ وہ
چہرہ ہی مشک کہ وہی خط ہی پیدا ہوا تیرے لعل لب کے نیچے دو لڑیان موتیون کی کہ دندان ہین
چھپی ہوئی ہین اور سرو بلند پر تیرے دو نرگس مخمور چشم کی عیان اور یہ تیرا ہی سرو ہی جسپر نرگس ہی

ورنہ سرد بازو گل سے خوب بہرہ ہی رخ تیرا ایک گل ہی مرہم دل خستہ کا اور لب تیرے شراب دارو
دل رنجور کی ہندی لوگ کہ شراب کو بھی دارو کہتے ہین کیسا خوب ہی تین ہر صبح جو ٹھنڈی سانسین
بھرتا ہون یہ تیری مہر و محبت کا سبب ہی اسواسطے کہ اب تیرے پوستین سفید پر جو صورت ہی سمور
پھیلا دیا ای خط سیاہ کہ اب وہ خوبی سادہ روئی کی نہین رہیگی تیرے ماہ عارض پر جو ستارے
عرق کے ظاہر ہو رہے ہین ایسے خوشنما ہین جیسے لالہ کی پنکھڑی پر موتی شبنم کے بکھرے ہوے
ہون محشی نے دو رشتہ کو بشین معجمہ لکھکے معنی وصف کے لکھے ہین حالانکہ اس معنے مین
بسین مہملہ لغت مین ہی قولہ بشکر تو نہان کردہ روے مروارید + بر آفتاب تو پیدا شدہ بشب
دیجور + چہ مار زلف تو بر خویش بدر می پیچید + کہ گرد ماہ تو آشفتہ از چہ شد صف مور + بہمہ غمت
از سالہا حزین بودم + شدم بفر قدوم خدایگان مسرور + ولیعہد خلیفہ محمد تغلق + خدایگان
سلاطین دین جم جمہور + زعدلش از دہن مار در امان راقص + زلطفش از سرطان معتدل
مزاج عبور + پی نظارۂ بزمش کہ رشک فردوس ست + فلک شدہ ہمہ دیدہ چو خوشۂ انگور +
زہے شکوہ تو گردہ بدستیاری عدل + خرابۂ محن آباد خاک را معمور + ز آستان تو مویست در نظر
تا عرش + بچشم خصم تو میلیست درمیان تا نور + صفات ذات تو بر تخت ای ہماے شرف +
چو ظل مرغ تجلیست در نشیمن طور + بدست خازن اقبال جاودان تو دادہ + عروس ملک
کلید در سراچہ سور + اللغات شکر لب مروارید دندان آفتاب رو شب خط دیجور سیاہ ماہ
رو صف مور خط مہملہ بفتح ہر دو میم بیابان جم نام بادشاہ اور حضرت سلیمان و سکندر نیز جمہور
عربی مین بالضم اور استعمال فارسی مین بالفتح گروہ مردم مار تنین فلک راقص نام ایک شکل
کواکب کا سرطان بفتحتین پنجپایہ ہندی گنگچہ و نام مرض عبور بفتح نام ایک ستارۂ آتشی کا کہ بعد
جوزا کے نکلتا ہی اور سرطان برج آبی ہی اور جب عبور سرطان مین آتا ہی ہوا معتدل ہو جاتی
ہی جو مراد اندک میل بنا کی و مسافت سہ گردہ مرغ تجلی وہی تجلی الٰہی سور خوشی و دیوار مناسب
بسر المعنی یعنے شکر مین تیری جو لب ہین مروارید دندان کے تو چھپے ہوے ہین اور آفتاب

پر شب دیجور ظاہر ہو رہی ہو یعنے چہرہ پر خط سیاہ نمود ہوا اب بدر مثل مار تیری زلف کے
اسپنے اوپر کیسے بل کھاتا ہی کہ صف مور کی کیون تیرنے ماہ کو لپیٹی ہوئی ہی ماہ چہرہ و مور خط مین
برسون سے تیرے بیابان غم کا غمگین تھا مگر اب قدوم پادشاہ سے مسرور ہوا اور وہ پادشاہ
ولیعہد خلیفہ کا ہی جسکا نام محمد تغلق ہی جو پادشاہ سلاطین دین کا ہی اور سلیمان یا سکندر یا جمشید
مخلوق کا یہ تینون کیسے بڑے پادشاہ گذرے ہین دیکھہ عدل کو اسکے کہ راقص اگرچہ کام اژدہا کے
فلک مین ہی مگر امان مین ہی کیا مقدور نہ اس مار موذی کا جو اسکو ایذا دے سکے۔ اور عیوق اگرچہ
ستارۂ آتشی ہی لیکن اسکے لطف سے سرطان مین جاکر معتدل ہو جاتا ہی اسواسطے کہ لطف مقتضی
اعتدال کا ہی ورنہ سرطان برج آبی ہی اور یہ آتشی چاہیے کہ اسکو بجھا دے غرض عدل و لطف
اسکا عالم بالا مین بھی موثر ہی بزم تیری وہ رشک فردوس ہی جسکے دیکھنے کو فلک ہمہ تن آنکھین
بنگیا ہی مانند خوشۂ انگور کے کہ وہ ستارے ہین اور عجب شکوہ تیری ہی جسنے عدل کی مدد
سے اس ویرانۂ خاک محن آباد کو آبادی سے معمور کر دیا تیرا ایسا آستانہ عالی ہی کہ اس سے عرش
تک نظر مین ایک بال کا فرق ہی مگر تیرے دشمن کی آنکھ اندھی ہی اسکو یہ رتبہ تیرا نہین سوجھتا
اور کیسے سوجھے کہ اسکی چشم و نور چشم سے ہی بھی تو ایک میل کی دوری یعنے تین کوس کی میل
کا لفظ کیسا خوب ہی برعایت چشم اور نیز ایہام آور ای ہما شرف کے جسوقت مین کہ تو تخت پر جلوس
فرما ہوئے تو صفات تیری ذات کی ایسی ہین جیسے سایہ مرغ تجلی الہی کا آشیانۂ طور مین گویا تو ایک
تجلی حق کا سایہ ہی ای ممدوح عروس ملک نے تیرے اقبال جاودان کے خزانچی کو کنجی دروازۂ
سراچہ سرور کی سپرد کر دی ہی یعنے تو ہمیشہ ملک و دولت سے مسرور و محظوظ ہی رہیگا **قوله**
چو نصب شد علم فتح رفع قدر ترا ✤ بکسر حادثہ ضم گشت حاسد مجرور ✤ ز خاک شاید اگر زہرہ ترہم
وارد مدد ✤ کہ جود جود تو دائم چو دیمہ شد منثور ✤ بدست لست بکے رومی سپہ و ستار ✤ کہ در ممالک
معنیست این زمان دستور ✤ جہان پناہا یک نکتہ از رہی بشنو ✤ کہ در رہ خرد آثار آن شود
مشہور ✤ سرے مدہ سقطے را کہ فرق می نکنند ✤ سرار راز شرار و سرور راز شرور ✤ نہادہ دیگ

تهی بر سر و زبے آبی + درون او ہمہ آتش گرفتہ ہمچو تنور + چہ در حساب بود آن کسی کہ نشناسد +
صحیح را ز سقیم و صحاح را ز کسور + ہمیشہ تا کہ سراپردہ دار چرخ زند + بصبح خیمۂ زرین برین معلق سور +
مباد خالی ازرم چو بوستان جنان + سرا سرائے تو زسریہ و سریر تو زسرور اللغات ضم پیوستہ مجر در جر کردہ
شدہ زر زیر ایک گیاہ ہی زرد رنگ ترجہ سے بندہ جود بالفتح باران ومجہ باران پیوستہ و بے برق رومی
قلم سیہ دستار باعتبار مداد دستور وزیر سری سرداری سقطی ساقط الاعتبار دسری سقطی پیر جنید
تہ بیساطی تہی و متاع ناسرہ سرار ندا زہا دیگ تہی مراد کاسۂ گدائی بے آبی بے آبروئی در حساب
بودن معتبر ہونا صحاح بفتح تندرستی و بمعیب کسور بضم بار ہا و بار ہاے اعداد خیمۂ زرین آفتاب
سور حصار سور معلق فلک المعنی جب علم تیرے فتح کا تیری قدر بلند کرنے کو برپا ہوا تو حاسد زیر
کردہ شدہ شکست حادثہ ہیں پڑا اس شعر مین مراعات اعراب کے اور علم مین ایہام ہی بمعنی اسم
برعایت اعراب اگر خاک سے زر زیر کیطرح جم اُٹھے تو ہو سکتا ہی کسواسطے کہ باران تیرے جود کا
دیمہ کیطرح ہمیشہ اُسپر برستا رہا ہی تیرے ہاتھ مین رومی سیہ دستار ہی یعنے قلم مع مداد کہ وہ ممالک
معنی کا اسوقت مین دستور ہی یعنے معنی اُس سے ظاہر ہوتے ہین اب کہتے ہین ای جہان پناہ ایک
نکتہ اس بندۂ ناچیز سے سنئے کہ راہ خرد مین اُسکے آثار ای نشان قدم مشہور ہین یعنے خردمند اس
راہ مین چلے ہین اور وہ یہ کہ جو آدمی پایۂ اعتبار سے ساقط ہین اُنکو سردار ہتکہ وہ سرار کہ جمع
سرکی ہی اسمین اور شرار مین جو آگ کو کہتے ہین فرق نہین کرتے ایسے ہی سرور و شرور اس شعر سے
سری سقطی نام پیر حضرت جنید کا بھی نکلتا ہی ایسے ہی سرار راز شرار اس سے لفظ راز دسر دو شر
سرور و کاسہ گدائی کا سر پر رکھے ہین اور بے آبروئی سے درون کو تنور کیطرح آتش گھیرے ہوے
ہی بھلا غور تو کر ایسا شخص کب قابل اسکے ہی کہ حساب و شمار مین آئے جو یہ نہین پہچانتا کہ صحیح کون
ہی اور مریض کون اور عدد صحیح کیا ہی اور مکسر کیا ہی اب دعا تابید ہی یعنے ہمیشہ جب تک کہ
سراپردہ دار چرخ کا صبح کیوقت خیمۂ زرین کہ وہ آفتاب ہی اس سور معلق فلک پر کھڑا کرے
اور اپنی گردش سے اُسکو طلوع و ظہور مین لائے تیری سرا باغ جنت کیطرح دم بھر سرور سے خالی

شب ہے اور سر پر تیر اسرو رے

در مدح سلطان محمد شاہ و خیالات چرخیات و محبوبان

قولہ چو خوان سبز فلک زر نہان کند در قیر + میان لاے سیہ مہ رزد چو کاسۂ شیر + زتاب این سپر آتشین تیغ زنست + کہ شبروان را در چشم مینماید تیر + ز مہر زورق سیمین ماہ بر جو شد + ہزار چشمۂ سیماب زین کبود غدیر + دراز شد زرہ عنبرین شب ز آن + کہ میرود سپر زرد در کمان چون تیر + خمی سپر کہ ہمہ روے او بود پر تیغ + زہی کمان کہ یکے نیمہ زو بود از تیر + بوقت صبح کہ در پیشگاہ خیمۂ سبز + شب سیاہ قبا زد ز زر سرخ سریر + روان شدند ہمہ ساکنان عالم قدس + بخاک بوسی درگاہ بادشاہ کبیر +

مطلع ثانی

قولہ ببوسے مجمر زرین آفتاب منیر + کشادہ قافلہ سالار صبح تنگ عبیر + زحلق زاغ مگر بیضۂ آتشین افتاد + کہ باز مرغ سحر میکند ہزار نفیر + تدر و جام بخون خروس شد یدروے + دران چمن کہ زند عندلیب چنگ صفیر + زسبزہ زار فلک چون دمید لالۂ زرد + کرا بود ز گل سرخ و شاخ بادہ گزیر +

یہ قصیدہ بھی بحر سابق مین ہے اللغات زر آفتاب قیر شب ایسی ہی لاے سیہ کاسۂ شیر ماہ باعتبار سفیدی تاب روشنی و گرمی سپر آتشین آفتاب تیغ زن باعتبار اشعہ شبروان و زدان تیر عطارد و کہر و سہم و تاریک و گلولہ تفنگ سیماب کواکب غدیر کبود آسمان سپر زرد آفتاب کمان برج قوس کہ حضیض آفتاب ہی پر تیغ باعتبار اشعہ علامت قوس کی ح ہی اور علامت عطارد کی ذ کہ ح کے آٹھ عدد ہین اور ذ کے چار تو امید مجمر ہندی انگیٹھی تنگ ہندی گون عبیر نام خوشبو کہ اسکو آگ پر جلاتے ہین زاغ شب بیضۂ آتشین آفتاب خون خروس شراب چنگ ساز صفیر آواز لالہ زرد آفتاب گل سرخ شراب شاخ بادہ صراحی و جام شراب المعنی جب خوان سبز فلک کا زر امینا جو آفتاب ہی تاریکی یعنے شب مین چھپاتا ہی تو درمیان کیچڑ سیاہ کے کہ یہ بھی مراد شب سے ہی ماہ بر بنگ کاسۂ شیر سفید کے روان ہوتا ہی یعنے آفتاب غروب ہوتا ہی تو ماہ طلوع کرتا ہی اور یہ سپر آفتاب کی آتشین ایسی تیغ زن ہی باعتبار شعاع کے کہ چورون کی آنکھ مین

مثل تیر کے لگتی ہی اسی سبب سے دن مین چوری نہین کر سکتے ہین اور مہر یعنے تجت زورق سیمین
ماہ سے ہزارون چشمے سیماب کے کہ مراد کواکب سے ہی اس تالاب سیاہ آسمان سے جوش کرتے
ہین یعنے ستارے بھی رات کو طلوع کرتے ہین اور مہر ماہ سے ادعاءً کہا ہی اور یہ جو زرہ عنبرین
شب کی دراز ہو گئی ہی زرہ بھی باعتبار ستارون کے پر سبب ہی کہ اسوقت مین سپر زر یعنے آفتاب
برج قوس مین کہ جنانہ اسکے حضیض کا نہایت تیز تیر سا چلتا ہی بڑی سرعت کے ساتھ کہ انتیس دن
مین لپیٹ جاتا ہی اسی سبب سے رات بڑی دن چھوٹا ہوتا ہی اور یہ عجب سپر ہی کہ ساری صورت
اسکی سپر تیغ ہی اور تیغ اشعہ جو ہر طرف سے گھیرے ہوے ہی اور عجب کمان ہی کہ نصف اسکا تیر ہی
یعنے برج قوس کی علامت ح ہی جسکے آٹھ عدد ہین اور عطارد کی علامت د جسکے چار عدد ہین پس
تیر نیمہ کمان کا ہوا اب جب صبح ہوئی اور پیشگاہ خیمہ سبز آسمان مین شب سیاہ قبا نے زر سرخ کا
تخت رکھا جو آفتاب ہی کہ صبح کو سرخ ہوتا ہی علاوہ اسکے زر سرخ عمدہ قسم زر سے ہی پس تمام ساکن عالم
قدس کے خاک بوسی درگاہ پادشاہ کبیر کو روانہ ہوے اور اس امید پر کہ مجمر زرین آفتاب منیر مین
عبیر جلاؤن قافلہ سالار صبح نے گونین عبیر کی کھولین اور معمول ہی کہ صبح کو پھولون کے کھلنے سے
خوشبوئین بھی پھیلی ہوتی ہین اور مرغ سحر نے جو پھر آواز و نفیر بلند کی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ زاغ کے
منھ سے جو شب ہی بیضہ آتشین گر پڑا کہ وہ آفتاب ہی معمول ہی کہ زاغ انڈا اور پرندون کا اٹھا لیجاتا
ہی اور گرا دیتا ہی اور محشی لکھتے ہین کہ یہ خوف فرح سے پیدا ہوتا ہی اب تدرو و جام کی خون خروس سے
منقود صفوت لے ای شراب سرخ سے اس چمن مین جہان عندلیب چنگ کی بول رہی ای بزم شاہ
پوشیدہ نہ رہے کہ شراب کی صراحیان تدرو و خروس بط طاؤس وغیرہ کی صورت ہوتی ہین اور
جبکہ سبزہ زار فلک سے لالہ زرد نمود ہوا تو اب کسکو گل سرخ جو شراب سرخ ہی اور شاخ بادہ جو ظرف
مینو شی ہی اسکے گریز ہو نا گریز پینا ہی ہو گی **قولہ** تو آن مہی کہ یکے تار زلفت انداز دہ ۞ زسایہ
بر طرف آفتاب صد زنجیر ۞ تو ماہ عالم حسنی و زلف تو شامست ۞ کہ ہست در خم زنجیرش آفتاب
اسیر ۞ اگر دمی صبح برانداخت زلف شب اندوے ۞ تو نیز سلسلہ عنبرین زنمہ برگیر ۞ خط تو باسن

فلک دبیر شاہ یکیست ٭ کہ ہر دو چہرۂ مہ را سیہ کنند بقیر ٭ خدایگان سلاطین محمد تغلق ٭ بہ مہر
نیر و بمہر آفتاب ماہ و وزیر ٭ مدار شرع رسول آنکہ او بامر امام ٭ بر اہل جملہ عالم ولی شدست و امیر ٭
قیاس گنبد مائل بحلقۂ در تو ٭ چنان کہ در سخن حامل آمدہ تدویر ٭ زہے محیط کہ در جنب جیب
قوس وسعت ٭ چو نقطہ دائرۂ آسمان نمودہ حقیر ٭ زہشت شد پدر و چار مادر و سہ طفل ٭
نزاد چو تو جوان در کنار عالم پیر ٭ اللغات گنبد مائل نام فلکی سخن بکسر و فتح خاسطبری مراد
اس سے عمق حامل فلک کلان تدویر فلک خرد جیب قوس پارۂ قوس سہ طفل موالید ثلاثہ
المعنی یعنے تو وہ ماہ ہی کہ ایک تار تیرے زلف کا اپنے سایہ سے کنارۂ آفتاب پر صدہا زنجیرین
ڈالے ہوئے ہی کہ وہ آفتاب صورت اسکی ہی اور زنجیر زلف سیاہ کنارہ اسکے اور ایک تار اور
سو زنجیر سے یہ کنایہ کہ ایک تار مین اسکی سو زنجیرون کا پہناوا ہی تو عالم حسن کا ماہ ہی اور زلف
تیری شام جسکی زنجیر کے خم مین آفتاب اسیر ہی اسمین دونون باتین ہین زلف بھی چہرہ کو اسیر
کیے ہوئے ہی جو آفتاب ہی اور شام بھی آفتاب کو اسیر کیے ہوئے اسوقت مین عروس صبح نے
زلف شب کی چہرہ سے الٹ دی ہی تو بھی اپنی زنجیر عنبرین زلف کی ماہ سے اٹھالے کہ یہ ماہ مقابل
اسکے آفتاب کے ہی خط رخسار تیرا سر اور کلک دبیر شاہ کا دونون ایک ہی صفت ہین کہ دونون
چہرۂ ماہ کو سیاہی سے سیاہ کرتے ہین سر کلک کا تو مداد سے کاغذ کو جو سفید مثل ماہ ہی اور تیرا خط
سیاہ گرد تیری صورت مثل ماہ کے اور وہ شاہ خدایگان سلاطین محمد بن تغلق ہی کہ بنظر
علو و سمو ایک سپہر ہی جسکا منشی عطارد ہی اور ایک آفتاب ہی جسکا وزیر ماہ اور مدار شرع رسول
مقبول کا یعنے جیسے نقطہ کے گرد دائرہ گھومتا ہی اور حکم امام وقت سے سارے جہان پر حاکم
و امیر ہی اسکے دروازہ کے حلقہ اور گنبد مائل کو وسعت و نسبت مین ایسا قیاس کرتے ہین جیسے
عمق حامل مین تدویر ہی واضح ہو کہ ہر فلک کے چار اجزا ہین طبق در طبق جوزہر و مائل و حامل
و تدویر اول محیط باقی پر محیط ہی اور مائل حامل پر اور اسی حامل مین تدویر ہی کہ جس سبب سے
منضود تر ہی اور اسی مین ہر ستارہ رکھا ہوا ہی بخلاف فلک الشمس کہ اسمین تدویر نہین ہی

یہ یقین ہی افلاک سے مرکب ہی فافہم معنی الشعر اور تو ایسا محیط ہی کہ تیرے دروازہ کی جو قوس ہی
ای محراب اُسکی جیب قوس یعنے ایک ٹکڑے کے مقابل دائرہ آسمان کا ایسا حقیر ہی جیسے ایک
نقطہ بس آسمان کو محیط کیسے کہہ سکتے بحقیقت نحیف تو ہی جیسے یہ نو پدر اور چار مادر و سہ طفل
ہین یعنے نہ فلک و چار عنصر و موالید ثلاثہ تجھسا جوان اس عالم پیر کے گود مین کوئی نہین آیا قولہ
عروس زہرہ در ایوان برکشیدہ چرخ + خیال نسخہ جاہ تو میکند تحریر + غبار لشکر آفاق گرد حیست
ترا + بسے دویدو ندریافت چرخ بادمسیر + کسیکہ پیروے تو بجان نہ کردہ جو قوس + چہ سہما
خورد از تیر جعبہ تقدیر + ملازمست کہ برخصم کار دشوار ست + دلیلش آنکہ علی الکافرین
عسیر یسیر + زکر طاغی طاعون گرفتہ امین باش + کہ بانگ سگ ندہد نو بر ماہ را تشویر + کجا درد
درع آہنین زخنجر بید + کجا بر وزرہ چرخ سہم تیر حصیر + زقدر اول ہر پانزدہ کواکب را +
سم سند توکردہ بچار مہ تسخیر + زآب تیغ تو امین شدست از دوران + معقر فلک ماہ از مساس
اثیر + ہمیشہ تا کہ درین نہ چراغ دارہ سبز + چراغ ماہ بود از دم سحر گہ تیر + شموع مجلس اقبال
پادشاہ جہان + زنور مشعلہ قدس باد عکس پذیر + اللغات ایوان برکشیدہ ایوان بلند تحریر
معروف اور ہندی مین جسکو گویہ گنکری کہتے ہین باد مسیر ای روان ہیچو باد جعبہ ترکش طاغی از حد
گذرندہ طاعون وبا مراد سگ سے عوا ہی کہ وہ ایک شکل ہی بصورت سگ عوعو کنندہ کے اور
منزل ماہ تشویر پریشانی و درع بالکسر زرہ حصیر گیاہ فلک ماہ فلک اول اثیر بمعنی بلند مجاز اگرہ نار
چراغوارہ قندیل و چراغدان جسمین چراغ رکھین شموع جمع شمع المعنی عروس زہرہ کہ لولی فلک
ہی ایوان بلند چرخ مین بیٹھی ہوئی نسخہ خیال تیرے کا تحریر کرتی ہی اس شعر مین برکشیدہ اور چرخ
جو معنی رقص کے بھی ہی اور خیال جو قسم راگ سے ہی اور تحریر جسکی ہندی گنکری ہی سب
مناسب زہرہ کے ہین تیری شہرت کہ وہ ایک لشکر آفاق گرد ہی یعنے تمام جہان مین پھیلی ہوئی
اُس لشکر کے غبار کو چرخ بادمسیر نے ہر چند کتنا ہی دوڑا مگر نہ پایا گویا روانی مین اپنے مثل باد سکے ہی
گرد غبار کے ساتھ کیسا ہی مناسب ہی جسنے کہ پیروی تیری جان و دل سے مثل کمان کے نہ کی جو چلنے

کے وقت پس پشت باندھ لیتے ہین اُسنے کیسی سختیان اور خوب تیر ترکش تق پر سے نیایین تیرے دشمن پر معاملات کا سخت ہونا لازم ملزوم ہوگیا ہی اسلیے کہ وہ کافر ہی اور کافر ون پر آسانی بھی سخت ہوتی ہی اس دلیل سے کہ علی الکافرین عسیر یسیر مشہور ہی یہ آیہ قرآنی نہین ہی مگر معلوم نہین ہوتا یسیر عسیر کیون نہین لکھا تا ذہن تیار عکس معنی پر نہ کرتا یا شاید غلطی کتابت ہو تو بکر طاغی طاعون گرفتہ سے بخت رہ کسواسطے کہ آواز سگ سے نور ماہ کا منتشر نہین ہوتا چنانچہ عوا خود منازل ماہ سے ہی جیسے زرہ آہنین کو خنجر بید کا نہین پھاڑ سکتا اور جیسے تیر حصیر کا زرہ چرخ کو نہین کاٹ سکتا گوڑ کے بیٹھے کمان بین رکھ رکھکے آسمان کیطرف پھینکین کہتے ہین بید کا پتا بصورت خنجر کے ہوتا ہی کواکب مرصودہ ہین جو کواکب قدر اول ہین کلائی ہین انکو تیرے سمند کے سم نے چار ماہ سے جو چار دن یا زن کے چار نعل ہین مسخر کر لیا بیان مفصل اسکا یہ ہی کہ جملہ کواکب مرصودہ یعنے جو رصد والون نے ٹھہرائے ہین ایک ہزار پچیس ہین انھین سے شکلین برجون کی مرکب ہوئی ہین اور ہر گاہ مقدار مین ان ثوابت کی کوچک وکلان ہونے کے سبب سے مختلف ہین لہذا جملہ کو چھ قسم قرار دیا ہی اور ہر قسم کی قدر علیحدہ ہی چنانچہ کواکب قدر اول کے پندرہ ہین اور قدر ثانی کے پینتالیس تیسرے کے دو سو آٹھ اور قدر چوتھے کے چار سو چونسٹھ پانچوین کے دو سو ستر چھٹے کے سینتالیس مخفی نرہے کہ محشی نے قدر اول کے سولہ کواکب لکھے ہین اور لغت مین پندرہ ہین اور محشی نے یہ بھی لکھا ہی کہ اہل ولایت ہر نعل مین چار چار میخین لگاتے ہین شاید ان میخون کو ستارے ٹھہرا کے چار چوک سولہ کیے ہون اگرچہ قرینہ تو اسکو مانتا ہی لیکن کیا عجب کہ شانزدہ کی جگہ پانزدہ ہو کس لیے کہ لغت کی بات معتبر ہی جسکو سب مانتے ہین مین یہ جانتا ہون کہ قدر اول جو ستارے ہین انکو تیرے سمند کے سم نے چار ماہ سے جو ہلال نعل کے ہین تسخیر کیا یعنے ایک ہی قدم مین لیلیا کہ ایک قدم مین چار ماہ ہین اور ان نعلون مین جو میخین ہین وہ ستارے قدر اول کے ہین حسب تحریر لغت پندرہ اور موافق تحریر محشی کے سولہ ہین مگر پندرہ کہ سکتا ہون نہ سولہ مگر یہ کہا جاے کہ قدر اول کے پندرہ

کو کب جو تھے وہ مسخر کیے اور تیز قدمی سے ایک قدر ثانی کا بھی دبا لیا تیغ تیری ایسی پر آب ہی
جسکی سبب سے فلک اول جسکے نیچے اثیر کرۂ نار ہی اُسکے مساس سے بخوف و بخشت ہی کہ میرا کیا
ہو سکتا ہی جب آب تیغ اُسکا موجود ہی ایکدم مین بجھا دیگا غرض مبالغہ آب تیغ کا ہی آسہ دعائیہ
ہی یعنے جب تک کہ اس قندیل سبز سپہر مین چراغ ماہ کا دم سحرگاہ سے تاریک ہوتا رہے جیساکہ
پھونک مارنے سے چراغ بجھ جاتا ہی ہمیشہ شمعین تیرے اقبال کی مجلس کے نور مشعلۂ قدس سے
عکس پذیر رہین یعنے تیرا اقبال تائید عالم قدس سے روشن و نور یاب رہے

در شکایت خط

قولہ پیچہ زرین نمود خیمۂ صبح ای نگار + خیز زمہ بر فگن سلسلۂ مشکبار + ترک تو گر یک نظر افگند
آید پدید + زین دو عروس حبش بچۂ رومی ہزار + مردم دیدہ تو کی دور ز چشم مرد + آب زر دیم
مریز ہر نفسے اشک وار + در شکن زلف خویش با ہمہ آشفتگی + این دل سرگشتہ را ہیچ
پریشان مدار + بو کہ بباغ وصال سرو تو آید ببر + تا شدہ روے ترا دامن گل زیر خار + مورچۂ زرد شد
پیکر من تا ترا + مار سیہ حلقہ زد بر طرف لالہ زار + جرعۂ مرا لعل تر برزد بر طاس زر + لعل ترا در شکر عقد در آبدار

مطلع ثانی

قولہ ہیچ کمان دیدہ گوشۂ تیر ای نگار + کز سپر زر بود خانۂ او چون نگار + یہ اشعار بحر بسیط مین ہین
ارکان اسکے مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن اور کبھی مفعولن بھی حشو مین آتا ہی اللغات پیچہ
بادریشہ خیمہ یہان مراد آفتاب سے نگار معشوق و نقش مناسب خیمہ عروس حبش مردمک چشم رومی
اشک بو مخفف بود بمعنی شاید بر بغل و ثمر گل رخسار خار خط المعنی یعنے ای نگار خیمۂ صبح نے اب
بادریشہ زرین نمود کیا ای آفتاب طلوع ہوا تو بھی اُٹھ اور اپنے ماہ سے جو چہرہ ہی سلسلۂ مشکبار زلف
کو دور کردے اگر ترک تیرے چشم کا ایک نظر مجھپر ڈالدے تو میرے ان دو عروس حبش سے جو مردمک
ہین ہزارون بچہ رومی کہ اشک ہین ظاہر ہون تو میرے آنکھون کی پتلی ہی بس میری آنکھون سے
دور مت جا کیون آب میرے منھ سے ہر دم اشک کیطرح بہاتا ہی مین تیری زلف کے پیچ مین پھنسا

ہوا ہون اور نہایت آشفتگی کے ساتھ بس تجکو چاہیے کہ ابتک پریشان رکھا تو رکھا آیندہ کو پریشان
مت رکھو شاید باغ وصال مین سرو تیرا میرے بر مین آئے ابھی تو صورت تیری جو دامن گل ہی برنگ
نہین ہوئی ہی اور زیر خط آب کہتے ہین جیسے تیرے لالہ زار کے اطراف مین مار سیاہ حلقہ زن ہوا ہی
کہ مراد رخسار و خط سیاہ سے ہی میرے پیکر مورچہ زرد کے مثل زار و نزار غمسے ہو گئے اب یہ حال
ہی کہ میری آنکھون سے تو لعل ترا ی اشک خونین طاس زر پر جو چہرہ ہی جاری ہین اور تیرے
لعل در شکر یعنے لب سرخ شیرین مین لڑی در آبدار کی ہی معنے مطلع ثانی کے یعنے ای نگار کوئی کمان
تونے ایسی دیکھی ہی جسکے تیر کا گوشہ سپر زر کا خانہ مثل نقش و نگار کے ہو آراستہ پیراستہ خلاصہ
اسکا یہ کہ کمان برج قوس ہی اور تیر اسکا عطارد جسکی علامت دال ہی اور دال کا گوشہ لام جسکے
تیس عدد ہین سپر زر آفتاب کہ تیس دن اس خانہ مین رہتا ہی قولہ فرق سحر دیر یافت شانہ
زرین از آنکہ + سر بر زانے کشید شب چو سر زلف یار + گشت زدو درگداز رومی شمشیر باز +
در ورم افتاد باز زنگی آئینہ دار + مرغ صراحی طلب کز طرف مرغ صبح + باز شد از حلق زاغ بیضۂ زر
آشکار + بلبلہ مرغیست کش از سر چشم تدرو + جام برون آورد از زن تر بیشمار + صبح دوم تیغ زد
بکدم ازان خون طلب + کو ببرد ورد می زآئینہ دل غبار + آتش تر زآب خشک سوے شکر پر
کہ ہست + خشک کار تر این جہان ہمچو جہان بیمدار + سر زخط می مگیر کآبت او روشنست + تا نشوے
چون قلم سر زدہ روزگار + ہست جہان برگذر اینک ازین روے صبح + کشتی زر میکشد بر لب
دریاے قار + زین زراندودہ یافت صہوۂ صبح این زمان + از پی آن تا شود خسرو مشرق سوار
اللغات شانۂ زرین آفتاب رومی شمشیر باز بھی آفتاب زنگی شب آئینہ ماہتاب کز طرف
مشرق مرغ صبح صبح زاغ شب بیضہ آفتاب بلبلہ بفتح اول و ثالث کوزۂ لولہ دار چشم تدرو دہن
صراحی آوردن قطرات صبح دوم صبح صادق تیغ زد ای آفتاب بر آمد آتش تر می آب خشک پیالہ
شکر لب خشک و شیرینک و بد آیت بمعنی نشان مراد تا شیر کشتی زر آفتاب قار ایک روغن سیاہ
رنگ ہوتا ہی مراد ہوا آسمان زین زراندودہ شفق صہوہ پشت اسپ خسرو مشرق آفتاب المعنی

یعنے فرق صبح نے جو دیرین شانۂ زرین پایا کہ وہ آفتاب ہے یہ سبب ہی کہ رات مثل زلف یار کے
درازی کو پہونچی ہے اور رومی شمشیر باز جو آفتاب ہی یہ تو دق سے گھلنے گلنے لگا اور زنگی آئینہ دار
جو شب باقمر ہی یہ روم مین پڑی کہ روز بروز سوجنے لگی تو مرغ صراحی کو ڈھونڈھ کسواسطے کہ مرغ
صبح کیطرف سے جو صبح ہی یا ہی پھر حلق زاغ شب سے بیضۂ زر آفتاب کا ظاہر ہوا یعنے صبح ہوئی
آفتاب نکلا اب بیہوشی کر بلکہ ایک مرغ ہی کہ سر چشم تدرو سے کہ یہ بھی صراحی ہی بصورت تدرو جو
جام بھرا جاتا ہی وہ ارزن بیشمار کہ مراد قطرات شراب سے ہی ظاہر کرتا ہی صبح دوم نے تیغ
ظاہر کی کہ وہ آفتاب ہی تو بھی اُس سے یعنے صراحی سے خون طلب کر کہ وہ خون دم بھر مین
آئینۂ دل سے غبار کھو دیتا ہی یعنے غم غلط کر دیتا ہی تو آتش تر کو کہ شراب ہی آب خشک
یعنے پیالۂ بلورین مین کر کے شکر ای لب کیطرف لیجا کسواسطے کہ خشک و تر ای نیک و بد
اس جہان کی سب بے ثبات و بیقرار ہی سر خط می سے الگ مت کر اسکا مطیع رہ کسواسطے کہ
اسکی آیت یعنے نشان جو مراد تاثیر سے ہی روشن ہی کہ فوراً ہوتی ہی تا تو قلم کیطرح
سر زدہ زمانہ کا نہوئے بیغم ہو جا سے یہ جہان گذران ہی اسی سبب سے صبح کشتی زر
آفتاب کی کھینچکر کنارہ دریا سے قار امی سیاہی کے لیجاتی ہی صبح نے اسوقت مین اپنی پشت پر زر
زر اندودہ شفق کا پایا ہی اسلیئے خسرو مشرق کا یعنے آفتاب سوار ہوئے جیسا کہ سوار ہوتا ہی اور
ممدوح بھی پادشاہ مشرق کا ہی یہ اشارہ بھی ہی

در تعریف قلم و مدح ممدوح یہ اشعار تتمہ قصیدہ سابق کے معلوم ہوتے ہین مگر
نسخۂ مطبوعہ مین سرخی لکھکے فصل کر دی ہی

قولہ پنج مہ تو نگر حاصل یک زر دو ماتہ بصورت چو آشفتہ بین در پلہ او صد ہزار اند ✤ لیبسم دہر ماہ را ہندوی
زرین لباس ✤ سجدہ کند سیم را بردمی عودی ازار ✤ چون بسر تیرہ دود برآرد ز چین ✤ از رہ
دریا دود باز سوے زنگبار ✤ خطش عسود اے شیر گریہ کند باک نیست ✤ شب چو برو نتاورد زرد
شود نہم نزار ✤ ور پس تجذ زر دو پنجۂ پنجہ شیر ✤ سہم او خود یکے نیست یعنے زود چار بار ✤ ریختہ بر برف

خشک ابر سیہ در تر ÷ چون ببرش درکشید بحر کف شہریار ÷ مہر منوچہر چہر آرش ابرش سپہر ÷ جعفر فغفور فر حیدر احمد شعار ÷ شاہ محمد لقب حیدر احمد نسب ÷ زان با مام زمان بیعت او استوار ÷ دولت بیدار او بر دل زر حملہ کرد ÷ دست برادر گرفت کرد ز عالم فرار ÷ ای کہ شد اختر ز مہر سحر از مہر تو ÷ خیمۂ زرین زند بر سر نیلی حصار ÷ خلق تو و قدر تو آن حسن و این علی ÷ دست تو و تیغ تو این یم و آن ذوالفقار ÷ گر قصب از فرق تو یابد بموسے مدد ÷ از سر مہ بر کشد پیرہن مستعار ÷ **اللغات** پنج ماہ نو انگشتان خمیدہ وقت تحریر زرد و مار قلم زرین مور چہ حروف ماہ کا غذ ہندو زرین لباس قلم سیاہ زرین سیم کاغذ رومی قلم عودی ازار سیاہ دریا کف دست زنگبار مداد طفل قلم شیر کاغذ شب مداد روز کاغذ منوچہر نام شاہزادہ کہ حسین تھا آرش نام پہلوان ابرش وہ گھوڑا جسکے اعضا پہ نقطے مخالف رنگ کے ہون جعفر نام حکیم کیمیا گر و نام برادر علی مرتضی شعار جامۂ زیرین دثار جامۂ بالائین **المعنی** مصنف کہتے ہین عجب حال ہی کہ پانچ ہلال جو انگشت خمیدہ ہین مار زرد کو ہاتھ مین لیے ہوے ہین کہ وہ قلم ہی اور اس مار کے پیچھے لاکھون چونٹیان پھیلی ہوئی ہین جو حروف ہین ہندوی زرین لباس کہ وہ قلم زرین سیاہ ہی ہر دم ماہ کے بوسے لیتا ہی کہ وہ کاغذ ہی اور ہر دم رومی عودی لباس ای سیہ لباس سیم کو سجدہ کرتا ہی رومی بھی قلم اور سیم کاغذ سجدہ جھکنا قلم کا جب اپنے سر تیرہ سے دھوان جبین سے جو کاغذ ہی اُٹھا دیتی ہی اور دھوان تحریر سیاہ تو دریا کی راہ سے کہ مراد کف جواد ممدوح سے ہی زنگبار کو جاتی ہی جو مراد دوات سے ہی قلم گویا ایک طفل ہی اور طفل اگر شیر کے لیے گریہ کرے تو کیا ڈر شیر کا غذا در معمول ہی ہی کہ بچہ جب رات تیر کرکے دن کرتا ہی تو شیر کیواسطے روتا ہی زرد و نزار ہوتا ہی اسنے بھی رات کو رو رو کے دن پایا ہی پھر کیون نہ گریان ہو رات مداد دن کاغذ گریہ صریر قلم اب قلم کا نام معما مین بتاتے ہین کہ دو کے دس عدد ہین اور پنجند وہ اسکا دس وسا دُن سو اس سے قاف قلم کا پیدا ہوا کہ عدد قاف کے سو ہین اور اسکے پیچھے نصفی پنجہ کا جسکے ساٹھ عدد ہین اور ساٹھ کا نصف تیس بس لام حاصل ہوا جسکے تیس عدد ہین اور تیسرا حرف اُسکا یکے ہی کہ اسکے چالیس عدد ہین اور میم کے بھی چالیس

عدد ہین بس تینون حرف ہوگئے اور پھر تفسیر اسکی یہ ہی کہ دو سے چار بار بس دو کے دس عدد ہین
اور دس چار بار ہونے سے چالیس ہوتے ہین یعنے دس چوک چالیس اور جیسے بحر کف شہریار نے
اسکو اپنے آغوش مین لیا ہی تب سے اس ابر سیاہ نے برف خشک پر در تمہ آبدار بکھیرے ہین
ابر سیاہ قلم برف خشک کا غذ در تمہ لفظ وحروف اور وہ پادشاہ ایک آفتاب منوچہر صورت ہی
اور آرش ہی جسکا ابرش سپہر ہی لفظ ابرش کا سپہر پر کیسا مناسب ہی کہ اسکے اعضا کے نقطے
جو ستارے ہین مخالف اسکے رنگ کے ہین اور جعفر فغفور فر ہی حیدر احمد شعار ہی جعفر مین بھی
فر ہی اور فغفور مین بھی اول آخر اور درمیان دو طرح فر حاصل ہوتا ہی اور یہ شاہ محمد لقب
اور حیدر احمد نسب ہی اسی سبب سے بیعت اسکی امام زمان یعنے خلیفۂ زمانہ سے استوار
ہی کہ حیدر احمد نسب تھے اور یہ حیدر نسب بس جیسے حیدر کی بیعت احمد سے تھی اسکی بیعت
خلیفہ سے اور خلیفہ بھی احمد نسب کہ عباسیہ ہی جو آنحضرت کے چچا تھے اور ابی طالب بھی آپکے
چچا دل سے مراد قلب ہی اور نزد مراد ف کرم بسکون کا اور کرم کا قلب مرگ یعنے دولت بیدار
نے اسکی مرگ پر حملہ کیا تو اسنے ہاتھ اپنے بھائی کا پکڑا کہ نوم ہی بفحواے النوم اخ الموت کے
اور عالم سے بھاگ گیا اسواسطے کہ مرگ و نوم دونون ضد بیداری کی ہین اور دولت اسکی بیدار
پھر کیسے وہ اپنے پاس انکو چھوڑتی اب اسکی دولت مرگ و خواب دونون سے برکنار ہی آتو صبح
تو وہ ہی کہ پادشاہ اختر ون کا یعنے آفتاب تیری مہر و محبت سے ہر سحر خیمۂ زرین اس نیلی حصار
کے سر پر کھڑا کرتا ہی تا اسمین تو نزول کرے اس شعر مین تغایر اعتباری ہی کہ ذات آفتاب کو
جدا ٹھہرایا ہی اور جرم آفتاب کو خیمہ جدا تیرا خلق و تیری قدر دونون ایسے ہین جیسے حضرت حسنؑ اور
حضرت علیؑ کہ خلق حسنی مشہور ہی اور علی کی عالی قدری اور ہاتھ تیرا فیض بخشی مین دریا
اور تیغ تیری ذو الفقار قصب یعنے کتان جو ماہ سے تار تار ہو جاتا ہی عمر کے سر سے بال بھر بھی
دو پائے تو ماہ کے سر سے یہ پیرہن مستعار آفتاب کا جو پہنے ہوئے ہی اتار لے اور معلوم کہ نور ماہتاب
کا نور آفتاب سے ہی قولہ درحرم آباد ملک ما وح خصم توانند ٭ این زسخط تا جدا و آن زسخا تا جدا

آنکہ تہی جیب بود دامن جودت گرفت * چون علم آستین یافت ز دستت یسار * ساغر می برکف آر خندہ بزن ہمچو صبح * یاد وفات نگار بیش بخاطر میار * آب ز نرگس مبار گرچہ ز بستان ملک * داد سگی را بباد این فلک خاکسار * بر سر گورش ہنوز سبز لباسان چو سرو * اند غمش دان میکنند لالہ لقبندق فگار * صد مہ مجروح بین از صفر ماہ نو * صد گل رخسار بین خستہ ز برگ چنار * بیش دمین خاکدان جمع شدن روی نیست * خاطر خود را چو زلف بیش پریشان مدار * تا سوی حبش خلیشی حملہ برو یک تنہ * با سپہ آتشین رومی خنجر گذار * تا بجسا جمل نیمہ بنیست گل * ماہ بنور ست شب گل بہ نثار ست خار * باد بتائید حق پرچم منجوق تو * زلف عروسان فتح در تتق کارزار * گرچہ درین بحر شعر یافت لیسے عقد در * شاہد معنی نیافت بہتر ازین گوشوار * **اللغات** تخط الفتحین و بالضمتین غصہ ہونا تہی جیب مفلس علم نقش یسار توانگری وفات نگار مردن فرزند بیش یعنی آیندہ آب اشک نرگس چشم سبز لباسان بہشتیان لالہ رو فندق ناخن مہ رو ماہ نو ناخن چنار ناخن حبش شب یک تنہ یکہ و تنہا رومی آفتاب خنجر اشعہ پرچم سر نیزہ منجوق ماہچہ علم تتق پردہ **المعنی** یعنی تیر الملک جو ایک حرم آباد ای حرمت آباد ہی اسمین جو تیرے مادح ہین وہ تو تیری سخا سے تاجدار ہین اور جو تیرے خصم ہین وہ تیرے غصہ سے دار کے تاج ہین جو شخص کہ تہی جیب و مفلس تھا اور اسنے دامن تیرے جود کا پکڑا مانند نقش و نگار آستین کے تیرے ہاتھ سے توانگر بنگیا یعنے زرق برق ہو گیا اب کہتے ہین ساغر مے کا ہاتھ مین لے اور صبح کیطرح خندان ہو اور وہ نگار جو فوت ہوا اُسکو زیادہ یاد مت کر نگار فرزند ممدوح تو بہت اشک مت بہا اگرچہ تیرے بُستان ملک سے فلک خاکسار نا چیز نے ایسا ایک گل برباد کیا ہی جسکی گو یہ بہشتی لوگ کہ وہ رنج و ملال سے پاک ہو چکے ہین تاہم اُسکے غمنے سرو کے مثل کھڑے ہوئے ہین اور رخسارے ناخن سے نوچ نوچ کے زخمی کر دیے ہین خیال تو کر سیکڑون صنوبرتین مجروح ہو رہی ہین زخم ناخن سے اور سیکڑون رخسار گل سے زخم پنجہ سے خستہ ہین اب آیندہ اس خاکدان مین اُسکا ملنا اور اُس سے جمع ہونے کی کوئی صورت

نہین ہی بس چاہیے کہ تو بھی اپنی خاطر کو مثل زلف کے پریشان مت رکھ کہ عیش ہی آئندہ
دعا ہے تائید ہی یعنے جب تک کہ لشکر حبشی پر کہ شب ہی اور لشکر اسکا ستارے رومی خنجر گذار
آفتاب کا سپر آتشین کے ساتھ تیرے حوالہ کرے جسپر آتشین جرم اسکا اور ذات اسکی علیحدہ
نہیں تھا یہ فرضی ہی اور جب تک حساب جمل مین غنچہ نیم کا گل ہی یعنے نیم کے سو عدد اور گل
کے پچاس ہین اور ماہ نور اور شب ہمعدد ہین یعنے ۲۰۲-۱ اور گل نہالہ ہمعدد خار یعنے دونون
کے ۸۰۱ عدد ہین کہ ہمیشہ ایسے ہی رہینگے تب تک تائید حق سے پردہ کارزار مین لطف و بیان
فتح کی تیرے علم کی پرچم نہین پردہ کارزار سے یہ مراد کہ فتح و شکست چھپی ہوتی ہی نہ معلوم
کسکی ہو شعر بعد اپنے سخن کی تعلی مین ہی یعنے اگرچہ اس بحر شعر مین بہتون نے لڑیان در کی
پائی ہین لیکن شاہد معنی نے مثل میرے اس قصیدہ کے گوشوارہ نہ پایا جسکے کان کی زینت
و رونق اسی سے ہوئی

۱	در مدح سلطان محمد شاہ بن تغلق متضمن تعریف اسپ و قلم	

قوله محمد شد نقطۂ زر دائرہ مینا را ❊ جز خط جام میار از پی عشرت ما را ❊ نشترین زاد فلک کرد نہان
لالۂ زرد ❊ روز مہ بر فگن آن سنبل گل فرسا را ❊ روے مہ را نبود نور ز آئینہ خویش ❊ گر
بخورشید کنی عرض رخ زیبا را ❊ حلقۂ زلف تو تا چند پریشان دارد ❊ دل سرگشتۂ ز آشفتہ
سودا را ❊ دانۂ خال رخت چند بر آتش دارد ❊ مرغ پر سوختۂ جان من شیدا را ❊ ترک
مست تو کہ پیوستہ کمان بر سر اوست ❊ جان خود ساختہ زنگی بچہ ہیجا را ❊ شور بخت آن
نفسے شد دل بریان کہ نہاد ❊ بستۂ لعل تو پر در شکر گویا را ❊ چرخ از خط تو در تاب شد
آندم کہ کشید ❊ گرد مہ دام صفت خشک تر سارا را ❊ ترسیم آنست کہ آشفتہ شود گر گویم ❊
از پریشانی زلف تو شہ والا را ❊ آن شہنشہ کہ بجان بخشی شاہان جہان ❊ برد خاک
در او آب رخ عیسی را ❊ و آن سلیمان کہ ز طغراے نفاذ امرش ❊ برتر از نار نہد باد شریر
مارا ❊ یہ قصیدہ بحر رمل مین ہی ارکان اسکے فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن یا فعِلن یا فعلان

یا فعلان اللغات نقطۂ زر آفتاب دائرۂ مینا سپہر نسترن زار فلک ستارگان لالۂ زرد آفتاب
روای بروم مہ رو سنبل زلف گل رخسار ترک مست چشم کمان ابرو جان ای محبوب زنگی بچہ مردمک
سیہ رخسار مشک خط سارا خالص نار کرۂ آتش ما آب المعنی یعنے دائرۂ مینا فلک سے نقطہ زر کا
مٹ گیا جو آفتاب کا غروب ہوجانا ہی اب ہماری عشرت کا سامان یہی ہی کہ سوائے جام کے
اور کچھ ہمارے پاس نہ آگئے لفظ خط بر عایت جام کے ہی کہ جام کیخسرو مین ہفت خط تھے نسترن زار
فلک نے کہ ستارے ہین لالۂ زرد آفتاب کو جیسا کہ شام کو ہوجاتا ہی چھپا لیا تو جا اپنے ماہ
یعنے رخ سے سنبل زلف کو کہ گل رخسار پر پڑی ہی الٹ دے تو اگر اپنے رخ زیبا کو آفتاب پر عرض کرے
تو پھر آفتاب اپنے آئینہ سے ماہ کو نور ہرگز نہ دے تیرے ہی رخ زیبا کو بتائے کہ اب اس سے لے
ای محبوب حلقہ تیرے زلف کا ہمارے دل آشفتہ سرگشتہ پر سودا کو کب تک پریشان رکھیگا اور
دانہ تیرے خال رخ کا مجھ شیدا کے مرغ جان پر سوختہ کو کبتک آگ پر بھونے گا چشم مست تیری
وہ کہ جسکے سر پر ہمیشہ کمان رہتی ہی کہ وہ ابرو ہین جسنے ایک زنگی بچہ بینا کو کہ مراد مردمک سے ہی اپنی
جان و محبوب بنایا ہی تیرے دل بریان کی شوربختی ای بدنصیبی تو اسیوقت سے ہوگئی کہ صانع قدرت
نے تیرے پستہ لعل دہن پر در کو شکر گویا پر وضع کیا در دندان شکر گویا لب کہ اس وضع کی خوبی
کو دل عاشق ہی کا جانتا ہی محشی لکھتے ہین لب برلب نہادی ای خاموش شدی کہان ہی لب
برلب نہادی صرف نہاد کا لفظ دیکھ لیا چرخ مین بھی بہت سے خط و دوائر ہین لیکن جسوقت سے
تیرے خط نے گرد ماہ کے مشک تر خالص سے جال کیطرح خط کھینچا ہی تب سے یہ نہایت ہی رشک
کے مارے بل کھا رہا ہی کہ مجھ مین اس خوبی کے ساتھ کوئی خط نہین آب گمریز ہی یعنے مجکو اسکا بڑا
خوف ہی ای محبوب کہ تو پریشان ہوجائیگا ورنہ تیری زلف سے جو مجکو پریشانی ہورہی ہی شاہ
والا سے کہتا اور وہ شاہ والا وہ ہی جسنے شاہان جہان کے جو قابل قتل تھے ایسی جان بخشی کی
کہ خاک اسکے دروازہ کی آب رخ عیسیٰ کی بنگئی کہ انھون نے ایسے ہی دلیون کو جان بخشی
کی ہی نہ شاہون کو اور وہ شاہ وہ سلیمان ہی کہ جسکے امر نفاذ کا طغرا ایکر کرۂ نار سے برتر کرۂ آب کو

ہوا رکھتی ہی کو کرۂ نار سب سے بالا ہی اور کرۂ آب پست اور طبیعت بھی دونون کی مقتضی اسکی
نہین کہ نار پستی مین ہوا اور آب بلندی مین جیسا کہ ظاہر پانی کو کتنا ہی اوپر پھینکو نیچے ہی گرتا ہی
اور آگ کو کتنا ہی جھکاؤ اوپر ہی کو اٹھتی ہی لیکن اسکے امر نافذ سے غیر ممکن ممکن ہو جاوے **قولہ** وانکہ
بے امر جنیبت کش او از زر سرخ ✤ صبح بر صہوۂ اشہب نہد ہر انرا ✤ تیر مینا سپر از رفعت قوس
در او ✤ در ثری دید سر طارم اودنی را ✤ در تک خندق خود دیدہ یکے برگ کبود ✤ قلعۂ
حشمت او بیضۂ مینا را ✤ تیغ کہ برق سر خنجر او دید از مہر ✤ چاک زد بر تن خود پیرہن خارا را ✤
خسرو روے زمین شاہ محمد کہ کفش ✤ قطرۂ یافت ز موج دل خود دریا را ✤ اینکہ از نعل سمند تو
فلک بر سر ماہ ✤ حلقہ در گوش کند اسپ روالا را ✤ اینکہ گر گرد براقت سوے چرخ آرد روے ✤
نور بخشد و بران مردمک اعمیٰ را ✤ آن جبین جبہہ و شب پیکر و خورشید مسیر ✤ کہ در امروز ببین پشت
کند فردا را ✤ ماہ سیرے کہ ز مشرق اگرش ہا گوے ✤ جز بمغرب الف وصل نیفتد پا را ✤
قلم کام روا نیست زبانش کہ بطوع ✤ جز در اثبات شہادت ننویسد لا را ✤ کفت آن بحر کہ از
غایت ندباہی زر ✤ پیش پانون نکند ضم بسخن دریا را ✤ **اللغات** جنیبت اسپ کوتل صہوہ
پشت اسپ اشہب اسپ سفید رنگ ہر اگلولہ زر و نقرہ د ساز اسپ تیر مینا عطارد سپر فلک قوس
محراب ثری خاک نمناک اد ادنی اقتباس ہی ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی تیغ
کوہ بینی و بلندی کوہ خارا سنگ سخت و نام پارچہ سر ماہ ابتدا ے ماہ لالا غلام و بران بفتحین
یہ پانچ ستارے ہین اور ایک منزل ہی منازل قمر سے جو کوئی اسکے عمل مین پیدا ہوتا ہی اندھا
ہوتا ہی اور ویسے بھی اسکے دیکھنے سے اندھا ہوتا ہی اعمیٰ عقرب کہ اندھا ہوتا ہی فردا سے مراد
فردا ے قیامت ند بخشش افزونی **المعنی** اور وہ شاہ ایسا ہی کہ بے حکم اسکے جنیبت کش کے
کیا مقدور صبح کا جو پشت اشہب روز پر ہر از زر سرخ کا کہ آفتاب ہی جو صبح کو سرخ ہوتا ہی رکھ سکے
قوس یعنے محراب اسکے دروازہ کی ایسی بلند و رفیع ہی کہ بسبب رفعت کے عطارد مینا سپر
نے سر طارم فلک کا ثری پا اوادنی مین دیکھا یعنے ثری سے بھی کمتر مین محشی لکھتے ہین اواد نی

عبارت ازانکہ مسافت میان او تعالےٰ وحضرت پیغمبر کمتر از دو گوشۂ کمان ماندہ انتہی مین حیران
ہون یہان اس معنے کے لکھنے سے کیا نتیجہ بجز گستاخی کے قلعہ اُسکی حشمت کا ایسا بلند ہی کہ جب
اُسنے اس نہ ربض مینا کو دیکھا تو اُسکو ایسا معلوم ہوا کہ میرے خندق کی حد گہرائی مین ایک
پتہ سبز پڑا ہوا ہی تیغ کوہ نے جو برق کہ مراد اُسکی دھار اور برش سے ہی سر خنجر کی اُسکے دیکھی
تو اُسکی مہر محبت سے ایسی بیتاب ہوگئی کہ پیرہن خارا کا جو پہنے ہوے تھی بیخود ہوکے پھاڑ ڈالا
جیسے عاشق نہایت جوش دولولہ عشق مین کپڑے پھاڑ ڈالتے ہین اور لطف یہ کہ خارا ایک
قسم کا کپڑا بھی ہوتا ہی اور پیرہن پھاڑنا اسکا باعتبار درون کے محشی لکھتے ہین کہ چون بلندی
کوہ برق خنجر ترا وزخال مہر دید جامۂ خارا برتن چاک زد کہ از صورت سنگہاے ترقیدہ
پیدا شدہ ہر گاہ حالت مہرش انیست حالت قہر چہ خواہد بود و در بعضی نسخ قہر ہم بنظر آمدہ
یا اینکہ چون کوہ برق شمشیرش دید از محبت آن جامۂ خارا را برتن درید زیرا کہ آہن تیغ ازو
پیدا میشود انتہی مین نے اپنے معنی بھی لکھدیے اور بجنسہ محشی کے بھی اب ذہن سلیم کے
سپرد ہی اور وہ شاہ خسرو روے زمین کا ہی یعنے شاہ محمد جسکی کف عطا نے اپنے دل کی
موج کے سامنے دریا کو ایک قطرہ پایا پس اے ممدوح تو وہ بلند رتبہ ہی کہ فلک نے ہر مہینہ
کی آغاز مین تیرے بغل بہمن کا حلقہ گوش مین آئینہ رو غلام یعنے بدر کے ڈالا ہی کہ ترقی
پا پا کے اس درجہ کو پہونچا ہی یعنے بدر جیسے تیرے غلام داغی ہین اور اے ممدوح تو وہ شخص ہی کہ
اگر گرد تیرے براق کی چرخ کیطرف متوجہ ہوئے تو پھر وبران جسکی تا تیرے آدمی اندھا ہوجاتا ہی
اُس گرد کے خوف سے اندھے کی مردمک کو نور دینے لگے خاصہ اُسکا بدلجاے اب گھوڑے کی
صفت ہی کہ وہ چمن جبہہ اور شب پیکر اے سیاہ اور خورشید سیر ایسا ہی کہ امروز ہی مین کہ وہ گذرنے
نپائے فردا کو اپنی پشت کے پیچھے کردے یعنے عرصۂ بعید دبے پایان فرداے قیامت کو امروز
ہی مین اپنی پس پشت کردے چمن جبہہ کی جگہ نسخہ قمر جبہہ کا اولیٰ تر ہی اور ایسا مادہ سیر ہی کہ اگر
مشرق مین تو ما کہنگے للکارے تو یہ الف ہا کا تیرے منہ سے بجز وصل ہی کا ہوگا منقطع نہوسنے

بائیگا کہ اتنے ہی عرصہ مین وہ مغرب پہونچ جائیگا واضح ہو کہ ماہ سب سیارون مین سریع السیر ہی
کہ ایک مہینہ مین سب برجون کی سیر کر لیتا ہی زبان تیری ایسے قلم کا م روا ہی بر غبت نہ بجبر کہ سوائے
اثبات شہادت کے لا لکھتا ہی نہین جانتی یعنے اشہد ان لا الہ الا اللہ مین تو ضرور لا لکھتی
ہی اس ضرورت سے کہ بدون نفی لا کے اثبات نہین ہو سکتا اور سوا اسکے کبھی لا نہین کہتی
کف تیری وہ دریائے فیض ہی کہ نہایت بخشش سے ماہی زر کی آئی قلم پیش یعنے بعد
اس سے نون کو سخن مین یائے ضم نہین کرتی تا لفظ نے جو بمعنی نفی کے ہی پیدا نہو سکے اس
شعر مین شاعر نے کیسی رعایتین رکھی ہین اور سخن دریا کیسا لطف ہی کہ در تفسیر بائے ظرفیہ
کی بھی ہی اور مرکب ہونے سے لفظ دریا بھی حاصل ہوتا ہی قولہ ماہی کلک ترا بود عزیمت کہ نہاد
آسمان بر خط محور سر اژدرہا را + مرکز جاہ تو گر عرصہ دہد عرصۂ خویش عوض نقطہ نہد دائرۂ
عظمی را + ز استان تو بصدر تبہ فرو تر دیدہ + چنبر چرخ سر کنگرۂ جوزا را + وقت آنست کہ
از ساغر چشم افشاند + خصم بر طاس زر اندودہ ترخ صہبا را + ہست روزان و شبان بر تن
زارش گریان + با عدو تو چہ گریست تپ سرما را + ہر کرا آتش تیغ تو برد آب زروے +
خاکسارے بست کہ بر باد دہد دنیا را + بخدائے کہ برین لوح زمردوش داد + از سیکے میم
زر اندودہ دو نون طرا + کہ سر قاف جلالت عوض نقطہ گرفت + وسعت عرصۂ نہ دائرۂ بالا
را + قطع شمشیر سخن بر سر اعداے تو باد + گرچہ در عہد تو خود سر نبود اعدا را + زانکہ در زنگ
تیغ گذاران سخن + مقطع شعر نیفتد بہ ازین دانا را + در شکر ریزۂ عروسان عبارت نفتاد +
گوشوارے بہ ازین دانہ سخن پیرا را + اللغات عرصہ دہدای ظاہر کند دائرۂ عظمی فلک
نہم ترخ مثہ مراد اشک سرخ گرمی و دستی تپ سرما ای لرزہ با قسمہ میم قرطہ نام آنحضرت اور بنا فیہ
کی تلفظ پر ہوتی ہی نہ کتابت پر دانہ قصیدہ المعنی تیری ماہی قلم کو عزیمت آسمان کی بھی
کہ وہان بھی فرمان جاری کرون کہ آسمان نے فوراً سر اژدہا فلک کا کہ یہی بڑی مہیب شئی
آسمان پر ہو خط محور پر رکھدیا تا ثابت ہو کہ مین مطیع خط فرمان کا ہون عزیمت با فسون ارادہ

محور سے گردگشتن اور ایک خط ہی موہوم درمیان قطب جنوبی و شمالی [illegible] ہار [illegible]
کہ فلک پر ہی محشی نے لکھا ہی آسمان خواست کہ شکل قلم تو [illegible] معلوم اسکے کیا [illegible]
مرکز تیرے جاہ کا جو اپنے میدان کو ظاہر کرے تو نقطے کے بدلے دائرہ [illegible] جو فلک [illegible]
ہی جسکے جوف مین جملہ افلاک ہین تیرے آستان رفیع کہ [illegible] دیکھا تو سیکڑون [illegible]
سر کنگرہ جوزا سے پست تر پایا کنگرہ چمرزا [illegible] جوزا نام ایک برج کا بھی ہی اور
ایک شکل بھی فلک پر ہی اب ایسا وقت ہی کہ دشمن تیرا جاہ و جلال دیکھکر [illegible] غم کے
ساغر چشم سے طاس زر پر جو چہرہ ہی شرح صہبا کے کہ اشک سرخ ہی [illegible]
تیرے دشمن سے تپ لرزہ کو کیسی دوستی ہی کہ دن رات اسکے تن [illegible]
اس شعر مین بھی تغائر فرضی ہی تیری تیغ کی آتش جسکی [illegible] ایک خدا [illegible]
جسنے دنیا کو برباد کیا ہی مین قسم کھاتا ہون اس خدا کی جسنے اس طرح [illegible]
زرد [illegible] دوسے کہ وہ ماہ ہی طہ یعنی آنحضرت کو دونون دیے کہ ایا ہی معجزہ شق القمر سے جیسا کہ
جامی رح نے فرمایا ہی ع دونون شد دو رمیم از حلقۂ ماہ ٭ آئندہ جو انبیا قسم کہ تیرے [illegible]
بزرگی نے عوض نقطے کے وسعت میدان تو دائرہ بالا کی [illegible] کہتے ہین [illegible] کی شمشیر
[illegible] جو روان تھی اسکو سر دشمن پر ختم کرون اگرچہ تیرے وقت مین دشمن خود ہی بسیار ہو رہے ہین
اس سبب سے کہ جو تیغ گذار سخن کے ہین انکی رزمگاہ مین دانا لوگون کے نزدیک مقطع شعر کا اس سے
بہتر نہین ہوتا اور جو شکر ریز عروسان سخن کے ہین کہ عروس پر شکر ریزی کرتے ہین جیسا کہ عروس
کے سر پر شکر ریزی کا دستور ہی اس میرے دانۂ سخن سے بڑھکر کوئی گوشوارہ کہی سخن میرا اسکے
ہاتھ نہ آیا اور عروس بفتح مرد و زن نوکدخدا دونون کو کہتے ہین

در تعریف قلعہ دہلی و مدح سلطان محمد شاہ بن تغلق

قولہ سواد قلعۂ دہلی اگرچہ در دنیاست ٭ ہزار بار فزون تر ز جنت الماوی ست ٭ چہ قلعہ ایست
کہ قوسے ز حلقۂ در او ٭ محیط نہ زبض ہفت طارم اعلی ست ٭ بہ پیش قلعۂ ایوان بارگاہ [illegible]

نمود کمتر از ان نقطه که بر سر فاست * چنان ہوائے درش در علو غلو دارد * که قصر قیصر ش از خشت آستان سر است * بہ پیش بحر سوادش ز بسکه موزونست * ز روئے معنی ہر بیت او پر از شعری ست * بلند کوے که بنیاد او پر از بر بست * ازانکه تخت گه شاه والی دنیاست * خدایگان سلاطین محمد تغلق * که کمترین غلامش ہزار چون کسری ست * یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلن یا فعلن یا فعلان اللغات سواد نواحی و حوالی شہر قاف نام کوه غلو زیادتی بیت خانه و شعر شعرے نام ستاره بلند بفتحتین اصح ہر بار ثمر دخل و بزرگی المعنی یعنے دہلی اور اسکے سواد اگرچہ دنیا مین ہی لیکن ہزار درجہ جنت الماوی سے بڑھکے ہی کیسا قلعہ اسکا عالیشان ہی کہ ادنی محراب اسکے حلقہ دروازہ کی محیط و گھیر نوالی ہر نو دیوار ہفت طارم اعلی کی ہی اسکی بارگاہ کے قلعہ کا جو ایوان ہی اسکے سامنے کوہ قاف ایسا ہی جیسے کمتر نقطہ حرف فا کا ایسی ہوا اسکے دروازہ کی علو مین زیادتی و افزونی رکھتی ہی کہ قصر قیصر کا گویا اسکی ایک خشت آستانہ سے ہی نواحی اسکی گویا ایک بحر عروضی ہی اور از بس موزون کہ جسکی ہر بیت یعنے ہر خانہ ایسے معانی روشن سے بھری ہی کہ ہر ایک شعری ہو رہی ہی یعنے ساکن ان خانون کی سب اہل معنی شعری بمنزلت ہین اب کہتے ہین کیا اسکو شعری سے تشبیہ کر رہا ہی کوئی اونچی بات کہ کہ بنیاد اسکی نکوئی و بزرگی سے ہی اسلیے کہ وہ تختگاہ اس بادشاہ کی ہی کہ وہ حاکم سارے دنیا کا ہی محشی نے بار کے معنی ثمر اور دخل کے لکھے مین کہ چنان نہ جینسے کوئی ثمرہ نہ کچھ معنے مین دخل اور وہ شاہ خدایگان محمد بن تغلق ہی کہ ادنی غلام اسکے ہزارون ایسے ہین جیسے کسری قولہ ترا کہ سنبل مرغول بر کنار گلست * بعارض تو چہ روئے آفتاب را دعوی ست * دہان تست کہ مو نے ز ذرہ فرقش نیست * میان تست کہ کوہی بموئے آویزاست * کمند زلف تو بر آفتاب باد جہت * خط سیاه تو بر طرف ماه با معنی ست * تمہ آنبات ازان رستہ شد بگرد شکر * کہ بر کنارہ لالہ ز مردین افعی ست * دو مار زلف تو ایان خنگان چون کفر ند * جہار چشم تو مردم فریب چون غولی ست * مراست بر طبق زرد و کاسۂ نقرہ * کہ بنالہا ست کہ لعل مذاب

را مجری است + چو شام زلف ترا بدر دید روشن شد + کہ بر کنارہ خورشید سایہ طوبی ست + رخ تو صبح شب قدر یا مہ عید ست + لب تو خاک در شاہ یا دم عیسی ست +

مطلع ثانی

قولہ توئی کہ قدر تو برتر ز طارم اعلی است + نصیب طالع جا ہت عطیہ کبری ست + کتابہ علم راستی کہ رایت زد + سواد توپت اقبال و سورہ بشری ست + اللغات مرغول پیچیدہ گل رخسار رو سیب ورخ آویزا آویزندہ آفتاب رو و جہ سیب و رو نبات خط و مصری لب شکر زمردین افعی خط سبز غولی بواو مجہول وہ دیو کہ آدمی کو راہ سے بہکاتا ہی طبق زرد و کاسہ نقرہ چشم سفید لعل مذاب لعل گداختہ ای اشک سرخ کتابہ بکسرہ وہ جو مسجدون اور مقبرون اور دروازون پر تاریخ وغیرہ سے بخط جلی بصورت طغرا لکھتے ہین المعنی یعنے آفتاب کا کیا منھ جو تیرے عارض سے دعوی کر سکے اور برابری کرے اسلیے کہ تیرے گل کے گرد تو سنبل مرغول ہی ای زلف پیچیدہ و لاوینہ بھلا اسکے کہان ہی تیرا دہن وہ ہی جسمین بال بھر ذرہ سے فرق نہین ہی اور کمر وہ کہ ایک بال مین کوہ لٹکائے ہوے ہی کہ وہ سرین ہین کمند تیرے زلف کی آفتاب پر باوجہ ہی ای وجہ ہمیت کیسا نازک لطف باوجہ مین ہی کہ وجہ منھ کو بھی کہتے ہین اور خط سیاہ تیرا کنارہ ماہ کے بامعنی ہی خط ہمعنی اسلیے کہ ماہ کے گرد سیاہی شب کی ہوتی ہی تیرے گرد شکر کے نبات کہ خط سبز ہی بجی ہی کہ لالہ پر کوئی دست اندازی نہ کر سکے دیکھتے ہی کہنے کہ اس لالہ کے کنارہ مار زمردین افعی بیٹھا ہی افعی ایک قسم مار ہی جسکے دیکھنے سے آدمی مرجاتا ہی اکثر اس ملک کے لوگ زمرد اپنے پاس رکھتے ہین جسکی تاثیر سے وہ اندھا ہو جاتا ہی دونون زلفین تیری دو مار ایمان شگاف مثل کفر کے ہین اور چشم مست پر خمار تیری مردم فریب مانند غول بیابانی کے میرا یہ حال کہ چہرہ زرد پر دو کاسہ نقرہ سے جو چشم سفید ہین برسین ہوئین کہ لعل گداختہ یعنے اشک سرخ خونین جاری ہین جب بدر نے تیری شام زلف کو دیکھا تو اسپر یہ بات روشن ہوئی کہ کنارہ خورشید کے سایہ طوبی کا ہی مین حیران ہون تیرا رخ ہی یا صبح شب قدر کی ہی یا عید کا چاند اور لب تیرے

خاک در دروازهٔ شاه کے ہین یا دم عیسی ہین معنی مطلع ثانی کے ای ممدوح تو وه ہی کہ قدر تیری
حشمت و بلندی ہین اس طارم اعلے سقف آسمان سے بڑہ جکے ہین اور تیری جاه کا جو
طالع ہی اوسکے حصہ مین عطیۂ کبری ہی اور موہبت عظمی ایسے بڑی بڑی عطیات خدائی راے نے
تیری جو علم راستی کا قایم کیا اوسکے کتابہ کا مضمون بالکل آیت اقبالی اور سورۂ بشری
ہی ای اقبال و بشرے سے بھرا ہی قوله یعنی مثال ازان خاقنی توعه جا لم ۔ کہ ذہن پاک
توکشاف معضلات نبی ست ۔ فلک ز مهر تو هر صبح چاک زد خرقه ۔ ببین که پاره او زرا
ترنج زرد عباست ۔ اگرچه خصم تو در شست منجنیق بلاست ۔ ولے ولی تو سر مست
خمستان بلی ست ۔ یه قلعه ایست جلالت که باره از وے ۔ محیط شش جهت و هشت
روضهٔ عقبی ست ۔ به پیش قصر همایون تو رواق مسیح ۔ چو حبس خانهٔ قارون فرو تر شری ست
توئی که از فلک سایهٔ خدا لقب است ۔ توئی که از ملک حاکم زمانه ندا است ۔ از ینکه
هندوے شب جوهری پر سود است ۔ برای پیشکش مه ز مشتری بشری ست ۔
در انتظام تراکیب گوهر عالم ۔ نفاذ امر تو چون فیض علت اولی ست ۔ همیشه تا کره خاک
خنک گردون را ۔ بساط عرصهٔ میدان عالم صغری ست ۔ دلیل قافله سالار شرع راے
تو باد ۔ که نور خاطر تو شمع رهنماے هدی ست ۔ اللغات یعنی پیغمبر کشاف کشاینده و تفسیر
معضلات سختیہاے مشکلات یعنی بالضم قرآن شریف ترنج زرد آفتاب منجنیق معرب من جه نیک
کر قول شیطان کا ہی بعد ایجاد اسکے کہ حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالنے کے واسطے یہ ترکیب اسنے
نکالی تھی کہ شدت و حرارت آگ سے کوئی وہان جا نہین سکتا تھا و بلی دوست بلی کلمه ایجاب
باره دیوار قلعه رواق بضم و بکسر وه مکان جو ایک ستون پر بنا یا ہو رواق مسیح فلک چہارم
علت اولی عقل اول جسکا فیض تمام عالم کو پہونچتا ہی عالم صغری دنیا المعنی ای ممدوح تو نبی کے
مثل تمام عالم سے فائق ہی اسواسطے کہ تیرا ذہن پاک قرآن کی بڑی بڑی سخت مشکلون کو حل کرتا
ہی فلک نے تیری محبت سے ہر صبح اپنا خرقہ پھاڑا کہ اسی خرقہ دریده کا ایک ٹکڑا یه ترنج زرد عبا ہی

آفتاب ہی اگرچہ دشمن تیرا مجنون بلا کی شست مین پھنسا ہوا ہی اور شست مچھلی پکڑنے کا کانٹا لیکن کیا
غم دوست تو تیرے سرمست شراب خانۂ بلی دانجاب کے ہین اُنکے لیے خدا کے فضل سے
تو ہرگز نفی وانکار نہین تیری بزرگی کا کیسا قلعہ عالیشان ہی جسکے سامنے فلک چہارم یعنے
رواق مسیح ایسا ہی جیسے قصر ترے حبس خانۂ قارون کا کہ سب سے نیچے ہی تو وہ ہی کہ فلک نے
تجکو سایہ خدا کا لقب دیا ہی اور ملک تجکو خالم زمانہ کہتے ہین اور اس سبب سے کہ ہندوسے
شب ایک جوہری جو باعتبار ستارون کے کہا ہی پر سودا ہی لہذا ماہ مشتری کو جو سعد اکبر ہی
مژدہ سناتا ہی کہ یہ جوہری تجکو پیشکش پادشاہ کا کریگا محشی لکھتے ہین کہ ماہ بمشتری کہ نام
ستارہ ایست میگوید کہ ترا خریدہ پیش پادشاہ خواہم برد انتھی یعنی جوہری شب کو فاعل
پیشکش کرنے کا کہتا ہون اور یہ ماہ کو خریدار مشتری کا نہ معلوم یہ کیسے خریدے گا اور کیسے
لیجائیگا اور جوہری شب کے پاس تو موجود ہی ہی وہ پیشکش کریگا جیسا کہ دستور جوہریون
کا ہی کہ عمدہ جواہر سامنے پادشاہ کے لیجاتے ہین اور مراد مطیع ہوجانے مشتری سے فافہم
لانہ دقیق اور نسخہ لکھا ہی ماہ ومشتری بشرےاست ای شب باہر دو مژدۂ خریداری میدہد مین
تو اولی کو اولی جانتا ہون اور ای ممدوح ذات عالم کے انتظام ترکیب مین تیرا امر ایسا نافذ
وموثر ہی جیسے فیض عقل اول کا کہ سبکو پہونچتا ہی بقول جامی سے کہ گو خاک مرکب یا بسیط است
بجملہ فیض احسانش محیط است + اب دعاے تابید ہی یعنے جبتک کہ کرہ خاک کا خنگ
گردون کے واسطے ایک بساط ہی جو عرصہ میدان عالم صغرے دنیا مین گستردہ اور بچھا ہوا
ہی تب تک ہمیشہ واسطے قافلہ سالار شرع کے راے تیری رہنما ہے کسواسطے کہ خاطر تیری
ایسی روشن ہی جسکا نور شمع رہنما ہدایت کا ہی

در صفت جشن کہ محمد شاہ در دہلی کردہ بود

قولہ این جشن نیست مجلس فردوس اکبرست + کز فر عید طلعت نور وز خوشترست + این اطلس
مرصع تو سپہر نیست + عکس فروغ چتر شہ ہفت کشورست + این تخت نیست قبۂ عرش معظم است +

این شاہ نیست عیسی ادریس منبرست + در مصر ملک یوسف موسی مہابتست + بر قصر دین محمد جبرئیل چاکرست + در زیر بال باز زر چتر آل شاہ + ہفت آسمان زیک مگس سبز کمترست + صفہاے حاجبان کہ چو مژگان کشیدہ اند + ہر صف ہزار اختر خورشید افسرست + زان چار گوشہ مجمر زرین میان صحن + کز بوے او مشام ملایک معطرست + وز دو دش سواد دیدۂ حوران جنت ست + عطرش بخار غالیۂ حوض کوثرست + پلیست کرہ پیکر و شیشہ ست نفخ صور + درگاہ شہ نمونۂ صحراے محشرست + عید آمدہ براے تماشاے جشن شاہ + بر در نشستہ طالب پروانۂ درست + یہ قصیدہ بحر مضارع مین ہی مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان یا فاعلن **اللغات** حضرت ادریس آسمان سے لوٹ کے دنیا مین نہین آئے مختصر حال انکا یہ کہ انھون نے حضرت عزرائیل سے کہا مین چاہتا ہون کہ دیکھون مرنے مین کیسی سختی ہوتی ہی تم میری جان نکالکے پھر جسم مین ڈال دینا بس جبکہ جان نکل گئی جنت مین پہونچے ہر چند اسنے کہا گیا پھر یہ جنت سے نہ نکلے آخر انکو جنتیون کا مدرس کیا اور خطبہ اپنا انھون نے ایک چوب پر لکھا تھا منبر ہی سے کنایہ ہی غالیہ ایک خوشبو ہی مرکب مشک و کافور و عنبر اور شکر و روغن بان سے **المعنی** مصنف کہتے ہین یہ جلسہ جشن کا جو بادشاہ کے یہان ہو رہا ہی جشن نہین ہی مجلس فردوس اکبر کی ہی جو فر عید و طلعت نوروز سب سے خوشتر ہی اور سب سے بڑھکر اور یہ اطلس مرصع نوبت والا سپہر نہین ہی بلکہ شاہ ہفت کشور کے چتر کے فروغ کا عکس ہی نہ یہ تخت تخت ہی بلکہ قبہ عرش معظم کا ہی ایسے ہی پادشاہ پادشاہ نہین ہی ایک عیسی ادریس منبر ہی مصر کے ملک کا یوسف ہی اور ہیبت اسکی موسی کی سی اور قصر دین محمد کا جبرئیل چاکر ہی اسکے باز زر چتر اولاد کے بازو تلے ہفت آسمان ایسے ہین جیسے ایک مگس سبز بلکہ اس سے کمتر حاجب جو مژگان کیطرح صفین باندھے کھڑے ہین ہر صف مین ہزار ہزار ستارے ہین خورشید افسر اور چار ون طرف جو انگیٹھیان زرین درمیان مین سے جل رہی ہین کہ جنکی بوسے دماغ ملایک کا معطر ہی انکا دود جنت کی جو حورین ہین انکی آنکھ کا سواد ہی اور خوشبو اسکے بخارہ کی غالیہ بوے زلف

حوض کوثر کا ہی آب صفت گھوڑے کی ہی کہ وہ ایک بیل کو پکڑے ہی جسامت مین اور آواز اسکی گویا آواز صور اور بارگاہ شاہی ہجوم خلایق سے نمونہ صحراے محشر عید اس جشن شاہی کی دیکھنے کو آئی ہوئی دروازہ پر بیٹھی ہی اور طالب پروانگی دروازہ کی ہی کہ اگر اجازت پاؤن تو دروازہ پر بیٹھ کے تماشا دیکھون اندر جانے کے لایق کہان ہون قوله نوروز نیز آمدہ آوردہ عیدیے ✤ یک سبز برہ کا ہوے زر دیش در برست ✤ زان مہر زد بہ پیش ترازو شرف گرفت ✤ کا بجاے وزن مشک بکافور ہمسرست ✤ خاتون نوبہار شدہ پاکوب جشن ✤ موے سیہ بقد سفیدش برابرست ✤ در عرصہ زمانہ بہر جا کہ راستیست ✤ آن راستی بعدل شہ دادگسترست ✤ سلطان کیقباد غلام آن سکندری ✤ کز آب خضر خاک در او فزون ترست ✤ افعال او موافق راے امام شد ✤ کا قوال او مطابق شرع پیمبرست ✤ الیسر در یکہ پشت ہدے راز روے فخر ✤ نعل تگاور تو بہ از تاج سنجرست ✤ نہ سقف بے ستون کہ لشکش روز شد تمام ✤ در گوشہ ہزار ستون تو مضمرست ✤ ہر آیت کمال کہ پیش از تو حکم یافت ✤ آن حکم منتسخ شد و آن نسخہ ابترست ✤ زرین ہماے چتر ترا در ہواے ملک ✤ نہ بال چرخ ریشہ یک گوشہ پرست ✤ اللغات عیدیے نذر عید سبز برہ برج حمل آہوے زرد آفتاب مہر آفتاب ترازو میزان مشک شب کافور روز پاکوب ای رقصان موے سیہ شب قد سفید روز کیقباد کے عادل قباد بمعنی برحق قاف مبدلہ غین و مرکب نام بادشاہ پشت مد و سنجر نام بادشاہ ہزار ستون وہ مکان جسکے ہزار ستون ہون مضمر پوشیدہ منتسخ رد کردہ شد المعنی نوروز بھی جشن کے تماشے کو عیدی یعنی نذر عید لیے ہوے آیا اور عیدی یہ تھی کہ ایک سبز برہ جو برج حمل ہی جسنا شرف آفتاب اور ایک آہوے زرد کہ آفتاب ہی بغل مین دبائے ہی اور یہ ہی بھی کہ جب آفتاب برج حمل مین جاتا ہی تو نوروز ہوتا ہی مہر نیز جو آفتاب ہی اسنے میزان مین اس سبب سے شرف پایا کہ جب یہان آتا ہی تو مشک شب و کافور کہ رات اور دن ہین دونون برابر ہو جاتے ہین خاتون نوبہار کی بھی

اس جشن مین مارے خوشی کے ناچنے لگی جسکے موٹے سیاہ قد سفید کے برابر ہین
اس سے بھی کنایہ رات دن برابر ہونے کا ہی بنظر ذکر برابری کے کہ منجملہ راستی ہے ہر کہتے
ہین کہ میدان زمانہ مین جہان کہین راستی ہی وہ راستی بسبب عدل اسی بادشاہ دادگستر
کے ہی اور یہ بادشاہ کیقباد وقت کا ہی اور غلام ایسے سکندر کا جسکی خاک دروازہ کی آب خضر
سے جان بخشی مین بہت بڑھکے ہی آسکے جملہ افعال موافق رائے امام کے ہین اسواسطے
کہ امام کے قول بالکل مطابق شرع پیمبر کے ہین ای ممدوح تو ایسا سرور ہی کہ پشت ہدایت
کو نعل تیرے سمند کا تاج سنجر سے بہتر ہی یہانتک کہ تاج سنجر سے عار کرتی ہی اور اس نعل پر
فخر کرتی ہی یہ جو نو سقف بیستون یعنے نو آسمان بے عمد ہین کہ چھ دن مین تمام ہوے ہین
اور ظرف مظروف دونون سے ارادہ ہی تیرے قصر ہزار ستون کے ایک گوشہ مین ایسے
چھپے پڑے ہین جیسے لفظ مین ضمیر چھپی ہوتی ہی کہ اسکا ہونا دلین ہوتا ہی نظاہر لفظ مین
جس آیت نے کہ قبل تجھسے حکم نفاذ پایا اور جاری ہوئی گو کیسے ہی کمال کے ساتھ تھی
وہ سب منسوخ ہوئی اور وہ نسخے ابتر ہوگئے جیسے قبل آنحضرت سے جو حکم اور کتابین تھین
سب منسوخ ہوئین تیرا چتر ایک زرین ہما ہی جو ہوا سے ملک مین طیران ہی اسکے یہ توچخ ایک
گوشہ پر کے ادنی ریشہ ہین اور ریشے وہ جو پر کے ادھر ادھر باریک بادنک ہوتے ہین قولہ
از دام انتقام تو در آشیان عدل ✤ شہباز در حمایت بال کبوتر ست ✤ آنکس کہ چون قلم نہد
بر خط تو سر ✤ در دست مال حادثہ مانند مسطر ست ✤ چون خاتم آنکہ بر در تو پشت حلقہ کرد ✤
دیوارہا سے خانہ نگین دارش از زر ست ✤ بازار تیز ظلم ز عدل تو کاسد ست ✤ پہلوے
چرب فسق ز زہد تو لاغر ست ✤ شکل جزیرہ بر لب دریا بہانہ ایست ✤ شوریدہ ایست
کز کف تو خاک بر سر ست ✤ تا منہزم کند سپہ زنگبار را ✤ شمشیر زر کہ در کف سلطان خاورست ✤
در پیش آب تیغ تو کمتر ز خاک باد ✤ آن آتشی کہ ہر شررش قصر قیصر ست ✤ تیغت میان
سپر کہ شد تیر آسمان ✤ کانجا کہ او مقام نماید دو پیکر ست ✤ بر سمت اختیار تو باد ابہار چرخ ✤

تا قطب را امکان درون خط محور ست + اللغات تمشیر زر اشعہ سلطان خاور آفتاب
و خاور مشرق معرکہ جنگ دو پیکر جوزا خانہ عطارد قطب بحرکات ثلثہ نام ستارہ اور یہ دو
ہین شمالی و جنوبی محور وہ خط جو ان دونون کے درمیان مین ہی المعنی تیرے انتقام سے
جو آشیان عدل مین زدام لگائے بیٹھا ہی شہباز حمایت اپنا بال کبوتری کرتا ہی جس شخص نے
کہ قلم کیطرح سر تیرے خط پر جیسا کہ اسنے رکھا ہی نہ رکھا وہ حادثہ کی مالش مین مثل مسطر کے
گرفتار ہی اور جسنے کہ خاتم کے مانند تیرے دروازہ پر پشت کو حلقہ یعنے خم کیا اور بندگی و تسلیم
بجالایا اُسکے گھر کی دیوار ین نگین کیطرح زرین ہوگئین بازار تیز ظلم کا تیرے عدل سے
سو دنشا ہو گیا اور پہلو فربہ فسق کا تیرے زہد سے لاغر ہی جب تو زاہد ہی تو فاسق کون ہوسکتا
ہی یہ جو جزیرے لب دریا خشکی سے واقع ہین یہ لوگون کا ایک حیلہ ہی جزیرے نہین ہین
اصل یہ ہی کہ دریا نے تیرے کف فیاض کی حسرت سے شوریدہ ہو کے خاک سر پر ڈالی
ہی آئندہ دعا سے تابید ہی یعنے جب تک کہ سیاہ زنگبار شب کو تیغ زرین اشعہ کی جو
سلطان خاور آفتاب کے ہاتھ مین ہی منہزم کرے تیری آب تیغ کے سامنے وہ آگ کہ جسکی
ہی چنگاری قصر قیصر جیسی ہی خاک سے بھی کمتر ہو اقتباس ہی آیہ کریمہ بشرر کالقصر سے تیغ
تیری معرکہ مین ایسی ہی جیسے تیر آسمان ای عطارد کہ جہان دو پیکر ہی وہین اسکا مقام ہی
جیسے تیر کا مقام دو پیکر ہی بس جب تک کہ قطب کا امکان کنارہ خط محور کے ہی تب تک تیرے
اختیار کے نقش پر مدار چرخ کا ہو یعنے تیرے اختیار پر اسکی گردش ہو

در مدح محمد شاہ و بیان ضعف حال و بیماری خود

قولہ وجود بدر چنان در کمال نقصانست + کہ پیش ندہ ہلال آفتاب تابانست + ہیچ
خواب و خورش نے وہردم از آتش + سفید آئنہ ماہ ہیچہ قطرانست + ز لاغرے مژہ را
مانند چو مردم چشم + ز درون خانہ خود ہم بحیلہ گردانست + ضعیف تر شدہ زانموسے و دیدہ
کہ ندرو + دو آب دیدۂ خود خوار وزار و پنہانست + ز مردمک کم وچون مردم اندر وا پوشدہ +

زبیکہ پیکر ش ہفت تاے خستہ انست ؛ درون پیرہنش تپ نیافت تا گیرد ؛ اگرچہ ناله نمودش که زه گریبانست ؛ چه پوشش از سبکی باخودش نخواهد برد ؛ بہر کجا که صبا را هوائے جولانست ؛ بشکل تار بریشم که در برچنگست ؛ بزار و زرد برانداز تا ب و سخت نالانست ؛ زرنج ریش که از نیش عقرب آید پیش ؛ ز زور در تو پیش بخود بر چو مار پیچانست ؛ کمان مثال از آن روئے پشت او گشتست ؛ که درمیان دو بازوش زخم پیکانست ؛

یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی ارکان مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان و فعلن و فعلن **اللغات** کمال و نقصان صنعت متضاد بدر را زاده اپنی ذات سے ہی قطران بالکسر روغن درخت عرعر که سیاه ہوتا ہی مانند مانستن سے مشابہ ہونا بجیلہ ای بدشواری موئے دیدہ ہندی پر بال خفتان جلتہ کہ ایک قسم لباس جنگ سے ہی دو نون شین کی ضمیر یعنے پیرہنش و نمودش کی راجع بہ بدر نزار بفتح و نیز بکسر لاغر تاب فروغ و پیچ و تاب **المعنی** یعنے وجود بدر کا ایسا کمال نقصان مین ہی کہ اُسکے مقابلہ مین ہلال آفتاب تابان ہی اُسکا حال ایسا جیسے صبح کہ نہ گھائے نہ سوئے اور آہین اور ٹھنڈی سانسین ایسی مارتا ہی جیسے آئینہ سفید ماہ کا جیسا کہ صبح کو ہوتا ہی مثل قطران کے سیاہ ہوگیا اور معمول ہی کہ آئینہ دم پھونکنے سے تیرہ ہو جاتا ہی ایسا لاغر ہوگیا جیسے موئے مژہ اور مثل مردم چشم کے کہ اپنے خانہ مین گردش کرتی ہی اُسکو بھی دشواری یعنے بڑی دشواری سے آنکھ ہلاتا ہی ایسا ضعیف و ناتوان ہوگیا ہی تن تو اُس موئے دیدہ سے بھی ضعیف تر ہی کہ درد کے مارے خود اپنے ہی آہ بدیدہ مین خوار و زار اور پنہان ہی وہ بدر مردوکہا سے بھی کم ہی اور جب لوگون کے مثل ردا اوڑھتا ہی تو ایک پرمگس اُسپر ایسا گران ہی جیسے سات تہ کا جلتہ ہفت کی قید بدین رعایت کہ آنکھ کے بھی سات پردے ہین اور ایسا ضعف کے سبب سے گم و ناپدید ہوگیا ہی کہ تپ نے جو اُسپر اپنا عمل کرنے کو پیراہن مین ڈھونڈھا تو نہ پایا اگرچہ نالہ نے اُسکو بتایا کہ بدر یہی زہ گریبان ہی یعنے نالہ سے تو معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اس پیرہن مین ہی اور ایسا خفیف و سبک ہوگیا ہی کہ صبا جدھر کو

رنجبت جولان کی کرے گی تو خود اسکو بجد کیطرح اٹھا لیجائیگی اور ایسا پیچ کیا ہی جیسے تار بریشم
چنگ کے بزمین اور زار و زرد ہیچ و تاب و نالان علاوہ اسکے ایک زخم نیش عقرب کا پیش
آیا جسکے درد سے مثل مار کے پیچ و تاب کہا رہا ہی یہ شعر مشتمل ہی صنعت اسجاع پر جسکو مسمط کہتے
ہین اور پشت اسکی جو کمان سی خمیدہ ہوگئی یہ وجہ ہی کہ اسکے دونون بازو کے درمیان
مین زخم پیکان کا ہی ❊ تو گہ جو از گرانی رنجش سکسری آورد ❊ طبیب گفت کہ این از خواص
بحرانست ❊ طبیب گفت کہ آثار علت سوداست ❊ سود گفت کہ سرسام زہر افشانست ❊
حکیم گفت کہ از روے وقت طالع او ❊ چو زلف تیرہ و آشفتہ و پریشانست ❊ قوی ضعیف
شد و سخت سست نبض رگاش ❊ لبش کبود شد و چشم رو دگریانست ❊ خبر بخسرو عالم رسید
در ساعت ❊ جواب گفت ہنوزش بقا فزادانست ❊ ہنوز خاک درماش سرمہ چشمست ❊ ہنوز
آب کف باش آب حیوانست ❊ ہنوز بر در داخول دود گلخن باش ❊ سواد سلسلۂ زلف شاہد
جہانست ❊ دعاش گرد شہنشہ بجن کہ جان بخشست ❊ شفاش دہ کہ مرا بندہ بسامانست ❊ ز آب
مرحمت خویش بخش برگ و نواش ❊ کہ شاخ گلبن دین را ہزار دستانست ❊ شفاش داد ہم
اندر زمان خداوندش ❊ کہ او بجان و دل و تن غلام سلطانست ❊ **اللغات** سکسری
دیوانگی زہر افشان مہلک بحران وہ عظیم تغیر جو بیماری مین بیمار کو ہوتا ہی جس سے بیمار ہلاک
ہوتا ہی یا صحت پاتا ہی از روے وقت ای بمقتضاے وقت قوی ضعیف صنعت تضاد داخول
بو او مجہول درگاہ پادشاہان اور وہ چوترہ جو در سلاطین پر بیٹھنے کے واسطے بناتے ہین گلخن
آتشخانہ حمام اور بہاڑ اور گھوڑا **المعنی** وہ جو گرانی بیماری سے سکسری کرتا ہی اور بکتا ہی تو طبیب
کہتا ہی کہ یہ خواص بحران سے ہی طبیب نے کہا کہ یہ نشانی علت سودا کی ہی اور حاسد نے
کہا سرسام مہلک ہی حکیم نے بمقتضاے وقت یعنے حالت ردی دیکھکر کہدیا کہ اسکا طالع
زلف کیطرح تیرہ و آشفتہ اور پریشان ہی وہ قوی ضعیف ای نہایت ضعیف ہوگیا اور
رگ اسکی زندگی کی سخت سست یعنے از بس سست ہوگئی ہونٹھ نیلے پڑ گئے آنکھون سے

آب اشک روان ہین کہ یہ سب علامت مرگ کی ہین یہ خبر خسرو عالم کو بھی فوراً پہونچی جواب دیا
کہ ابھی اُسکی عمر بہت ہی ابھی خاک ہمارے در کی اُسکی آنکھون کا سرمہ ہی اور ابھی آب ہمارے
کف دریا کا اسکے حق مین آبحیات ہی کف دریا و آبحیوان کیسے مناسب ہین ابھی در داخول پر جو گلخن ہمارا ہی
اسکا دھوان زلف اسکی شاہد جان کا ہی یہ کہکے شہنشہ نے اُسکے حق مین حق سے دعا کی جو جان بخش ہی کہ خدا
شفا دے کہ وہ میرا بندہ شایستہ ہی اپنے آب رحمت سے اُسکو برگ و نوا دے کہ گلبن دین کی
شاخ کا وہ ایک بلبل ہزار دستان ہی بس اُسکے خداوند نے اُسیوقت اُسکو شفا دی کہ سوا سکے
کہ وہ یعنی بدر جان و دل و تن سے ہر طرح غلام سلطان کا ہی قولہ عدو چو شمع ازین سوز شد
بگریہ و بدر ✤ ز مہر خدمت سلطان چو صبح خندانست ✤ خدایگان جہان از مہابت تیغش ✤
میان ہفت سپر آفتاب لرزانست ✤ شہے کہ خاک در او بدیدۂ شاہان ✤ ہزار بار فزون تر
ز آب حیوانست ✤ شہے کہ بردر او پردہ دار فغفورست ✤ شہے کہ بر سر او چتر دار خاقانست ✤
شہے کہ تابع امر خلیفۂ عہدست ✤ شہے کہ رافع رایات شرع یزدانست ✤ ز سطح دائرۂ جاہ او یکے
نقطہ ✤ محیط نہ ربض چار طاق ارکانست ✤ چراغ دودۂ بہرام کاستان در تش ✤ فراز کنگرۂ
ہفت طاق کیوانست ✤ ہمیشہ تا کہ شہنشاہ ہند را کہ مہست ✤ ہزار کاسۂ زرین بگرد یک خوانست ✤
ہمیشہ تا کمی مہ ز قرب خورشیدست ✤ چنانکہ راستی روز و شب بمیزانست ✤ بگرد درگہش از
خیل خاکروبان باد ✤ ہر آنکہ در خم نہ طاق و ہفت میدانست ✤ بدست ہر ہمہ فراشۂ محاسن بدرمہ
کراو چو قلب اسد کلب راہ دربانست ✤ اللغات ہفت سپر افلاک فغفور شاہ چین خاقان
شاہ ترک نہ ربض نہ فلک چار طاق خیمہ ارکان عناصر چراغ روشنی فراز بالا ہفت طاق کیوان
افلاک خوان ماہ کاسۂ زرین کواکب کمی ای احتراق راستی برابری کہ میزان مین ہی
ہنگام تحویل آفتاب نہ طاق نو افلاک ہفت میدان زمین ہا فراشہ بارہ دجاروب محاسن
ریش و نکوئیہا بدر مصنف و ماہ چاردہم قلب اسد آفتاب اسلیے کہ دل اسد کا ہی اور سین
علامت شمس اور قلب اسد نام منزل ماہ کا کہ بصورت سگ ہی المعنی دشمن تو ذس

جلن سے مثل شمع کے گریبان ہی اور یہ بدر محبت شاہ سے مثل صبح کے خندان ہی آور یہ سلطان
ایسا خدایگان جہان ہی جسکی ہیبت تیغ سے آفتاب درمیان ہفت سپہر کے ہی تاہم لرزان
ہی چنانچہ جرم اُسکا لرزتا معلوم ہوتا ہی آور ایسا شاہ جسکے دروازہ کی خاک بادشاہون کی
آنکھ مین ہزارون درجہ آبحیوان سے موقر اور بڑھکے ہی آور وہ بادشاہ جسکے دروازہ پہ فغفور حاجب
ہی اور جسکے سر پہ چتر لگانے والا خاقان ختن ہی اہی ترکستان اور وہ بادشاہ کہ فرمان پذیر خلیفہ
وقت کا ہی اور جسنے بڑے شرع الٰہی کے بلند کرنے والا ہی اُسکے دائرہ جاہ کا جو سطح ہی اُس سے
یہ محیط ربع کا جو چار طاق ارکان یعنے خیمہ عناصر اربعہ کو گھیرے ہوے ہی کہ فلک اول ہی
ایک نقطہ ہی اور محیط ربع فلک اعظم ای نہم آور یہ بادشاہ چراغ خاندان بہرام کا ہی کہ
جسکے دروازہ کا آستانہ ہفت طاق کیوان سے بالا ہی کیوان زحل جو سیارہ فلک ہفتم کا ہی
متن مین دودہ کی جگہ دیدہ لکھا ہی آب دعا سے تابید ہی یعنے جب تک کہ شہنشاہ ہند کیواسطے
کہ ماہ ہی ہند باعتبار سیاہی شب ہزارون پیالے زرین گرد ایک خوان کے لگائے جائین پیالے
زرین کواکب خوان جرم ماہ بتبغائر فرضی آور جب تک کہ ماہ قربت خورشید سے گھٹتا ہے
جیسے میزان مین خورشید کے جانے سے دن رات برابر ہوتے ہین ہمیشہ ہمیشہ گرد اُسکی درگاہ
کے گروہ خاکروبون بیٹھے ہوئے جو کوئی کہ اس محراب کے خم مین اور ہفت زمین کے میدان مین
ہی بعد کے شعر مین محشی نے فقط اتنا ہی کہ فراشہ معنی پارہ واندک محاسن نگوئیہا بدر مصنف
باشد اس سے زیادہ کچھ نہین لکھا نہ کچھ تقریر معنی کی لکھی میرے نزدیک یہ معنی کہ خاکروبون
سے ہر ایک کے ہاتھ مین ریش بدر کی جو اُسکی شعاع ہی جھاڑو ہو کسواسطے کہ بدر مثل قلب
اسونکے جو بشکل سگ کے ہی کلب راہ ممدوح کا اور دربان ہی

در تعریف روز و توصیف آفتاب

قولہ آن رومی خندان نگر دستارہ زرین بر سرش ✤ خضر ہے مبارک دم ببین دیبا سے کحلی در برش
بحسبت خضر خوش لقا خوردہ چشمہ آب لقا ✤ یکدم بجور دراز بادہ اش ظلمت برون شد از سرش ✤

زان روے کاٰئینہ است صبح اسکندر آئین ست صبح + بل خسرو عین ست صبح از زر کلاہے بر سرش +
زاغ سیہ با بیضہا میکرد بازی در ہوا + بر بود ناگہ از قضا سیمرغ زرین شہپرش + چون از دم
گرگ سحر آہوے زر برداشت سر + افشاندہ شد خون جگر بر روے خاک از خنجرش + برداشت
گردون تیغ زر زد کہکشانرا در کمر + از چار زنگاری سپر بگذشت نوک خنجرش + آندم کہ طناس
آسمان برداشت جام زرفشان + بر دش افق سوے دہان بر باد بزم سرورش + ہیہ اشعار
بحر رجز مین ہین ارکان اسکے مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن **اللغات** رومی صبح دستار
زرین آفتاب خسر صبح کلی سرمئی مراد شب دم جرعہ مناسب آب وصبح اسکندر آئین روشن
دل زاغ شب بیضہا کواکب سیمرغ زرین شہپر آفتاب آہوے زر آفتاب خون جگر شفق روشنی
خنجر شعاع تیغ زر آفتاب چار سپر زنگاری چار فلک چار وسپر مین جو سہ سمجھا جاتا ہی سیاقۃ الاعداد
مشوقش مادر لفظ آسمان دسو کہ ترکی مین آب کو کہتے ہین مناسب یکدیگر جام زر آفتاب
المعنی کہتے ہین اس رومی خندان کو کہ آفتاب ہی ذرا دیکھ کیسی دستار زرین سر پر رکھے ہوے
ہی کہ جرم اسکا ہی پس لحاظ اعتباری ہی گویا ایک خسر مبارک دم ہی دیبا سیاہ پہنے ہوے
کردہ شب ہی جو قبل اس سے اسکی پوشش تھی یا یہ کہ جرم آفتاب کا نظر کرنے سے گھومتا
ہوا سیاہ سیاہ معلوم ہوتا ہی خسر اس سبب سے کہا کہ اپنے طلوع سے ہر کسیکو ہر کام کیطرف
راہ بتاتا ہی صبح ایک خسر خوش لقا ہی اور آفتاب چشمہ بقا کا کہ صبح نے ایک ہی گھونٹ اس
چشمہ کا پیالہ پینے ہی ساری ظلمت اسکے سر سے نکل گئی خسر صبح کو اسی سبب سے کہا ہی کہ
رہنما کاروبار دنیا کی ہی اور آفتاب کو چشمہ بقا بدین وجہ کہ رات کے مردے اسکے طلوع سے
زندہ ہو جاتے ہین اور اس سبب سے کہ صبح ایک آئینہ ہی جس سے ہر شی رات کی چھپی ہوئی
رونما ہو جاتی ہی اسکندر آئین ہی اسلیے کہ آئینہ سکندر ہی نے بنایا ہی بلکہ خسر وچشم
کی ہی کہ چشم اسی کی مدد سے بینا ہو جاتی ہی کہ تاج زر اسکے سر پر رکھا ہوا ہی جو آفتاب
ہی دیکھو تو زاغ سیاہ شب کا کیسے بیضہ بازی ہوا ای جوف فلک مین کر رہا تھا ناگاہ

اُن بیضون کو جام الہی سے سیمرغ زرین شہپر لے بھاگا یعنے آفتاب جس
سے معدوم ہو جاتے ہین دم گرگ صبح اولین اسے صبح کاذب جیسا کہ اس کی
مین حدیث شریف ہی کانہ ذنب السرحان گویا وہ دم گرگ کی ہی بس ابن دم گرگ سے جو
آ ہوئے زرآفتاب نے سر اٹھایا تو اسکے خنجر یعنے شعاع نے خون اسکے جگر کا جو شفق ہی یا زمین
خاک پر بہا دیا گیا اور شب مین جو کہکشان فلک پر نمود ہو رہی تھی فلک نے تیغ زر کی ایسی
اُسکے کمر پر ماری جسکی نوک چارون سپر سیاہ سے کہ وہ چار فلک ہین پار نکل گئی ظاہر کہ
طلوع آفتاب سے کہکشان غایب ہو جاتی ہی اور نوک آفتاب کی کہ خود آفتاب ہی فلک چہارم
سے نمود ہوتی ہی جسوقت کہ طاس آسمان نے جام زرین ظاہر کیا کہ وہ آفتاب ہی فوراً افق نے
اُسکو یاد بزم شاہ پر پیلیا یعنے تمام کنارون مین زمین کے روشنی اُسکی پھیل گئی ۔

مطلع در تعریف قلم

قولہ آن زنگی گریان نگر ز ہیبت دریا در برش * وان ابر برق افشان نگر بر برف باران
گوہرش * تر کے میان رہ میان گنگی سخن چین بیزبان * در روے میالد از ان سیاہ
خاکسترش * گر سوے تاریکی رود آب بقاش از سر دود * زیر قدم مفرش شود آئینہ
اسکندرش * آن شاہد عودی نقاب آورد در چین دُر ناب * وز سر در آمد از شتاب در
پاکستان شد معجرش * بر سر نہد آن زر رینہ تیر آورد نیزہا بند ز قیر * طفلے بود بر روے شیر از دیدہ
ریزان جوہرش * آنماہی مشکین زبان در پنج دریا شد روان * بر چہرۂ ماہ از دہان ریخت
ہر دم عنبرش * آہن ز بافتش میدہد زر طیلسانش میدہد * نقرہ مکانش میدہد در بزم شاہ کشورش *
اللغات زنگی قلم گریان برا د برف کاغذ گوہر حروف ترہ میان انگشتان سیاہ کاغذ سفید
منسوب بسیم تاریکی دوات آب بقا مداد آئینہ اسکندر کاغذ شاہد عودی نقاب جامۂ سیاہ
در ناب حروف دُر در تجنیس ناقص معجر مندی اوڑھنی کنایہ از مداد دمہ کاغذ زرینہ تیر قلم
قیر سیاہی شیر کاغذ ماہی مشکین زبان قلم بمداد پنج دریا پنج انگشت ماہ کاغذ عنبر مداد آہن

کاردطیلسان بالفتح وہرسہ حرکت لام چادر یا ڈوپٹہ جو کندھون پر ڈالین معرب تالسان نقرہ کاغذ المعنی صفت قلم مین کہتے ہین کہ اُس زنگی گریان کو دیکھ کیسا دیباے زربفت پہنے ہوے ہی اور دیباے زربفت وہ نقش ونگار زرین کہ اہراکے قلم میر ہوتے ہین اور اُس ابر برق افشان کو غور کرکہ یہ بھی قلم سیاہ زرین نگار ہی کیسا برف کاغذ پر گوہر حروف کے برساتا ہی ایک ترکی ہی کہ کنایہ قلم زر دسے ہی درمیان رومیون کے کہ وہ پانچ اُنگلیان ہین اور ایک گونگا ہی حالانکہ باوصف بیزبانی کے سخن چینیان کرتا ہی اسی سبب سے سیاہ ہی یعنے کاغذ خاکستر اسکے منھ پر ملتا ہی یعنے جب یہ سخن چینکے سامنے لاتا ہی تو خاک اسکے منھ پر ڈالتے ہین جیساکہ جذب سیاہی کے لیے معتاد ہی اور یہ نتیجہ اسکے سخن چینی کا ہی جب تاریکی کیطرف کہ وہ دوات ہی جاتا ہی تو آبحیات اسکے سرسے دوڑتا ہی کہ وہ تحریر ہی اور آئینہ سکندری اسکے قدم کے نیچے فرش ہوتا ہی کہ وہ کاغذ ہی اور یہ وہ شاہ عودی نقاب ہی اے قلم سیاہ کہ چین مین دُر خالص لایا چین کاغذ دُر حروف اور ایسا دوڑا کہ سرکے بل گرگیا کہ وہی سر جھکانا وقت تحریر کے ہی اور اوڑھنی پاؤن سے کمر پر سرتے چلی جاتی ہی کہ وہ سلسلہ سطور کا ہی جسوقت کہ ماہ کاغذ پر وہ تیر زرین یعنے قلم آویزے سیاہی سے جو عبارت حروف والفاظ سے ہی باندھتی ہی تو گویا ایک طفل ہی کہ روے شیر بر اپنی انگلیون سے جوہر بٹورتا ہی اور وہ قلم ایک ماہی ہی مشکین زبان باعتبار مداد در پیچ دریا انگشت مین روان اور چہرہ ماہ پر کہ کاغذ ہی ہردم عنبر فشان آہن یعنے کارد اسکو زبان دیدیتا ہی اور زر اسکو طیلسان بخشتا ہی کہ زر سے منقش کی جاتی ہی اور نقرہ بزم شاہ کشورستان مین اسکو جگہ دیتا ہی نقرہ کاغذ

مطلع ثانی

قولہ زرخندہ گلر وے مرا پر وین فشاند شکرش ✤ وزگریہ ہندو سے مرا سیماب ریزد بر زرش ✤ این نرگس پر نسترن از مہرآن ماہ ختن ✤ ہندو ست سیمین پیرہن بچگان رومی در برش ✤ سر در ابرگرد مہ حلقہ زنداز سیہ ✤ چون افتدآن مشک دوتہ برطرف گلبرگ ترش ✤ آن پستہ خندان نگر دان چشمہ حیوان نگر ✤ وان لولوے پنہان نگر در آتش جان پرورش ✤ دہ خوش

بستہ شیر ہین بر برگ لالہ قیر ہین + وز سایہ صد زنجیر ہین بستہ بر اطراف خورش + تا شور افتد
در جہان در پستہ در دار دہان + تا تلخ گردد کام جان رستہ نبات از شکرش + بر لالۂ عنبر بیختہ
بر صبحدم شب ریختہ + سر زیر ہین آویختہ از ماہ نو صد اخترش + آندم کہ زد آن بیوفا بر فرق
دل تیغ جفا + کردم دل مجروح را مرہم بمدح داورش + مولی امیر المومنین سلطان محمد شاہ دین +
بل آفتاب چہر دین از ظل ایزد افسرش + ادریس جنت آشیان برجیس کیوان آستان +
یوسف رخ و عیسی مکان روح ملایک چاکرش + اللغات پروین دندان شکر لب ہندو چشم
سیماب اشک سفید زر رخسار زرد نرگس چشم پرستش ای سفید مہ رو تار سیہ زلف مشک دوتہ
زلف پستہ خندان دہان لولو دندان آتش لب خون بستہ لب شیر دندان بستہ زبان در
دندان نبات خط سبز شکر لب لالہ رخسار عنبر خط صبحدم رخسار شب خط ماہ نو زرو بند کہ قسم زیور
سے ہی اختر مراد ہی اسکے روح در لفظ مجروح مناسب دل عیسی مکان فلک چہارم روح نام فرشتہ
المعنی یعنے معشوق میرا جسوقت کہ ہنستا ہی تو لب شکرین سے دندان ہیچہ پروین ظاہر کرتا ہی
اور مین جسوقت کہ روتا ہون تو میرے ہندوے چشم سے سیماب اشک سفید کا رخسار زرد پر
بٹتا ہی یہ نرگس یعنے آنکھین میری کہ پرستش ہین اور سفید اُس ماہ خلق کی محبت و عشق سے
ایک ہندو سیمین پیرہن کہ مراد سفید و تاریک سے ہی ہو رہی ہین بچہ ردی بغل مین لیے ہوے
ہین کہ وہ اشک سرخ ہین میرے معشوق کی صورت کے گرد دو مار سیاہ زلف کے حلقہ کیے
ہوے ہین یہ کیسا اتفاق پڑا ہی کہ یہ مشک دوتہ یعنے دونون زلفین کنارہ گلبرگ تر رخسار کے اُسکے
پڑتی ہین اُس پستہ خندان کو تو دیکھ اور راس چشمہ حیوان کو کہ دونون سے دہن مراد ہی اور وہ
لولوے دندان کیسے آتش جان پرور لب مین نہان ہین انکو بھی بغور دیکھ یہ ایسا ہی کہ خون
بستہ مین شیر ہی کہ وہی دندان لبون مین ہین اور برگ لالہ رخسار پر قیر ہی یعنے خط سیاہ اور
سایہ سے سیکڑون زنجیرین دیکھ کہ وہ ہوے سیاہ زلف کا ہی جو کنارہ اور اطراف آفتاب
چہرہ کے پڑے ہوے ہین اور منظر اسکے کہ جہان مین شور پڑ جاے پستہ مین اسنے دہن پنہان کیے

زان رو کہ آئینہ است صبح اسکندر آئین ست صبح + بل خسرو عین ست صبح از زر کلاہ بر سرش +
زاغ سیہ با بیضہا میکرد بازی در ہوا + بر بود ناگہ از قضا سیمرغ زرین شہپرش + چون از دم
گرگ سحر آہوے زر برداشت سر + افشاندہ شد خون جگر بر روے خاک از خنجرش + برداشت
گردون تیغ زر زد کہکشان در کمر + از چار زنگاری سپر بگذشت نوک خنجرش + آندم کہ طاس
آسمان برداشت جام زرفشان + بر دش افق سوے دہان بریاد بزم سرورش + یہ اشعار
بحر رجز مین ہین ارکان اسکے مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن **اللغات** رومی صبح دستار
زرین آفتاب خضر صبح لحی سرمئی مراد شب دم جرعہ مناسب آب و صبح اسکندر آئین روشن
دل زاغ شب بیضہا کواکب سیمرغ زرین شہپر آفتاب آہوے زر آفتاب خون جگر شفق و روشنی
خنجر شعاع تیغ زر آفتاب چار سپر زنگاری چار فلک چار و سپر مین جو سہ سمجھا جاتا ہی سیاقۃ الاعداد و
مشوش ما اور لفظ آسمان دسو کہ ترکی مین آب کو کہتے ہین مناسب یکدیگر جام زر آفتاب
المعنی کہتے ہین اُس رومی خندان کو کہ آفتاب ہی ذرا دیکھو کیسی دستار زرین سر پر رکھے ہوے
ہی کہ جرم اسکا ہی پس تغائر اعتباری ہی گویا ایک خضر مبارک دم ہی دیبا سیاہ پہنے ہوے
کہ وہ شب ہی جو قبل اس سے اسکی پوشش تھی یا یہ کہ جرم آفتاب کا نظر کرنے سے گھومتا
ہوا سیاہ سیاہ معلوم ہوتا ہی خضر اس سبب سے کہا کہ اپنے طلوع سے ہر کسیکو ہر کام کیطرف
راہ بتاتا ہی صبح ایک خضر خوش لقا ہی اور آفتاب چشمہ لقا کا کہ صبح نے ایک ہی گھونٹ اس
چشمہ کا پیالہ پیتے ہی ساری ظلمت اُسکے سر سے نکل گئی خضر صبح کو اسی سبب سے کہا ہی کہ
رہنما کاروبار دنیا کی ہی اور آفتاب کو چشمہ لقا بدین وجہ کہ رات کے مردے اسکے طلوع سے
زندہ ہو جاتے ہین اور اس سبب سے کہ صبح ایک آئینہ ہی جس سے ہر شی رات کی چھپی ہوئی
رونما ہو جاتی ہی اسکندر آئین ہی اسلیے کہ آئینہ سکندر ہی نے بنایا ہی بلکہ خسرو چشم
کی ہی کہ چشم اسی کی مدد سے بینا ہو جاتی ہی کہ تاج زر اسکے سر پر رکھا ہوا ہی جو آفتاب
ہی دیکھو تو زاغ سیاہ شب کا کیسے بیضہ بازی ہوا اہی جوف فلک مین کہ رہا تھا ناگاہ

ان بیضوں کو حکم الٰہی سے سیمرغ زرین شہپر لے بھاگا یعنے آفتاب جس سے ستارے معدوم ہو جاتے ہین دم گرگ صبح اولین اسے صبح کاذب جیسا کہ اس کی صفت مین حدیث شریف ہی کانہ ذنب السرحان گویا وہ دم گرگ کی ہی بس اس دم گرگ سے جو آہوے زرآفتاب نے سر اٹھایا تو اسکے خنجر یعنے شعاع سے خون اسکے جگر کا جو شفق ہی بارشنی فلک پر بہا کیا اور شب مین جو کہکشان فلک پر نمود ہو رہی تھی فلک نے تیغ زر کی ایسی اسکے کمر پر ماری جسکی نوک چارون سپر سیاہ سے کہ وہ چار فلک ہین پار نکل گئی ظاہر کہ طلوع آفتاب سے کہکشان غایب ہو جاتی ہی اور نوک آفتاب کی کہ خود آفتاب ہی فلک چہارم سے نمود ہوتی ہی جس وقت کہ طاس آسمان نے جام زرین ظاہر کیا کہ وہ آفتاب ہی فوراً افق نے اسکو یاد بزم شاہ پر پیلیا یعنے تمام کنارون مین زمین کے روشنی اسکی پھیل گئی

مطلع در تعریف قلم

قوله آن زنگی گریان نگر زربفت دیبا دربرش + وان ابر برق افشان نگر بر برف باران گوہرش + ترکے میان رو میان گنگے سخن چین بیزبان + در روے میالدازان سیاہ خاکسترش + گرسوے تاریکے رود آب بقاش از سر دود + زیر قدم مفرش شود آئینہ اسکندرش + آن شاہد عودی نقاب آورد درچین درناب + وز سر در آمد از شتاب در پاکستان شد معجرش + بر سیہ جوان زرینہ تیر آدیزہا بند ذ زقیر + طفلے بود بر روے شیر از دیدہ ریزان جوہرش + آنماہی مشکین زبان در یخ دریا شد روان + بر چہرہ ماہ ازدہان ہر دم عنبرش + آہن ذبانش میدہد زر طیلسانش میدہد + نقرہ مکانش میدہد در بزم شاہ کشورش

اللغات زنگی قلم گریان بودادبرفت کاغذ گوہر حروف رو میان انگشتان سیاہہ کاغذ سفید منسوب بسیم تاریکی دوات آب بقا مداد آئینہ اسکندر کاغذ شاہد عودی نقاب جامہ سیاہ درناب حروف در زر تجنیس ناقص معجر سندی اوڑھنی کنایہ از مداد دمہ کاغذ زرینہ تیر قلم قیر سیاہی شیر کاغذ ماہی مشکین زبان قلم بھاد یخ دریا یخ انگشت ماہ کاغذ عنبر مداد آہن

کاغذ و طیلسان بالفتح دیہر سہ حرکت لام چادر یا دوپٹہ جو کندھون پر ڈالین معرب تالسان نقرۂ کاغذ
المعنی صفت قلم مین کہتے ہین کہ اُس زنگی گرتان کو دیکھہ کیسا دیباے زربفت پہنے ہوے ہی
اور دیبا زربفت وہ نقش و نگار زرین کہ اُمراکے قلم سے ہوتے ہین اور اُس ابر برق افشان کو
غور کر کہ یہ بھی قلم سیاہ زرین نگار ہی کیسا برنا کاغذ پہ گوہر حروف کے برستا ہی ایک ترکی ہی کہ
کنایہ قلم زر دستے ہی درمیان رومیون کے کہ وہ پانچ انگلیان ہین اور ایک گونگا ہی حالانکہ
باوصف بیزبانی کے سخن چینیان کرتا ہی اسی سبب سے سیاہ یعنے کاغذ خاکستر اسکے منھہ پر ملتا
ہی یعنے جب یہ سخن چینکے سامنے لاتا ہی تو خاک اسکے منھہ پر ڈالتے ہین جیسا کہ جذب سیاہی کے لیے
معتاد ہی اور یہ نتیجہ اسکے سخن چینی کا ہی جب تاریکی کیطرف کہ وہ دوات ہی جاتا ہی تو آبحیات
اسکے سر سے دوڑتا ہی کہ وہ تحریر ہی اور آئینہ سکندری اسکے قدم کے نیچے فرش ہوتا ہی کہ وہ کاغذ
ہی اور یہ وہ شاہ عودی نقاب ہی ای قلم سیاہ کہ چین مین دُر خالص لایا چین کاغذ در حروف
اور ایسا دوڑا کہ سر کے بل گر گیا کہ وہی سر جھکانا وقت تحریر کے ہی اور اوڑھنی پاؤن سے کڑہ ہر تے
چلی جاتی ہی کہ وہ سلسلہ سطور کا ہی جسوقت کہ ماہ کاغذ پر وہ تیر زرین یعنے قلم آویزے سیاہی
سے جو عبارت حروف و الفاظ سے ہی باندھتی ہی تو گویا ایک طفل ہی کہ رو سے شیر زا اپنی انگلیون
سے جوہر ٹپکور ہا ہی اور وہ قلم ایک ماہی ہی مشکین زبان باعتبار مداد و ہیچ دریا انگشت مین
روان اور چہرۂ ماہ پر کہ کاغذ ہی ہر دم عنبر فشان آہن یعنے کارد اسکو زبان دیدیتا ہی اور
زر اسکو طیلسان بخشتا ہی کہ زر سے منقش کی جاتی ہی اور نقرہ بزم شاہ کشورستان مین اسکو جگہ دیتا ہی نقرہ کاغذ

مطلع ثانی

قولہ در خندہ گلروے مرا پروین فشاند شکرش ✤ وز گریہ ہندوے مرا سیماب ریزد بر زرش ✤
این نرگس پر نسترن از مہر آن ماہ ختن ✤ ہندوستان سیمین پیرہن بچگان رومی در بر شن ✤
سر در مرا ابر گرد مہ حلقہ زندہ مار سیہ ✤ چون افتد آن مشک دو تہ بر طرف گلبرگ ترش ✤ آن پستۂ
خندان نگر و آن چشمۂ حیوان نگر ✤ وان لولوے پنہان نگر در آتش جان پرورش ✤ در خون

بستہ شیر بین بر برگ لالہ قیر بین + دنو سایہ صد زنجیر بین بستہ بر اطراف خورش + تا شورافتد
در جہان در لب بستہ در دار دہان + تا تلخ گردد کام جان رستہ نبات از شکرش + بر لالہ عنبر بیختہ
بر صبح دم شب ریختہ + سر زیر بین آویختہ از ماہ نو صد اخترش + آندم کہ زد آن بیوفا بر فرق
دل تیغ جفا + کردم دل مجروح را فرہم بوج داورش + مولی امیر المومنین سلطان محمد شاہ دین +
بل آفتاب مہر و کین از فضل ایزد افسرش + ادریس جنت آشیان بر جبین کیوان آستان +
یوسف رخ و عیسیٰ مکان روح ملایک چاکرش + الالفاظ پر وین دندان شکر لب ہند و چشم
سیماب اشک سفید زر رخسار زرد نرگس چشم پر نسترن ای سفید تہ رو مار سیہ زلف مشک دوتہ
زلف پستہ خندان دہان لولو دندان آتش لب خون بستہ لب شیر دندان بستہ زبان در
دندان نبات خط سبز شکر لب لالہ رخسار عنبر خط صبحدم رخسار شب خط ماہ نو رو بند کہ قسم زیور
سے ہی اختر مروارید اسکے روح در لفظ مجروح مناسب دل عیسیٰ مکان فلک چہارم روح نام فرشتہ
المعنی یعنے معشوق میرا جسوقت کہ ہنستا ہی تو لب شکرین سے دندان ہچو پروین ظاہر کرتا ہی
اور مین جسوقت کہ روتا ہون تو میرے ہندوے چشم سے سیماب اشک سفید کا رخسار زرد پر
بہتا ہی یہ نرگس یعنے آنکھین میری کہ پر نسترن ہین اور سفید اُس ماہ خلق کی محبت و عشق سے
ایک ہندو سیمین پیرہن کہ مراد سفیدہ و تاریک سے ہی ہو رہی ہین بچہ رومی بغل مین لیے ہوے
ہین کہ وہ اشک سرخ ہین میرے معشوق کی صورت کے گرد دو مار سیاہ زلف کے حلقہ کیے
ہوے ہین یہ کیسا اتفاق پڑا ہی کہ یہ مشک دوتہ یعنے دونون زلفین کنارہ گلبرگ تر رخسار کے اُسکے
پڑی ہین اُس پستہ خندان کو تو دیکھ اور اس چشمہ حیوان کو کہ دونون سے دہن مراد ہی اور وہ
لولوے دندان کیسے آتش جان پرور لب مین نہان ہین انکو بھی بغور دیکھ یہ ایسا ہی کہ خون
بستہ مین شیر ہی کہ وہی دندان لبون مین ہین اور برگ لالہ رخسار پر قیر ہی یعنے خط سیاہ اور
سایہ سے سیکڑون زنجیرین دیکھ کہ وہ پیچ موے سیاہ زلف کا ہی جو کنارہ اور اطراف آفتاب
چہرہ کے پڑے ہوے ہین اور بنظر اسکے کہ جہان مین شور پڑ جاے بستہ مین اسنے در پنہان کیے

ہین کہ وہ دندان دردہان ہین اور اس خیال سے کہ عاشقون کا کام جان تلخ ہو خط سبز اُسکے شکر
یعنے لب سے جا ہی لاالہ پر عنبر بکھرا ہوا ہو یعنے رخسار پر خط او رصبحدم پر شب کہ یہبھی وہی بات ہی اور
ماہ نو سے اسکے جو مراد رو بند قسم زیور سے ہی سیکڑون ستارے بکھرے ہوئے ہین محشی نے ماہ نو
پیشانی کو اور اختر قطرات عرق کو لکھا ہو آب کہتے ہین جسوقت کہ اس بیوفا نے میرے فرق دل پر
تیغ جفا کے مارے تو مین نے اپنے دل مجروح کیواسطے مرہم اُسکے پا اپنے داور کی مدح بنایا اور
وہ داور مولی امیر المومنین سلطان محمد شاہ دین ہی بلکہ آفتاب مہر و کینہ کا یعنے دونون مین مشہور
کینہ بھی جو حق کینہ کا اور مہر تو خود ہی ہی جسکے سر پر ظل الٓہی کا تاج ہی آور اور ریس جنت آشیان اور
برجیس کیوان آستان ہو یعنے مشتری جو سعد اکبر ہی اور عالی مرتبہ ایسا کہ جسکا آستانہ کیوان پر
جو فلک ہفتم ہی اور یوسف صورت عیسی مکان جو فلک چارم ہی اور روح جو سب ملایک مین
بڑا ذیشان و معزز فرشتہ ہی وہ اُسکا چاکر ہی قولہ پیش دراو آسمان ترکیست ازرق طیلسان + از
نقرہ خامش کمان وز زر پختہ مغفرش + قاف از نبائش سنخرہ قلزم ز دستش قطرہ + عرش معلی ذرہ از
عکس رای انورش + گر حکم راند بر ملک آید ندا الامر لک + در جام خواہد از فلک خورشید باشد
ساغرش + سر زیر دریای عرب در کشتی زرین عجب + میخواست کاید سوی لب پنج ماہی
رہبرش + از گاو در مرغش فشان وز مرغ در ماہی چکان + با مہ رخی سوی دہان ہر دم بعشرت
میبرش + ای صفدر عرش آستان طاق درت را این زمان + قوس ست راہ کہکشان جیبت
خط محورش + از عدلت ار نبود روا بر چار مادر شوہرے + این مطربہ ستہ پردہ را کی چنگ بودی
شوہرش + شاہا جم اعظم توئی فرماندہ عالم توئی + گاہ سخا آن یم توئی کافلاک باشد معبرش + در
گلستان آرزو شاخیست تمداح تو چہ کز قابلیت دارد او باآب عشرت پرورش + اللغات
ہلال نقرہ خام ہلال خام بمعنی خالص زر پختہ آفتاب قاف نام کوہ کہ گرداگرد عالم کے ہی سنخرہ بمعنی
سنخرہ سر زیر دریای عرب یم کہ عرب دریا کو کہتے ہین اور سر زیر ہونے سے مہ ہوتا ہی پنج ماہی
پنج انگشت کشتی زر پیالہ گاو مشک مرغ صراحی ماہ پیالہ قوس محراب چار مادر عناصر اربعہ شوہر جان

مطربہ زہرہ سہ پردہ فلک سوم والی پنج شوہر قمر عطارد شمش مریخ مشتری زحل اور شمس بزعم عربی
مین اطلاق تانیث کا ہی اور بعض کے نزدیک خانہ اسکا میزان ہی اور وہ پانچ ستارون سے
ہی اسواسطے اسکو پنج شوہر کہتے ہین معبر بصیغہ اسم آلہ کشتی و بصیغہ ظرف گھاٹ دریا کا محشی
نے اسکو اختیار کیا ہی افلاک جمع فلک بمعنی کشتی المعنی اسکے در کے سامنے آسمان ایک
سپاہی ہی نیلی چادر دوش پر ڈالے اور ہلال سے کمان باندھے اور زر پختہ آفتاب سے خود
سر پر رکھے کوہ قاف مقابل اُسکے ثبات و استقلال کے ایک مسخرہ ہی اور قلزم اُسکے دست
عطا سے ایک قطرہ اور عرش معلی اُسکی راے الور سے ایک ذرہ اگر فرشتون پر حکم کرے تو
ملک سے ندا آئے کہ حکم خاص تیرے ہی واسطے ہی اور جو جام فلک سے مانگے تو یہی خورشید
اُسکا ساغر بنے یم کہ عرب دریا کو کہتے ہین اور اسکا سر زیر یعنے قلب کرنے سے می ہوتا ہی سو کر
کشتی زر اے پیالہ زرین عجب خواہش رکھتے تھے کہ تیرے لب تک پہونچے آخر یا نچون
اُنگلیان تیری اُسکی رہبر ہوئین اور لب تک پہونچا دیا گاو سے مشک مراد ہی یعنے مشک
سے شراب مرغ مین جو صراحی ہی ڈال اور مرغ سے کسی ماہ یعنے پیالہ مین لے اور کسی معشوق ماہ
رخ کے ساتھ ہر دم عشرت کے ساتھ دہن تک لیجا اے ممدوح تو وہ عرش آستان ہی کہ طاق تیرے
دروازہ کا کہان راہ کہکشان کی ہی جو بشکل کمان کے ہی اور جو ادنی گوشہ اُس طاق کا ہی جسکو
ریاضی والے جیب کہتے ہین وہ اُس طاق کا خط محور ہی محشی نے اسکے معنے مین کچھ نہین لکھا
عدل تیرے سے جو مقتضی مساوات و برابری کا ہی اگر یہ بات روا نہوتی کہ چار مادر کے واسطے
ایک شوہر ہو تو اس مطربہ سہ پردہ والی کو جو زہرہ ہی پنج شوہر کب روا ہوتے یہ مقتضاے
عدل ہی اے شاہ جم اعظم یعنے سلیمان وقت تو ہی ہی اور تمام عالم کا حاکم اور سخا کے وقت مین
وہ دریا ہے تو ہی ہی جسکی کشتی فلک ہی محشی نے معبر کو بالفتح صیغہ ظرف بضم الکہ گھاٹ کے معنے
لکھے ہین مبتزی دالنست مین بصیغہ اسم آلہ کشتی کے معنے مین ہی جو مناسب لفظ افلاک جمع فلک بمعنی کشتی کے
ہی جو تیرا باغ ہی وہ گلستان آرزو کی ایک شاخ ہی اگر وہ قابلیت رکھتا ہی تو اسکو آب عشرت مین پرورش کر

در مدح محمد شاہ تغلق و لتعریف شب و روز و خیالات افلاک و تعریف محبوب

قولہ صبحست رومی کلہ زرد برسرش + شب ہندوے لباچہ گلریز دربرش + روے ہمین زمان شب زنگی نژاد را + بیرون کند ز عرصۂ عالم بخنجرش + زاغ سیاہ راز ہوا در ربود باز + عنقاے سبز بال زراندودہ شہپرش + باد صبا پری زدہ وار ست وشیفتہ + زاندم کہ زیردامن صبحست مجمرش + شب سایہ دار بود بوے خلاص او + نغمہ سراست مرغ سحر بر دف زرش + مار سفید مہرہ گرفتست زیردم + تا چون عمود شاخ گوزنست برسرش + آہوے شیر بیشہ دم گرگ در دہن + بگرفتہ در روان شدہ دائم برابرش + این منزلت کہ دادہ شد آہوے مادہ را + بر شیر نر شناس ز شمشیر داورش + یہ قصیدہ بحر مضارع مین ہے ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن یا فاعلان

اللغات رومی ای سفید کلہ زرد آفتاب ہندو سیاہ لباچہ گلریز لحاف گلریز از ستارگان خنجر آفتاب زاغ سیاہ شب باز مناسب بزاغ و عنقا عنقاے سبز بال فلک و شہپر زراندودہ بلحاظ آفتاب مجمر کنایہ از آفتاب سایہ دار آسیب زدہ مرغ سحر بلبل دف آفتاب مار سفید صبح مہرہ آفتاب عمود بمعنی ستون شاخ گوزن اشعہ آفتاب آہو آفتاب شیر بیشہ صبح اسے شیر مراد برج اسد دم گرگ خط سفید ہندی پو شیر نر یعنے اسد المعنی صبح تو ایسی ہی جیسے ایک رومی سفید زرد کلاہ اوڑھے کہ وہ آفتاب ہی اور شب جیسے ایک ہندو سیاہ لحاف گلریز یعنے کہ وہ ستارے ہین رومی کا حال یہ کہ جہان نمود ہوا بس اسنے شب زنگی نژاد کو اپنے خنجر شعاع سے میدان عالم سے نکال دیا زاغ سیاہ شب کا جو ہوا مین اڑ رہا تھا پھر اسکو عنقا سبز بال زرین شہپر فلک کا لیگیا سبز بالی فلک کی تو ظاہر ہی شہپر زرین آفتاب باد صبا کو تو دیکھو کیسی پری زدہ کیطرح دیوانی و شیفتہ پھرتی ہی اپنے مجمر کے لیے کہ ابھی وہ زیر دامن صبح رکھے ہی کہ اپنے دامن کو بسا رہی ہی مجمر آفتاب ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شب سایہ دار تھی ای سایہ زدہ لہذا بامید اسکے کہ اس سایہ سے خلاص پاے مرغ سحر دف زر خورشید پر کیسے نغمے گا رہا ہی جیسا کہ معمول ہی کہ سایہ زدہ کو راگ سناتے ہین مار سفید یعنے صبح ابھی مہرہ جو آفتاب ہی دم کے نیچے دبائے ہوئے ہی

نکالا نہین ہی اور مہرہ وہ جسکو سانپ کی من کہتے ہین جیسے کہ عمود صبح سے شاخ گوزن کی اسکے سر ہی دم کے نیچے اس سبب سے کہا ہی کہ آخیر صبح مین آفتاب طلوع ہوتا ہی اور عمود اس وجہ سے کہ اول مین سفیدی صبح کی بطور ستون نمود ہوتی اور اسی سبب سے شاخ گوزن برعایت مار کہا کہ سر پہ ہوتی ہی اور گوزن مہرہ کہ فاد گوزنی بھی ہوتا ہی آہو شیر بیشہ آفتاب کہ بیشہ شیر کا رہنے والا ہی اور برج اسد جو آفتاب کا خانہ ہی دم گرگ کی کہ جسکو صبح کاذب اور بھیڑیا کہتے ہین منہ مین لیے ہوے روان ہوا اور ہمیشہ برابر اسی شیر کے چلتا ہی اور یہ رتبہ جو اس آہو مادہ نے کہ آفتاب ہی جسپر اطلاق تانیث کا کرتے ہین شیر نر پر پایا ہی اسکو ہیبت شمشیر داورسے جانے رہ ورنہ شیر نر اور آہو مادہ کا کیا ساتھ اور کیا برابری یہ شعر گریز ہی

مطلع ثانی

قولہ آن ماہ را کہ زیر ہلالست اخترش + سنبل دمیدہ برطرف لالۂ ترش + بر درج لعل قفل زمرد پدید شد + یعنے نبات رستہ شد از تنگ شکرش + مہمان کنم خیال رخش را بآب شور + در کاسہاے نقرہ بر سفرۂ زرش + وبس شاخ زعفران کہ دمد زین دو دانہ مشک + گر بروند ز گوشۂ کافور عنبرش + بدر از ستارہ ریخت شفق چون طلوع کرد + پروین میانہ دو ہلال سخنورش + تا از مہ دو ہفتہ خود دور ماند بدر + ماہ چہار ہفتہ فزون شد ز پیکرش + آن ترک چشم مست کہ تیغست در نیام + خونریز دآن چنان کہ توان گفت کافرش + آن زلف را کہ بر گل تر شاخ سنبلست + فراش ساز بر در شاہ مظفرش +

مطلع دیگر

قولہ آن بحر بین کہ قطرۂ آبست در برش + او جملہ تن کفیست نہنگ شناورش + اللغات ماہ معشوق ہلال ابرو اختر چشم سنبل خط درج لب قفل زمرد خط تنگ شکر لب کاسہاے نقرہ چشم سفید آب شور اشک سفرۂ زر چہرہ شاخ زعفران اشک دو دانہ مشک چشم کافور رخسار عنبر خط ستارہ چشم شفق اشک سرخ پروین دندان ہلال لب مہ دو ہفتہ معشوق ماہ چہار ہفتہ

ہلال نیام میان تیغ و از نوم مناسب بچشم المعنی یعنے وہ ماہ جسکے ہلال ابرو سے نیچے اختر ہین
یعنے چشم اُسکی لالہ تر رخسار کے اطراف مین سنبل اسے خط سبز جما اور اُسکے درج لعل دہن پر قفل زمرد
کا کہ وہی خط ہی لگا یا گیا وہ یہ ہی کہ تنگ شکر لب پر اُسکے نبات ای سبزہ پیدا ہوا ہین اُسکی صورت
کے خیال کی جو میری آنکھون مین بسی ہوئی ہی کیسے سامان سے مہمانی کر رہا ہون کہ آب شور
اشک کا سون نقرہ مین بھرا ہی جو چشم سفید مین اور دستر خوان زر بچھا ہی اُسپر یہ کاسے رکھے
ہوے ہین کہ یہ دستر خوان زر چہرہ زرد ہی اگر اُسکے گوشہ کافور رخسار سے عنبر پیدا ہوگا ای خط
تو کیسی شاخ زعفران یعنے اشک کے میرے دو دانہ مشک مردمک سے پیدا ہونگے بدر نے
اپنے ستارہ چشم سے کیسے شفق ہم ای اشک سرخ بہاے جسوقت کہ پروین دندان نے اُسکے
دو ہلال سخنور لب سے طلوع کیا یعنے وہ خندہ زن ہوا اور جب سے بدر اپنے معشوق ماہ دو ہفتہ
سے دور پڑا ہی ایسا لاغر ہو گیا ہی کہ ماہ چار ہفتہ جو ہلال ہی وہ بھی تو اُس سے فربہ ہی اور وہ
ترک مست چشم کا کہ ایک تیغ در نیام ہی ایسی خونریزی کر رہا ہی کہ اگر اُسکو کافر کہین تو روا ہی
مسلمان کا تو یہ کام نہین ہی نیام کا لفظ کیا کیا لطف ہی کہ میان تیغ اور نوم دونون معنے مین ہی
اور دونون مناسب بچشم مست و نیز تیغ اور وہ زلف کہ گل تر رخسار پر شاخ سنبل کی ہی اُسکو
شاہ مظفر منصور کے دروازہ کی جاروب کش بنا معنی مطلع ثانی وہ اُس بحر کو غور کر جو مراد دست
فیاض ممدوح سے ہی اور اُسمین وہ قطرہ جو تیغ ہی بوند بنی ہوئی جملہ تن کف ہی ای سفید و منجمد اور
عجب یہ کہ مثل نہنگ کے شناور ہی قولہ کف بر سرست قلزم ازان بحر روز و شب + در صورت جزیرہ
نگر خاک بر سرش + گر آن نہنگ تیغ برون آید از میان + آب روان کنارہ نماید ز آورش +
ماہی اور رست نہنگش زہر وست + این یک زبان و آندو زبان ہم مسخرش + ماہی اگر
دمی بسخن سرکشی کند + دامی نہد برو قمر از مشک اذفرش + سہ شاخ از محیط بہم سر بر آورند +
تا دا نہاے در تر افتد ز حنجرش + مرغے نزہر باست کہ در آشیان سیم + با شند قار بر سر
منقار شہپرش + زر دو زبان بریدہ سیہ رو و سرنگون + ہر دم نگر چہ خصم شہنشاہ بشورش +

آن حاکم زمان کہ در القاب سلطنت * خواند خلیفہ بعد مجاہد سیاغرش * دادش حکومت ہمہ روی زمین امام * از شرق تا بغربش واز بحر تا برش * اللغات بحر دست شاہ نہنگ و تیغ روان جاری و جان آور آتش و آدر بدال مہملہ ماہی قلم نہنگ تیغ زمرد باعتبار اصالت کہ سبز ہے تباہی سرکشی کند ای سخن خوب بنویسید و آم حروف قمر کاغذ مشک مداد فرتیز بو سہ شاخ انگشتان محیط دست داتہاب درتر سخن خوب خنجر گلو مرغ قلم آشیان سیم کاغذ قار مداد منقار نوک قلم سیاغر ترکی زر ورنگ و نام بادشاہ بزرگ المعنی یعنے قلزم کے سر پر جو حباب ہین یہ اسی کے دست بحر فیاض سے دنرات رہتے ہین اور یہ جو جزیرے کہلاتے ہین جزیرے نہین ہین قلزم نے اسکے بحر دست کی حسرت مین اپنے سر پر خاک ڈالی ہے وہ صورت جزیرہ کی ہوگئی ہے اگر نہنگ تیغ کا اسکے میان سے نکلے تو کسکی ایسی جان ہے جو اسکی آنچ اٹھا سکے آخر کنارہ ہی کرنگی ماہی اسکی ای قلم زر سے ہے اور تیغ اسکی زمرد سے یہ ایک زبان ہے یعنے تیغ اور وہ دو زبان ہے ای قلم دونون اسکی تسخیر مین ہین اس شعر مین لف ونشر غیر مرتب ہے ماہی اگر ذرا بھی کوئی بات سرکشی کی کہے یعنے حسب دلخواہ نہ لکھے تو قمر کہ مراد کاغذ سے ہے ایک دام مشک تیز بو کا اسپر لگاے کہ وہ حروف ہین او اس دام مین مقید کرے تین شاخین محیط دست ممدوح سے نکلتی ہین یعنے تین انگلیان تو داسنے درترکی اسکے گلو سے نکلتی ہین ای سخن باآب تاب شاخ نہر خجر کو بھی کہتے ہین اور وہ قلم ایک عجیب مرغ کہر یا ہے کہ آشیان سیم کاغذ مین اسکے سر منقار پر قار یعنے مداد سے شہپر ہے اور ظاہر کہ اڑان قلم کی مداد ہی سے ہے اور غرابت یہ کہ سر منقار پر شہپر کہربا مین تغایہ فرضی ہے کہ ذات قلم اور ہے اور یہ صورت کا اور ہے اور زرد اور زبان بریدہ اور سیہ رو وہ سرنگون ہر دم ایسی ہے صفات مین اسکو دیکھو جیسے دشمن شاہ کا بدین صفات موصوف ہے اور یہ وہ حاکم زمانہ کا ہے جسکو القاب سلطنت مین خلیفہ وقت نے بعد مجاہد کے سیاغر بھی کہا ہے ای پادشاہ بزرگ اسکو امام نے حکومت تمام روے زمین کی دی ہے شرق سے غرب تک اور بحر سے بر تک قولہ وقت غروب تا بنوذ نقص طاعتی * در عصر عدل پرور والصاف گسترش * خورشید را بجانب مشرق

خبر دهند + زابی باغ امر که نارست در خورش + گردون بهر مهی کشد از مهر او دو بار + در گوش خویش حلقهٔ نعل تگاورش + ای دستت آن محیط که عرشست قطرهٔ + وی قدرت آن سپهر که چرخست اخترش + از شهر دولت تو اجل را برون کند + روی سیاه کرده فلک با برادرش + بر جبین دیده سرمهٔ خاک درت را + از فوق کائنات بصد میل برترش + تا وقت شام بیوه زن پنج شویه را + باغنده بر کنار نهد چرخ اخضرش + بادا چو غوژه دیدهٔ خصمت سپید دل + در تاب غم شکسته دل غصه پرورش + اللغات آبی انکار کننده و بهی نار آتش و انار حلقه بالا لگاور اسپ برادر اجل نوم بیوه زن پنج شویه زهره باغنده هندی کاله غوژه بواو مجهول وزای فارسی غنچه پنبه ناشگفته دیده کا دل مردمک هی المعنی ای ممدوح تیرے عصر عدل پرور انصاف گستر مین وقت غروب کے خورشید کو جانب مشرق سے قضا و قدر خبر دیتے ہین که دیکھ جلدی نه کرنا تا کسیکی طاعت مین نقص نه پڑے جیسا که غروب کیوقت نماز منع ہی اور اُسکا حکم یہی ہی اور جو اُسکے باغ حکم سے آبی و انکار کننده ہی در خور نار ہی آبی و نار اور درخور مین لفظ خور کیسی بلیغ ہی آسمان کا یه حال که مارے مهر و محبت کے ہر مهینه مین دو دفعه یعنے اول و آخر مین حلقه اُسکے نعل تگاور کا اپنے کان مین ڈالتا ہی اور اظهار غلامی کو تازه کرتا ہی والا ایک حلقه عمر بھر کو کافی ہوتا ہی پھر یه دونون شعر قطعه بند ہین یعنے ای ممدوح تیرا ہاتھ وه محیط ہی که عرش جسکا ایک قطره ہی اور قدر تیری وه سپهر رفیع که جسکا یه چرخ ایک اختر ہی تیرے شهر دولت سے فلک اجل کو مع نوم اُسکے برادر کے کالا منھ کر کے شهر بدر کرتا ہی آنے نهین دیتا تا کسیکو رنج ملال نهونے پاسے برجبیس که سعد اکبر ہی اُسنے تیری خاک دروازه کا سرمه فوق حد کائنات سے بھی سو میل آگے بڑھکے دیکھا ہی ایسا معزز و مکرم یه سرمه ہی که وہان تک پہونچا ہی اب دعا ہی یعنے جب تک که وقت شام کے چرخ اخضر ایک باغنده یعنے روئی کا گاله اس بیوه پنج شویه کے کنار مین رکھے که یه زهره ہی تیرے دشمن کے دیده کا دل که مردمک ہی سپید رہے یعنی کور بے نور اور دل شکسته غصه پرور اُسکا تاب غم مین اس قطعه مین مراعات چرخه کے ہین زهره

اور باغندہ مین فرق فرضی ہی وہی زہرہ ہی وہی باغندہ کنار اس سبب سے کہ شام کیوقت
یہ ستارہ کنارے پر آسمان کے مغرب کی جانب ہوتا ہی باغندہ برعایت بیوہ کے کہ اکثر کاتتی ہین بیوہ
بدینوجہ کہ پہلے جب زمین پر تھی تو ایک بیسوا تھی پھر جب مسخ ہو کے ستارہ ہوئی تو پنج شوہر ہو گئی
قمر عطارد مریخ مشتری زحل یہ اسکے شوہر ہوئے اور آفتاب تو خود کلام عرب مین مونث ہی
چرخ اخضر اور لفظ تاب بھی مناسب چرخہ کے ہین اس قطعہ سے اوپر کے شعر مین فرق لکھا ہی
سیری دانست فوق ہی جسکی رعایت مین میل و برتر موجود ہی محشی نے اس قطعہ کے معنے مجملا
نہ مفصلا کچھ نہین لکھے

در تعریف ممدوح خود و متضمن تعریف ابر و دیگر خیالات

قولہ سیہ پلیست خنجر زن جہندہ آتش از کامش + فتد از چشمہا اشکش در دا زنعر ہا خامش + از اطلس پردہا ساز دعمارے زر اندودہ + چو زیر ہفت چتر سبز باشد سیر و آرامش + زہے دیو شہاب افگن کہ با چندان سیہ روئی + بشرط رب پرستی میرسد کافر بانعامش + بفتح الباب بکشاید در رحمت و لے ہر دم + طناب خیمۂ زرین فتد در روزن بامش + اگر بر روز زو رآرد بپوشد چہرۂ خور را + وگر در شب روے آید بود بر روے مہ گامش + پر از لعل و زمرد گشت طشت خاک سر تا سر + چو مروارید میبارد ز اندام سیہ فامش + رخ خاک آب از و گیرد ہوا جوشت از سیلش + دف زر پردہ زو یا بد رباب آمد از ان نامش + چو بحر دست شہ را دید در عین گہرباری چکیدہ از حیا خوہاے تر از ہفت اندامش + محیط نقطۂ عالم کہ با آن پردلے دریا + ہمہ تن آب شد از شرم فیض بخشش عامش

مطلع ثانی

قولہ چہ شیرست آنکہ در آتش پلنگ آسا ست اندامش + گرفتہ مرد را در بر ز اوج خویش بہرامش + مرا در آہو بسے زرد بی دو دیدہ در ہم گرگے + سمورے در عقب پویان سگان بر گوشۂ بامش +
یہ قصیدہ بحر ہزج مین ہی ارکان اسکے مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن الالغات

سیہ پیل ابر خنجر زن صاعقہ کام حلق خام پوست اطلس ابر عمارے زر اندودہ آفتاب آرامش
ای آرام او دیو ابر شہاب افگن باعتبار برق رب پرستی اطاعت حق فتح الباب آغاز برشگال
زور آرد ای غلبہ کند کام بکاف فارسی قدم لعل گل زمرد سبزہ طشت خاک زمین مروارید قطرات
آب آبداری جو نہر زیاب ابر سفید و نام ساز حیا شرم و باران ہفت اندام ہفت اعضا یعنے
سر و سینہ و پشت و ہر چہار دست و پا فیض ریزش آب شیر برج اسد کہ آتشی ہی و پلنگ گرم
مزاج بہرام مریخ اور اوج اسکی برج اسد ہی آہو زرد آفتاب دم گرگ صبح کاذب سمور نام جانور سیہ
پوست عزد ظلمت سے سگان منزل عوا کہ بصورت سگ کے ہی المعنی یعنے ابر کیا ایک سیہ پیل
ہی جسکے منھ سے آگ نکلتی ہی کہ وہ برق ہی اور اسکی آنکھون سے اشک بہتے ہین اور نعرہ ون
سے اسکے اسیکا پوست پھٹ جاتا ہی جیسا کہ بہت گرجنے سے ابر پھٹ جاتا ہی اطلس سے پردے
بناتا ہی اور پردہ خیمہ اور عماری زر اندودہ رکھتا ہی مگر جبکہ اس ہفت چتر سبز کے نیچے جو افلاک
ہین سیر و آرام اسکو ہوتا ہی یہ عجب دیو شہاب افگن ہی شہاب برق ورنہ شہاب دیو پر گرتا ہی
کہ باوصف سیہ روئی کے جو ظاہر ہی بشر رب پرستی ای اطاعت حق کافر بھی اس سے انعام
پاتے ہین وقت فتح باب یعنے شروع برسات کے دروازہ رحمت کا کھول دیتا ہی لیکن ڈوریان
خیمہ زرین آفتاب کی اسکے روزن بام سے نیچے گرتی ہین یعنے جہان اسکے بام مین روزن
ہو جاتا ہی وہان سے طناب زرین اشعہ آفتاب کی چمکتی ہین اگر روز پر غلبہ کرے چہرہ آفتاب
کو چھپا لے اور جو شب روی کرتا ہی تو روے ماہ پر اسکا قدم ہوتا ہی اور جب یہ اندام سیہ فام سے
گوہر برساتا ہی کہ وہ قطرات آب ہین تو ساری خاک ایک طشت پر از لعل و زمرد ہو جاتی ہی لعل گل زمرد سبزہ
رخ خاک کا اس سے آبداری پاتا ہی اور ہوا اسکی سیل سے دریا ہو جاتی ہی ہوا جوف فلک اور دفن زر
اس سے پردہ پاتا ہی اسی سبب سے اسکو رباب کہتے ہین کہ مناسبت دف سے رکھتا ہی ناگہانے
جو پادشاہ کے دست فیض کو دیکھا کہ نہایت ہی گہربار ہی تو اتنا عرق حیا سے تر ہوا کہ اسکے ہفت
اندام سے پسینا ٹپکنے لگا یہ برستا نہین ہی اور سارے بدن سے پسینہ ٹپکتا جو بارش ہی ظاہر

یہ محیط نقطہ عالم کا ہی کہ دریا ہر چند پر غلی ہی لیکن اسکے فیض عام سے شرم کے مارے ہمہ تن
آب ہوگیا یہ شعر مدح مین ہی معنے مطلع ثانی کے یہ کیسا شیر ہی کہ آتش مین اسکا بدن پلنگ کے
مانند ہی اور اسکو مریخ نے اپنی بغل مین لیا ہی کہ اوج اسکی اسمین ہی شیر برج اسد کہ آتشی ہی اور
پلنگ بھی نہایت گرم مزاج غصہ ناک ہوتا ہی اندام آسایہ کا ابر کے بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوتے اور
پلنگ سا بھی داغ جسم پر رکھتا ہی اور اسی اسپند کے لیے ایک آہو زرد آفتاب کا ہی کہ وہ دم گرگ
مین جو مراد ظلمت سے ہی بھاگا ہوا ہی اور ابر سے آفتاب چھپ ہی جاتا ہی اور زنبور اسکے نیچے پیدا ہیں
گدو واند صفیری ہی اور سگ اسکے بام پر کہ اسکو عوا بھی کہتے ہین اور قلب اسد بھی اور یہ بصورت سگ کے
ہی اور ایک منزل ہی منازل ماہ سے قولہ زسیم خام میسازد قمر ہر ماہ یک طوقش + چو زر ریختہ میتابد درست
قلب از خامش + شہ انجم بشاہ ہند گویا نسبتی دارد + کہ بر دروازہ ہر روز راند دست ضمر گامش
بروز رزم خاتون ظفر گیسوے حوران را + بجاے پرچم آویزد فراز فرق اعلامش + سمندش
باد آتش پاے آہن خاے خارا سم + کہ گردون گوشہ باشد ز قوس حلقہ گامش + زہے اسکندر
آئینہ کہ در میدان آئینہ + قلاے سرکش زربفت جامہ خامہ شد رامش + عجب بین کان
سیہ رونے سمن چین را بملک چین + گرفتہ در سر شہ مہ ہمی آرند از شامش + بروم آورد از ظلمت
چہ ذوالقرنین آب خضر + اگر چہ از لب یم گشتہ ہر دم خشک ترکامش + بہ تیغش بند بردارند
وسر بربند انگاہش + سیہ سازند رویش را چو خصم آل بہرامش + خداوند خداوندان
محمد شاہ بن تغلق + کہ شاہنشاہ ہفت اقلیم خوانند اہل ایامش + دو صد ملک سلیمان
کم شود در یک صف جنگش + دو صد خوان فلک یک کاسہ از کند و رے عامش + شہنشاہے
کہ در رفعت بہ بزم سلطنت گشتہ + محیط چرخ را حاوے حبابے عارض جامش + حسامش قطرہ
ابی دست بستہ در میان خنجر + کہ میگردد بدان تر حلق بدخواہان بدنامش + اللغات طوق ہلال
قلب نام منزل ماہ کہ قلب اسد و عوا کہتے ہین شہ انجم آفتاب ضرغام شیر برچم جو نر چو جھنڈ دن
مین ہوتے ہین آئینہ کاغذ قلا اسپ زربفت شہ سہ انگشت رومی کاغذ آب خضر مروف کند و رے

مجلس طعام المعتی سیم خام ای خالص سے قمر ہر مہینہ مین ایکسا طوق اُس شیر کے لیے کہ وہی اسد ہی ای آفتاب بناتا ہی کہ وہ درست قالب مثل ریختہ کے اُسکے زر خام سے چمکتی ہی شاہ انجم یعنے آفتاب شاہ ہند سے نسبت رکھتا ہی باینوجہ کہ اُسکا خانہ بھی شیر ہی اور اسکے دروازہ پر بھی شیر ہین دونون سکے دروازون پر شیر زر اندودہ ہین خاتون ظفر کی اُسکی لڑائی کے دن بجائے پرچم گردن کے گیسو اُسکے جھنڈون کے سر سے لٹکائی ہی سمند اُسکا خود ہوا ہی نہ مثل ہوا کے کہ تشبیہ مقتضی غیریت کی ہی اور آتش یا آہن خا جیسے کہ گھوڑون کی عادت لگام چابنے کی ہی اور خاراسم ہی کہ اُسکے قدم کی جو محراب ہی یعنے حلقہ نعل بشکل محراب گردون اُسکے حلقہ کا ایک گوشہ ہی اور عجب اسکندر آئین ہی کہ میدان آئینہ مین جو مراد کاغذ سے ہی قلا یعنے اسپ سرکش زربفت جامہ خامہ کا اسکا مطیع و رام ہوا ہی سرکشی قلم کی ظاہر اور سر جھکانا بھی ظاہر جو علامت اطاعت کی ہی زربفت جامہ باعتبار زر کاری کے آور یہ تعجب تو دیکھ کہ اس سیہ روسخن چین کو تین ماہ مین شام سے پکڑ کے چین مین لے آتے ہین جو برسون کی راہ ہی سہ ماہ مراد سہ انگشت سے ہی شام مراد دوات چین کاغذ چین چین بخشیس تام روم مین لائے ظلمت سے مانند ذوالقرنین کے آب خضر یعنے آبحیات ہر چند سکندر کو نہین بس روم کاغذ ظلمت دوات آب خضر سخن کہ وہی آبحیات ہی جسکا گوینده ہمیشہ زندہ ہی اگرچہ لب بام سے ہر دم حلق اُسکا خشک و تر ہوا بس یہ مراد دوات سے کہ ہر بار اس سے لب خشک تر کرتی جاتی ہی اور لب کا خشک و تر ہونا عبارت محنت و مشقت اُٹھانے سے ہی تیغ سے اسکے بند جدا کرتے ہین جیسے کہ نیزے مین بند ہوتے ہین پھر اسکا سر کاٹتے ہین پھر اسکا منھ کالا کرتے ہین کہ یہی حال آل بہرام کے دشمنون کا ہوتا ہی آور وہ آل بہرام خداوند خداوندان محمد شاہ بن تغلق ہی جسکو اہل زمانہ شہنشاہ ہفت اقلیم کا کہتے ہین دو سو ملک سلیمان کیسے لیلینا اُسکی ایک صف جنگ کے سامنے ادنی و نہایت تھوڑی بات ہی اور فلک جیسے دو سو خوان ایک پیالہ ہین آسکی مجلس طعام و ضیافت سے آور ایسا شہنشاہ بلند وقار ہی کہ رفعت کی راہ سے اُسکی بزم سلطنت مین یہ محیط چرخ کا جو حصار ہی دنیا کو

گھیرے ہوئے ہی اسکو ایک حباب تا زمین جام کا اُسکے حادث ہو گیا ای فراگیرندہ اور جام کے حباب معلوم کہ کیا ہی ہوتے ہین حسام اُسکی ایک قطرہ آب بستہ ای منجمد میان ہین تختی اور اس صفت کے ساتھ کہ حلق خشک بدخواہون اور بدنامون کا تر ہوتا ہی اور عجب یہ کہ وہ آرا ایک قطرہ بستہ ہی پھر اس سے حلق تر کیسے ہوتا ہی قولہ النبجر خود زبان بندے کند مرجان اعدا را ✤ کہ مینا نیست بر جوہر زبان لعل آشامش ✤ اگر ماہی زر دے شد کہ دریا خواست کلک او ✤ نہنگ سبز دان کاب روان جوئیست صمصامش ✤ دران موضع کہ دریا خاک بر سر کرد از دستش ✤ اگر اندما نشان جوئی جز یرست این ہمہ دان نامش ✤ زہے سلطان دین پرور خہی سلطان عالمگیر ✤ کہ از مہ طاس مہرچیم بنشت بہ اعلام اسلامش ✤ در اتمام امور ملک دین از بارگاہ قدس ✤ چو فیض علت اولی رسد پیوستہ الہامش ✤ الا تا خط مغرب را شفق شد سرخ اعرابش ✤ الا تا لوح گردون را زراند دست ارقامش ✤ کتاب زیج شاہے را کہ از وے معتبر بنود ✤ چو تقویم کہن منسوخ باد آیات احکامش ✤ اللغات لعل کنایہ از خون و شراب آزریا کف فیاض شاہ زروان جان جو جوبندہ صمصام بکسر تیغ ما بمعنی آب کے بھی ہی مناسب بدریا طاس کٹورے علے کے علت اولی عقل کل ارقام کو اکب زیج بجیم تازی کتاب کہ اصل نجوم کی ہی المعنی بیان اُسکا ایک جادو ہی اُسی سے زبان اُسکی جان دشمن کی زبان بندی کرتی ہی اسلیے کہ وہ زبان نہین ہی ایک مینا جو ہر بھرا لعل یعنے خون آشام ہی اگر کلک اُسکی ایک ماہی زرد ہی جسنے دریا کو ڈھونڈھ لیا کہ وہ اُسکا ہاتھ ہی تو اُسکی صمصام کو ایسا جان کہ ایک نہنگ سبز ہی جسکا پانی روان جو ہی یعنے جان کا ڈھونڈھنے والا اُسکے دست فیاض کی حسرت سے دریا نے جہان جہان اپنے سر پر خاک ڈالی ہی اگر مجھسے پوچھو کہ وہ کون جگہ ہین تو یہی کہونگے یہ جزیرے ہی این عجب سلطان دین پرور اور عجب بادشاہ عالمگیر ہی کہ ماہ کے کٹورے اُسکے اعلام پر اسلام نے لگائے ایسا عالی رتبہ ملک دین کے معاملات کامل کرنے کے واسطے بارگاہ قدس کبریا سے ہمیشہ اُسکو الہام ہوتا ہی جیسے عقل کل کا فیض ہر کسی کو پہونچتا ہی اب دعا ہے تابید ہی یعنے

خبردار ہو جب تک کہ خط سرب پر اعراب سرخی شفق کے لگائے جائین اور جب تک لوح گردون پر نہیر زر اندود ہین ای کواکب تب تک کتاب زیج اُس شاہ کی جسکو اُسنے معتبر نہین ٹھہرایا یعنے سند بادشاہی کی اُس سے نہ پائی مانند تقویم کہن کی آیتین اُسکے احکام کی منسوخ ہی رہین کوئی اُسکو بادشاہ ہی نہ سمجھے

در ثناے ممدوح و تعریف محبوب

قوله ای شام سر زلف تو برمہ شدہ سرکش + شمشاد خطت را گل سوری شدہ مفرش + یاقوت بآب از مدد آن گل سیراب + خورشید بتاب از غم آن چہرۂ مہوش + ہر دودہ کہ خط تو کشد بر ورق ماہ + دودیست کہ زد در دل ہر سوختہ آتش + چشم تو کہ از غمزہ زند تیر جگر دوز + ترکیست کمان بر سر ہندو بچہ درکش + تا پر بجگر در شد و پیکان سوے دل رفت + ہر ناوک جاندوز کہ انداخت ز ترکش + آن عقرب شب رنگ کہ مہ منزل او شد + صد نیش زدہ بر دل ریش من غمکش + باباد تو حقا کہ جگر سوختگان را + در سینہ سر نیش تو چون نوش بود خوش + درکش قدح می کہ جنیبت کش گردون + مہر ای زر اندودہ برافگند بر ابرش + بر طاس فلک ساغر مہر یکہ نہد خور + ہر صبح بیاد من محنت زدہ درکش + در تشنہ لبی ز آتش اندیشۂ ایام + از خاک در شاہ جہان آب بقا چش + آنشاہ کہ در معرکہ خاک سم رخشش + تاج سر رستم شد و آب رخ آرش + یہ قصیدہ بھی بحر ہزج ہی ارکان اسکے مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن یا مفاعیل **اللغات** شمشاد بالکسر ریحان گل سوری گلسرخ مراد رخسار مفرش فرش دودہ کاجل کمان ابرو ہندو بچہ مردمک کش بغل جنیبت کوتل گھوڑا ابرش وہ گھوڑا جسکے رنگ کے مخالف اُسکے نقطے ہوں معرکہ جنگ گاہ رخش نام اسپ رستم آرش نام پہلوان **المعنی** یعنے ای محبوب تیری شام زلف کی تو ماہ پر جو رو سے روشن ہی سرکش ہو رہی ہی اور ریحان خط کے لیے گل سوری فرش بنا ہی ای رخسار سرخ یاقوت تیرے گل سیراب کی مدد سے باآب و رونق اور تیرے چہرۂ ماہوش سے خورشید تپ و تاب غم مین جو کاجل کہ تیرے ورق ماہ رخسار پر کہ وہ خط ہی خط کھینچے تو وہ ایک دھوان ہی کہ ہر عاشق سوختہ

دل کے دلمین آگ لگاتا ہی آنکھین تیری کہ غمزہ سے تیر جگر دوز لگاتی ہین وہ ایسا ترک ہین
جنکے سر پر کمان ہی ای ابروا ور ہند ہ بچے بغل مین یعنی مردمک تو نے جو نا وک دل دوز کہ اپنے
ترکش سے مارا پردن تک تو وہ جگر مین گھوس گیا اور پیکان اُسکے دل کیطرف سرکے دونون نے
بخوبی اپنا کام کیا اور وہ عقرب شیر رنگ یعنے بچھو سیاہ کہ بڑا زہریلا ہوتا ہی کہ وہ زلف ہی اور ماہ
کی منزل بنا ہی سیکڑون ٹیس جیہ غملش ہے دل ریش پر کہ خود ہی دکھیا ہو رہا ہی مارتا ہی تھر کہتے
ہین نہین ہم جگر سوختون کے دلمین تو تیری یاد ہی لہذا قسم حق کی ہر سر نیش کا ہمکو نوش ہو رہا ہی
اب جنیبت کش گردون نے ساز زرانددوہ اپنے ابرش پر رکھا جو مراد طلوع آفتاب سے ہی
تو بھی مینوشی و قدح کشی اختیار کر جب طاس فلک پر ساغر مہر کا آفتاب رکھے کہ اسمین تغایر
فرضی ہی تو ہر صبح اُس ساغر کو میری یاد پر پی کہ وہ محنت زدہ بھی کہین پڑا ہی اور اگر تشنہ لب آتش
اندیشہ ایام سے ہی تو خاک دروازہ شاہ سے آب بقا چکھ پھر ایام تیرا کچھ نہین کر سکینگے اور وہ شاہ
ایسا ہی کہ جنگگاہ مین خاک سم اُسکے رخش کی تاج سر رستم اور آب رخ آرش کی ہی قولہ ماہ سر منجوق
کمالش بسر خویش + آئینہ زربست برین طاق منقش + الصیت جلال تو سبق بردہ در آفاق
زان سبز کبوتر کہ برد نامہ ز مرعش + در قصر ہمایون تو کز عرصہ سقفش + طول فلک از عرض
وے افتاد یکے رش + حاسد چو ستو نیست نیاید کہ سرش را + بجار قضا زود قلم زد بسر تش +
تا وقت قران باسپر خور ز تقارب + پنہان بشود تیر شب از دیدہ اعمش + تا بر سر ہندوی
شب از جرم خور صبح + زربفت عمامہ است کہ سیمین بود ش فش + خورشید لقا بادشہ و روے
عدو را + از خسف چو ماہی کہ برآید ز چہ کش + اللغات منجوق طاسک علم آئینہ زر آفتاب
سبز کبوتر مراد جبریل مرعش بالفتح و غین مہملہ نام شہر اور ایک قسم کبوتر تیز پر و بمعجمہ شہرے در شام
یہان مراد لامکان سے رش بالفتح مسافت و دوست نیا ید ای و بیر نماند تش بالکسر مخفف تیشہ
تیر عطارد اعمش بالفتح وہ شخص جسکی آنکھ سے پانی بہتا ہے کہ ضعیف البصر ہوتا ہی فش طرہ
دستار خسف چاند گہن کش نام شہر المعنی یہ آئینہ زربست آفتاب کا جو اس طاق منقش پر

ہو اُسکے علم کے طاس سے کہ وہ ایک ماہ تابان ہو اپنے سر سے اُتار کے اُسپر جڑدیا ہو ای ممدوح
تیری بزرگی و جلال کی شہرت جہان مین ایسی پھیلی اور اُڑ رہی ہو کہ اُس کبوتر سبز سے جو نامہ
مرعش سے لیجاتا ہو سبقت لیگئی اور بہت بڑھگئی ہو محشی نے سبز کبوتر سے مراد جبرئیل اور مرعش
سے لامکان مراد لی ہو انتہی میری دانست مین فضول ہو کچھ اس غلو و علو کی حاجت نہین ہو شعر
آئندہ قطعہ بند ہو یعنے ای ممدوح تیرے قصر ہایون مین جو ایسا رفیع و وسیع ہو کہ جسکی چھت کے میدان مین
طول فلک کا اُس چھت کے عرض سے جو قیاس کیا گیا تو بعد و مسافت دونون ہاتھون کے ہوا جتنی
کہ طول وہی ہو جو عرض سے زیادہ ہو سو یہ برابر کیا معنی ایک ہی آرش ہوا اور اُس قصر ہمایون
مین ایک حاسد مثل ستون کے ہو اور حال یہ کہ دیر تک رہنا اُسکا نہین چاہیے بس ناگہان
نجارِ قضا نے جلدی سے اُسکو سر تیشہ سے قلم کیا میری دانست مین شاید صیغہ امر غائب کا ہو
اور کاف مفاجات محشی نے تش کو بالفتح بہ تشدید بزرگ لکھا ہو حالانکہ بالکسر مخفف تیشہ کا ہو
آئندہ دعا تابید یعنے جب تک کہ وقت قران سپر آفتاب کی بسبب قربت باہم کے تیر یعنے عطارد
رات کو دیدۂ اعمش سے چھپ جاسے اسواسطے کہ یہ ستارہ نہایت رکیک اور کم ضیا ہو اور
قرب آفتاب سے اور بھی کم نظر آتا ہو اور باین ہمہ دیدے اعمش کے کہ وہ ضعیف البصر خود ہی
ہو اور جب تک کہ ہین وسے شب کے سر پہ جرم آفتاب صبح سے عمامہ زربفت ہو جسکا طرہ سیمین
ہو جو مراد شعاع آفتاب سے ہو بادشاہ تو خورشید لقا رہے اور صورت عدو کی خسوف سے
مثل اُس ماہ کے ہو جو شاہ کش سے نکلتا تھا کہ جسکو نخشب کہتے ہین خور و صبح بواد عطف
متن مطبوعہ مین لکھا ہو میری راے مین بعطف چاہیے کسواسطے کہ عمامہ جرم صبح سے نہین ہو
ایسے خورشید لقا کو خورشید لقا کہنا بے معنی ہو

قصیدہ دیگر

قولہ خور چو نہد قرص زر بر سر این سبز خوان ٭ سفرۂ گلریزہ را باز کند شب نہان ٭ بشکند این
قرص زر بر سر این سبز خوان ٭ کاسۂ سیمین ماہ بر طبق آسمان ٭ چشمہ بے نم پر از نانے دجی

را ز خاک ✤ زانکہ میان محیط از دو طرف شد روان ✤ در عمل ساحری کرد عزیمت خطت ✤
مار سیہ حلقہ زد بر طرف گلستان ✤ چشمہ بماہی رسید پنجہ نو فرست ✤ تا ثریا کند بدر بر شفق
خور قران ✤ نیست جز ابروے تو ماہ نوے بر سحر ✤ نیست بجز چشم تو مشتری در کمان ✤ آن
نہ خط و عارض است آن نہ بنفشہ است و گل ✤ شاخ تر سنبلست بر ورق ارغوان ✤ ترک
تو خفتہ مدام در خم محراب مست ✤ ہست بران معصیت ابروے سیاہش نشان ✤ مردم از
انصاف شاہ مائل طاعت شدند ✤ بیش بروے فساد چشم کشادن توان ✤ خصر سکندر
تمکین ہود مسیحا جبین ✤ شاہ ملک آستین ماہ فلک آستان ✤ شاہ محمد علم ماہ ستارہ حشم ✤
آدم موسی قدم حیدر احمد توان ✤ یہ قصیدہ بحر بسیط مین ہی ارکان اسکے مستفعلن فاعلن مفتعلن
فاعلان یا فاعلن **اللغات** سبز خوان فلک سفرہ گلریز باعتبار کواکب چشمہ بے نم آفتاب
دجی شب محیط آسمان دو طرف مشرق و مغرب چشمہ آفتاب ماہی برج حوت پنجہ ماہ نو انگشتہا
ثریا دندان بدر شفق خور پیالہ بلحاظ شراب سحر رخ کمان برج قوس ترک چشم محراب ابرو بیش
ای بعد ازین توان ای نتوان استفہام انکاری ملک آستین ای دست حیدر شیر ای اسد الله توان طاقت
المعنی آفتاب جب قرص زر کہ جرم اسکا ہی بتغایر اعتباری اس سبز خوان فلک پر رکھتا ہی
دستر خوان گلریز شب کا کہ گل اسکے ستارے ہین پنہان ہو جاتا ہی پس یہ قرص زر کاسۂ سیمین
ماہ کو جو رات کو اس سبز خوان پر ہوتا ہی توڑ دیتا یعنے وہ بے نور ہو جاتا ہی چشمہ بے نم آفتاب
نے کالی کیچ اندھیری کو زمین سے دور کر دیا اس سبب سے کہ محیط پر دونون جانب یعنے مشرق
سے مغرب تک روان ہوا محیط آسمان آب کہتے ہین ای محبوب تیرے خط نے عجب عزیمت عمل
ساحری مین کی ہی کہ تیرے گلستان کے کنارہ مار سیاہ حلقہ کیے ہوئے ہی چشمہ ای آفتاب ماہی برج
کو وہ برج حوت ہی پہونچا لہذا تو پنجہ ماہ نو اپنی انگلیون کے بھیج تو ثریا یعنے دندان سے بدر شفق
خور جو مراد پیالہ پر شراب سرخ سے ہی قران ہو جاسے تیری ابرو کیطرح کوئی ماہ نو سحر پر نہین ہی نہ تیری
چشم کے مثل کوئی مشتری کمان قوس مین اندونون مین یہ خوبی و حسن کہان تیرے خط و عارض کو اگر خط و

عادت ہی کہون تو ٹھیک نہین ہی اور جو بنفشہ و گل کہہ ت تو بھی غلط نہ یہ ہی نہ وہ ہی بلکہ سنبل کی
ایک شاخ ہی ارغوان کی پنکھڑی پر تیرا ترک چشم مست ہمیشہ خم محراب ابرو مین سوتا ہی لہذا اسی
معصیت سے منھ اُسکا سیاہ ہوا ہی جو اس گستاخی کو بتا رہا ہی یہ بیباک خیال نہین کرتا ہی کہ بادشاہ
کے انصاف سے سب لوگ مائل بطاعت ہو گئے اور یہ ایسا بے ادب اب بھلا کیسکی بھی آنکھ
کہین فساد پر پڑتی ہی یعنے فساد نظر ہی نہین آتا یہ بادشاہ سکندر نگین ہی اور ہو کہ یہ بھی پیغمبر تھے
مسیحی جبین اور شاہ ملک آستین کہ مراد دست سے ہی اور ماہ فلک آستان آور شاہ محمد علم
اور ماہ ستارہ حشم ہی اور آدم موسی قدم اور حیدر احمد توان **قولہ** پرچم منجوق تو در شکن خود
گرفت ✚ گوشۂ خورشید را بچہ خط دستان ✚ ایکہ بروز نبرد خنجر بہرام چرخ ✚ پیش تو چوبین شود
در صف کین چون میان ✚ روز دعاے تو مرگ مالش ناے عدو ✚ در شب عدل تو گرگ
بالش پاے شبان ✚ حلقہ درگاہ تست دائرہ کاندرو ✚ کم بود از نقطۂ عرصۂ ہر دو جہان ✚
روح قدس خواست تا روے نہد بر درت ✚ بر شدہ صد سالہ راہ از قمم لامکان ✚ تا ز بر چار زن
جنبش نہ شوہر ست ✚ مادر عالم نزاد مثل تو صاحبقران ✚ در دسحر گاہ تست رقیۂ الیاس و خضر ✚
مفلس درگاہ تست خازن دریا و کان ✚ بحر عقول نہ در شہر علوم نہ در ✚ باغ امانی نگل روح
امینے بجان ✚ ہر کہ کشد چون قلم سر ز خط حکم تو ✚ روے سیاہش کنند چون بر ندش زبان ✚
خیر و شر ملک را حکم ترا داد امام ✚ کز تو سرافراز شد دودۂ عباسیان ✚ تا ز خروش خروس بر سر
طشت کبود ✚ بیضۂ زر افگند زاغ سیہ از دہان ✚ پایہ تخت تو باد بر سر مہ مہر فراز ✚ قبۂ چتر تو باد
بر سر خور سائبان ✚ **اللغات** منجوق کٹوری جھنڈے کی میان نیام روح قدس جبریل قمم
جمع قمہ سر ہر چیز چار زن عناصر اربعہ نہ شوہر افلاک صاحب قران وہ شخص جسکی ولادت کے دن
مشتری و زہرہ یا ماہ یا زحل ایک برج یا ایک درجہ مین ہون رقیہ بالضم افسون امانی بفتح امید ہا
روح امین جبریل جان ای ابو الجن طشت کبود آسمان بیضۂ زر آفتاب زاغ شب **المعنی**
یعنے تیرے جھنڈے کی چوٹی اسکی ہی اُسکے پرچم نے اپنی شکن مین گوشۂ آفتاب کو ایسا گھیر لیا ہی

جیسے خط دستان چہرہ معشوق کو گھیرتے ہوتا ہی ای ممدوح تو وہ خنجر زن ہی کہ لڑائی کے دن خنجر بہرام
چرخ کا کہ مریخ جلاد فلک ہی صف لڑائی مین خنجر چوبین ہی مثل میان کے تیری لڑائی کے دن رگ
گلو تیرے دشمن کا گھونٹتا ہی اور عدل کی شب مین بھیڑیہ چرواہے کے پانوٗن کا تکیہ ہی اسکے اوپر پانوٗن
رکھکے سوتا ہی تیری درگاہ کے حلقہ کا ایسا دائرہ ہی کہ اُسمین میدان دونون عالم کا ایک نقطہ ہی
روح القدس نے چاہا کہ تیرے آستانہ علو آشیانہ پہ منھ رکھے تو سو برس کی راہ لامکان سے اُدھر
اور چڑھگیا تب اُس آستانہ کو پایا جیسے اِس چار زن عناصر کے اوپر جنبش نوشوہر یعنے نہ فلک
کی ہی مادہ عالم نے تجھسا صاحبقران نہ جنا تو وہ شخص ہی کہ خضر و الیاس کو صبح تیری دعا کا وظیفہ
ہی اور تیری درگاہ کا ادنیٰ مفلس خزانچی دریا و کان کا ہی تو دریا عقول کا ہی جسمین در کا شمار نہین
نہ صرف دُر اور نہ تو شہر علم کا ہی نہ فقط دروازہ تو باغ امیدون کا ہی نہ گل تو روح امین ہی نہ جان جو بدن
جنون کا ہی جو کوئی تیرے حکم سے قلم کیطرح سرکشی کرے تو قضا و قدر اول تو اُسکی زبان کاٹین
اور پھر اُسکا منھ کالا کرین جیسا کہ قلم کا حال ہی تجکو امام نے جملہ خیر و شر ملک کا حکم دیدیا ہی چاہے
نیک کرے چاہے بد کرے مختار ہی کسواسطے کہ خاندان عباسیون کا تجھسے سرفراز ہوگیا
اب دعا تابید ہی جب تک کہ مرغ سحر کے شور سے جو اس طشت کبود رنگ فلک پر ہی زاغ سیاہ
شب کا بیضہ زر کا کہ مراد آفتاب سے ہی منھ سے ڈالدے یعنے آفتاب طلوع ہوتا رہے پایہ تیرے
تخت کا سرماہ پر اُسکا سرافراز رہے اور قبہ تیرے چتر کا آفتاب کے سر کا سائبان بنے اب
خیال کرو کہ قبہ کمتر جزو چتر کا ہی

در مدح سلطان محمد تغلق و تعریف خزان و توصیف خوبان

قولہ تیر بین درگہ جوانان زسپر تیغ کشان ✤ ای زہے تیر کز و گوشہ نشینست کمان ✤ سہم این تیر
چنان رفت کہ در قلعۂ باغ ✤ شاخ زرین سپر آویختہ از نوک سنان ✤ زاغ لولی بچہ صدرہ سیمین در برش
وز نوا گرد سراپردۂ زربفت خزان ✤ در برشاہد آبیست شکر گون مخمل ✤ گوئی گوئیست ز زر در خم
مشکین چوگان ✤ سیب شکل زنخ یار و بمعنی لب یار ✤ کز مزہ دن لعل نہ ماندست دو دو دن شہد

نشان ٭ نار بردار بر آوردہ سر خون آلود ٭ وانکہ بید ست کشد خنجر زرین زمیان ٭ شکل امرود
دو عید دست بہم رو یا مروے ٭ جانب ناسے زوال بہر لواسے دل وجان ٭ دیدہ ابر در افشان
جو عقیق لب یار ٭ ساعد باغ زر افشان جو کف شاہ جہان ٭ یہ قصیدہ بحر رمل مین ہی ارکان اسکے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان یا فعلان یا فعلن یا فعلن **اللغات** تیر عطارد کہ وقت سپہر
آسمان تیغ آفتاب زہ ہے مین زہ مناسب کمان شاخ زرین شعاع سپر آفتاب زاغ ابر لولی بچہ
باعتبار تلون چندرہ پیرہن دیتمین باعتبار آب باران ورپیر باعتبار سفیدی نوا نام پردہ مناسب
لولی شاہد آبی بہی کہ میوہ مشہور ہی شکر گون امر زرد نار انار سر خون آلود خود انار بید درخت بید
خنجر برگ بید زرد یار وسے مقابل ناسے حلق نوا آواز و توشہ زر افشان باعتبار برگ ریزی جو
زردی ہی **المعنی** یعنے اسوقت مین تیر فلک جو عطارد ہی جولان و گردش مین ہی اور کیسی سپہر
فلک سے تیغ کھینچے ہوے ہی کہ وہ تیغ آفتاب ہی اور اے مخاطب یہ عجب تیر ہی کہ جس سے کمان
گوشہ نشین ہوئی ہی اور گوشہ نشینی کمان کی کیسی الطف ہی تیر اس تیر کے جو عطارد ہی اس قلعہ
باغ مین کہ آسمان ہی ایسے چلے کہ سپر آفتاب کی شاخ زرین کہ مراد شعاع سے ہی اسکی نوک سنان
سی لٹکی رہگئی جیسا کہ ظاہر ہی زاغ لولی بچہ ابر کا جو پیرہن سفید پہنے ہوے ہی اور لولی بچہ باعتبار
رنگ برنگ ہونے کے اسنے اپنی آواز سے خزان کے سراپردہ کو زربفت کر دیا اسے زرد رنگ
اور معمول ہی خزان مین اکثر پرند خاموش ہوجاتے ہین مگر یہی کائین کائین کرتا رہتا ہی شاہد آبی
یعنے بہی کہ مخمل شکر رنگ اور زرد رنگ پہنے ہوے ہی جیسے کہ بہی زرد رنگ بھی ہوتی ہی اور اکثر کھدری
بھی ہوتی ہی جو خواب مخمل کے مشابہ ہی بس تو اسکو اگر دیکھے تو یہی کہے کہ یہ ایک گوے زر ہی یعنے
آفتاب جو چوگان مشکین آسمان کے خم مین ہی محشی نے شاہد آبی کے نیچے آفتاب لکھا ہی نہ معلوم
کیا سمجھے ابتو اشعار میوون کے ذکر مین ہین جیسا کہ کہا سیب بظاہر زنخ یار کی شکل ہی اور دانے
ہین لب یار کہ ظاہر لعل نما ہین اور باطن مین شہد فشان جو تکلم ہی آور درخت نار نے دار بیز
جو شاخ ہی سر خون آلود کہ پھل اسکا ہی ظاہر کیا اور وہ جو بید ہی خنجر زرین میان سے نکالے ہوے ہی

جو برگ زرد اُسکا ہی شکل امرود کے جو دوا کٹھے ہین ایسی ہی کہ گویا باہم دعود بیچ رہے ہین اور جانب
حلق کے روان ہین تا دل و جان کو نوا دین یعنے تشنہ دیدے ابر گے تو ایسے درافشان ہین جیسے
عقیق لب یار کے کہ وہ تکلم ہی اور ساعد باغ کا ایسا زرافشان جیسے ہاتھ شاہجہان کا زرافشانی
باغ کی برگ ریزی سے ہی جو خزان سے زرد ہو رہے ہین

مطلع در تعریف محبوب

قولہ ای بت ماہ خد و مور خط و موے میان + چند آخر بکے موے کشی کوہ گران + سیب رنگی صنمے
چادر کحلی در ہید + چون عروسان بصر دایہ رومی بچگان + شکن زلف ترا لالہ تر شمشاد + لعل
درپاش ترا بخیہ در آتش پنہان + ذرہ ذرہ بسر تیغ فنا باد اقطع + در دل بدرا گر مہر تو گیر نقصان +
خیز چون صبحدمے زن بشکر خندہ دمے + بیش گو ساغر زر باز برآر دز دہان + شفق مہ سوے
پردین برو دتا نکند + یک مہ چاردہ باپنج ہلال تو قران + کشتی زر چو بدریاے نگون غرق شود +
جہد آن کن کہ نماید بسوے لب جولان + ہر کہ بادہ ز خمستان آلہی نوشد + درخورش ساغر خورشید
چو کف شاہ جہان + حاکم روے زمین اجر دہ ہفت اقلیم + خسرو تختگہ کل ممالک سلطان +
ای فریدون فر آرش روش و شام حسام + آہنین آب و مویدید گرشاسپ توان + **اللغات**
کوہ سرین لالہ تر رخسار شمشاد قد بخیہ ترا لہ مراد دندان ساغر زر آفتاب شفق مہ شراب سرخ پروین
دندان مہ چاردہ بدر مراد پیالہ پنج ہلال پنج انگشت دریاے نگون یم کہ قلب می ہی درخور سزاوار اجر
مزدوادن مراد وظیفہ آرش و سام نام پہلوانان آہنین نام پدر فریدون گرشاسپ نام پدر طہماسپ
المعنی ای معشوق ماہ رخسار مور خط موے میان کب تک ایسی عجیب بات کہ ایک بال سے
پہاڑ کو کھینچے تجھسی ظہور مین آئیگی اور وہ کوہ سرین ہین تو ایک سیب رنگ صنم ہی چادر سبز ہی
اوڑھے ہوے جیسے عروسین بصر کی دایہ رومی بچون کی ہین تیری شکن زلف کے واسطے لالہ تر
رخسار کا شمشاد قد بہ ہی اور لعل درپاش ہین تیرے جو لب وسخن سے مراد ہی بخیہ کہ وہ دندان ہین
آتش لب مین پوشیدہ تعجب یہ کہ آتش اور بخیہ بدر کے دل مین جو مہر کامل تیری بھری ہی اگر فرا بھی

نقص اسمین آسے تو خدا کرے ذرہ ذرہ اُسکا تیغ فنا سے قطع ہو جائے اب صبح ہی تو بھی مانند صبحدم کے دم بھر تو شکر خندہ کر قبل اس سے کہ صبح ساغر زر آفتاب کا پھیرا اپنے منھ سے اُسکے گلے شفق ماہ کا جو شراب سرخ ہی پروین دندان کیطرف ہرگز نہین جائیگا جب تک کہ ایک ماہ چاردہ یعنے پیالہ پنج ہلال انگشت سے قرآن نہوگا یعنے پانچون انگلیون مین نہ لیا جائیگا کشتی زر جو پیالہ ہی جب دریای نگون مین کہ یم کا قلب می ہوا غرق ہوے تو ایسی کوشش کر کہ لب کیطرف کسیطرح جولان کرے کس واسطے کہ کشتی کا ڈوبا رہنا اچھا نہین کنارہ پہ جا لگنا اچھا ہی بس جو کوئی کہ شراب خمستان عشق آلہی سے نوش کرتا ہی اُسکے لایق ساغر خورشید کا ہی جیسے پادشاہ جہان کے ہاتھ کے لایق ساغر خورشید کا ہی اور وہ شاہ جہان حاکم روے زمین کا ہی جسکی وظیفہ خوار ہفت اقلیم ہی اور ساری ملکون سلطان کا جو اُسکے تحت تختگاہ مین ہین سبکا پادشاہ ہی اور فریدون اور آرش روشن اور سام حسام آہنین سا ابروہ الاموید دست گرشاسپ توان ہی **قولہ** چرخ زرین گلہ و سبز قبا با ہمہ جاہ ✤ ہمچو نے پیش سر کلک تو بربستہ میان ✤ نیست از سہم سر تیغ تو جز خط و شکر ✤ کاغذین جامہ کسی بر سر بازار جہان ✤ نیست جز کلک تو طوطی شکر منقار سے ✤ کہ سوے روم ز دریا روانہ ہندستان ✤ چون کمان دید کہ در لجوے عدو شد تیرت ✤ ہر دم از خانہ برون میکندش از پی آن ✤ قرص خور آتش از ان تیز کند تا ہرگز ✤ نرسد دشمن بے آب ترا دست بنان ✤ ایکہ از عدل تو شیر اجم آہو برہ را ✤ بے زبان پرورش در دہن خود چو زبان ✤ **اللغات** زرین کلہ آفتاب بربستہ میان یعنے از کہکشان کاغذین جامہ کہ مستغیث زمان قدیم مین پہنتے تھے روم کاغذ دریا کف شاہ ہندستان دوات اجم جنگل شیر برج اسد آہو برہ آفتاب زیان و زبان تجنیس خط **المعنی** یہ چرخ زرین کلاہ کہ آفتاب ہی اور سبز قبا والا با این ہمہ رفعت و جاہ تیرے کلک کے سامنے نے کیطرح ہر دم کمر بستہ و مستعد الخدمت ہی کہ جو اسکی زبان سے نکلے بجا لاؤن اور کمر باندھنا اسکا منطقۃ البروج سے ظاہر ہر کا لفظ جو بمعنی سینہ کے ہی میان اور سر کیوا سطے کیسا مناسب ہی تیری ایسی سہم و ہیبت ہی کہ اب سواے خط و شکر کے جو کاغذ مین لپیٹے جاتے ہین اور کاغذی

پیراہن پہنے ہین کوئی کاغذی پیراہن نہین ہی اور زمانہ قدیم مین دستور تھا کہ مستغیث کاغذی پیراہن
ہوتے تھے غرض کوئی کسیکا فریادی نہین ہی اور ایسا سواے طوطی شکرمنقار تیرے کلک کی کوئی
نہین ہی کہ ہندستان سے براہ دریا دم بھر مین روم کو جاے ہندستان دوات دریا دست ممدوح
روم کاغذ کمان جو برابر اپنے خانہ سے تیر کو نکالے جاتی ہی اس سبب سے ہی کہ اسنے دیکھا کہ دشمن کا
تیرے یہ دلجو ہو گیا ہی دلجو کیسا ابلغ ہی کہ بمعنی دلجوے اور دلداری کے بھی ہی اور بمعنی تلاش دل کے
بھی کہ کہان ہی اسمین گھسون قرص آفتاب کا جو آگ اپنی تیز کرتا ہی یہ سبب ہی کہ دشمن بے آب
بے آبرو کا ہاتھ کبھی روٹی کو نہ پہونچے جیسے کہ گرم ٹکیا کو چھو نہین سکتے مطلب یہ ویسے تو اس بے آب کو
روٹی خود ہی میسر نہین ہی شاید میری ٹکیا کو تکے تو یہ بھی نہ لے سکے بے آب کیا ہی خوب ہی بمعنے
بے آبرو اور نیز جسکو پانی بھی نہ میسر ہو اے ممدوح تو وہ صاحب عدل ہی کہ تیرے عدل کی ہیبت
سے شیر نیستانی آہو بره کو اپنے منھ مین ایسا بے زیان پالتا ہی جیسے اسکے منھ مین زبان بے زیان
ہی کہ ممکن نہین جو دانت اسکو چھو جاے اگرچہ کبھی دانت زبان کو کاٹ بھی کھاتا ہی شیر برج اسد
آہو بره آفتاب کہ خانہ اسکا برج اسد ہی **قولہ** بخلاف تو اگر دشمن بیدین دم زد + نیست گلدستہ اقبال
ترا ہیچ زیان + کاین رست از شر زنار مجوسی یاقوت + فارغست از صرصر سردے باغ جنان +
گر بہ سجادہ رسد عکس نگین تو شبے + درکشد خرمن مہ را زرہ کاہکشان + در تقاضا عدکندے گرد
پر آفت سوے چرخ + چشم عقرب شود سے معدن نور دبران + ای ثنا ہاے تو سر فاتحہ ہر زن و
مرد + وے دعا ہاے تو سر سبحہ ہر پیر و جوان + باغ فردوس مجو بزم بیاراے و ببین + نقل و
شکر مطلب شعر مرا گیر و بخوان + وقت آن شد کہ ز سرمایہ انعامت + بدر چون صبح نہد کاسہ زر بر سر
خوان + زرگر بہاست درین یکشبہ عقد گہرم + بہر پیرایہ مدح تو ز خاتون بیان + تا بزین زر خورشید
فرزین باشد + صہوہ زردہ یذرام زر اندود عنان + تا بود زاغ درم دار و حواصل مدقوق +
چونکہ شاہین فرزانہ زدہ رود در میزان + باد از صرصر غم پیش تو بر بستر مرگ + خصم بے برگ تہ چون
برگ رزان در یرقان + **اللغات** خلاف عکس دبید مجوسی آتش پرست سجادہ کہربا و سران

نام منزل ماہ کا ہمین دو ستارے بجاے چشم کے واقع ہوتے ہین المعنی پہلا شعر دوسرے سے مربوط ہی یعنے اگر دشمن بیدین نے تیرے خلاف مین دم مارا تو کیا غم تیرے گلدستہ اقبال کا کچھ نقصان نہین کسواسطے کہ مجوسی کی آگ سے یاقوت پختہ ہی اور صرصر دے کے ضرب سے باغ جہان فارغ و سقیم بیدین مین لفظ بید کیسا مناسب خلاف کے ہی اگر عکس تیرے نگینہ روشن کا کسی رات بیجادہ پر پڑے جو برگ کاہ کو کھینچتا ہی پھر ایسا قوی ہو جاے کہ خرمن ماہ کو کہکشان کی راہ سے کھینچ لے اب خیال کرو اسکی قوت کو کہان سوکھا تنکا گھاس کا کہان خرمن ماہ خود ماہ اور ہالہ کو بھی کہتے ہین تیرے براق کے گرد اگر بصاعد کرکے آسمان کیطرف جاتی تو یہ وہ کحل البصر ہی کہ وبران جسکے طلوع کے وقت جو پیدا ہوتا ہی اندھا ہوتا ہی یہ وبران اس کحل سے ایسا معدن نور ہوجاتا کہ چشم عقرب کو روشن کرتا کہ یہ بھی اندھا ہوتا ہی اور چشم عقرب وہ دو ستارے جو بجاے چشم عقرب کے واقع ہین اور وبران پانچ ستارے ہین اور یہ بھی ایک منزل ہی منازل ما اسے آی ممدوح جو مرد و زن کہ فاتحہ پڑھتے ہین تیری ثنا کو سر فاتحہ کرتے ہین اور دعا تیری سر سبحہ ہر پیر و جوان کے یعنے ابتدا تیری ثنا و دعا سے کرتے ہین بہ خیال قبول تو ایسا مقبول خواطر ہی تو باغ فردوس کو مت ڈھونڈھ اپنی ہی بزم آراستہ کر پھر دیکھ کہ باغ فردوس بھی ناچیز ہی اور نقل و شکر مت طلب کر میرے اشعار کو ہاتھ مین لے اور پڑھ پھر غور کر کہ نقل و شکر کوئی شی ہین یہ شعر فخریہ ہی آیندہ کے دو شعر حسن طلب مین یعنے اب وقت ہوا کہ تیرے سر بارہ انعام سے بدر بھی صبح کیطرح کاسہ زر کا خوان پر رکھے اسواسطے کہ اس یکشنبہ عقد گہر مین کہ ایک شب مین مین نے یہ لڑی بنائی ہی کیسی زرگریان اور زرکاری گریان میری خاتون بیان نے واسطے پیرایہ مدح کے کی ہین آیندہ دعاے تابید ہی یعنے جب تک کہ پشت زردہ بدرام فلک کے جسکی عنان زراندودہ ہی زین زر خورشید سے مزین ہوتی رہے یعنے آفتاب فلک پر نمایان ہو زردہ بدرام اسکو باعتبار زردی صبح کے جسکو ہندی مین پیلے بادل کہتے ہین کہا ہی اور عنان زراندود باعتبار اشعہ اور جب تک کہ زاغ و درم دار اور حواصل مدقوق رہین زاغ شب اور حواصل رات اور دن باعتبار سیاہی و سفیدی کے اور یہ عوارض یعنے

ورم ودق انکو جب شاہین زر اندودہ آفتاب برج میزان مین جاتا ہی تو عارض ہوتے ہین کہ رات بڑھ جاتی ہی دن گھٹ جاتا ہی تب تک صرصر غم کے جھوکون سے تیرے سامنے دشمن بلے گر تیر البستر مرگ پر مانند برگ رزان یعنے انگورون کے یرقان مین رہے ای زرد کسو اسطے کہ یرقان ایک بیماری ہی جس سے آنکھین زرد ہو جاتی ہین شاہین مین ایہام ہی پرند شکاری اور ترازو کی ڈنڈی برگ برگ تجنیس تام

در کیفیت رفتن بقلعہ دیوگیر و اہل ساختن پادشاہ آن بقعہ

قولہ بسال دولت شہ بود غرۂ شعبان * کہ سوے مملکت دیوگیر شد فرمان * خطاب کرد کہ ای بدر باجمال ملیح * بہ نیک روز روان شو چو رستم دوران * نصیر بادشہا را برندہ در مقصد * حفیظ بادشہا را خداے ہر دو جہان * تو دیوگیر مخوانش کہ دولت آباد است * کہ چار طاق دراوست ہشت باب جنان * ز خط مملکت ما اگرچہ یک نقطہ است * ہزار مملکت جم درو شدہ پنہان * حصار او ز علو آن چنان غلو دارد * کہ حلقۂ در او راست آسمان سندان * فضاے عرصۂ یک برج چار ارکانش * محیط نہ ربض و ہفت سبز شادروان * نواے نغمۂ اطروبہ بقا شنوند * ز طوطیان شکر خاے بر سر البستان * فضاے او چو رخ یار پر گل و سنبل * ہواے او چو نسیم بہار مشک افشان *

یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان اور فعلن فعلن بھی بجاے فعلان

اللغات بسال دولت شہ ای جلوس پادشاہ کہ سات سو پینتالیس تھے اور عدد دولت شہ کے بھی یہی ہین دیوگیر نام ایک مقام کا جو دکن مین ہی کہ ہمیشہ سے کافرون کے قبضہ مین تھا کہ شاہ نے بدر کو وکیل کرکے بھیجا تھا و نیز نام حاکم آنجا نیک روز نام غلام دستان نام پدر رستم اسمین اضافت ابنی ہی خط طرف سطح کہ طول ہے عرض و عمق ہی اور نقطہ طرف خط جسمین نہ طول نہ عرض نہ عمق سندان ہندی نہائی اور نیز وہ ٹکڑا آہنی کہ کیلون سے دروازہ پر جڑتے ہین کہ حلقۂ در کا اسپر مارنے سے صاحب خانہ خبردار ہو جاتا ہی چار ارکان چار دیوار محیط فلک اعظم شادروان خیمہ اطروبہ نام سائے وخوشخبری غلو وہ مبالغہ جو عقل و عادت کے خلاف ہو **المعنی** مصنف کہتے ہین کہ سال دولت

شدین جسکے سات سو پینتالیس عدد ہوتے ہیں سن ہجری تھے اور غرہ شعبان کا کہ مجکو پادشاہ کا
حکم ہوا کہ تو دیوگیر کو جا ایک مقام ملک دکن سے ہی جا اور مجھسے خطاب کیا کہ ای بدر با جمال ملیح نیکروز
کے ساتھ مثل رستم ہندوستان کے روانہ ہو محشی نے ملیح شاعر کا نام اور نیکروز غلام کا نام
لکھا ہی اور کہا کہ اس مقصد مین تمھارا ایلچی ہونے والا تمھارا مددگار ہوا اور خدا دونون عالم کا
حفاظت کنندہ غرض یہ کہ اس سفر مین خدا تمھارا حافظ ناصر ہو اب مصنف دیوگیر کی صفت
مین کہتے ہین کہ تو اسکو دیوگیر مت کہہ بلکہ دولت آباد کہ اسکے دروازہ کی جو چار محراب ہین ہر ایک
ہشت جنت کے باب ہین یعنے ہر ہشت جنت کی کیفیت اسکی ہر محراب مین ہی اگرچہ ہماری
مملکت کا جو خط ہی ای طول بیعرض وعمق اسکا یہ ایک نقطہ ہی جسمین نہ طول نہ عرض نہ عمق تاہم
ہزارون سلطنتین جمشید کی اسمین چھپی ہوئی ہین حصار اسکا علو وبلندی مین ایسا غلو رکھتا
ہی جسکا بیان خلاف عقل وعادت کے ہی اور وہ یہ کہ اسکے دروازہ کے حلقہ کا آسمان سندان
ہی جو ایک ذرا سا ٹکڑا ہوتا ہی ایک ایک برج اسکا جو اسکی چار دیوار مین ہین انکے میدان کی ایسی
فضا ہی جیسے محیط نہ دیوار اور افلاک وہفت خیمہ آسمان کا کہ وہ فلک نہم ہی اور عرش اعظم اور جو
اسکے بستان سرا یعنے پائین باغ ہین انکے طوطیون شکرخا کی آواز سے خوشخبری بقا کی سننے میں
آتی ہی کہ یہ جگہ بقا کی ہی یعنے جنت ہی جسکی صفت مین خالدین فیہا آیا ہی بہرحال مصنف کی
غرض جنت سے ہی فضا اسکی مانند رخ یار کے سنبل وگل سے بھری ہوئی ہوا اسکی مثل
نسیم بہار کے مشک افشان **قولہ** غراب اوکہ زچنگ عقاب بردلوا ٭ زحلق نای وعروق رباب
خوش الحان ٭ زروی روح فزای سراب او پردہ ٭ چو خاک درگہ ما آب چشمہ حیوان ٭
بماہ رایت اقبال رزم ما کردہ ٭ بہ تیر چرخ سر تیغ کو ہماش قران ٭ چو لعل دوست نبات
مین لو بستہ خو آب چشم حصات قلات او مرجان ٭ در آن جناب درآئید ورخ برآب نہید ٭
و خاک بر در دارای ملک قتلغ خان ٭ بشہد شستہ دہان از زبان ما گوئید ٭ کہ ای ز گوہر
لطفت لب شکرخندان ٭ فروغ آئنہ سینہ مبارک تست ٭ شروق بیرق تو شمع معارف

سبحان ٭ توئی خلاصۂ اہل قراضۂ ایجاد ٭ توئی نفایسۂ اہل عراضۂ انسان ٭ کف جواد تو آن قلزم
گہر موجست ٭ کہ قطرہ بود از دے محیط بے پایان ٭ بیا و برلب دریاے وصل خود مارا ٭ چو بحر
پیش بابہاے خشک تشنہ ممان ٭ اگر تراست براوج جلال خود میلے ٭ چو آفتاب بسوے شمال
گردر دان ٭ اللغات توتوشہ و آواز عروق رگہا و تار چرخ حلقہ کمان و آسمان مناسب
تیر و کوہ و لعل لب ۔ و دست معشوق بستد مونگا آب چشم اشک خونین و سفید مرجان مونگا حصات
سنگریزہا قلات و شہا قتلغ خان حاکم قلعہ دیوگیر و قتلغ بمعنی مبارک و بلند لفظ مبارک مناسب
بہ قتلغ شروع رد شفیہا اہل دولت نفاستہ پاکیزگی عراضہ رہ آورد ممان اے مگذار المعنی عقاب
بڑا بلند و تیز پرواز ہے اور کوا بست اڑان سو یہان کے کوے ایسے بلند پرواز و تیز ہین کہ عقاب
کے چنگل سے اسکا توشہ چھین لیتے ہین ایسے ہی کوے کی کائین کائین ہر کسیکو ناگوار ہوتی ہے وہ
ایسی کہ حلق نا ے اور تار رباب کے جیسے خوش الحان ہین سراب یہان کا ایسا روح پاروح فزا
ہے کہ جیسے خاک ہماری درگاہ نے آب و رونق آبحیوان کی خاک مین ملادی ہے ایسے ہی یہان کی
سراب نے کھودی ہے اور جیسے کہ ہمارے جھنڈون اقبال نے جو لڑائی کے ہین سر تیر چرخ سے
ملادیا ہے ایسے ہی اسکے پہاڑون کی تیغ کا سر تیرے قران ہے تیر عطارد اور جیسے لب معشوق کے سرخ
ہوتے ہین ایسے ہی وہان کی زمین مثل مونگے کے سرخ ہے اور مانند آب چشم عاشق کے کنکریان
وہان کے جنگلون کی بہ رنگ مرجان خواہ سفید خواہ سرخ اسلیے کہ مرجان موتی کو بھی کہتے ہین اور
اشک بھی سرخ سفید ہوتے ہین اب مخاطب شاعر سے مخاطب ہے جو کوئی ہو کہ اس جناب مین جاؤ
اور رخ آبپر رکھو یعنے آب حاصل کرو جیسے خاک دردار لے ملک قتلغ خان نے آب حاصل کی
ہے جو حاکم اس قلعہ کا ہے اور اول اپنے دہن کو خوب شہد سے دھو کے جو مراد شیرین کلامی
سے ہے ہماری زبان سے کہو کہ اے ممدوح تیرے گوہر لطف سے لب شکر کے خندان ہین برعایت شیرین لبی
کے شکر ہی لب کو کہا ہے اور فروغ تیرے ہی سینہ مبارک کی روشنی پر تو شمع معارف سبحان
کی ہے تو ہی خلاصۂ اہل دولت عالم ایجاد کا ہے اور تو ہی ایک نفیس شے اہل عراضۂ انسان مین ہے یعنے

انسان جو تحفہ اور نفیس ہین انکا نفاسہ تو ہی تیری کف وہ قلزم ہی جسمین بجاے آب گوہر کے موجین اٹھتی ہین جسکا یہ محیط بے پایان ای سمندر ایک قطرہ ہی اب شعر آیندہ خبر ہی اور یہ سب اشعار مدحیہ جملہ معترضہ یعنے آ اور لب دریا وصل پر اپنے دریا کیطرح جیسے اسکے لب خشک رہتے ہین ہمکو تشنہ مت چھوڑ اگر تجکو اپنی اوج جاہ و جلال کیطرف کچھ رغبت ہی تو آفتاب کیطرح شمال کیطرف روانہ ہو رات کو آفتاب شمال کیطرف ہوکے شرق کو جاتا ہی اور کیسا جاہ و جلال سے طالع ہوتا ہی کسواسطے کہ سب سیارات و آسمان کی حرکت شمال سے جانب جنوب کے ہی اپین دن رات انکا گذرتا ہی مرادیہ کہ طرف خلیفہ وقت کے روان ہو قولہ بیا وسرمہ صفت بر بیاض دیدہ بمال + سواد خلعت فرخندۂ امام زمان + بیا وچون مژہ برطرف بام چشم بنہ + بیاض آیت منشور والی دوران + خلیفہ بحق احمد امام ابوالعباس + کہ آفتاب زمین ست وسایہ یزدان + زعدل اوست کہ میگیرد آہوے زرین + بہرسحر دم سیمین گرگ را بدہان + زسہم خنجر او دان کہ تیر سوختہ دید + میان ہفت سپہر آفتاب را لرزان + تو جہد ورز و بدرگاہ قاہرہ پیوند + ازین سپس بتو بخشد بقاے جاویدان + چواین خطاب زمایش خان فرو خوانی + بدست بوس دو اتش چو خامہ سجدہ کنان + بہرخطے کہ کشد سر نہید ہمچو قلم + بہرعطا کہ دہد جا نہید بر سر آن + ہمیشہ تا کہ شہ انجم از ولایت شرق + بملک غرب بیک روز میرسد آسان + زمین تابش خورشید شرق لم یزلی + مبادا زسر خان دور سایۂ سلطان + قمطرۂ شکرست اینکہ بدرچاچی گفت + سمیطۂ دُرست اینکہ سفت فخر زمان + چو در نہوض شود موکب جلالت خان + بسوے تختگہ شاہ بحر و بر سلطان + خبر کنید جہان را کہ خواجہ مے آید + چو آفتاب منور زسایۂ یزدان + بصد ہزار پیادہ بصد ہزار سوار + بصد ہزار سنان و بصد ہزار کمان + **الغات** آہوے زرین آفتاب دم گرگ صبح کاذب ہندی پو تیر سوختہ عطارد محترق لم یزل ہمیشہ قمطرہ تنگ ہندی اوڑن سمیطہ وسمیط لڑی نہوض کوچ کرنا موکب لشکر **المعنی** آ اور سرمہ کیطرح سواد خلعت مبارک امام زمانہ کی بیاض دیدہ مین لگا اور آ در جیسے پلکین کنارہ بام چشم کی ہین ایسے ہی آیت

فرمان احسان والے زمانہ کی آنکھوں پر رکھا اور وہ والی امام بحق احمد ابو العباس ہی جو آفتاب
زمین کا اور سایہ خدا کا ہی یہ اُسکے عدل سے ہی کہ آہو زرین یعنے آفتاب ہر سحر دم سیمین ای سفید
جسکو یوں کہتے ہین گرگ کی جو صبح کاذب ہی مُنھہ مین پکڑتا ہی ورنہ گرگ و آہو مین کیا مناسبت اور
اُسکے خنجر کی سہم و ہیبت ہی کہ عطارد محترق نے جو آفتاب کو دیکھا تو ہر چند سات سبز آسمان کے
درمیان مین تھا تاہم کانپتا تھا اور جرم آفتاب کا ظاہر کانپتا معلوم ہوتا ہی اور قرب آفتاب سے
عطارد محترق ہوجاتا ہی بس تو کوشش کر اور اُس درگاہ والا مین شامل ہوجا کہ پھر تجکو بقاو قیام
ہمیشہ کا حاصل ہوجائیگا اور ہمارا خطاب بادشاہ کے سامنے تو پڑھ دے تو ہاتھ نے دوات
اُسکی چوم جیسے قلم سجدہ کرتی اور چومتی ہی سجدہ کرنا اور چومنا قلم کا دوات کو یہی جھکنا قلم کا
ہی واسطے ڈوبنے کے مطلب یہ کہ بمقتضاے ادب دوات چوم کے سامنے رکھدے اور امیدوار
جواب کا ہو پھر جو خط کہ وہ لکھے اُسپر قلم کیطرح سر رکھ دے یعنے اُسکا مطیع ہو اور جو عطا کہ بخشے
اُسکو اپنے سر پر رکھلے بنظر عزت و تعظیم اب دعا تابید ہی یعنے جب تک شاہ انجم یعنے آفتاب
ولایت شرق سے ایک دن مین آسان طور پر ملک مغرب مین پہونچتا رہے برکت چاک خورشید
شرق لم یزلی سے سایہ سلطان زمانہ کا سر پر خان مذکور کے ہمیشہ رہے کبھی دور نہو شعر آئندہ
فخریہ ہی کہ یہ قصیدہ جو بدر چاچی نے لکھا ہی ایک گون شکر کی ہی قصیدہ نہین ہی اور ایک لڑی
موتیون کی فخر زمان سے ہی جو مراد اپنی ذات سے ہی اور جب لشکر بزرگی خان کا کوچ کرے
طرف تختگاہ سلطان بحر و بر کے تو جہان کو خبر دو کہ خواجہ آتا ہی یعنے وزیر اُس شان سے کہ سایہ
یزدان کے نور سے منور ہی مثل آفتاب کے اور لاکھون سوار اور لاکھون پیادون کے ساتھ
مع لاکھون سنان اور لاکھون کمان کے قولہ جمال لعل وش خواجہ در عماری سیم + چنانچہ ماہ
رود بدر طریق کاہکشان + رکاب دار قمر تیر چرخ ترکش دار + شہاب دار خضر راہبر چراغ زمان +
بمقدم سعد شود مشتری از وبرجیس + به تیر رای اگر در کشد کمان کمان + بگاہ حملہ یکران سوار شیر
ارخواہد + زکام فیل بیک دست بر کشد دندان + وگر پیادہ او برزمین فشار دپاے + بپاے

کہ گاو زمین چون طبق فتد کوہان + بہ نیزہ این کلہ ماہ را پیاز سر شب + بہ بیلک آن کمر کوہ بر کند ز میان + وزان حشم شدہ گم صد ہزار جم بخودم + دران سپاہ در آمیختہ فرشتہ بجان + دران حشم دو مسیحاست موسوست سخن + ہمہ بعمر و بدولت چو بخت شاہ جوان + خدایگان سلاطین محمد تغلق + کہ آفتاب سخایست درمیان جہان + ہمای چتر ورا سایہ بر سر خورشید + ہوا سیہ قدر ورا پایہ بر سر کیوان + ہمیشہ تاکہ ز بادست آب در زنجیر + ہمیشہ تا ز حبابست باد در زندان + ہمیشہ تاکہ الف راست عین گوشۂ دال + ہمیشہ تاکہ ضیا کاست حشم را دبران + عدوی بارگہ شاہ باد در شب و روز + چو ماہ در ورم دوق چو مہر در یرقان + **اللغات** مشتری ستارہ و خریدار تیر راست ای راست یکران اسپ اصیل طبق ایک مرض ہی کہ بیلون کے پاؤن مین پیدا ہوتا ہی بیلک بیای مجہول ایک قسم پیکان تیر مانند بیل کو چیک الف علامت برج ثور عین آفتاب گوشۂ دال لام جسکے تیس عدد ہین دبران وہی پانچ ستارے ماہ کی منزل المعنی خواجہ جو عماری سیم مین بیٹھا ہوا ہی اور چہرہ سرخ و تابان اُس سے اُسکا میان تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا ماہ طریق کہکشان مین چلا جاتا ہی رکابدار اُسکا قمر ہی اسواسطے کہ قمر کو پیالہ سے تشبیہ کرتے ہین اور رکاب بہ معنی پیالہ کے ہی اسی وجہ سے جسکے سپرد کارخانہ پانی کا ہوتا ہی اُسکو رکابدار کہتے ہین اور تیر چرخ اُسکا ترکش دار اور شرابدار خضر ہین شراب ہر چیز پینے کی نہ یہ شراب اور چراغ زمانہ کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اُسکے راہبر رای اُسکی کہ راست ہی جو تیر ہی اگر وہ کسی گمان کی کمان کھینچے یعنے کسی بات مین شک کرے تو مشتری نقد سعد سے اُسکا مشتری ہووے کہ اُس شک کو بھی سعد کر دے سوار اُسکے ایسے کہ سب کے ران تلے یکران ہی اگر حملہ کیوقت چاہے تو ایک ہاتھ سے ہاتھی کے منہ سے دانت نکال لے اور پیادے ایسے کہ اگر زمین پہ پاؤن جمائین تو گاو زمین کی اسقدر دبجاے کہ کوہان کی جگہ اُسکے پاؤن کا طبق پڑے سوار ایسے نیزہ باز کہ رات کے سر سے کلاہ ماہ کی اُتار لین اور پیادے ایسے تیر انداز کہ ایک بیلک سے کمر کوہ کو درمیان سے اوکھیڑ دین حشم ایسا جسکے خادمون مین لاکھون جمشید جیسے گم گئے اور سپاہ ایسی

جسمین فرشتے بجان و دل آمیختہ ہین یعنے گڈ بڈ ہو رہے ہین اور ظاہر کہ ہر شخص کے ساتھ دو فرشتے کرام کاتبین ہر وقت موجود ہی رہتے ہین اور اس حشم مین دو شخص مسیحا دم موسیٰ سخن ہین ای حکیم و شاعر دونون اپنی عمر و دولت مین مثل بخت شاہ کے جوان اور شاہ کون جو خدایگان سلاطین ہی یعنے محمد بن تغلق جو درمیان جہان کے آفتاب سخا کا ہی جہان کو روشن کیے ہوئے جسکے ہماے چتر کا سایہ سر خورشید پر ہی جسکا تخت فلک چہارم ہی اور جھنڈے قدر کا پایہ کیوان کے سر پر جو فلک ہفتم پر ہی اب دعا تابید ہی یعنے جب تک کہ ہواسے آب زنجیر مین ہی زنجیر آب موج اور جب تک ہوا حباب سے زندان مین ہی اسلیے کہ حباب کے اندر ہوا بھر کے یہ صورت حباب کی پیدا ہوتی ہی اور جب تک کہ الف کے واسطے جو علامت برج ثور کی ہی عین یعنے آفتاب گوشہ دال کا ہی گوشہ دال کا لام جسکے تیس عدد ہین اور آفتاب اس برج مین تیس دن رہتا ہی اور جب تک کہ دبران چشم کے نور کو گھٹائے ہمیشہ ہمیشہ دشمن شاہ کا رات دن ماہ کیطرح تو ورم و دق مین اور مہر کیطرح یرقان مین رہے کہ یہ مرض بھی مریض کو جاری گلا نکھلا دیتا ہی ورم و دق بھی روز کا بڑھنا گھٹنا

	در مدح محمد شاہ بن تغلق و خیالات و چرخیات و فلکیات	

قولہ زباز آتشین مخلب چو مرغ صبح شد نالان ٭ غراب شب بزیر طشت گرد آن بیضہا پنہان ٭ مگر باز از دہان صبح جام زر پدید آمد ٭ کہ مرغ بادہ راچون کبک شد منقار خون افشان ٭ بسیح یکشبہ را برد رونق شعر سیمابی ٭ کنارو نقشبند روح تاب رنگ ریزکان ٭ مگر با مشتری میکرد سودا جوہری شب ٭ کہ زہرہ آن درست زر پدید آورد در میزان ٭ نہان شد مشتری از بیش و سودا از میان برخاست ٭ فرو بستند نقادان علوی را در دکان ٭ تو گر نقد روان خواہی علم قلبست باز آرش ٭ کہ از سودائے زلفت نیست این صفرائے دل ای جان ٭ ندارم وجہ دو چیز اشک وجہ عین مین انیست ٭ مران چون اشکم از روئے بوصل این نقد را بستان ٭ مرا بر ساحل دریا ز موج خون دل گشتہ ٭ مژہ چون شاخ مرجانے کزو پر زر فتد مرجان ٭ ترا بر پستہ گویا نباتے رستہ از شکر ٭

که زمین چون طبق نشد کوهان + به نیزه این کله مه ربا بید از سر شب + به بیلک آن کمر کوه بر کند
ز میان + دران حشم شده کم صد هزار جم بخدم + دران سپاه درآمیخته فرشته بجان + دران
حشم دو مسیحا سے مو سوے سخن + همه بعمر و بدولت چو بخت شاه جوان + خدایگان سلاطین
محمد تغلق + که آفتاب سخا نیست درمیان جهان + همای چتر ورا سایه بر سر خورشید + هواے
قدر ورا پایه بر سر کیوان + همیشه تا که ز باد ست آب در زنجیر + همیشه تا ز حباب است باد در
زندان + همیشه تا که الف راست عین گوشهٔ دال + همیشه تا که ضیا کاست حشم را دبران +
عدوے بارگه شاه باد و رشب و روز + چو ماه در ورم و دق چو مهر در یرقان + **اللغات** مشتری
ستاره و خریدار تیر راے ای راے راست یکران اسپ اصیل طبق ایک مرض ہی کہ بیلون کے
پاؤن مین پیدا ہوتا ہی بیلک بیاے مجہول ایک قسم پیکان تیر مانند بیل کو جیک الف علامت برج
ثور عین آفتاب گوشهٔ دال لام جسکے تیس عدد ہین دبران وہی پانچ ستارے ماہ کی منزل المعنی
خواجہ جو عماری سیم مین بیٹھا ہوا ہی اور چہرہ سرخ و تابان اُس سے اُسکا میان تو ایسا معلوم ہوتا ہی
کہ گویا ماہ طریق کہکشان مین چلا جاتا ہی رکابدار اُسکا قمر ہی اسواسطے کہ قمر کو پیالہ سے تشبیہ کرتے
ہین اور رکاب بہ معنی پیالہ کے ہی اسی وجہ سے جسکے سپرد کار خانہ پانی کا ہوتا ہی اُسکو رکابدار کہتے
ہین اور تیر چرخ اُسکا ترکش دار اور شرابدار خضر ہین شراب ہر چیز پینے کی نہ یہ شراب اور چراغ
زمانہ کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اُسکے راہبر راے اُسکی کہ راست ہمچو تیر ہی اگر وہ کسی
گمان کی کمان کھینچے یعنے کسی بات مین شک کرے تو مشتری نقد سعد سے اُسکا مشتری ہووے
کہ اُس شک کو بھی سعد کردے سوار اُسکے ایسے کہ سب کے ران تلے یکران ہی اگر حملہ کیوقت چاہے
تو ایک ہاتھ سے ہاتھی کے منہ سے دانت نکال لے اور پیادے ایسے کہ اگر زمین پر پاؤن جمائین
تو گاؤ زمین کی اسقدر دبجاے کہ کوہان کی جگہ اُسکے پاؤن کا طبق پڑے سوار ایسے نیزہ باز
کہ رات کے سر سے کلاہ ماہ کی اُتار لین اور پیادے ایسے تیر انداز کہ ایک بیلک سے کمر کوہ کو
درمیان سے اوکھیڑ دین حشم ایسا جسکے خادمون مین لاکھون جمشید جیسے گم گئے اور سپاہ ایسی

جسمین فرشتے بجان و دل آمیختہ ہین یعنے گڈ مڈ ہو رہے ہین اور ظاہر کہ ہر شخص کے ساتھ دو فرشتے کرام کاتبین ہر وقت موجود ہی رہتے ہین اور اس چشم مین دو شخص مسیحا دم موسی سخن ہین اور حکیم و شاعر دونون اپنی عمر و دولت مین مثل بخت شاہ کے جوان اور شاہ کون جو خدا ایگان سلاطین ہے یعنے محمد بن تغلق جو درمیان جہان کے آفتاب سخا کا ہے جہان کو روشن کیے ہونئے ہے جسکے ہما سے چتر کا سایہ سر خورشید پر ہے جسکا تخت فلک چہارم ہے اور جھنڈے قدر کا پایہ کیوان کے سر پر جو فلک ہفتم پر ہے اب دعا تابید ہے یعنے جب تک کہ ہوا سے آب زنجیر مین ہے زنجیر آب موج اور جب تک ہوا حباب سے زندان مین ہے اسلیے کہ حباب کے اندر ہوا بھر کے یہ صورت حباب کی پیدا ہوتی ہے اور جب تک کہ الف کے واسطے جو علامت برج ثور کی ہے عین یعنے آفتاب گوشہ دال کا ہے گوشہ دال کا لام جسکے تیس عدد ہین اور آفتاب اس برج مین تیس دن رہتا ہے اور جب تک کہ وبران چشم کے نور کو گھٹائے ہمیشہ ہمیشہ دشمن شاہ کا رات دن ماہ کیطرح تو ورم و دق مین اور مہر کیطرح یرقان مین رہے کہ یہ مرض بھی مریض کو جلدی گلا پگھلا دیتا ہے ورم و دق بھی روزہ کا بڑھنا گھٹنا

	در مدح محمد شاہ بن تغلق و خیالات و چرخیات و فلکیات	

قولہ زباز آتشین مخالب چو مرغ صبح شد نالان ✤ غراب شب بزیر طشت گردان بیضہا پنہان ✤ اگر باز از دہان صبح جام زر پدید آمد ✤ کہ مرغ بادہ را چون کباب شد منقار خون افشان ✤ نسیج یکشبہ را برد رونق شعر سیمابی ✤ کہ نادر نقشبند روح تاب رنگ ریزگان ✤ اگر با مشتری میکرد سودا جوہری شب ✤ کہ زہرہ آن درست زر پدید آورد در میزان ✤ نہان شد مشتری از پیش و سودا از میان برخاست ✤ فرو بستند نقادان علوی را در دکان ✤ تو گر نقد روان خواہی بلا قلبست باز آرش ✤ گر از سودای زلفت نیست این صفرا سے دل ای جان ✤ ندارم وجہ رد چیز اشک وجہ عین من از نیست ✤ مرا چون اشکم از روی بو جعل این نقد را بستان ✤ مرا بر ساحل دریا ز موج خون دل گشتہ ✤ مژہ چون شاخ مرجان ✤ گز و بر زر فتد مرجان ✤ ترا بر بستہ گویا نباتے رستہ از شکر ✤

کہ با شور ابہاے اشک والہار اکند بریان + دو حاجب بروز و شب پیوستہ در تاب انداز غیرت + کہ دوائم خوابگہ سازند در محراب اگہ مستان + بجز چشم خود از مردم نہ بینی روے مستی را + زعدل خسرو عالم یگانہ حاکم دوران +

مطلع ثانی

قولہ درست زر روا ہے یافت باز از چشمہ حیوان + زروے وزن شد کافور و مشک روز و شب یکسان + چو ہم بالاے ترک روز شد جہ سیاہ شب + فروے سوے جہ آید چو در بالا فتد نقصان +
یہ قصیدہ بحر ہزج مین ہی ارکان اسکے مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان یا مفاعیلن اللغات مخلب بالکسر چنگ باز آتشین مخلب آفتاب باشعہ طشت آسمان بیضہا ستار ہا مرغ بادہ صراحی تسبیح یکشبہ مہتاب شعر سیاہی جامہ سفید روشنی آفتاب نقشبند روح نبات رنگ ریزگان آفتاب سودا معاملہ و تاریکی درست زر آفتاب فاعل فروبستند قضا و قدر نقاوان علوی کواکب روان جان وجاری قلب دل و ناسرہ باز آر و ابس کن صفرا زردی و تلخی و ریخ و محنت عین چشم و زر ساحل برود ریا چشم زر رو مرجان اشک سرخ پستہ گویا دہن نبات خط شکر لب حاجب ابرو محراب ابرو مستان چشم درست زر آفتاب شاہ انجم آفتاب المعنی جب باز آتشین پنجہ کو جو آفتاب ہی دیکھکر مرغ صبح نے فریاد اٹھائی زاغ شب نے جو انڈے رکھے تھے کہ وہ انڈے ستارے ہین طشت فلک کے تلے چھپا دیے یعنے آفتاب طلوع ہوا ستارے غروب ہوے شاید مہر وہان صبح سے جام زرین آفتاب کا نکلا کہ مرغ بادہ کی جو صراحی ہی مانند کبک کے منقار خون افشان ہوئی کبک کی منقار سرخ ہوتی ہی مرغ بادہ کی منقار اُسکی ٹونٹی اور صراحیان بصورت مرغ و کبک وغیرہ کے ہوتی ہین تسبیح یکشبہ ماہ کی کہ ایک ہی شب کا رہگیا تھا شعر سفید نے کہ وہ روشنی آفتاب کی ہی سناری رونق کھو دنی کسو اسطے کہ نقشبند روح یعنے نباتات کا تاب رنگریزگان کی نہین لاتا ہی مطلب یہ کہ مزاج ماہ کا سرد ہی نبات وگل کہ نازک چیز ہین انکا نقشبند ماہ ہی اور مہر گرم طبیعت ظاہر ہی اسلیے لعل و زمرد وغیرہ کہ سنگ سخت ہین انکا رنگریز یہ ہی بیشک جوہری شب کا مشتری سے رات کو سودا کرتا تھا

جب تو زہرہ نے اشرفی زر کو کہ یہ بھی آفتاب ہی میزان سے ظاہر کیا حاصل یہ کہ آفتاب میزان میں
گیا چنانچہ اب مشتری بھی اٹھ گیا اور پردہ جو اسکے اور شب کے درمیان میں سودا ہو رہا تھا وہ بھی گیا
قضا و قدر نے ان نقادان علوی کواکب کی دکان کا دروازہ ہی بند کر دیا اب خطاب معشوق
سے ہے کہ تو اگر نقد رواج چاہتا ہے ای رائج یا جان اور میرا دل قلب اور کھوٹا ہے تو مجکو پھیر دے
کہ ای جان یہ صفرا میرے دل کا یعنے زردی تیرے زلف کے سودا سے ہے مطلب یہ کہ زر نقد دل
کا کھوٹا و زرد تیرے ہی سبب سے ہے بازارش مین لفظ باز از کیسا خوب ہے اور ایسے ہی سودا و صفرا
میرے پاس کوئی صورت زر کی نہین سواے در اشک کے میری عین وجہ یہی ہے تو اشک کیطرح
مجکو اپنے سامنے سے مت ہانک اور وصل کے عوض مین اس نقد کو لیلے میرے کنارہ دریا کے
کہ کنارہ رود دریا چشم ہے موج خون دل سے پلکین تو ایسی ہو گئین جیسے شاخ مرجان کہ ان سے
زر پر مرجان کرتے ہین زر رخسار مرجان اشک سرخ خونین تیرے تو پستہ گویا کی شکر پر نبات جمی
پستہ دہن شکر لب نبات خط جو شور ابر اشک سے دونون کو بریان کرتا ہے دو حاجب جو ابرو ہین سو
اس غیرت سے بل کھائے ہوے ہین کہ مست تیری چشم کے ہمیشہ اس محراب ابرو مین جو جگہ
سجدہ کی ہے سوتے ہین بھلا مستون کے سونے کی جگہ محراب کب ہے اور حال یہ ہے کہ عدل خسرو
لیکا یہ حاکم زمانہ سے کہین مستی کی صورت سواے تیری چشم مست کے نظر نہین آتی ایسی معدوم
ہو گئی معنی مطلع ثانی کے یعنے درست زر نے کہ آفتاب ہے پھر چشمہ حیوان سے جو مراد برج میزان
ہے رواج پایا اے برج میزان مین گیا کہ از روے وزن کے کافور و مشک وتزات کا یکسان ہو گیا
یعنے وتزات برابر ہو گیا چو ہم قدر ترک روز کی زلف سیاہ شب کی ہوئی اب جتنا اسکا قد گھٹیگا
اتنی ہی زلف بڑھیگی اسکی کمی اسکی افزونی ہو گی **قولہ** مہ ازمیزان عدل شاہ انجم راستی جست ؛
کمی وور جانب چنین شد فزودنی سوے ہندستان + مگر خورشید را جمشید چنین گفتن مجاز آمد +
حقیق ست شاہنشاہ ہندستان مہ تابان + خدیو مشرق و مغرب محمد شاہ بن تغلق + کہ
خورشید ست از تیغش میان نہ سپہر لرزان + دران روز یکہ از گرد سپہ ابر سیہ جو شد + زبرق تیغہا

گرد و هوا را تیرها باران + ز رعد کوس در سازد براے خصم خنگ مرگ + بسان برق در تازد کمیت شاه
در میدان + قضا در پاے یکرانش قضا را سر قدر را تن + گداز از تف تیغش فلک را دل ملک را
جان + قمر بر قبضۂ توسنش نگارد صورت ورقه + عطارد در سر تیرش سپارد زهر در پیکان +
کند ناهید پیرایه ز خود و درع شه پیدا + شود خورشید چون سایه بزیر چتر شه پنهان + بیک حمله چنان هم
افتد اندر نه فضاے چرخ + که بگریزند از تیرش دو عالم سوے چار ارکان + ورا با چار ماه نو
بزیر ران یکے گردون + ورا در حفظ ده ماهی به بحر کف یکے ثعبان + رباید خود را تیرش ز فرق
صبح خنجر زن + ستاند گرز را رمحش ز دست رستم دستان + **اللغات** راستی برابری چین روز
هندستان شب کمیت اسپ سرخ یال و دم سیاه میدان بالفتح ظرف شراب و عرصه اسپ دوانی
قبضه یک کف دست و بالضم وه چیز که ہاتھ سے پکڑی جاے ورقه بفتحتین سپر درع زره چار ارکان
ہی چار طرف ده ماہی انگشتان ثعبان اژدہا ہی شمشیر **المعنی** یعنے شاه انجم کہ آفتاب ہی
جب میزان مین گیا تو ماه میزان عدل شاه سے امیدوار راستی و برابری کا تھا اسواسطے کہ
اب تک دن بڑا رات چھوٹی تھی لہذا الٹی تو چین کیطرف گئی جو دن ہی اور فروغی هندستان کی جانب
جو رات ہی آپ کہتے ہین کہ خورشید کو جو جمشید چین کا کہتے ہین یہ تو مجاز ہی مگر ہمارا شہنشاه حقیقی
ماه تابان هندستان کا ہی کہ اُسکو روشن ہی کر رہا ہی اور وه شہنشاه خدیو مشرق و مغرب کا ہی یعنے
محمد شاه بن تغلق ہی جسکی تیغ سے خورشید باوصف اسکے کہ نہ سپہر افلاک مین ہی اور لرزتا ہی جسدن
کہ گردنسیہ سے کہ وه روز جنگ ہی ابر سیاه جوش مارے کہ وہی گرد ابر ہی تو ہوا لیتے جوف فلک کو تیغین
برق اور باران تیر ہو جائین خنگ مرگ کا تو دشمن کے واسطے موافقت رعد کوس کی کرتا ہی کہ جہان
رعد کوس نے آواز کی اور خنگ مرگ اُسکو لے بھاگا اور اکثر ہی کہ گھوڑا کوس وغیره کی آواز سے
ڈرتا بھاگتا ہی اور بادشاه کا کمیت بدستور میدان مین تگ و تاز کرتا ہی اور یہ حال ہی کہ کہین تو قضا
کا سر گھوڑے کے پاؤن مین پڑا ہوتا ہی اور کہین قدر کا تن اور اُس تیغ کی ایسی آنچ ہی کہ فلک کا
دل پگھلتا ہی اور ملک کی جان اور جو قضا و قدر کے کہین سر کو گرایا ہی کہین تن کو یہ مبالغه بلیغ ہے

مگر بظاہر کردہ معلوم ہوتا ہی اس سبب سے کہ جسکا سر تن سے جدا ہوتا ہی قضا و قدر ہی سے ہوتا ہی
مصنف نے مثل زید عدل کے قضا و قدر کو کہدیا بنظر مبالغہ قمر اُسکے قبضہ کمان پر صورت سپر کی بنا
ہی بنظر محفوظی اور خصوصیت قمر کی بلحاظ ہمصورتی سپر کے ہی اور عطارد اُسکے تیر پر پیکان مین
زہر رکھتا ہی تا دشمن کی جان بری نہو اور تخصیص عطارد کی بنظر ہمنامی تیر کے کہ عطارد بھی تیر ای
ناہید زہرہ کہ نہایت ہی روشن و تابان ہی وہ خود پیرایہ خود و زرہ بادشاہ کا بنتی ہو اور جب ایسا
ستارہ جس شی کی پیرایش بنیگا اُسکی چمک دمک کا کہان ٹھکانا یا یہ کہ ناہید اُسکے خود و زرہ کی
چمک سے اپنا پیرایہ حاصل کرتی ہی اور خورشید سایہ کیطرح اُسکے چتر کے نیچے چھپتا ہی تاب اُسکے
چتر کی نہین لاتا ہی باوصف ایسی تاب و درخشانی کے کہ جسکی کوئی تاب نہین لاتا اگر ایک حملہ
کرے تو نو قضا سے چرخ مین ایسی سہم و ہیبت پڑجائے کہ ایک تیر سے اُسکے دونون عالم چار
ارکان کیطرف بھاگ نکلین یعنے چارون طرف بتاؤ ایسا بھی کوئی بادشاہ ہی جسکا گردون زکم
ران مع چار ماہ نو کے ہو کہ اس گردون پر تو ایک ہی ماہ نو ہی گردون اسپ ماہ نو نعل اور اُسکے
بحر کف کی حفاظت مین دس مچھلیان ہین اور ایک اژدہا ہی مچھلیان وسون اُنگلیان اور ثعبان
تیغ ورنہ گردون پر ایک ہی ماہی ہی برج حوت کی اور ایک ہی اژدہا جسکو تنین فلک کہتے ہین
تیر اُسکا اور کوئی تو کیا صبح خنجر زن کے سر سے خود اُتار لیجائے اور نوک نیزہ کی رستم دستان کے مقابل
ہاتھ سے گرز چھین لے خود صبح کا آفتاب اور خنجر باعتبار اشعہ قولہ قبا سے غم کشد در بر ز قہرش
زنگی گریان ؛ کلاہ زر نہد بر سر ز مہرش رومی خندان + ز رفع رایت فتحش سر دشمن فتد در چہ ؛
بدان وجہیکہ از جرش نیابد روز حشر امکان + براے نصرتش انجم ملایک وار بامردم + بہ
پیشش حاجبان صفہا کشیدہ راست چون مژگان + زہی دادہ جہان را داد گرز گاو سار تو +
کہ پشت شیر خونی گشتہ از بار خرناودان + بآب تیغ شہ شد راست روے خاک بر وجہی +
کہ خم ہرگز نہ بیند چشم جز در ابروے جانان + ز سہم پنجہ شیر علم در بیشہ رزمت + فتد شیر
فلک بر خاک ہمچو شیر شادروان + فلک فیل سیاہت را کیوان پر خاکست کہ انگشت

برچیرخش ببازی از سر دندان ÷ چنان بارلیست بر فرق زمین از پایہ تحتت ÷ کہ ساکن گشت
این یک گوے باتحریک نہ چوگان ÷ الا تا در خم چوگان مشکین گوے سیمینت ÷ کہ جا ہے درمیان دارد
بزیر چشمہ حیوان ÷ ازین چہ روے بدخواہان شہ بے آبرو بادا ÷ ازان خم چون سر چوگان زلف
یار سرگردان ÷ اللغات زنگی گریان شب باعتبار انجم یا شبنم حاجبان ابروان و دربانان
مژگان بالضم وبالکسر مفرد وجمع ہر دو گاو سر گرز بشکل سر گاو شادروان بضم دال پردہ نہ چوگان
افلاک چوگان مشکین زلف گوے سیمین رخ المعنی قہر اُسکا ایسا ہی جسکے سبب سے زنگی گریان
شب کا سیہ پوش ہی جو جامہ ماتم کا ہی اور رومی خندان روز کا اُسکی مہر سے کلاہ زر سر پر رکھے
ہوے جب جھنڈا اُسکی فتح کا بلند ہوتا ہی تو سر دشمن کا کھنچا کھنچا پھرتا ہی اور ایسی کھینچا کھینچ نہین
کہ بعد چندے سکون ہو جائے بلکہ روز حشر تک بھی نہین وہان بھی کھینچا کھینچ اسکی رہیگی رفع
فتح جر اسکان سب مراعات ہین اُسکی نصرت و مدد کیواسطے انجم ملایک کیطرح مردم کے ساتھ اُسکے
حاجبون کے سامنے سیدھی صفین مژگان کے مثل باندھے کھڑے رہتے ہین مطلب یہ کہ
انجم اور ملایک اور مردم سب اُسکے مددگار ہین کیسی داد جہان کی اُسکے گرز گاو سر نے دی ہی
کہ پشت شیر کے بوجھ سے گدھے نادان کی کہ پشت پر لادے پھرتا ہی خونی یعنے زخمی ہو گئی پشت
پر لادنا جسکی ہندی کندھا چڑھانا ہی پادشاہ کی آب تیغ سے روے خاک یعنے مردم خاک زاد
ایسے سیدھے اور راست ہو گئے کہ سوا ابرو جانان کے کہین کوئی بل اور خم نہین رہا جسوقت
کہ تیرے پیشہ رزم مین شیر علم کا پنجہ کھولے اُسکی ہیبت سے شیر گردون کا یعنے برج اسد شیر شادروان کیطرح
زمین پر گر پڑے شادروان پردہ کہ اُسپر بھی اور پھریرہ علم پر بھی صورت شیر کی بناتے ہین اور
شادروان زمین تک ہوتا ہی ہی فلک تیرے پیل سیاہ کیواسطے ایک انبان سیاہ پر خاک ہی کہ اُسکو جسکے
واسطے بازی سر وندان تیرے فیل کے ڈال دیا ہی کہ وہ اس سے بازی سر وندان کی کھیلے
واضح ہو کہ پادشاہون کے یہان ہاتھی بھی لڑاتے ہین اور اُنکے سکھانے اور دلیر کرنے کیواسطے
گدھے پیل کے انبان سیاہ کرکے اور خاک اُسمین بھر کے پیل کے سامنے ڈالتے ہین وہ اُسپر

دانت مارتا ہی ایسا ہی سیاہ انبان بر خاک۔ خلاک ہی سیاہی اسکی خود ظاہر اور بر خاک ہونا اس سبب سے کہ جیسا یہ نصف مرئی اوپر ہی ایسا ہی نصف مرئی نیچے ہی اور بیچ مین اسکے کرہ خاک کا ہی اور چرخ پر بدین وجہ کہ چرخ تو ہی ہی بس تغائر فرضی ہی اور فاعل افگندگی قضا و قدر محشی نے اس شعر مین کوئی ایسا اشارہ کچھ بھی نہین لکھا تیرے پایہ تخت کا فرق زمین پر ایسا بار ہی کہ یہ ایک گیند ہی اور فوڈنڈون کی محرکیت اسپر ہی باوجود اس تحریک کے جنبش نہین کرتے اپنے ساکن ہو گئے ایک پایہ کے بوجھ سے اب دعا تابید ہی الا کلمہ تنبیہ کا ہی یعنے جب تک کہ خم چوگان مشکین زلف مین گیند سیمین ہی یعنے زنخدان اور اسمین ایک چاہ نیچے چشمہ آبحیات کے ہی کہ وہ لب ودہن ہین تب تک اس چاہ سے بدخواہ شاہ کے بے آبرو رہین اس سے آب نہ پائین اور اُس خم سے مانند چوگان زلف یار کے سرگردان رہین یعنے وصل سے یار و مطلوب سے محروم رہین

در تعریف بہار و مدح محمد شاہ بن تغلق متضمن جزئیات و تعریف محبوب

روان شد باز خشت زر زچاہ زہرہ در میزان + کہ باکافور گرم از وزن مشک سرد شد یکسان + سپر خنجر زنان چون تیر بیرون شد زکیش تیر + کہ اینجا بے سپر ہرگز نیا شد تیر را جولان + زدو صل خود بفصل تیر ماہان نوبہار سے وہ + کہ چون گل میدرم جیب وچو بلبل میکنم افغان + فروغ لالہ خوردہ او باغ صنیع رانائی + تو لالہ از پیالہ خور زبستان داد خود بستان + مکن صفوت دردش ہلال عید را بینی + در ایام کلوخ انداز یعنے آخر شعبان + اگرچہ رومی خندان درآزارد دست ہندم گرفتار درم گشتست اینک زنگی گریان + بنزد صبح خورشید ست جمشید دیار چین + بنزد اختر ماست شاہنشاہ ہندستان + درین شعشع مہ چو صبح ای مہ دہلی بربام دہلی زن + کہ ہندستان در افزونست وچین افتاد در نقصان + نہ بیند کس زگرد ظلم گرد خاک یک ذرہ + زتیغ آفتاب ملک یعنے سایہ یزدان + یہ قصیدہ بھی اسی بحر و وزن صدر مین ہی اللغات خشت زر آفتاب چاہ زہرہ سنبلہ کہ خانہ ہبوط زہرہ کا ہی کافور روز مشک شب سپر آفتاب خنجر اشعہ کیش تیر ستبلہ

خانۂ عطارد فصل تیر ساون خورداد ماہ اساڑھ لالہ شراب بستان بستان تجنیس ناقص چین روز
باعتبار سفیدی ہندستان شب بلحاظ سیاہی المعنی یعنے خشت زر کہ آفتاب ہی چاہ زہرہ
سنبلہ سے کہ خانہ ہبوط زہرہ کا ہی پھر میزان مین گئی کہ کافور گرم کے ساتھ جو دن ہی مشک سرد کیسان
ہو جائے یعنے دن رات برابر ہو جائین اسجگہ کافور کو گرم اور مشک کو سرد خلاف طبیعت دونون
کے کہ بالعکس ہی بلحاظ گرمی روز و سردی شب کے کہا ہی تیر خنجر زن کہ آفتاب ہی کیش تیر یعنے برج
سنبلہ سے تیر کیطرح جلد و تیز نکل بھاگا کہ یہان بے سہ پر کے ہرگز تیر کو جولان نہین ہی اے محبوب یہ مہینہ
ساون کا ہی جو فصل تیر ماہ سے اشارہ ہی اور ماہان مین الف نون زائدہ اپنے وصل سے اس
مہینہ کو نو بہار کردے کہ مین تیرے فراق مین گل کی طرح گریبان پھاڑتا ہون اور
بلبل کی طرح افغان کرتا ہون فروغ لالہ خور نے باغ صبح کو کیسی رونق دی ہی تو لالہ پیالہ سے کہا
جو شراب ہی اور بستان سے دادا ہی یے خورداد مین بھی لفظ خور اور داد دونون موجود ہین اور
پیالہ مین ایسی شراب صاف ہو کہ جسکی گاد سے ہلال عید نظر آئے کہ یہ وقت آخر شعبان کلوخ اندازی
کا ہی اور یہ دس روز آخر شعبان کے ہین کہ انہین بلحاظ آمد ماہ رمضان کے شراب بکثرت پیتے تھے
اور بدمست ہو کے باہم کلوخ اندازی کرتے تھے اگرچہ رومی خندان اسوقت مین آزار دق مین
مبتلا ہی یعنے دن روز بروز گھٹتا ہی اور زنگی گریان باعتبار کواکب کہ بصورت قطرات اشک کے ہین
ورم مین گرفتار جو مراد رات کے بڑھنے سے ہی صبح کے پاس تو خورشید ہی جو جمشید ای پادشاہ ملک چین
روز کا ہی اور ستارون کے پاس ماہ ہی جو ہندستان شب کا شہنشاہ ہی تو بھی ای ماہ اس چھ مہینہ
مین نقارہ اپنا بام دہلی پر بجا جیسے صبح بام فلک پر بجاتی ہی کہ وہ آفتاب ہی اسلیے کہ درینولا ہندستان
ترقی پر ہی اور چین نقصان مین کہ مراد شب و روز سے ہی اور ایسا امن و چین کہ گرد ظلم سے گرد خاک
کے کوئی ڈھونڈھے تو ذرہ بھر بھی نہ پائے ایسی ہیبت اس پادشاہ سایۂ یزدان کے آفتاب تیغ کی ہی

مطلع ثانی

قولہ تہی خورشید از مہرت شدہ چون ذرہ سرگردان + بگرد شمع رخسارت چہ پروانہ چراغ جان +

ترا در لعل تر از خندہ مروارید ہا ساکن + مرا بر طشت زر از گریہ مروارید ہا غلطان + شاید سنوے
لعل تو ہر دم چو شکر شاخ شاخ از غم + دل بریان کہ من دارم چو پستہ با لب خندان + مرا از تب زغم
ہر دم کبودیہا نماید لب + ترا از شادی این غم سپیدیہا کند دندان + تنم در زر دیدۂ مردم چو مور
زرد در جنبش + خطت بر لالہ چون مار سیہ بر آتشی پیچان + چو شد دل بستۂ مہرت بکش دشنہ
بکش تشنہ + چو ناوک در جگر دارد مکن ترکش بکن قربان + تو شاہ جملہ خوبانی بشام پرچم زلفت
بران خورشید میتابد چو ماہ رایت سلطان + محمد شاہ بن تغلق کہ بر تر شد ز اقبالش + لوائے
آل بہرامے ز اوج طارم کیوان + یگانہ شہسوار ہفت میدان زمین شاہی + کہ گرد خاک
بدگویش سر سرگشتہ چون چوگان + نبی نام و نبی مسند ملک قدر و فلک رفعت + خضر علم و
سکندر سد عمر عدل و علی احسان + بملکت احمد مرسل بشوکت حیدر غازی + بصفوت عیسی
مریم بہیبت موسی عمران + **اللغات** مروارید دندان طشت زر رخسار شاخ شاخ چور چور ترک
گذاشتن خورشید رخ لوا جھنڈا خاک عبارت جسم سے المعنی ای محبوب تو وہ ہی کہ تیرے مہر سے
خورشید مثل ذرہ کے سرگردان ہی سرگردانی اسکی او ذرہ کی ظاہر اور تیری شمع رخسار پر مثل
پروانہ کے چراغ جان کا قربان تیرے لعل تر مین جو لب ہین خندہ مین مروارید دندان ساکن ہین
اور میرے طشت زر چہرہ پر گریہ سے مروارید ای اشک غلطان ہین بے وجود تیرے لب کے
شکر کیطرح دل بریان میرا چور چور ہوا اور یہ دل بریان میرا ایسا ہی کہ بظاہر مثل پستہ کے با لب
خندان ہی شاخ کا لفظ کیسا خوب ہی کہ شاخ نبات قسم مصری سے بھی ہی میرے بسبب تب کے غم کے
مارے ہر دم لب کبود رہتے ہین جیسے بعض بخار والے کے ہو جاتے ہین اور تجکو میرے اس غم
کی خوشی سے ہر وقت دندان سپید ہین یعنی تبسم تن میرا مور زرد کیطرح دیدہ مردم مین حرکت
کرتا ہی اور تیرا خط لالہ رخسار پر مثل مار سیاہ کے لپٹا ہوا ہی جب دل میرا بستہ تیرے مہر و عشق
کا ہی تو غمزہ غضب سے دشنہ کھینچ اور تشنہ مجکو مار ڈال اور جب ناوک تیرا میرے جگر مین ہی
تو مجکو چھوڑ سے مت قربان ہی کردے تو شاہ جملہ خوبون کا ہی اور تیرے شام زلف کے پرچم

خورشید پر پیچ و خم کہا رہی ہی اور چمکتی ہی جیسے ماہ رایت سلطان کا کہ وہ محمد شاہ بن تغلق ہی
جس سے آل بہرام کے اقبال کا جہنڈا اوج طارم کیوان سے بالا ہو گیا ای چرخ ہفتم سے وہ یکہ
شہسوار ہفت میدان زمین ہفت اقلیم کا ہی اور ایسا شاہ کہ بدگو اسکا اس لایق ہو کہ خاک
اسکی یعنے جسم اسکا چوگان کیطرح سرگشتہ رہے آب دونون شعر بعد کے صنعت ترصیع مین اور
صاف مگر ضروری و خوبی کی بات جو ہی عرض کردن عمر و عدل نہایت ہی بلیغ ہی یعنے موافق
قاعدۂ نحوی کے عمر مین عدل بھی ہی کہ معدول عامر سے ہی بس عدل و معدول دونون موجود ہین
اور عمر مین عدل دونون طرح ویسے بھی کہ عادت کریمہ انکی تھی اور حسب قاعدہ نحو بھی قولہ زہی
تخت بلندت را قدم برتارک کرسی * خہی نعل سمندت را شرف برتاج نوشروان * تو آن شاہی
کہ در عالم شد از خورشید روشن تر * کہ شمع دودۂ عباس از عدل تو شد تابان * تو سلطان
سلاطینے و آن حرمت غلامت راست * کہ مغفر دار شد فغفور و ترکش دار شد خاقان * شہ
زرین قباے خور ز فراشان خاص تست * کہ با نہ خیمہ میگردد بگرد ہفت شادروان * براے
مطبخ خاص تو صبح پرنیان کسوت * سحرگہ خیمۂ زرین زند بر بام ہفت ایوان * بساط بارگاہ تو
یکے بیداے بیسرحد * محیط پنج شاخ تو یکے دریاے بے پایان * غبارے راکہ از رخسار
شاہان بر درت آمد * بہ گیسوے سیاہ حور روبد ہر سحر رضوان * بدہ نوعش مساحت
گردنہ گردون حصارت را * یکے خشتش فزون آمد سہ بعد و چہار ارکان * زکوہ حلم تو بر خور
گر افتد ذرۂ سایہ * ز دور قسری و طبعی نگردد بیش سرگردان * بدوران تو افزونی نجوید بیش
ماہ نو * ز ایام تو شب دزدے نیارد گرد تابستان * سر کلک دبیرت راچو کاغذ از کسب
آرند * قصب با فے کند ہر شب قمر در خدمت کتان * **اللغات** کرسی سندلی جسپر بادشاہ
پانون رکھکے تخت پر چڑھتے ہین اور سندل بمعنی پاپوش پنج شاخ انگشتان رضوان خازن
جنت بدہ نوع مراد اس سے بار بار سہ بعد طول عرض عمق چار ارکان عناصر اربعہ خور آفتاب
دور و حرکت قسری بواسطۂ دیگر طبعی بذات خود کسب ایک گیاہ ہی جس سے ریشمان و کاغذ

بناتے ہین اور نیز ریسمان پوست کتان قصب نام توپ جو کتان سے بیسٹ جاتا ہی المعنی تخت
تیرا ایسا بلند ہی جسکا قدم کرسی کے سر پر ہی جو فلک ہشتم ہی اور نعل تیرے سمند کا ایسا جسکو نوشیروان
کے تاج پر شرف ہی تو وہ پادشاہ ہی کہ جہان مین خورشید سے بھی زیادہ روشن ہی جسکو ہر کوئی
جانتا ہی کسواسطے شمع خاندان عباس کی تجھی سے روشن ہوئی تو وہ پادشاہ پادشاہون
کا ہی کہ تیرے غلام کا بوجہ حرمت کے فغفور مغفر دار اور خاقان ترکش دار ہی یعنے خدمتگار
فغفور برعایت مادہ مغفر دار اور خاقان ترکش دار بدین وجہ کہ تیر خطا کا اچھا ہوتا ہی پادشاہ
زرین قبا آفتاب کا تیرے خاص فراشون سے ہی کہ لوون خیمے لیے ہوے تیرے ہفت
شادروان کے گرد پھرتا ہی کہ کسی مین نزول کرے اور فراشون ہی کا کام خیمہ کھڑا کرنے کا ہی
تیرے مطبخ خاص کیواسطے صبح پرنیان لباس ہر سحر خیمہ زرین بام ہر ہفت الیوان افلاک
پر کھڑا کرتی ہی خیمہ زرین آفتاب مطبخ کا تعین اسکے ساتھ اس سبب سے ہی کہ بصورت قرص
کے بھی ہی اور گرمی و حرارت بھی مطبخ کی سی رکھتا ہی ہفت الیوان بدین نظر کہ کوکب آفتاب چہارم ایوان
پر ہی مگر پشت اسکی اسطرف ہی اور رو اسطرف کہ رو و پشت سے دونون طرف کو روشن رکھتا
ہی بساط تیری بارگاہ کا ایک جنگل بیحد ہی اور دریا پنج شاخ تیری پنج انگشت کا ایک محیط بے پایان ہی
جسکا فیض حساب و شمار سے خارج پادشاہ لوگ جو تیرے دروازہ پر پیادہ پا آتے ہین انکے سبب
سے جو غبار اس دروازہ پر آتا ہی اسکو ہر سحر رضوان گیسوے سیاہ حور سے جھاڑتا و صاف
کرتا ہی تیرے حصار کے نہ گردون نے دس دفعہ پیمایش کی لیکن ہر دفعہ ایک خشت اسکی
اسکے سہ ابعاد اور چار ارکان سے زیادہ ہی ہوئی کوہ حلم سے تیرے ایک ذرہ سایہ بھی آفتاب
پر پڑجانے کو دور قسری سے جو بواسطہ فلک کے ہی اور دور طبعی سے کہ اپنی ذات سے ہی
پھر دونون سے سرگردان نہو ایسا بوجھ وزن والا ہو جائے تیرے زمانہ مین کوئی افزونی کسی
پر نہین ڈھونڈھتا یعنے فوقیت یہان تک کہ ناخن جسکو افزونی ضرور ہی تیرے عدل سے سب
یکسان ہین اور تیرے ایام مین تابستان شب وزدی نہین کر سکتا کہ شب دراز سے کچھ چرالے

شب دیدہ کیسا خوب ہی اگر تیرے منشی کے قلم کیواسطے کاغذ کسب کالا ئین تو قمر تمام رات خدمت
کتان مین قصب بافی کرے کہ یہ بھی وہان پہونچے اور حالانکہ قمر کتان کو پھاڑ کے تار تار کردیتا ہی
قوله دگر آن ماہی زرین کشد بحر کفت در بر ✣ بروان بر روے برف خشک ابر تر شود باران ✣
اگر دشمن کشد گردن بخنجر خنجرش برزن ✣ کہ از گردن کشی کشتست بربط آنچنان نالان ✣ چو چنگ
از راست ننهد رگ مخالف بر درت آن بہ ✣ کہ از راہ نوا افتد چو پردہ بر در حرمان ✣ کسے
کز جام احسانت نبرد آن دا روے دردے ✣ بخاک پاے دربانت کہ ہرگز نیستش درمان ✣
ز رفع قدر تو حاسد چنان در پستی افتادہ ✣ کہ عیسی خواند قارون را فراز خویش آن نادان ✣
ز نعل باد پاے تست برگاو زمین بارے ✣ کہ افتاد از فشارش چون طبق در پاے او کوہان ✣
ہمیشہ تا بود در زیج شاہی معتبر این رسم ✣ کہ باشد خمسہ مسروقہ در سلخ مہ آبان ✣ مہ تابان
رایت باد دائم چون مہ رایت ✣ کہ گرد خسف ننشیند بر وا زجنبش دوران ✣ **اللغات** ماہی
زرین قلم برف خشک کاغذ ابر تر مداد خنجر خنجر تجنیس خط بربط نام ساز مشابہ بسینہ بط رگ راست
نہادن اطاعت و فروتنی کرنا نخاک مین با قسمیہ طبق نام بیماری کہ ستور سکے پانون مین ہوتی ہی
ہندی رسا خمسہ مسروقہ پنج روز اور چند ساعت ہین ماہ شمسی و قمری سے اور طریق منجمون کا ہی
کہ اس پانچ روز اور چند ساعت کو سلخ ماہ آبان یعنے اگھن مین مقرر کرتے ہین تا بعد چھ برس
کے کچھ کم ایک مہینہ ہوجاتا ہی ہندی مین اسکو لوند کہتے ہین دوران اس وزن مین سکون عین
روا ہی **المعنی** یعنے اگر اس ماہی زرین قلم کو بحر تیرے کف کا بغل مین لیلے فوراً برف خشک کاغذ
ابر تر مداد سے باران ہوجائے کہ مراد تحریر سے ہی اگر دشمن سرکشی کرے خنجر سے گردن اسکی مارو
اسواسطے کہ وہ بسبب سرکشی کے مثل بربط کے ہی اور بربط بھی اپنی سرکشی سے نالان ہی اگر مخالف
چنگ کیطرح رگ راست نہ رکھے یعنے اطاعت و عجز تیرے در پہ نہ کرے ناگہان نوا یعنے توشہ سے
ایسا گرجائے جیسے پردہ دروازہ کا اور دروازہ بھی حرمان کا جو کوئی تیرے جام احسان سے
درد کہ وہ دار و ہر درد کی ہی نہ لیگیا قسم ہی تیرے دربان کیے خاکپا کی کہ ہرگز اسکی کچھ دوا نہین ہی

تیرے بلند قدر سے حاسد ایسا پستی مین پڑا ہی کہ اُس نادان نے قارون کو آپ سے بالا تر کہا جیسی
کہا اور ظاہر کہ جیسی فلک چہارم پر ہین اور قارون زمین کے نیچے جانے کہانتک تیرے سمند کے
نعل کا اسقدر بوجھ گاو زمین پر پڑا جس سے دب پچ کے ایسی ہو گئی کہ طبق اُسکا کوہان ہو گیا اب
دعائیہ ہی یعنے جب تک زیج شاہی مین یہ رسم معتبر رہے کہ خمسۂ مسترقہ ماہ آبان کے سلخ مین ہو
ماہ تابان تیری رات کا ہمیشہ ایسا روشن رہے جیسے ماہ تیرے جھنڈے کا کہ گرد خسوف کی
اُسپر گردش زمانہ سے نہ پڑے دونون مصرایت مین تجنیس مرکب ہے

در مدح ممدوح متضمن تعریف صبح و صفت محبوب

قولہ نیزہ کشید آتشین رومی زرین نقاب + کرد بیکدم زدن جیش حبش را خراب + از علم آفتاب
قبۂ ماہ اوفتاد + پرچم شب راکشاد از سر نیزہ شہاب + چون ز خروش خروس طوطی نہ بال چرخ +
بیضۂ زرین کشید باز ز حلق غراب + کبک خرامان من رقص کنان چون خروس + مرغ صراحی
بچنگ و رتہ دامن رباب + در برم آمد چو جان دلبرم از جزع + سوے عقیقش روان دانۂ در
خوشاب + از نم عناب او رستہ دو رستہ گہر + در خم محراب او خفتہ دو مست خراب + گفت چنین
زار کہ دیکشبہ ہجر توام + کرد دو شبہ میچکد بر زرمن لعل ناب + گفتمش ای چون جہان از من بیدل
جہان + بیش چو زلفین خویش روے زمن برمتاب + بر لب مالب بنہ جام صفت و میدم +
بر رخ ما روے نہ طرہ صفت تاب تاب + چہرہ کشاے صور نقش ببست تا نہ بست + بر رخ پروین
کہ دید از دو مہ نو حجاب + یہ قصیدہ بحر بسیط مین ہی ارکان اسکے مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن
اللغات نیزہ آتشین اشعہ رومی زرین نقاب آفتاب جیش حبش ستارگان شب بیضۂ زرین
آفتاب غراب شب کبک خرامان معشوق جزع ای از غم عقیق روے دانہ در اشک دو شبہ مردمک
سیاہ و شبہ سنگ سیاہ زلفین زنجیر چہرہ کشاے صور مصور مراد حق تعالے پروین دندان دو مہ
نو لب المعنی یعنے جبکہ رومی زرین نقاب آفتاب نے نیزہ آتشین شعاع کا تا نا لشکر حبش کا
جو بیشمار جمع تھا یعنے ستارے سب کو ایک دم مین بگاڑ کے بھگا دیا اور اُسکے علم سے جو شعاعین

قبہ ماہ کا جو چتر شب پر رکھا ہوا تھا یہ بھی گر گیا اور اپنے شہاب نیزہ سے کہ وہی شعاع ہین پرچم شب کو پراگندہ کر دیا اب کہتے ہین کہ جب یہ حال ہوا کہ شور مرغ سحر سے طوطی نہ بال چرخ نے پھر بیضۂ زرین حلق غراب سے نکالا بیضۂ زرین آفتاب غراب شب یعنے آفتاب طلوع ہوا تو میرا کباب خرامان بقصر کتا ہوا مثل خروس کے اور مرغ صراحی کا ہاتھ مین لیے اور دامن کی تہ مین رباب چھپائے میری بغل مین آیا لیکن اسحال سے کہ غم کے مارے اُسکے عقیق چہرہ پہ دوانے در خوشاب اشک کے روان تھے اور نم عناب یعنے لب سے دو قطار گہر کی جو دندان ہین جمی ہوئین اور محراب ابرو مین دوست مدہوش چشم کے سوتے ہوئے اور مجھسے کہا کہ تیری ایک شب کی جدائی نے مجکو ایسا زار و ضعیف کر دیا کہ میرے دونون شبہ ای مردمک سے چہرہ زرد پہ لعل خالص یعنے اشک خونی ٹپکتے ہین مین نے اُس سے کہا کہ ای جان تو تو مجھسے ایسا بھاگتا اور متنفر ہی جیسا جہان مجھسے متنفر ہو اب آیندہ مثل زنجیر زلف کے منھ مجھسے مت پھیرنا منھ پھیرنا زلف کا وہی لوٹا ہوا ہونا اُسکا بس جام کیطرح میرے لب پر لب رکھ اور طرہ کے مثل کہ تاب تاب ہی ای خم در خم اپنا منھ میرے منھ پر رکھ کہ وہ بھی تاب در تاب ہی یعنے لذہ بر نور مصور قدرت نے جب تک تیرے لب بنائے کسنے یہ کیفیت عجب دیکھی کہ پروین ہوا اور دو ماہ نو سے اُسکے رخ پر حجاب پڑا ہو پروین دندان ماہ نو لب اور حجاب یہی کہ لبون کے اندر چھپے ہوتے ہین قولہ جا دوے زلفت زمشک بر گل تر خط کشید ✣ مار سیہ حلقہ زد بر طرف آفتاب ✣ شور بسے میکنم از لب شیرین تو ✣ پیش شہنشاہ ملک خسرو شیرین جواب ✣ عیسی عرش آستان موسی طور آستان ✣ آدم مجلس جنان خضر سکندر جناب ✣

مطلع ثانی

قولہ ای کف لک بخش تو قلزم و دجلہ حباب ✣ کرد سم رخش تو آب بقا و سراب ✣ شاہ محمد علم دادہ سپہرت لقب ✣ حاکم روے زمین کردہ امامت خطاب ✣ دودۂ عباس را شمع رخت دادہ نور ✣ مسکن الیاس را ابر کفت بردہ آب ✣ خلق تو وقار تو این حسن و آن حسین ✣ آتش شمشیر تو

آب رخ بوتراب ✦ پیکر بہرام چرخ مطبخی خاص تست ✦ میکند اینک مدام بره بر آتش کباب ✦ باز کہ بر چتر تو بال کشاید بود ✦ کرگس نہ بال مریخ زیر پرورش چون ذباب ✦ بره کہ در سایۂ عدل تو پرورده شد ✦ چون سر پستان مکد نوک ذناب ذیاب ✦ اللغات شیرین مٹھائی ونام معشوقہ خسرو اور شور نمک میں صنعت متضاد بوتراب حضرت علیؓ ذباب بالضم مکس نوک بالضم خطا و بالفتح صحیح لیکن منقار کے معنے مین بالضم بھی آیا ہی ذناب جمع ذنب دم ذیاب جمع ذئب گرگ المعنی تیری زلف کے جادوگر نے گل تر رخسار پر مشک سے خط کھینچا ہی گویا مار سیاہ نے کنارۂ آفتاب کے حلقہ کیا ہی مین تو تیرے لب شیرین سے شہنشاہ کے سامنے بہت شور کرتا ہون کہ وہ خسرو ملک کا ہی اور شیرین جواب بعد کا شعر صاف ہی آدم مجلس جنان یعنے وہ آدم جسکی مجلس جنان ہی معنی مطلع ثانی کے تیری کف ایسی لکھ بخشش ہی جسکے قلزم اور دجلہ دونون حباب ہین یا ہتھیلی تیری وہ قلزم ہی جسکا دجلہ حباب ہی محشی نے پہلے ہی معنے لکھے ہین اُسمین ترقی کے بعد تنزل ہی کہان قلزم کہان دجلہ چاہیے تھا کہ زیادہ ترقی ہوتی اور تیرے رخش کے سم کی گرد اور آب بقا دونون ایسے ہین کہ آب حیات و سراب متن مطبوعہ مین آب بقا در شراب لکھا ہی اور محشی نے گرد کے نیچے بکاف تازی و عجمی اور معنے کچھ نہین لکھے تیری دانست مین در غلط ہی بلکہ بواو عطف ہی یعنے آب بقا و سراب کیونکہ خاک و آب مین باعتبار عناصر ہونے کے مناسبت ہی اور کرد بکاف تازی اور و سراب کے کچھ معنے نہین ہوتے اور گرد کو آبحیات سے اور یہ بھی تشبیہ دی ہی شاہ محمد علم یہ لقب تو تجکو سپہر نے دیا اور حاکم روے زمین یہ خطاب تیرا امام نے کیا خاندان عباس کو تیری شمع رخ نے روشن کر دیا مسکن الیاس کا دریا اُسکی آبرو تیرے بحر کف فیاض نے کھو دی شعر مابعد صاف ہی پیکر بہرام چرخ یعنے مریخ کی تیرے مطبخی خاص کی ہی جواب ہمیشہ ایک بره آگ پہ کباب کرتا ہی بره برج حمل کہ خانہ بہرام کا ہی باز جو تیرے چتر پر باز و کھولے ہوے ہی اسواسطے کہ چتر پر تصویر باز کی بناتے ہین وہ ایسا ہی کہ یہ کرگس نہ بال چرخ کا اُسکے پر کے نیچے ایک مکھی ہی جو بره کہ تیرے سایۂ عدل کا پرورش یافتہ ہی وہ بھیڑیون کی دم کی نوک کو ایسا چوستا ہی

جیسے سر پستان مادر کہ ہر چند کہ برہ کیسے عمدہ بے کلفت خوراک گویا اسکے منھ مین دم کے پیچھے
لگی ہوئی ہی مگر کان نہین ہلا سکتا نہ برہ زعم عدل سے کہ خوگر اسکا ہو رہا ہی اسکے آزار سے ڈرتا ہی
قولہ کلک تو تا بر قمر شعر سیہ یافتہ + مر قصب بودہ را کرد رفو ماہتاب + عفو تو دیوانہ وار گر بدرک
در شود + سلسلہ داران او بانہ رہند از عذاب + پردہ کشی میکند بر دف زرین رباب +
چنگ مدار از قدح دست مگیر از رباب + چون دہن خاک یافت لولوی مینا فروز + از دہن
شیشہ ریز لعل زمرد نقاب + قلزم آتش تنست دیو شہاب افگنست + سیل کتارہ زنست
بیت برق و سحاب + شام ستارہ فشان ابر سیاہ و مطر + بدر شفق در دہان صورت جام
شراب + ابر ز شعر سیہ بر سر ما خیمہ زد + خیز تو خیمہ بزن بر سر می چون حباب + غم نکند دیدہ
سوے کسے کو مے + از دہن جام شد ہیچو زبان کامیاب + چرخ ندارد بتاب جان کسی را
لہ بست + یک نفس از عمر خویش بر در سلطان مآب + ای نظر بخت تو شمع بقا را ضیا + وے جگر خصم تو
تیغ فنا را قراب + دین تو در اعتقاد پیش رہ ہفت امام + راے تو در اجتہاد پیسرو چارم کتاب +
اللغات قمر کاغذ شعر سیہ جامۂ سیاہ بودہ کہنہ درک طبقات دوزخ دف زرین آفتاب رباب
ابر سفید چنگ دست و ساز رباب ساز لولو قطرات مینا سبزہ دہن شیشہ خود شیشہ لعل شراب
زمرد نقاب باعتبار شیشۂ سبز کتارہ نام سلاح قراب بفتح نیام شمشیر مآب بازگشت المعنی تیرے
قلم نے جیسے قمر کاغذ پر شعر سیاہ بنا یعنے حروف سیاہ تب سے قصب کہنہ کا رفو ماہتاب کرنے لگا
کہ مبادا کہے کہ یہ کیا تیرا پھاڑا ہوا ہی عفو تیرے دیوانہ کیطرح اگر طبقات دوزخ مین گھس جاے کہ
نہ اچھے کو دیکھے نہ برے کو تو جو زنجیری وہان کے ہون سب عذاب سے چھوٹ جائین آپ کہتے ہین
ایسا وقت ہی کہ ابر سفید دف زرین پر پردہ ڈال رہا ہی یعنے بادل ہو رہا ہی بس یہ وقت پیالہ
ہاتھ سے رکھدینے کا نہین ہی نہ رباب ہاتھ سے چھوڑنیکا دونون کا لطف ایسے ہی وقت مین
زیادہ ہی جب دہن خاک نے لولو مینا فروز پاے کہ وہ قطرات باران کے ہین جیسے سبزہ رونق
پاتا ہی تو تو بھی دہن شیشہ سے لعل زمرد نقاب یعنے شراب سرخ جو شیشۂ سبز کی نقاب مین ہی

اندیل یہ ابر ایک قلزم آتش تن ہی اور ایک دیو شہاب افگن ہی قلزم تن باعتبار بارش اور دیو شہاب افگن بنظر جسامت و برق اور اُلٹا معاملہ کہ شہاب دیو کے مارتے ہین یہ دیو شہاب مارتا ہی اور سپہر کتارہ زن ہی یہ جو ہیبت برق و ابر و کی ہی ابر کیا شام ہی نظر بسیا ہی، اور ستارہ فشان بلحاظ قطرات باران اسوقت مین جام و شراب کی ایسی صورت ہی جیسے بدر سکے ذہن مین شفق ابر نے تو شعر سیاہ کا خیمہ ہمارے سر پر تانا تو بھی مستعد ہو اور حباب کسطرح خیمہ سر مئی پر تان یہ شراب ایسی شی ہی کہ جو کوئی دہن جام سے زبان کیطرح کامیاب ہوا اُسکی طرف غم آنکھ نہین کھول سکتا یعنے نظر نہین ڈال سکتا کامیاب مین کام کا لفظ کام کر رہا ہی ایسے ہی جسنے در سلطان وقت پر آب و پناہ پائی ایکدم کو بھی اُسکی جان کو چرخ کا مقدور کیا جو پیچ و تاب مین ڈال سکے ای ممدوح تو ایسا بقا والا ہی کہ تیرے بخت کی نظر سے شمع بقا کی روشنی ہی اور جگر تیرے خصم کا تیغ فنا کا نیام دین تیرا اپنے اعتقاد مین ایسا پختہ و محکم ہی کہ پیشوا ہفت امام کا ہی یعنے خلفائے عباسیہ کا معلوم ہوتا ہی کہ اُسوقت تک سات گذرے ہون اور رائے تیری اجتہاد مین پس رو چوتھی کتاب کی ہی جو قرآن شریف ہی پس اوپر کا شعر ندا ہی اور یہ جواب ندا کا **قولہ** فکر تو وقت بیان فرق بموے ندید + جذر اصم را ز صفر بر سر لوح حساب + لعل سمندت کہ باد حلقہ کش گوش چرخ + آب شہامت بر دز افسر افراسیاب + ای بنفاذ امور بر سر تخت سرور + بر ہمہ شاہان عصر حکم تو مالک رقاب + در زمن عدل تو مرقد و ہم مروحہ است + بچہ روباہ را بچہ شیران غاب + موج عطاے تو دیدزان دہنش باز ماند + یم کہ کفش بر سر ست روز و شب از اضطراب + حجت قاطع نمود تیغ تو کز گرد ظلم + روے زمین را کفت شست بیک قطرہ آب + تا بر مغفرت سالک مرتاض راست + توشہ یوم الیقین منزل ہفتم کتاب + ماہ لواے تو باد شمع سراے ابد + روز بقاے تو باد ہفتہ یوم الحساب + شاید اگر از کمی کم زنند ہش در دسر + بدر چو از مہر شاہ یافت نقاع کلاب + **اللغات** مرقد خواب گاہ مروحہ مگس ران و باد کش غاب بیشہ قطرہ آب تیغ یوم الیقین روز قیامت ہفتم

کتاب ختم قرآن نقاع شیشہ المعنی یعنے فکر تیری ایسی تیز و رسا ہی کہ جسنے لوح حساب پر جذر اصم کو کہ تحقیقاً اسکا صحیح نکلنا دشوار سو صفر ہین اور اسمین بال بھر فرق نہ دیکھا گویا قلم اٹھایا اور نقطہ لگا دیا دیر ہی نہین نعل تیرے سمند کا کہ حلقہ کش گوش چرخ کا ہی یعنے چرخ کو غلام بنا نیوالا آب دلیری کا تاج افراسیاب سے لیگیا کہ یہ پادشاہ بڑا جابر و دلیر تھا ای ممدوح حکم تیرا نافذ ہی یعنے ہر شی مین گھسنے والا ایسے نفاذ حکم کے ساتھ تو تخت سرور پر بیٹھا ہی سو جتنے شاہان وقت ہین انپر مالک رقاب ہی یعنے انکی گردنون کا مالک چاہے جسکو مارے چاہے جسکو چھوڑے اور تیرے زمانہ عدل مین پنجہ شیرون جنگل کا بچہ روباہ کے لیے خوابگاہ بھی ہی اور تکس ران بھی کہ آرام سے اسکے پنجہ مین سوتا ہی اور وہ اسکی تکس رانی اور باد کشی کرتا ہی دریا نے جو موج تیری عطا کی دیکھی حیرت سے اسکا منھ پھیلا رہگیا چنانچہ ہیئت دریا سے یہ بات ظاہر ہی اور رات دن اضطراب مین ہی جسکے سبب سے جھاگ اسکے سر پر چھائے رہتے ہین تیری تیغ نے کیسی حجت قاطع دکھائی یعنے کرامات کہ ایک قطرہ آب تیغ سے جو بوند بنی ہوئی ہی گرد ظلم سے منھ زمین کا شستہ و صاف کر دیا آیندہ رہا ہے تابید ہی یعنے جب تک کہ راہ معرفت مین سالک محنتی ریاضت کش کو توشہ یوم یقین روز قیامت کا منزل ہفتم قرآن مجید کی ہی جس سے مراد ختم قرآن ہی کسواسطے کہ قرآن کے قراء نے سات منزلین مقرر کی ہین جسکا اشارہ جمع فمی بشوق ہی تب تک ماہ تیرے جھنڈے کا شمع سرائے ابد کا بنے اور تیری بقا کا ایک دن ہفتہ روز قیامت کا ہو اور قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہوگا اب ہفتہ کو اسکے قیاس کر و بدر کو کمی کا درد سر لگا ہوا ہی اور مین بھی بدر ہون مگر مجکو تو مہر و محبت شاہ سے شیشہ بھر گلاب ملگیا ہی کہ شیشہ دل ہی اور گلاب محبت شاہ شاید مجکو درد سر نقصان کمی کا اب نہ ہو بچے محشی نے پہلے شعر مین دعا کے نسخے لکھے ہین کہ بعض نسخہ مین کتاب بعض مین ایات عبارت انکے معنی کی یہ ہی نسخہ یہ ہی نسخہ کتاب فک اضافت میخواہد و در صورت ایات معنی آن ایات منزل ہفتم ست بہ قلب ترتیب و مراد ازان اعلی علیین باشد کہ ہمان توشہ یوم الیقین براے

سالک مرتاضست و بر تقدیر نسخه لباب معنی آنکه بهترین مقصود سائل توشهٔ یوم الیقین منزل هفتم ست و آن ختم قرآن مبین یا اعلی علیین انتهی قول المحشی ظاہر ہے کہ ان تینون نسخون سے مصنف نے ایک ہی لکھا ہوگا مگر اچھے برے کا امتیاز وتفرقہ کرنا بھی تو ضرور ہے نہ یہ کہ سبکے معنی مین لگتے لگا دیے جائین اول تو راہ اور سفر آخرت اور شدائد سفر سے بنٹ لی پیچھے اعلی علیین ہے ہٰذا راہ اور توشہ اور منزل یہ سب لفظ موجود بس ضرور ہے کہ توشہ راہ کا ختم قرآن مبین ہی ہے اور اسکی رعایت سے لفظ منزل اور ہفتم اور کتاب ایراد کیے ہین کہ منزل هفتم ختم قرآن ہے اور جب تقدیر عبارت کی یون ہو کہ منزل هفتم کہ آن از کتاب ست یعنے تمامی قرآن پھر فک اضافت کب ہے بلکہ ایک جملہ علاحدہ ہے بیانیہ اور اشعار سب صنائع بدائع سے مملو ومشحون مثلاً لفظ کمی اور کم اور درد سر اور بدر اور مهر اور شیشه گلاب مهر مین ابهام ہے بمعنی محبت اور آفتاب کہ اکثر حرارت وگرمی آفتاب سے دردسر پیدا ہو جاتا ہے اور اسکے لیے گلاب ازبس نافع بخلاف بارد مزاج کہ اسکو مضر ہے ایسے ہی بدر آسمان کی کمی بیشی آفتاب ہی کے قرب وبعد سے ہوتی رہتی ہے اور سوا اسکے فتامل

در مدح سلطان محمد شاہ بن تغلق وتعریف محبوب وخمریات

قوله زہے ز شرم رخت روے مہ گرفتہ بهق + فگندہ زلف تو از شب بر آفتاب وہق + بغمزہ جزع تو نرگس نمودہ از بادام + بخندہ لعل تو نسرین فشاندہ از فستق + درست گشت کہ بر چرخ برویت ای خورشید + بوقت طلعت پروین شود دو پارہ شفق + ترا ازان دو شکر در عقیق مروارید + مرا ازین دو شبہ سوے زرروان زیبق + زبستۂ تو بعمر ار یکے شکر خواہم + بہ بخیہ لعل تو گیرد دران ثمر فندق + لاے کہ بر اوراق لالہ شد منثور + بعذار نازک تست از ترشحات عرق + شکستہ شد دل بدر مهر بدر زان روز ہے + کہ بر دمید ز صبح تو حلقۂ داغ عشق + مقیدست بزنجیر زلف تو خورشید + چو بدر بر در انعام حاکم مطلق + خدایگان سلاطین محمد تغلق + ابوالمجاہد اعظم شہنشہ برحق + یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہے ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلان

اللغات بہق سیاہی و کلف و چھیپ و بہق کمند جزع مہرۂ سیاہ و سفید مشابہ بچشم نرگس و بادام
نیز چشم نسرین دندان فستق معرب پستہ مراد لب پروین دندان دو پارہ شفق دو لب عقیق
لب مروارید دندان تشبہ مہرۂ سیاہ زرر و زیبق سیاب شکر بوسہ نخچہ ژالہ فندق نام میوہ مشابہ بسر انگشت
نشور پریشان صبح رخ غسق سیاہی مراد اس سے خط المعنی یعنے ای محبوب تیرے رخ کی شرم سے
روے ماہ کو کیسا کلف و سیاہی نے گھیرا ہی اور تیری زلف نے شب سے آفتاب پر کمند ڈالی
ہی اور اس کمند مین پھانسا ہی کہ یہ کبھی ایا اُسکے چہرہ سے ہی جسکے گرد زلف ہی غمزہ تیرا ایسا جسنے
تیری چشم سے نرگس و بادام ظاہر کیے اور خندہ نے نسرین ای دندان پستہ پر جو لب ہین
بکثیر سے یعنے عیان کیے ای معشوق تو ایک آفتاب ہی اپنے آسمان صورت پر اور آفتاب ہی
سے شفق پیدا ہوتا ہی تو بس جسوقت پروین طلوع کرے یعنے دندان تو اُسکے اوپر درست ہی
جو دو ٹکڑے شفق سے ہون کہ وہ دونون لب ہین ہین تیری نسبت سوا اسکے کیا کہون
کہ تیرے جو دو لب شیرین و عقیق ہین اُنین تو مروارید تابان ہین اور میرا یہ حال کہ میرے
جو دو شبہ ہین ای مردمک انسے زر کیطرف کہ روے زرد ہی زیبق یعنے سیماب جو اشک سفید
رنگ ہین جاری ہین تیرے پستہ سے کہ دہن ہی اگر عمر بھر مین ایک شکر ای بوسہ مانگون تو نخچہ دندان
سے لب تیرے سر انگشت کو کہ فندق ہی ہی پکڑتے ہین مطلب یہ کہ اُنگلی دانت تلے دباتے ہیں کہ
ہین ایسی بات زیادہ اپنے حال و رتبہ سے کہتا ہی وہ موتی شبنم کے جو گلبرگ لالہ پر بکھرے ہوے
ہین ایسے ہین جیسے تیرے رخسار نازک پر عرق ٹپکا ہوا ہوتا ہی اس شعر مین لالہ کو مشبہ کیا ہی
اور رخسار محبوب کو مشبہ بہ جسکا رتبہ مشبہ سے زیادہ ہی اب بد کیا کہے اسکا تو دل پر مہر ای
دن سے ٹوٹ گیا کہ جسدن تیری صبح پر سیاہی خط کے حلقہ کیطرح پیدا ہوئی اور خط جا ای محبوب
تو وہ ہی کہ تیری زلف کی زنجیر مین آفتاب مقید ہی کہین جا نہین سکتا کہ وہ چہرہ ہی جیسے در
دروازۂ انعام شاہ پر جو حاکم مطلق ہی مقید ہو رہا ہی کسی دروانہ پر نہین جاتا آذر حاکم
مطلق خدایگان سلاطین یعنے محمد بن تغلق ہی اور ابو المجاہد اعظم اور شہنشاہ بر حق حاکم مطلق

اس سبب سے کہا کہ خلیفہ کیطرف سے مختار کل ہو

مطلع ثانی

قولہ نہادہ کاسۂ زرخور بدین کبود طبق + نماند سفرۂ گلریزہ سبز را رونق + قمر ستام مرصع کشاد از ادہم + چو صبح زین زراندودہ بست بر ابلق + بشاہ چین عوض اطلس سیاہ دہد + فلک عمامہ زربفت وجبۂ ازرق + خط سفید کشد صبح تا فرو ریزد + ہزار نقطۂ زر از شب سیاہ ورق + سپیدہ آئینہ بنمود رخ نہان کردند + سمنبران حریم زمردین جوسق + طلوع شمس و سواد شب و بیاض سحر + چو بیضۂ کہ بر اندازد از دہان عقعق + زہے زشرم کفت روے بحر غرق غرق + ز ابر جود تو باغ وجود سبز ورق + زمین ز جود تو خود را چو آسمان دیدہ + پر از درست زر سرخ روے ہفت طبق + لوائے فتح ترا نصب آنچنان کردند + کہ گیسوئے سر غوست پرچم بیرق + اللغات کبود طبق فلک سفرۂ گلریزہ شب ستام ساز اسپ مراد ستارگان ادہم اسپ سیاہ ای شب شاہ چین آفتاب ابلق آسمان باعتبار روز و شب اطلس سیاہ شب جبۂ ازرق باعتبار ستارگان خط سفید روشنی صبح سمن بران انجم زمردین فلک جوسق بام عقعق بالفتح زاغ دشتی کہ سیاہ و سفید ہوتا ہی ہفت طبق ہفت طبقۂ زمین غوس ہوا و مجہول نام ستارہ کہ فلک ہشتم پر ہی بیرق نیزہ المعنی پھر صبح ہونے کا بیان ہی کہ آفتاب نے کاسۂ زر کا کہ جرم اُسکا ہی بتغایر فرضی اس طبق سبز پر رکھا اب وہ سفرہ گلریز شب کا جو بلحاظ ستارون کے کیسا خوب ہو رہا تھا اس پیالۂ زر سے بیرونق ہو گیا ایسے ہی جب صبح نے زین زراندودہ کہ آفتاب ہی اپنے ابلق پر باندھا ابلق بدینوجہ کہ اُسوقت سیاہی و سفیدی دونون تلی ہوئی ہوتی ہین تو قمر نے ساز مرصع کہ ستارے تھے اپنے اسپ سیاہ شب سے کھولڈالا اب فلک نے بشاہ چین آفتاب کو عوض اطلس سیاہ کے کہ شب تھی عمامہ زربفت کہ وہی جرم آفتاب کا ہی بمغائرت اعتباری اور نیلا جبہ دیا کہ دن کو آسمان نیلگون ہو جاتا ہی جیسا کہ معہود ہی اور صبح نے خط سفید کھینچے جس سے ہزارون نقطے زر کے شب سیاہ

ورق سے گرجاتے ہین کہ وہ ستارے ہین اور جہان سپیدۂ صبح نے آئینہ اپنا دکھایا فوراً ان
سمنبرون نے جو بام زمردین فلک پر جلوہ کنان تھین منھہ اپنا چھپا لیا یہ طلوع شمس کا اور سیاہی شب
وسفیدی صبح کی ایسا ہوا جیسے زاغ دستی سے کہ سیاہ وسفید ہوتا ہی بیضۂ سفید دہن سے ڈالدیا
ہو پھر مدح ہی یعنے ای ممدوح کیسی تیری ہتھیلی فیاض ہی جسکی شرم سے دریا غرق عرق ہورہا ہی اور
عرق اسکا وہی آب بتغایر فرضی اور ابر جود تیرے سے باغ وجود کا سبز ورق یعنے لہلہا رہا ہی
زمین نے جو اپنی طرف نظر کی تو آپکو مثل آسمان کے دیکھا ایسا جود تیرا اسپر جاری ہوا ہی کہ ہفت
طبق اسکے اشرفیون زر سرخ جید سے بھرے ہوئے ہین تیری فتح کا جھنڈا قضا و قدر نے ایسی
جگہ بلند پر برپا کیا ہی کہ گیسو سر غول فلک کے اسکی بیرق کے پرچم ہین **قوله** حصار رتبہ ترا رفیع
بر طریقے شد + کہ چرخ رنگ کبود ست در تہ خندق + دو ماہہ بود بر دزے مسیر مرکب جسم + کہ در شبے
بر نبی گفت مخبر اصدق + سمند خو شر و خسرو بیک قدم کہ زند + بچار ماہہ رہ و بر بساط خاک الحق +
زجود تست کہ جز من نماند در عالم + مدکرے کہ کند برسر منابر دق + بہ بدر بدرہ کہ زر خورست چند انکہ
کہ از الوف شود جذر مال و منطق + ہمیشہ تا اثر عین نور آن باشد + کہ نور نور بر دار حدیقہاے
حدق + چو کلک روے سیہ بیش ازانکہ سر ببرند + سر زبان اعادی بہ تیغ باد اشق + زجنگ
مہر تو آنکس کہ کرد سرخم باد + چو تارے حلق گرفتہ میان خلق خلق + **اللغات** مرکب جسم تخت سلیمان
علی بالضم قرآن مجید مخبر اصدق خدائتعالے جسنے حضرت سلیمانؑ کی خبر کردی ہی غدوہا شہر و
رواحہا شہر سیر صبح گاہی اسکی ایک مہینہ راہ ہی اور سیر شام کی اسکی ایک مہینہ کی راہ مذکر پند
دہندہ دق بمعنی کوفتن وگدائی در خور لائق جذر وہ عدد کہ اسکو نفس جذر مین ضرب دین اور
اسکے حاصل کو مال کہتے ہین اور مجذور اور منطق وہ ہی کہ جذر اسکا صحیح نکلے جیسے ۳ کہ جذر ۹
کا ہی منطق مقصود حساب اصم ضد اسکے اور مقام مقتضی کسر ملا کا ہی عین نور نام ستارہ کہ جو
کوئی اسکے عمل مین پیدا ہوتا ہی اندھا ہوتا ہی نور بفتح غنچہ نور روشنی حدیقہ باغ جنکے گرد دیوارین
ہون حدق جمع حدقہ بفتحتین سیاہی چشم شق شگافتہ شدہ اعادی اعدا خلق جامہ کہنہ جبس سے

مراد خوار ہی المعنی حصار تیرے قدر کے ایسے طریق پر بلندی ہوئی ہی کہ جسکی تہ خندق مین
چرخ کبود ایسا ہی جیسے ایک کبود خندق کا شعر نعبد کا قطعہ بند ہی یعنے یہ تو مخبر اصدق یعنے خود
خدا تعالے ہی قرآن مجید مین اپنے نبی یعنے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیر مرکب سلیمان سے خبر دی
ہی کہ مسیر انکا ایک دن مین دو مہینہ کی راہ تھا کما قال عز وجل غدوہا شہر ورواحہا شہر یعنے
صبح کو اسکی مہینہ کی راہ تھی اور شام کو ایک مہینہ کی راہ لیکن اس خسرو کا سمند خوشرو ایک قدم رکھنے
مین چار ماہ کی راہ لبساط خاک پر جاتا ہی اور یہ بات سچ ہی دیکھو چار ماہ تو جو چار نعل کے ہلال ہین اسکے ایک قدم
مین طی ہو جاتے ہین تیرے ہی جود سے ہی کہ عالم مین اب سوا سے من یعنے نعمت دینے کے اور کچھ
نہین ہی اسکی ضرورت جاتی رہی کہ کوئی واعظ و ناصح منبر پر بیٹھ کے گدائی کرے مثل زمانہ
سابق کے بدر لاین اسکے ہی کہ اسکو بدرہ زر کے اتنے دیے جائین کہ الوف سے جذر اسکے مال کا
منطق ہوے یعنے مال کثیر اسکا مجذور ہو مثلا ہزار کا مجذور دس لاکھ ہوتے ہین اب الوف کا
مجذور دیکھا جاے کہ کسقدر ہو مطلب یہ کہ اسقدر مال مجکو دے کہ جذر میرے مال کا ہزاروں
سے خبر دے آئندہ دعا سے تابید ہی یعنے جب تک کہ ستارہ عین الثور سے یہ اثر ہوتا رہے
کہ جو کوئی اسکے عمل مین پیدا ہوے نابینا ہو جاے اور وہ کلیان نور کی باغون سیاہی چشم
سے لیجاوے تب تک دشمن تیرے مانند قلم کے سیاہ رو پہلے سے ہو جائین پھر سر کاٹا جاے اور
سر زبان کا انکے چھوڑی سے شق و شگاف کیا جاے اور جو چنگ محبت سے تیری سر خم کرے
یعنے منحرف ہو تو اسکا حلق گرفتہ درمیان خلق کے ہو اور جامہ کہنہ پارہ پارہ جو مراد خوار
و ذلیل سے ہی

بہاریہ در مدح آفتاب

قولہ صفر زیبد ہد از نقطہ زرین سر سال ✤ الفی را کہ در و عین لود گوشۂ دال ✤ گاو بازار
وہن سبزہ گل زر و گرفت ✤ در چراگاہ برابر از نرگس این سبز تلال ✤ غنچہ درخندہ چو صبح ازپی آنست
کہ ہست ✤ سیر تو معدا جیب بر از زر طلا مالا مال ✤ دفتر سبز مجلد کہ گلشن جامع شد ✤ ہست

شیرازہ او زرد و ورقها همه آل + لالہ را خرقہ بخون غرق و بنفشہ زغمش + چون مصیبت زدہ کژ
گردن و نیلی سربال + شب یکے زنگی پستہ کہ بود آبلہ روے + روز رومی دراز کہ بود او بکمال +
روز با تاج زر و شب بقبائے گلریز + شب و روز ند غلامان شہ خوب خصال + یہ اشعار بحر
رمل مین ہین فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان **اللغات** صفر علامت برج حمل نقطہ زرین
آفتاب الف علامت ثور عین آفتاب گوشہ دال لام جسکے تیئس عدد ہین تلال یہ مشتہا گاو برج
ثور برہ برج حمل گل زرد آفتاب نرگس انجم دفتر سبز مجلد آسمان آل سرخ سربال نوعی پیراہن آبلہ
روے شب بستارہ تاج زر آفتاب گلریز کواکب **المعنی** یعنے ہر سال یہ بات معہود ہے کہ نقطہ
زرین آفتاب سے صفر یعنے برج حمل الف کو جو برج ثور ہی زیور دیتا ہی یعنے آفتاب برج حمل سے
جو ابتداے بہار ہی برج ثور مین جاتا ہی اور جب اسمین آتا ہی تو آفتاب گوشہ دال کا ہو جاتا ہی
اور گوشہ دال کا لام ہی جسکے تیئس عدد ہین مطلب یہ کہ تیئس دن اسمین رہتا ہی سو یہ ہوا کہ
گاو نے جو برج ثور ہی بچہ برہ کے منہ سے کہ برج حمل ہی گل زرد آفتاب کا لیگیا اس چراگاہ سبز
تلال مین جو آسمان ہی کہ نرگس سے بھری ہوئی ہی کہ وہ ستارے ہین بصورت دیدہ حیران اب
صبح اور غنچہ مارے خوشی کے دونون خندہ زن ہین اسواسطے کہ دونون کی جیب زر طلا ای کندن
سے مالا مال ہی صبح کے زر آفتاب سے اور غنچہ کے زر ورد سے یہ دفتر مجلد آسمان کا کہ کل اسکا جامع
ہوا ای آفتاب اس سبب سے شیرازہ اسکا تار شعاع سے زرد ہی اور ورق اسکے سرخ باعتبار شفق
نسخہ مطبوعہ مین ہست کو ہشت غلط لکھا ہی اب لالہ کا خرقہ جو خون مین غرق ہو گیا جیسا کہ گل
اسکا سرخ غرق بخون ہوتا ہی اسکے غم سے بنفشہ نے مصیبت زدون کی طرح گردن ٹیڑھی کرلی
اور پیراہن سیاہ پہن لیا چنانچہ ایسی ہی صورت اسکی ہوتی ہی رات اسوقت مین ایک زنگی
پستہ قد آبلہ رو ہی بلحاظ ستارونکے اور دن ایک رومی دراز قد جیسا کہ کمال دراز ہوتا ہی یعنے
اسوقت مین رات کوتاہ اور دن دراز ہی دن تاج زر سر پر رکھے ہوے ہی جو آفتاب ہی اور
رات قبا گلریز پہنے ہوے اور رات دن دونون غلام بادشاہ خوب خصال کے ہین

مطلع ثانی

قولہ ای عقیق شکر آلودہ تو پستہ مثال + شور بخت این دل بریان کہ ندید از تو وصال + روے تو
مطلع انوار سراپردہ حسن + زلف تو مجمع دلہاے پریشان احوال + مردمن دو شبہ بالش
خون گردیدہ + نقش دیباچہ رویت کہ کشیدست خیال + در خم ماہ نوت سوختہ دل مردم را
حرکتہاے ستارہ بجنوب و بشمال + دہنت دید خرد گفت بے ہیچ سخن + سر میمست کہ بر نقطہ فرد
آمدہ دال + چرخ پردیدہ چو بر نرگس تو چشم انداخت + گفت صادیست کہ در حلقہ نون یافت
مجال + زلف تو سایہ چو بر گوشہ خورشید افگند + گشت چون چتر شہنشاہ جہان میمون فال +
آن محمد علم و نجم حشم و عیسی دم + وآن قضاراے و قدر رایت و خورشید نوال اللغات شکر لب
شبہ مردمک آہ نو ابرو ستارہ مردمک نقرا دہن اور نقطہ فرد جزو لایتجزی نیز دہن دال دلالت
کنندہ مجال جاے جولان علم جھنڈا اور نام نوال بخشش المعنی یعنے ای محبوب تیرے لب
عقیق بھی ہین اور شکر آلودہ اور پستہ مثال بھی مگر میرا دل بریان کیسا شور بخت ہی کہ اسنے
تجھسے کبھی وصال نہ دیکھا صورت تیری سراپردہ حسن کے مطلع انوار ہی زلف تیری مجمع ہی ان لوگون
پریشان احوال کی یعنے سارے دل پریشان احوال وہین جمع ہوتے ہین اور ہر چند میرے
مردمک چشم کو دوشبہ کہاہر وقت خون انکا تکیہ ہی یعنے ہر دم خون انسے روان مگر تیری صورت کے
دیباچہ کا نقش جو میرے خیال نے کھینچ رکھا ہی ہرگز نہ مٹیگا تیرے ماہ نو ابرو کا عجیب ہی خم ہی کہ
کہ اس خم مین مردم کو بہاانس کے اپنے ستارون کی حرکتون سے جو ادھر ادھر جنوبا شمالا کرتے
ہین سوختہ اور بریان کر رکھا ہی ستارہ مراد مردم چشم معشوق سے اور ستارون کی حرکت جنوب
سے شمال کو ہی دہن تیرا دیکھ کہ خرد نے دیکھتے ہی کہدیا کہ یہ سر میم ہی کہ نقطہ فرد پر جو جزو لایتجزی ہی
کہ تقسیم نہین ہوسکتا دلالت کرتا ہی مطلب یہ کہ نقطہ ہی اور نقطہ بھی لایتجزی اور سر میم عربی کا
مدور لکھا جاتا ہی چرخ جو دیدے بیشمار رکھتا ہی اسنے جو تیرے نرگس چشم پر نظر ڈالی فوراً کہاکہ
یہ ایک صاد ہی جو حلقہ نون مین جولان کر رہا ہی اس حلقہ مین اسکا مجال ہی اور نون ابرو زلف

نے تیری ایسا سایہ گوشۂ خورشید پر جو چہرہ ہی ڈالا ہی جیسے چتر شہنشاہ ہمایون فال سے کہ وہ بھی اسکی صورت خورشید تمثال پہ سایہ ڈالے ہوے ہی اور وہ شہنشاہ بصفات مذکورہ بعد کے موصوف ہی قولہ شاہ بہرام نسب آنکہ نماید چو بین + روز کین در نظرش خنجر صد رستم زال + سرکشی کرد قلم ہمچو حسودت زانرو + کہ نگونسار چو زلفست و سیہ روے چو خال + ای کفت پنج محیطے کہ بیک قطرۂ آب + شستہ از روے زمین گرد عدو بد حال + خصم بدکیش ترا خنجر تو قربان کرد + تیر را از پی آن وصل کمان گشت وبال + اندران روز کہ از نعرۂ مردان نبرد + در دل کوہ چو سیماب در افتد زلزال + آسمان یک مگس سبز نماید بو رچشم + چون ہمانے سر چتر تو کشاید پر و بال + فرق کرسی قدم پیل تو باشد آندم + روح قدسی نزک خیل تو گردد آن حال + رنج تو مار دوے حامل اوده ماہی + خنگ تو چرخ دوے حامل او چار ہلال + بیلست از سر زنش گرز و سنانت دیدہ + عظم و اندام عدو را چو سبوس و غربال + اللغات پنج محیط پنج انگشتان قطرۂ آب تیغ زلزال لرزہ آندم آنحال و وقت جنگ نزک مردم چو کی روح قدسی ملایک دہ ماہ دہ انگشتان خنگ اسپ چار ہلال چار نعل عظم استخوان حال تمام آسمان المعنی یہ بادشاہ بہرام نسب ہی جو بڑا عادل و باذل و شجاع گذرا ہی اور خود بھی ایسا شجاع کہ لڑائی کے دن خنجر سیکڑون رستم بن زال کے اسکی نظر مین چوبین ای بیکار معلوم ہوتا ہی کہ تیرے قلم نے مثل تیرے حسود کے تجھسے سرکشی کی ہی جب تو مثل زلف کے نگونسار اور مثل خال کے سیہ روہی ای ممدوح تیری کف کیا ہی وہ پنج محیط ہین باعتبار پنج انگشتان کہ جسکے ایک قطرۂ آب یعنی سے کہ وہ تیغ ہی تمامی روے زمین کو دشمن بد حال کے گرد سے دہو کے پاک صاف کردیا عجب حال ہی کہ تیرے خصم بدکیش کو تیرے خنجر نے کشتہ کیا اس رنج سے کہ مین نے نہ مارا تیر کو وصل کمان کا وبال ہو گیا ہی کہ اسمین ٹھہرتا ہی نہین اور لطف یہ کہ قوس خانہ عطارد کے وبال کا ہی بعد کا شعر قطعہ بند ہی کہ اس دن کہ نعرہ مردان نبرد سے پہاڑ کے دلمین بھی سیماب کیطرح لرزہ پڑجاے ایک جگہ ٹھہرہی نہین سکتا اسحال مین جسوقت کہ ہما تیرے چتر کا بال و پر کھولے اور اُڑتا ہوا ہین آوے مقابل

اسکے آسمان ایسا حقیر و ناچیز معلوم ہوتا ہے جیسے ایک سبزہ کہ اُس وقت مین زرق کرسی کا جو فلک
ہشتم ہی تیرے بیل کا ایک قدم ہوگا اور ملا ایک اُس حال مین تیرے لشکر کے مردم چوگی بنین گے
نیزہ تیرا مار ہی لیکن ایسا مار جسکی حال وس مچھلیان ہین یعنے دس انگلیان اور گھوڑا تیرا
جسامت و تیز روی مین چرخ لیکن اسکے حامل چار ہلال ہین کہ وہ چار ون نعل ہین حامل کا
لفظ جو نام آسمان کا بھی ہوگیا ہی خوب ہی بیل سے جو قصد پامالی تیرے دشمن کا کیا تو دیکھا کہ
اُسمین گوشت و استخوان کچھ بھی باقی نہین ہے یان تو اُسکی ضرب گرز سے مثل بھوسے کے
ہوگئین اور گوشت جسم کا طعن سنان سے مثل غربال کے سوراخ سوراخ ہی بس اس شعر
مین صنعت لف و نشر مرتب ہی **قولہ** جان اعدا سے تو در آئینہ تیغ آندم + صورت لاسے
سیاہی بود از آب زلال + صورت صورت بر رایت نو آیت فتح + کرمت دشمن مال و غضبت
دشمن مال + ان کتابیست شہا مدح تو کز تقریرش + طوطی ناطقہ با ہفت زبان گردد لال +
کفہ کف ترا دید ترازوے فلک + نقدہ ہر دو جہان یافت در آن یک متقال + پایۂ تخت تو
پیرایۂ ہشتم ایوان + سایۂ تخت تو بر گنبد ہفتم طربال + تا بشام از مدد جنبش چارم ایوان +
گوے زر بر سر میدان افق آرد حال + زخم چوگان اجل بر سر بدگو تو باد + خاصہ ہنگام
نخاو در صف میدان قتال + **اللغات** نخا بالکسر فرمان برداری مادر و پدر و نیکی و
نکوکاری دشمن مال بلا اضافت کفہ پلۂ ترازو متقال بالکسر ساڑھے چار ماشے ہشتم ایوان
فلک کرسی طربال بالکسر بنا سے بلند گوی زر آفتاب افق کنارۂ آسمان حال وہ لکڑی کہ
میدان مین سیدھی کھڑی کرتے ہین جو کوئی اُس سے گیند لیجاتا ہی بازی جیت جاتا ہی
المعنی جان تیرے دشمن کی تیرے آئینہ تیغ مین ایسی ہی جیسے صورت کالی کینچتی آب زلال
سے نمایان ہوتی ہی صورت تیری بھی صورت نکوئی و نیکی کی ہی اور رایت تیرا آیت فتح
کی کرم تیرا دشمن مال کا بسبب بذل و سخا کے اور غضب تیرا دشمن کو مالش دینے والا ایشاہ
میرے تیری مدح کی کتاب ایسی ہی جسکے بیان سے طوطی ناطقہ کی باوصف ہفت زبان ہونیکے

گونگی ہی تیرے کف عطا کے کفہ کو جو ترازو فلک نے دیکھا تو دونو جہان کے نقد کو ایک مثقال پایا
پایہ تیرے تخت کا پیرایہ فلک ہشتم کا ہی اور سایہ تیرے تخت کا گنبد ہفتم پر ایک بنا سے بلند ہی اب
وبہار تابید ہی یعنے جب تک کہ شام کو مدد جنبش چرخ چارم سے گوی زر یعنے آفتاب میدان افق
کے سرے پر حسال لے یعنے تمام کو پہونچے زخم چوگان اجل کا تیرے بدگو کے سر پر پہونچے خاص
لڑائی کے وقت میدان قتال مین

مدح محمد شاہ و تعریف خط محبوب وجرخیات

قولہ نبات سبز چو بر شکر تو پیدا شد + عقیق سادۂ تو در پناہ مینا شد + بجز دہان تو در عین آفتاب
کہ دید + کہ ذرۂ ز شفق مطلع ثریا شد + مہ دو ہفتہ شود از کنار شب پیدا + شبست زگوشۂ ماہ
دو ہفتہ پیدا شد + ہلال راست تر از فرق بود پیوستہ + بگو مرت کہ چو ابروئیم چہ معنی شد +
ز مہر زلف در خت کردہ عزم بیداری + شب دراز ترا دیدہ ماہ و دوتا شد + دو ترک مست
کمانہا کشیدہ تا بس گوش + کہ گرد چین سپہ زنگ آشکارا شد + ز سہم شان دل سرگشتہ و
پریشانم + بزیر مشک زرہ شکل ماہ فرسا شد + رخت گلیست کہ در بوستان جا نہارست + لبت
ملیست کہ دارو سے درد دلہا شد + دہان تست کہ موے ز ذرہ فرقش نیست + میان تست
کہ کوہے بموے در وا شد + بر بخت ابرو و چشم بجار مرد ارید + ترا چو بر طرف لالہ سبزہ پیدا شد +
تنم ز ضعف چنان شد کہ ہر شبے تا روز + گرفتہ دامن آہم بطاق خضرا شد + دمم ببوسے لبت
آتشیست در دہنم + کہ ہر زبانہ او افسر زبانا شد + گدا اے لعل تو بودم ولیک بے منت +
ز نقد عین خودم وجہ زر مہیا شد + یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن
مفاعلن فعلن بسکون عین **اللغات** نبات خط شکر لب عقیق لب مینا خط ذرہ دہن
شفق لب ثریا دندان فرق مانگ پیوستہ مدام چہ بمعنی ای از چہ سے یعنے شب زلف کمان
ابرو زرہ شکل صفت مشک کہ زلف ہی کوہ سرین بجار دریا ہالا لہ رخ طاق خضرا افلاک
بوسے امید زبانا بالضم نام ایک منزل کا منازل قمر سے نقد عین اشک المعنی یعنے ای محبوب

تیرے لب شیرین شکر پر جو نبات سبزہ خط کی پیدا ہوئی تو یہ ایسا ہوا جیسے عقیق سادہ سرخ کو مینا سبز کے ساتھ لگا یا جاوے کہ کیسا خوشنما ہوگا تیرے دہن کے سوا کسی نے عین آفتاب مین کب دیکھا ہی کہ ایک ذرہ شفق سے جو لب ہین مطلع ثریا کا ظاہر ہوا ہو یعنے ذرا لب کھولنے مین ثریا عیان ہوئی ہو کہ وہ دندان ہین اور عجب یہ کہ عین آفتاب مین شفق ورنہ طلوع و غروب کیوقت شفق ہوتا ہی اور معمول یہ ہی کہ ماہ دو ہفتہ کنار شب سے پیدا ہوتا ہی اور تیری شب کہ زلف ہی عجب شب ہی کہ گوشہ ماہ دو ہفتہ سے جو چہرہ ہی پیدا ہوئی ہی یہ ہلال ہمیشہ تیرے ابرو کے ساتھ تیری مانگ سے زیادہ تر سیدھا رہتا تھا اور یہ سیدھا وہ ہی جسکو سلیم المزاج کہتے ہین نہ مقابل کج کے مگر مین کہتا ہون کہ اب جو ابرو کیطرح خمیدہ ہوگیا یہ کیا بات ہی ماہ کو جو محبت و عشق تیری زلف و رخ کا ہی اسنے چاہا کہ ان دونون کے عشق مین شب بیداری کرون تو محبت رخ کی محنت کو تو جھیل گیا اور جب شب دراز زلف کی محنت پیش آئی تو اسکے بار سے کبڑا ہوگیا اسکو نہ اٹھا سکا وہ دو ترک چشم مست جو کان تک کمانین چڑھاے ہوے ہین یعنے ابروے دراز ایسے ہین جسکو کہین کہ چین کے گرد مین سیاہ زنگ کی ظاہر ہوئی ہی چین چہرہ مین تیرے مشک زرہ شکل سے جو زلف پیچ در پیچ ہی اور نیز ماہ فرسا کہ چہرہ پر پڑی ہوئی ہی اسکے خوف سے نہایت ہی سرگشتہ دل اور پریشان خاطر ہون کہ کیسے ماہ کو گھس لیہی ہی رخ تیرا وہ گل ہی جسکا صفت جان ہی اور لب تیرے ایک شراب ہین کہ دار و درد دونون کے ہین دہن تیرا ایسا کہ اسمین اور ذرہ مین سر مو فرق نہین کمر تیری ایسی کہ گو ہی موے در ظاہر ہوئی ہی یعنے ایکبال مین دو پہاڑ کہ سرین ہین دراسمین تفسیر بابموے کی ہی میری دونون آنکھین دو ابر ہین انھون نے در موتیون کے بہاے اس غم سے کہ تیرے لالہ کے کنارے سبزہ پیدا ہوا لالہ رخسار سبزہ خط تن میرا بارے ضعف کے ایسا زار و نزار ہوگیا کہ میری آہ کا دامن پکڑ کے ہر رات دن ہونے تک طاق سبز فلک پر گیا اب خیال کرو آہ کو کہ وہ گیا ہی اور اسکا دامن ہی گیا اور پھر اسکا تن اور ایا یہ بھی ہی کہ آہ میری فلک پر پہونچتی ہی تیرے لب کی امید مین دم میرا میرے دہن مین ایسا ایک آتش

ہو رہا ہی کہ ہر زبانہ یعنی شعلہ اُسکا تاج سر زبانا کا ہی کہ یہ ستارہ فلک ہشتم پر ہی منازل ماہ سے
ہین تو گدا تیرے لعل لب کا تھا لیکن بے منت و احسان نقد چشم سے جو اشک ہین میری صورت
زرد کی موجود و مہیا ہو گئی وجہ کے معنے صورت کے بھی ہین اور وجہ گذران کے بھی حاصل یہ
کہ روتے روتے جو پیلا پڑ گیا ہون یہی زردی وجہ زر کی ہی ف اگر جہان ہمہ تن زر شود
بجہ نخرد + چو بدر مفلس درگاہ حق تعالے شد + برائے عزت دنیا و دولت عقبیٰ + توجہش
بجناب خدیو دنیا شد + خوب جان لو بدر وہ شخص ہی کہ اگر جہان ہمہ تن زر ہو جائے تو ایک جو
کو بھی نمول سے اسلیے کہ فقیر درگاہ حق تعالے کا ہی اور جو خدیو دنیا کیطرف رجوع ہی یہ توجہ اُسکی
اسواسطے ہی کہ عزت دنیا کی اور دولت عقبیٰ کی اُسکو حاصل ہو کہ یہ دونون امر بھی ضروری
ہین اور یہان دونون موجود

مطلع ثانی

قولہ چو شاہ شرق بہ پیش سریر جوزا شد + سپیر بہ پیش کمان رفت و ترکش آرا شد + نمیرسد
اگر بپائش دست زنگی شب + کہ ترک روز بغایت بلند بالا شد + چہ ساغریست زر اندودہ خور
کہ از لطف او + چو بادہ جملہ تن آب آتش اجزا شد + چہ دستیست بجام بادہ را کہ مدام +
ز دست میرود آنساعتے کہ بپا شد + بیا ربلبلہ کان رومیست خون آشام + کہ سجدہاش
ہمہ پیش پائے ترسا شد + تو جام می ز خمستان لایزالی نوش + کہ خاک جرعہ او جان جملہ اشیا شد +
مآب خود بجناب خدا اُنگان میساز + کہ کار و بار دو عالم بدو توانا شد + میان دائرہ حلقہ
در او ہر ش + بشکل نقطہ موہوم نا نما یا شد + چو قصر حلم وے افگند سایہ بر گردون + خراز
تحرک قسر ے خود مبرا شد + تو بی کہ آن گدا از کف تو انگر شد + تو ئی کہ بر درت ایام پیر برنا شد +
الا لغات شاہ شرق آفتاب اور یہ جب جوزا مین آتا ہی دن بڑھ جاتا ہی سپر ماہ و آفتاب
سپیر پیش کمان رفتن سے مراد مقابل ہونا یا اُس کے اندر جانا اسلیے کہ برج قوس و جوزا
دونون مقابل ہین ترکش اس اعتبار سے کہ جوزا خانہ تیر کا ہی ترک روز دن بلند بالا

اس لحاظ سے کہ دن اسوقت مین دراز اور رات کوتاہ ہوتی ہی آتش اجزا یعنے آب دریا گرم ہوا
مدام ہمیشہ و شراب ما آب مراد شراب سے نا نمایا ای ہمان حرکت قسری کہ بواسطہ فلک الافلاک
سکے ہی برنا جوان المعنی جب شاہ شرق آفتاب کا سامنے تخت جوزا کے گیا کہ اسوقت مین
دن دراز و شب کوتاہ ہوتی ہی تو ایسا ہوا کہ سپر سامنے کمان کے گئی اور ترکش آرا ہوئی
سپر وہی آفتاب اور کمان برج قوس کہ جوزا اور یہ دونون مقابل ہین اور یہان بھی تقابل
ہی مقصود ہی نہ اندر کمان کے جانا اور جوزا کو ترکش کہنا اس مناسبت سے ہی کہ وہ خانہ تیر کا
ہی اور آفتاب اسکی شعاع آب زنگی شب کا ہاتھ ترک روز کے گریبان تک نہین پہونچ سکتا اسواسطے
کہ وہ بہت بلند بالا ہوگیا ای دراز مین حیرت مین ہون کہ اس ساغر زراندود آفتاب کو
کیا ہوا جسکی گرمی سے شراب کیطرح جملہ تن آب کا آتش اجزا ہوگیا یعنے پانی گرم ہوگئے جیسا کہ
گرمی مین ہوتا ہی اور جام بادہ کو ہمارے ساتھ عجب قسم کی دوستی ہی کہ جب بیما ہوتا ہی تو
ہمیشہ از دست رفتہ ہوجاتا ہی لفظ پیمودہ و بیما مین عجب ہی لطف ہی یعنے جب بیما ہوتا جو مراد اسنے
جدا ہونے سے ہی تو از دست رفتہ ہوجاتا ہی اور نیز یہ کہ جب شراب سے جو مراد ماسے ہی خالی
ہوجاتا ہی تو ہمارے ہاتھ سے چلا جاتا ہی اور کے ہاتھ مین لا بلبلہ ای صراحی کہ وہ ایک رومی
سفید رنگ خون آشام ہی باعتبار شراب سرخ بھری ہونیکے کہ اسکے سجدے بالکل ترسا کے
پانون پر ہوتے رہے ہین ترسا پیالہ سجدہ جھکنا بلبلہ کا وقت انڈیلے جانے شراب کے اور
جب اسکے سجدے پانے ترسا پر ہوے ہین تو اسکو چھوڑ اور جام می کا خمستان لایزالی سے
نوش کر کہ جسکے جرعہ کی خاک جان جملہ اشیا کی ہوئی اور بازگشت اپنا جناب خدایگان
کو بنا جسکے سبب سے کاروبار دونون جہان کو قوت و توانائی ہوگئی اور وہ خدایگان کہ جسکے
در دروازہ کے حلقہ کا جو دائرہ ہی عرش اسمین ایسا ہی جیسے ایک نقطہ موہوم کہ نمایان نہین
ہوتا حلیم ایسا کہ جب سے اسکے قصر حلم نے اپنا سایہ گردون پر ڈالا آفتاب حرکت قسری
سے جو باتباع حرکت فلک الافلاک کی تھی اس سے پاک و مبرا ہوگیا اسواسطے کہ خود فلک ایکی

بار سایہ حلم سے ایسا بوجھل ہوگیا کہ ہل نہین سکتا پھر آفتاب کیسے حرکت کرسکے قولہ گرفتہ دست برادر برون گریخت اجل + آزان دیار کہ عدل تو کارفرما شد + لوائے قدر تو سر ز آستان چنان برکرد + کہ افتراق دوئی از میان جوزا شد + چو دامن علمت رقص کردہ بر سر غول + چو راقصش دہن مار چرخ ماوا شد + رسول عزم تو چون بر براق قدر نشست + نخست گام کہ برزد ز اوج ادنی شد + علو قصر جلالت چنان غلو دارد + کہ آستان درش جفت طاق بالا شد + ز دست برد تو آن دم کہ کلک زرد اندام + سیاہ روے و نگونسار ہجو اعدا شد + رواے زر بکتف برفگند یک ہندو + ز زنگبار سوے چین براہ دریا شد + کہ درمیان سہ فندق یکے سیہ بادام + دو بیدہ بر طبق ماہ مست و شیدا شد + اگرچہ دوم او زاد و از یکی گم شد + بکیش آخر مجذور دوش مبدا شد + چنان شکوہ تو زد خیمہ بر سر عالم + کہ ماہتاب نیارد بگرد دیبا شد + ہمیشہ تا شہ انجم ز اوج رفعت خود + بفرد خانہ سرد و زیر تہنا شد + رواق قلعہ مرفوع قدرت ایمن باد + ز کسرہا کہ در ایوان قصر کسرے شد + **اللغات**

برادر اجل خواب بموجب النوم اخ الموت افتراق جدائی غول ستارہ راقص ستارہ نزدتین فلک غلو از حد درگذشتہ طاق بالا فلک الافلاک ہندو قلم سیاہ زنگبار دوات چین کاغذ دریا دست ممدوح سیہ بادام قلم کہ چوب بادام سے بناتے ہین طبق ماہ کاغذ خانہ سرطان فرد خانہ تنہا خانہ وزیر ماہ شاہ انجم آفتاب رواق سقف و محل کسر شکستن کسرے نوشیروان

المعنی یعنے ای ممدوح جس شہر مین کہ عدل تیرا کارفرما ہوا اجل اپنے بھائی خواب کا ہاتھ پکڑ کے وہان سے نکل گئی خوف مواخذہ سے کہ بیقصور کیون مار ڈالتے ہی اور بھائی کو اسلیے لیگئی کہ تو بھی نمونہ میری کیفیت کا ہی ایسا نہو تجھسے بھی مواخذہ کرے تیری قدر کے جھنڈے نے تیرے آستانہ سے ایسا سر بلند کیا کہ فرق دوئی کا جوزا سے جو دو پیکر ہی جاتا رہا دونون ایک ہوگئے معمول ہی کہ جھنڈے پر بھی صورت دو پیکر کی بناتے ہین جیسے شیر واژدہا کی بناتے ہین اور جب یہ جھنڈا شاہی اپنے علو سے دو پیکر تک پہونچا اور اُس سے ملگیا تو پھر

اس دو پیکر اور ہم بن دو پیکر کا کچھ فرق نرہا ایک ہوگئے اور جب تیرے علم کے دامن نے نزول
پر جو ایک ستارہ فلک ہشتم پر ہی رقص کیا اور رقص اسکا جنبش کرنا بھر پرہ کا ہوا سے تو راقص
کر یہ بھی ایک ستارہ دہن تنین فلک مین ہی اب جو دامن اس علم کا ہان راقص ہوا تو جس
راقص کا بھی یہی دامن مسکن و ماوا ہوا مراد علو علم سے ہی رسول تیرے عزم کا جو براق قدر پر
سوار ہوا تو پہلے ہی قدم مین بلندی ادنی سے نکلگیا ادنی سے اشارہ اس آیت سے ہی
فکان قاب قوسین او ادنی سے اور قصر اُسکی بزرگی و جلال کا ایسی بلندی حد درجہ کو پہونچا
ہی کہ آستانہ اُسکے دروازہ کا طاق بالا یعنے فلک الافلاک کا جفت ہوگیا اشعار ما بعد باہم مربوط ہین
یعنے اُسوقت مین کہ کلک زرد اندام تیرے دست برو سے سیاہ رو اور نگونسار مثل اعداء کے
ہوئی تو رواسے زرد کندھون پر ڈالکے ایک ہندوای قلم سیاہ زنگبار دوات سے براہ دریا
کہ وہ انگلیان ممدوح کی ہین چین کو گیا اور چین کاغذ گویا درمیان تین فندق کے کہ سر انگشت ہین
محل گرفت قلم ایک بادام سیاہ تھا یعنے وہی قلم سو دوڑکر طبق ماہ پر جو کاغذ ہی گیا اور مست
و شیدا ہوا کہ دمبدم اُدھر ہی کو دوڑتا ہی شعر بعد معما قلم کا ہی کہ اگرچہ اسکے حرف دوم سے جو حرف
لام ہی جسکے تیس عدد ہین دو جسکے دس عدد ہوے یکے کسے کہ اسکے چالیس ہوتے ہین کم ہوسے
تو جب چالیس سے دس کم ہونگے تیس رہجاینگے لام حاصل ہوگا اور ریکے اسکے آخر مین ہونے سے
میم حاصل ہوگا اور دو جو دس ہی اسکے ضرب سے سو حاصل ہونگے اور سو عدد قاف کے
ہین بس جب قاف مبدا لام و میم کا ہوگا قلم ہو جایگا ایسا خیمہ تیرے شکوہ و دبدبہ نے سر عالم
پر کھڑا کیا ہی کہ ماہتاب کتان کسکے مارے ڈر کے دیبا کے پاس نہین پھٹکتا کہ مبادا کتان
تھوب جسکے پھٹ جانے سے ماخوذ ہون آپ دعا تابید ہی یعنے ہمیشہ جب تک شاہ انجم آفتاب
فرد خانہ و زیر مین کہ برج سرطان ہی تنہا جاوے بسر و بر عایت اسکے کہ آبی ہی اور فرد خانہ بدین لحاظ
کہ ماہ کا یہی ایک خانہ اوج کا ہی بخلاف دیگر سیارات کہ دو دو بھی ہین تب تک محل قلعہ بلند تیرے
قدر کا شکستگیون سے جیسے کہ قصر کسری کو پہونچی یقین محفوظ و مصون رہے اور قصر کسری کو

بروز تولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑی شکست پہونچی تھی واسطے اظہار شان و شوکت آنحضرت کے کہ یہ اسوقت مین بادشاہ تھا

در مدح محمد شاہ تغلق و تعریف محبوب و چرخیات

قولہ لعلت از خندہ شکر از در تر برگیرد + جزع ام از گریہ در زیر طبق زر گیرد + جز سر زلف تو بر عارضت اچکور سرشت + ملک فردوس کہ دیدست کہ کافر گیرد + طاق ابروے تو پیوستہ بیک جفت کمان + بر سر چشمۂ نور آہوے عبہر گیرد + دلبرا نرگس شوخ تو بچشم مردم + ترک مستیست کہ ہندو بچہ در بر گیرد + چین زلف تو بہر حلقہ کہ مشک افشاند + ز آتش غم جگر سوختگان برگیرد + ای بہ بچہرہ کہ بہ بوے وصالت لالہ + بر سر آتش تر دانۂ عنبر گیرد + گوشۂ ماہ فلک را چو خم طرۂ تو + پرچم رایت سلطان مظفر گیرد + مرغ چون رقص کنان باز نوا برگیرد + لب پر از خندہ کند صبح و دوات زر گیرد + تا مگر دل شدگانرا نبوا آرد باز + دہن بلبلہ ہر دم لب ساغر گیرد + آسمان سفرۂ گلریز چو بردارد صبح + در دہان خندہ زنان قرص مزعفر گیرد + یہ قصیدہ بحر رمل مین ہی فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن **اللغات** شکر لب در دندان جزع مہرہ سیاہ و سفید مراد مردمک در زر اشک طبق زر رخسار بیک جفت کمان دو ابرو آہو عبہر مردمک ہندو بچہ مردمک حلقہ مجلس آتش تر سرخی لالہ دانہ عنبر داغ دوات زر آفتاب بلبلہ صراحی سفرہ گلریز شب باعتبار ستارگان قرص مزعفر آفتاب **المعنی** یعنے ای محبوب لب تیرے جسوقت خندہ کرتے ہین تو در تر یعنے دندان سے شکر اُٹھاتے ہین اور میری جزع ای آنکھ گریہ سے موتی طبق زر پر جو رخسار زرد ہین ظاہر کرتی ہی اچکور سرشت سوانے تیری زلف کے جو عارض پر پڑی ہی کوئی بتاے تو کہ فردوس کو کسی کافر نے لیلیا ہو ابرو تیرے کہ اپنی خوبی مین طاق و بےمثل ہی یہ ہمیشہ ایکجوڑی کمان سے چشمۂ نور پر جو چہرہ ہی آہو عبہر کو گھیرے ہوے ہی عبہر مردمک ای دلبر تیرے نرگس شوخ کو جو لوگ دیکھتے ہین تو یہی کہتے ہین کہ ایک ترک مست ہی جو ہندو بچہ کو بر مین لیے ہوے ہی ہندو بچہ مردمک زلف تیری ایسی کہ جس حلقہ مجلس مین اپنی چین سے مشک افشانی کرے تو آتش غم سے

جگر سوختہ لوگون کا گھیرے ای محبوب تو وہ پری چہرہ ہی کہ تیری امید وصال پر لالہ آتش تر پر جو
سرخی اسکی ہی دانہ عنبر کا رکھتا ہی یعنے باوجود سرخ روئی تیرے داغ کھایئے ہوئے ہی اور جیسے
تیرے طرہ کا خم گوشہ ماہ کو جو چہرہ ہی گھیرے ہوئے ہی ایسے ہی ہالہ فلک کو پرچم جھنڈے شاہ مظفر
کے گھیرے ہوئے ہی مرغ جو مراد مرغ صبح سے ہی جسوقت ناچتا ہوا آواز بلند کرتا ہی صبح بھی خندہ زن
ہوکے دف زر کا ہاتھ مین لیتی ہی دف زر آفتاب اس وقت مین دہن صراحی کا جو ہردم
لب ساغر کو پکڑتا ہی جیسا کہ شراب انڈیلنے کیوقت ہوتا ہی شاید یہ غرض ہی کہ جو لوگ دل بستہ
مین اور خاموش انکو آواز و نوا مین لائے اور مسرور کرے روزمرہ جب آسمان سفرہ گلریز
اپنا کہ شب ہی بلحاظ ستارون کے اٹھا لیتا ہی تو صبح خندہ زنان ایک قرص مزعفر دہن مین
لیتی ہی کہ وہ آفتاب ہی **قولہ** رومی زرد سپر چرخ سیہ جوشن را + بسر نیزہ کلاہ قمر از سر گیرد + آسمان
پیشکش خسرو آفاق کند + زین زر صبح چو بر صہوہ اشقر گیرد + جامی مرکز نہ دائرہ مولی الخلفا +
آنکہ بر خلق خدا خلق پیمبر گیرد + ذات او محیی آثار بنی عباست + لیک در صف وغا تیغ چو حیدر
گیرد + ایکہ طاق در بارت کہ محیط فلکست + وتر قوس جلال از خط محور گیرد + بر خط محور اگر
حرز عزیمت خواند + سی و یک مہرہ زرین زیک اژدر گیرد + بست و یک پیکر نور ند در ایوان شمال +
ہمہ را راست تو از خاک فرو ستر گیرد + گر بشارت طلبد نور حقش پیش آید + ور ولایت طلبد
ملک سکندر گیرد + **اللغات** رومی زرد سپر آفتاب سر نیزہ باعتبار خطوط شعاع زین
زر آفتاب صہوہ پشت اشقر اسپ مراد روز در بارت باضافت وتر چلہ محور وہ خط جو درمیان
دونون قطب کے ہی عزیمت وہ جو بیمار پر بامید شفا کے پڑھین سی و یک مہرہ ستارے
جنسے شکل اژدر کی قایم کی ہی کہ محور کے قریب ہی فرو ترای بتر **المعنی** یعنے یہ رومی زرد سپر
چرخ سیہ جوشن کا کہ آفتاب ہی سر نیزہ سے تاج قمر کا اسکے سر سے اتار لیتا ہی جیسے کہ صبح کو روشنی
قمر کی کہ وہی تاج ہی جاتی رہتی ہی آسمان وہ زین زر جو صبح اپنے اشقر پہ کھینچے ہوئے تھی یعنی
زین کو خسرو آفاق کے نذر مین پیش کرتا ہی زین زر آفتاب اشقر روز اور وہ خسرو جامی مرکز

نہ دائرہ کا ہی کہ تمام دنیا ہی جو نہ دائرہ افلاک ہین بمنزلہ نقطہ کے ہی اور سب خلیفون کا مولی
وصاحب ہی اور ایسا کہ خلق خدا کے ساتھ خلق پیمبر سے پیش آتا ہی ذات تو اُسکی زندہ کرنیوالی
آثار بنی عباس کی ہی لیکن صف جنگ مین تیغ حیدر کیطرح پکڑتا ہی ای ممدوح تو وہ ہی کہ طاق
محراب تیرے دروازہ کا کہ وہ دروازہ محیط فلک ہی اُسکے جلال کی کمان چلہ خط محور سے
لیتی ہی اور اگر مثل عزیمت خوانون کے خط محور پر عزیمت پڑھے تو اکتیس مہرے جنسے
اژدر فلک آراستہ ہوا ہی سب اُسکے لیلے ورنہ عزیمت خوانون کو ایک مہرہ بھی مارسے لینا
دشوار ہی جسکو ہندی مین من کہتے ہین اور یہ اژدر قریب خط محور کے ہی اور نیز عزیمت خوان گرد
اپنے یا سامنے اپنے خط کھینچ لیتے ہین اور یہ جو اکیس شکلین نورانی شمال مین ہین اُسکی رائے
روشن کے سامنے خاک سے بھی کمتر ہین اگر عالم بالا سے طالب بشارت کا ہو فوراً نور حق اُسکے
سامنے آجاے اور جو طالب ولایت کا ہو ملک سکندر کا موجود ہی وہ لیلے الغرض دین ودنیا
دونون کی نعمتین موجود ہین **قولہ** شاہ سلطنت خیمہ زنگاری را + در عروسے بقا کمہ جادر گیرد +
بسر تیغ تو کاندر صف میدان خلاف + خصم بیدین تو بیدست کہ خنجر گیرد + سر نہد خصم تو برپاے
تو از روے نیاز + تیغ تو لطف کند زود سرش برگیرد + آن غزالی کہ در اگرگ سحر پیشیر و ست + خانہ
در عہد تو در کام غضنفر گیرد + باز چتر تو بپرواز چو پر باز کند + آشیان بر سر قبہ اخضر گیرد + سقف
بالاے گل افشان اولی اجنحہ را + در خم سایہ یک گوشہ شہپر گیرد + بدر بر شاہ زمین سمط لاے
افشاند + تا چو شاہ فلکش در زر و زیور گیرد + پایہ تخت مربع وش شہ باو فلک + تا خرد اعدل
اشکال نہ ور گیرد + خصم تو باد سیہ روے پریشان احوال + تا شب از روے سر زلف سحر برگیرد +
اللغات شاہ سلطنت خیمہ زنگاری آفتاب و اسمان بسر تیغ مین با قسمیہ ہی خلاف بید
ودشمنی غزال آفتاب گرگ سحر صبح کاذب غضنفر شیر سر قبہ اخضر فلک الافلاک سقف
گل افشان فلک ہشتم اولی اجنحہ ملایک سمط بالکسر موتی کی لڑی شاہ فلک آفتاب **المعنی**
یعنی شاہ سلطنت کا تیرے اس خیمہ زنگاری آسمان کو کہ بقا اسکی جانئے کیسے کب تک ہی مگر

جیسے اُسکی شادی بقا سے ہوتی ہو اُسکی بقا کو مقابل اپنے بقا کے تکمہ چادر کیطرح سمجھنا فرض کرتا ہو
تیری سلطنت کی ایسی بقا ہو میں تیرے سر تیغ کی قسم کھاتا ہون کہ جس میدان لڑائی میں اگر
دشمن بیدین تیرا خنجر ہاتھ میں لے تو بیکار اسلیے کہ دشمن تو خود بید ہی بسبب لرزنے کانپنے کے
اور خنجر برگ بید جو بصورت خنجر کے ہوتا ہی بید ست نہایت الطف ہی کہ اسمین لفظ دست بھی
موجود ہی اور بیدین مین بھی بید موجود جب دشمن تیرا تیرے پانون پر سر عجز و نیاز سے رکھتا ہی تو
تیغ تیری لطف کر کے جلدی سے سر اُسکا اٹھا لیتی ہی اس شعر مین بھی برگیر د نہایت خوب ہی کہ
اٹھانے سے مراد سر اُتارنے سے بھی ہی وہ غزال جسکے آگے آگے گرگ سحر چلتا ہی کہ غزال
آفتاب ہی اور گرگ سحر صبح کاذب تیرے عہد مین شیر کے مُنھ مین اپنا گھر بناتا ہی جو برج اسد اسکا
خانہ اور برج حمل اسکا بیت الشرف ہی جو غزال ہی باز تیرے چتر کا جو پر دانہ کے لینے پر کھولے
تو لوان قبہ جو اس قبہ اخضر کا ہی اُسپر جا کے آشیانہ رکھے یعنے فلک الافلاک پر اور باز کی
عادت ہی کہ نہایت بلندی پر آشیانہ رکھتا ہی اور سقف بالاگل افشان کہ فلک ہشتم ہی جسپر جملہ
ثوابت ہین اور اکثر سیار بھی مقام ملایک کا اُسکو ایک گوشہ ہم شہپر مین دبالے اب شعرائے عرضی
کہتے ہین کہ بدر نے جو بادشاہ سرزمین کے سر پر لڑی موتیون کی نثار کی ہی یہی امید رکھتا ہی
کہ مثل شاہ فلک کے اُسکو زر و زیور مین منڈھ دے یعنے جیسے آفتاب ہر کسیکو زر مین منڈھ
دیتا ہی اپنی شعاع ڈالکر ایسے ہی شاہ زمین کا ہی ممدوح مجکو زر مین منڈھ دے یا جیسے شاہ
فلک یعنے خورشید کو زر سے منڈھ کے آراستہ کر دیا ہی ایساہی مجکو بھی کر دے کہ زر ہی زر
ہو جاؤن آیندہ دعا تابید ہی یعنے فلک تخت مربع دش کا اُسکے ایک پایہ ہو جب تک کہ خرد
اعدل ای گواہ شائستہ اشکال اُسکے مدور فرض کرے چنانچہ حکما کے نزدیک زمین آسمان دونو
گول کرومی شکل ہین اور تیرا دشمن سیہ رو پریشان احوال رہے جب تک کہ سر زلف کو شب و سے سحر سے اٹھادے

در مدح محمد شاہ و خیالات دیگر

قولہ چو یار پارہ مشعب زابر آفتاب نہد ✤ ز مشک حل شدہ بر روے ماہ تاب نہد شفق

بروے ثریا روان شود آندم + کہ ماہ برلب خود ساغر شراب نهد + زہی مہی کہ شکر خندۂ تو پروین را + میانۂ دو ہلال از شفق نقاب نهد + بکوے مصطبہ رو پیش ازانکہ دست سحر + طفاوہ بر در طریال ہفت باب نهد + زمہر آئینہ لولی زن سپیدہ فروش + ز فرق خود قصب زرد ماہتاب نهد + شود خروس خروشان چو چرخ طوطی رنگ + ہما بیضہ بزیر عقاب نهد + تو خون دختر زر خور کہ بے تو دور فلک + پیالہ برکف ایام بیحساب نهد + اگر ز گوشۂ ماہ تو شب و مہ روزے + چہ داغہا کہ غمت بر دل خراب نهد + شب فراق تو چشمم جز این چہ کار کند + کہ گرد سفرہ زر کاسہاے آب نهد + بجز دو ہندوے سیمین قباے من نبود + کسیکہ بر طبق زر دُر خوشاب نهد + چو بدر از لب تو کام خود ندید آن بہ + کہ رو بسوے در شاہ کامیاب نهد + خدائگان جہان فخر آل بہرامے + کہ مشتری لقبش شاہ مہ جناب نهد + یہ قصیدہ بحر مجتث میں ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن بکسر عین **اللغات** پارہ شب زلف آفتاب رو شفق شراب ثریا دندان ماہ یار پروین دندان ہلال لب مصطبہ میخانہ طفاوہ دائرہ آفتاب طریال بکسر بلندی وصومعہ مہر دوستی آئینہ آفتاب ہزار بیضہ ستارے عقاب آفتاب بیحساب بے موقع شب خط سفرہ زر روے زرد بہرامی ای بہرام گور **المعنی** یعنے جب یار پارہ شب یعنے زلف کو آفتاب چہرہ پر رکھے تو ایسا معلوم ہو کہ مشک کو حل کر کے ماہ پر خم و پیچ بنا دیے ہیں اور جو کہ آفتاب برابر اسم ہی بس تاب کے ساتھ الیطاسے کچھ خلل نہین ہے ماہ میرا لب پر ساغر شراب رکھے تو اسوقت مین ایسا معلوم ہو کہ شفق ثریا پر روان ہی شفق شراب سرخ ثریا دندان ای محبوب تو عجب ایک ماہ ہی کہ شکر خندہ تیرا پروین کو درمیان دو ہلال از شفق کے کہ وہ لب سرخ ہین نقاب مین رکھتا ہی کہ بدون شکر خندہ کے پروین دندان کے اندر یون ہلال از شفق مین چھپے رہتے ہین جس گلی مین بھٹی ہی قبل اس سے کہ ہاتھ سحر کا دائرہ آفتاب کو دروازہ پر اس عالی بناہ ہفت اب کے رکھے یعنے آفتاب طلوع ہوے اُس گلی مین جا اور پیو تی کر اور قبل اسکے کہ محبت آئینہ سے جو آفتاب ہی لولی زن سپیدہ فروش کو ہوے لولی زن زہرہ کہ لولی فلک ہی اور سپیدہ مخفوش بدینوجہ کہ

قریب طلوع آفتاب کے رنگ اسکا سفید ہوجاتا ہی اور ماہتاب جو تعصب زرد پہنے ہی سر سے
اتار ڈالے جیسا کہ چاندنی صبح کو پہلے زرد ہوجاتی ہی پھر سفید اور اس سے پہلے کہ خروس
صبح کا شور اٹھائے جب کہ چرخ طوطی رنگ ہزارون بیضے پر عقاب کے تلے رکھدے عقاب
آفتاب بیضے ستارے ہو اسکے تحت شعاع مین آجاتے ہین بس ایسے وقت مین جسکی کیفیت
بکوے مصطبہ سے یہانتک مذکور ہوئی خون دختر رز کا کہ شراب ہی پی اسواسطے کہ تو نہین ہوگا
اور دور فلک کا بیحساب پیالے زمانہ کے ہاتھ مین دیگا پیالے مہر وماہ اب دوسری بات ہی
کہ اگر تیرے ماہ کے گوشہ سے کسیدن شب پیدا ہوے کہ مراد صورت وخط سے ہی تو وہ کیسے کیسے
غم میرے دل خراب کو دیگا مین ہون اور تیری شب فراق کی اب آنکھین میری سوا اسکے اور
کیا کام کرین کہ گرد سفرہ زرد رخ کے پیالے پانی سے بھرے رکھین یعنی روے زرد پر آنسو بہاتی
رہین بھلا میرے ان دونون ہندو سیمین قبا کے سوا اور کون ہی کہ طبق زر پر در خوشاب رکھے
ہندو مردمک باعتبار سیاہی اصلی اور سیمین قبا اس سبب سے کہ روتے روتے سفید ہوگئین
دوسرے مصرعہ مین زردی رخ کا بیان ہی جسپر آنسو ڈھلک رہے ہین اب جناب فرضی کہتے ہین
کہ مدت ہوئی اور بدر تیرے لب سے کچھ کامیاب نہوا لہذا بہتر یہ ہی کہ فریادی ہوکے شاہ کامیاب
کے دربار مین جاے اور وہ شاہ جو خدایگان جہان کا ہی اور فخر آل بہرام کا جسکا مشتری نے
جو قاضی فلک ہی شاہ ماہ جناب لقب رکھا ہی **قولہ** روائح روحات عنبر ابیش باشد * عدو بت
ضربی در فروع صابب نہد * بگنج دست شہ آن زرد رنگ افعی جیست * یکے ہلال کہ بر بدر شب
خضاب نہد * توئی کہ منقل سیمین مہر آتش خور * زمہر بزم تو قلب اسد کباب نہد * ضمیر زخط
تو توحید بر زبان راند * ستم زخامۂ تو تیغ در قراب نہد * ز لطف مخترعات روایت تو سر دہش
دسا بن وحی سوئے پنجمین کتاب نہد * بخاک پاے تو کان آتشے کہ آبی شد * سر است بیش تو گر
زمین برتراب نہد * زمہر بزم تو در پیشگاہ خیمۂ سبع * سپہر کرسی زرین ز آفتاب نہد * شہر یکہ
حلم تو جز قاف کس نشان ندہد * وشیک عزم تو در قطب انقلاب نہد * بدور عیش تو مرغ عشق حجاب

برا از احسن + تدرو عدل تو بر ہامہ عقاب نہد + ومیض خنجر او از خواص آبحیات تما + ہزار تعبیہ در لمعہ
سراب نہد + ہمیشہ تا طبق سبز کاسہ زر را + میانہ چہ ناہید وقت آب نہد + لوای قدر ترا آنچنان
جلالت باد + کہ بر کنارہ مہ گوشہ طناب نہد + اللغات روایح بو ہاے خوش و بارا نہاے
شب روحات خوشبو باضرابی منسوب بضرب بمعنی شہد سفید ایسی ہی ضرب بے صاب درخت
تلخ افعی قلم ماہ کاغذ خضاب مداد با ثرای بہ اثر منقل ہندی انگیٹھی خط حکم مکتوب قراب بالکسر میان
قلب دل مخترعات ای مختصات آتشی ابلیس آبی منکر و شنیک بمعنی سرعت کنندہ و بیک تیز رفتار
عرش بالضم و فتح عین ایک قسم کبوتر معلق زن کہ ہوا پر معلق زنی کرے حمامہ کبوتر ہامہ کاسہ سر
پیشانی ومیض درخشیدن برق سبب اسکے کہ پراگندہ ہو تعبیہ آراستگی چہ ناہید برج سنبلہ کہ خانہ ہبوط
زہرہ کا ہی ناہید زہرہ آب بزبان رومی کنوار المعنی یعنے سینہ اسکی خوشبوئون شیرین کے
اپنے اثر مین ایسے ہین کہ شیرین نے شہد سفید ضرب کی صاب کی شاخون مین جو ایک درخت
نہایت تلخ ہی پھیلا دیتے ہین اور بالکل اثر نمو کا میٹھا ہی سے ہوتا ہی گوشہ دست شاہ مین یہ زرد رنگ
افعی کیا ہی ایک ہلال ہی کہ ماہ پر جو کاغذ ہی شب مداد سے خضاب لگاتا ہی کہ مراد تحریر حروف سے ہی
افعی قلم ای ممدوح وہ تو ہی جسکی بزم کے واسطے انگیٹھی سیمین ماہ کی آتش آفتاب پر قلب اسد سے
کباب لگاتی ہی اسد نام برج خانہ آفتاب کا اور قلب اسکا ایک منزل ہی منازل ماہ سے بت پرست
کیا چیز ہی خود بت اگر حکم مکتوب تیرا اسکو پہونچے تو توحید اس سے جاری ہو جاے اور ستم نے تیرے
خامہ کے خوف سے کہ نہ معلوم کیا میرے حق مین لکھدے تیغ اپنے میان مین کر لی تیری جو نکالی
ہوئی باتین ہین کہ ابھی مخصوص تیرے ہی ساتھ ہین انکا لطف جو سروش غیب سے پایا ہی
عجب نہین کہ اس وحی کی بنیاد قراب پنجم کیطرف ڈالے قسم تیرے خاکپا کی کہ وہ آتشی یعنے ابلیس
جو آدم کے سجدہ سے یہ کہکر کہ تو نے مجکو آگ سے پیدا کیا ہی جو جوہر علوی ہی اور آدم کو خاک تربت سے
جو عنصر سفلی ہی آبی ہوا ای انکار کنندہ مگر تیرے سامنے جو سر خاک پر رکھدے تو سزاوار و لائق ہی
کسواسطے کہ تو تو آب و گل ہی سے نہین ہی نور ہی نور ہی پھر بھی بڑا مجلسی ہی تو نو بزم افروزی

کرتا ہی مگر تیری بزم کا ایسا عاشق ہی کہ پیشگاہ خیمہ سبز بزم مین کرسی زرین اپنی بھی آفتاب سے لگا دیتا ہی
حاتم تیرا ایسا جسکا شریک کوئی سوائے قاف کے کسیکو نہین بتاتا اور ہر چند مشہور ہی کہ قطب از جا نجنبد
لیکن پیک تیز رفتار تیرے عزم کا ضرور ہی اسمین بھی انقلاب ڈالدے تیرا دور ایسے امن و عیش
کا ہی کہ تدرو تیرے عدل کو امن کی جگہ سمجھ کے مرغش کبوتر کو سوپر عقاب کے رکھتی ہی تا اور کوئی پرند
شکاری نستانے پاوے حالانکہ عقاب خود دشمن کبوتر کا ہی تیرے خنجر کی آب کو بحقیقت ایسی نہین
جس سے کوئی سیراب ہو اور آبحیات کے بیسیون خاصے ہین اور سراب ایسی چیز ہی کہ محض
ریگ خشک صرف ایک چمک ہی چمک ریگ کی شعاع آفتاب سے مگر تیرے خنجر کی آب و تاب ایسی
ہی کہ اگر سراب پر پڑے تو ہزارون خوبیان خواص آبحیات کی سراب مین پیدا کردے سراب آبحیات
سے بڑھکے ہو جاوے آب دعا سے تا بید ہی یعنے جب تک کہ یہ طبق سبز آسمان کا کاسہ زرین
آفتاب کو وقت آب یعنے ماہ کنوار مین درمیان چاہ ناہید کے رکھے کہ وہ برج سنبلہ خانہ ہبوط
زہرہ کا ہی اور کنوار مین آفتاب اس برج مین ہوتا ہی تیری قدر کے جھنڈے کی ایسی بزرگی
و بلندی ہو کہ کنارہ ماہ سے گوشہ اسکے طناب کا جا لگے

در مدح محمد شاہ بن تغلق و بہارستان و تعریف محبوبان

قولہ بیا ایمہ کہ در گلبن نوائے مرغ زار افتاد ٭ ز افغان دل بلبل صد اندر مرغزار افتاد ٭ ببوے
مجمر لالہ دل مرغ نوا خوان را ٭ دہد از سبزہ ارامی چمن کو سایہ وار افتاد ٭ نمکدان نزاز ماہی بسوے
برہ مائل شد ٭ چہ شور شہا کہ در بازار گرم نوبہار افتاد ٭ چو دل گل دید از شادی درون باغ
جان بشگفت ٭ چو گل نور دید از خندہ ستان بر روے خار افتاد ٭ میان شاہدان باغ ای
سرو سہی اتیکب ٭ بنفشہ خادم گز گردن نیلی شعار افتاد ٭ ترا غنچہ لنسر نیست بر برگ سمن سنبل ٭
از ین غم لالہ را از باد در سینہ غبار افتاد ٭ خروس صبح گر از لعل تاجی دار داد بر سر ٭ عروس لالہ را
مشک خالی بر غدار افتاد ٭ لقد چون سرو آزادی در آغوشت از ان گرم ٭ کہ این بندہ زراہ
بوسہ دایم بر کنار افتاد ٭ چمن را از گل و بلبل چہ شد برگ و نوا حاصل ٭ چو من اندر ہواے مدح

شاہ کامگار افتاد ٭ یہ قصیدہ بحر ہزج مین ہی مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان اللغات
مرغزار سبزہ زار و باغ مرغ زار تجنیس ناقص مرکب مفروق نمکدان آفتاب ماہی برج حوت برہ برج
حمل ستان ہندی جیت شاہدان باغ گل و سبزہ غنچہ دہن نسرین وندان برگ سمن رخسار سنبل
زلف لعل آفتاب المعنی یعنے ای ماہ بہار آئی اور گلشن مین مرغ ازبس نوازن ہو رہے ہین
اور دل بلبل نے ایسا شور مچار کھا ہی کہ مرغزار بھی صدا کر رہا ہی یعنے جو بلبل کہتی ہی اُسکو مرغزار بھی
لوٹ کے کہتا ہی بس ایسے وقت مین تیرا ہونا ضرور ہی لہذا تو بھی آاس شعر مین گلبن کی جگہ
گلشن کو اچھا جانتا ہون اور گلبن کے ساتھ در کیون بر ہونا چاہیے جا نے محشی اسطرف
متوجہ نہوے اور ایسا ہی زار کے نیچے لاغر لکھدیا ہی یہ معنے بھی ٹھیک نہین بل بمعنی بسیار دوسرے
شعر مین دہد کا فاعل چمن ہی اور کو کی ضمیر راجع بسوے سبزہ معنی یہ کہ مرغ نوا خوان جو اپنی خوش
نوائی سے مست و بیخود ہو رہا ہی چمن اسکے دل کو تو بو مجمر لالہ شگفتہ سے قوت دیتا ہی اور جو اکثر مست
و بیخود گر بھی پڑتے ہین اسلیے اُسکے آرام کو سبزہ ہی جو سایہ کیطرح بچھا ہوا ہی لفظ قوت کو مین نے
بو و مجمر سے نکالا ہی کہ مفعول ثانی دہد کا ہی اور محذوف اور حذف مفعول کا جائز اب محشی کے
معنے بجنسہ لکھون بو امید مجمر بکسر آنکہ بوے خوش دران سوزند آرام تسکین حاصل معنی
بدو نوع ست یکے آنکہ چمن سایہ وار دل مرغ نوا خوان را با مید مجمر لالہ از سبزہ تسکین میدہد یعنے
میگوید کہ سبزہ دمیدہ است لالہ ہم خواہد شگفت درینصورت آوردن مجمر بمناسبت بو باشد
دلو سایہ وار افتاد بیان چمن دوم آنکہ مراد از سایہ دار سایہ زدہ وجن گرفتہ باشد و آن بیان مرغ
باقی بدستور ۱۲ ہادیعلی انتہی مین نے اپنے معنے بھی لکھدیے اور محشی صاحب کے بھی حرف
بحرف اب ناظرین کو رد و قبول کا اختیار ہی چاہے جسکو جس نظر سے دیکھین نمکدان زرجو
آفتاب ہی برج ماہی نے جو حوت ہی برہ کیطرف کہ یہ برج حمل ہی زبان آمد بہار مین مائل ہوا اسکے
مائل ہونے سے کیسی کیسی شورشین بازار گرم نو بہار مین پڑین آب جو دل نے گل کو دیکھا
باغ جان مین خوشی کے مارے کھلگیا اور گل نے جو زر کو دیکھا مارے ہنسی کے خار پر چت پڑگیا

ای سرو نیز تمامی شاہان باغ مین جو گل و سبزہ ہین سب مین بنفشہ کا یہ حال ہی جیسے خادم کج گردن نیلی لباس ہوتے ہین اور گل بنفشہ سیاہ اسی صورت کا ہوتا ہی لالہ اگرچہ سرخ رنگ رکھتا ہی لیکن کہان تو کہان لالہ تیرے غنچہ دہن مین تو نسرین دندان کے ہین اور برگ سمن سے رخسار پر سنبل ہی زلف بس اسی غم کے مارے اسکے سینہ مین غبار پڑا ہی جو صرف داغ سے ہی خرد سر صبح کے سر پر اگر تاج لعل کا جو آفتاب ہی کہ صبح کو سرخ ہوتا ہی رکھا ہوا ہی تو عروس لالہ کے رخسار پر بھی ایک خال سیاہ پڑا ہوا ہی اور کیسا خوشنما تو اپنے قد مین ایک سرو آزاد ہی اور مین ایک بندہ بوسہ سے ہمیشہ در کنار افتادہ ای محروم بس بسبب اسی محرومی کے تجکو آغوش مین لیتا ہون کہ کامیاب ہوؤن چمن کو جب گل و بلبل سے برگ و نوا حاصل ہوا تو میری طرح اسکو بھی شوق مدح بادشاہ کامگار کا پیدا ہوا

مطلع ثانی

قولہ چو دوش باز سقف مینا رنگ طشت زر نگار افتاد ✤ فلک را کاسہاے نقرہ در دریاے قار افتاد ✤ دل دریا سوے لب بر کہ باز آن کشتی زرین ✤ ز موج تیرۂ دریاے پر در بر کنار افتاد ✤ بخشت خم عمارت کن سواد قلعۂ دل را ✤ کہ خشت زر سرخ از برج این نیلی حصار افتاد ✤ گل سیمین مر بشگفت چون زابر سیاہ شب ✤ ہزاران قطرۂ سیمین برین نہ سبزہ زار افتاد ✤ قمر در کہکشان مرغیست کنف در آشیان شب ✤ بگرد خرمن او درا ارزن زر بیشمار افتاد ✤ ازین خضراے پر عبہر چو شیر چرخ سر برکرد ✤ فلک میناے پر گوہر چو تیغ شہریار افتاد ✤ محمد شاہ بن تغلق کہ ز منشور را امام او را ✤ لقب سلطان اعظم خواند حاسد دلفگار افتاد ✤

مطلع دیگر

قولہ زد ستش مرغ زرین را چو در منقار قار افتاد ✤ سر زلف سیاہ شب ہمہ بر تار تار افتاد ✤

اللغات سقف مینا رنگ فلک طشت زر نگار آفتاب کاسہاے نقرہ ستارگان قار سیاہی ای شب خشت زر سرخ آفتاب نیلی حصار آسمان قطرۂ سیمین کواکب ارزن زر ستارگان خضرا آسمان عبہر نرگس مراد ستارون سے مرغ زرین قلم قار سیاہی تار تار ریزہ ریزہ **المعنی** رات

جب خشت فلک مینا رنگ سے طشت زرنگار آفتاب کا گرا یعنے آفتاب غروب ہوا تو کاسے نقرۂ فلک کے جو ستارے ہین دریاے سیاہی مین پڑے پس اُسوقت مین دل دریا کا کہ دریا مرادف یم کا ہی اور قلب یم کا می اسکو لب پر لیجا کہ اب پھر وہ کشتی زرین آفتاب کی موج تیرہ دریاے پر دُر سے کنارہ آ لگے موج تیرہ شب وہ نکے ستارے حاصل یہ کہ آفتاب پھر طلوع ہوا تو اپنے سواد دل کے قلعہ کی عمارت خشت خم سے بنا کسواسطے کہ خشت زر سرخ آفتاب کی تو اس سبز حصار سے گر گئی یعنے شب ہوئی گل سیمین سفید رنگ ماہ کا ابر سیاہ شب سے شگفتہ ہوا اور ہزار ہا دن قطرے سیمین اس نہ سبزہ زار فلک پر ظاہر ہوے یعنے ستارے نمود ہوے قمر اسوقت کہکشان مین ایسا ہی جیسے ایک مرغ ہی کہ اسکے آشیانہ مین جو شب ہی خرمن کے گرد کہ ہالہ ہی جسمین ارزن بیشمار پڑا ہوا ہی ارزن غلہ باجرہ وجینہ مراد ستارگان خُرد سے خرمن ماہ ہالہ اس خضرا پر نرگس ہے کہ وہ ستارے ہین بصورت چشم حیران کے شیر چرخ یعنے برج اسد نے سر نکالا ای طلوع ہوا فلک مثل تیغ شہریار کے ایک مینا پر گوہر معلوم ہوا تیغ بادشاہ پر گوہر باعتبار ترصیع اور سبز باعتبار اصالت آہن شعر بعد کا صفت اور نام اور لقب بادشاہ مین ہی اور صاف جسوقت ممدوح کے ہاتھ سے مرغ زرین قلم کے منقار مین قار یعنے سیاہی پڑی تو سر زلف سیاہ شب کا اس کی خوبی سے پارہ پارہ اور تار تار ہو گیا جیسے کہ تحریر مین سیاہی ریزہ ریزہ ہو کے کاغذ پر پڑتی ہی قولہ ز توقیعش مشام روح سازد لخلخہ آن دم + کہ بر نقرہ ز شاخ زعفران مشک تتار افتاد + باین مطلع کہ در تشبیہ کلکش در خط آور دم + برا بنا سے زمانم تا قیامت اعتبار افتاد + حسود باد پیمایش کہ چون میخوار سشرع آمد + چو آبش خاک بستر شد چو آتش چوب خوار افتاد + نیاز جیب چاکے زد چو دامن بوسہ بر پایش + طراز آستین دارش ز دست شہ یسار افتاد + بدار الضرب سلطانے درم ریزان نا کلکش را + نقوش سکۂ نامش شہ دار و مدار افتاد + سیاہ شے کہ صد افراسیابش حلقہ در گوشست + فلک بخشے کہ از لک بخششش صد ننگ و عار افتاد + زہی آرش کمان رستم کہ سہم تیر او چون دید + بسیمین سپر دریاے اسپش نعل دار افتاد + غدلیو تاج داوائے دآن کو ہیچ تیغ او + دو روے کو در ملکت

سر او تاج دار افتاده + بنائے قلعہ قدرت چونکہ ثابت ارکان شد + صفائے مشرب عیشت چو زمزم
خوشگوار افتاده + الغیاث اللغات نقرہ کاغذ شاخ زعفران قلم مشک مداد جیب مفلس بسیار توانگر
باد پیما بیہودہ و رم ریزان سکہ زنان دار مدار مالک الرونی فلک بخش وہ جو مقدار فلک کے بخشش
کرے دار سو لی المعنی اسکی توقیع سے جسکی تحریر مین نقرہ کاغذ پر شاخ زعفران قلم سے مشک
تتار پڑتا ہی یعنے سیاہی تو اسوقت مشام روح کا اپنے تفریح و افاقہ کے لیے اسکا لخلخہ بناتا ہی یعنے
روح اسکو بجان و دل مانتی ہی مصنف کہتے ہین یہ مطلع جو مین نے اسکی تشبیہ کلک مین لکھا
اب ابنائے زمانہ پر قیامت تک میرا اعتبار ہو گیا کہ ہان یہ بھی کچھ جانتا ہی حاسد باد پیما تیرا کہ مثل
میخوار شرع کے ذلیل و خوار ہی آب کیطرح بستر تو اسکا خاک ہی اور آگ کیطرح چوب خوار ہی لطف
یہ کہ چوب خوار ڈنڈے کھانے والے کو بھی کہتے ہین نیاز جیب خاک مفلس نے جب دامن
کے مثل پانون اسکے چومے طراز آستین کے مانند پادشاہ کے ہاتھ سے اسکو تونگری حاصل
ہوئی دار الضرب سلطان مین جسکی ہندی ٹکسال ہی سکہ لگانے والون کو نقش اسکے نام
کے شاہ دار مدار ہی پھبتی معلوم ہوئی یہ وہ سیاوش ہی کہ سیکڑون افراسیاب اسکے غلام ہین
بندہ سیاوش داماد افراسیاب کا جسکو اسنے مار ڈالا تھا اور فلک بخش ہی یعنے مقدار فلک کے
بخشتا ہی یعنے اور ملکہ بخشی سے تو اسکو بڑی ننگ و عار آتی ہی یہ عجب ارش کمان رستم ہی کہ جسکے
تیر کی سہم و ہیبت سے ماہ سیمین سپر اسکے گھوڑے کے پانون مین نعل کیطرح گرا ماہ سیمین سپر مین
تغائر لفظی تو خدیو تاج دارون کا ہی اور وہ شخص جسنے تیری تیغ کیطرح تیرے ملک مین دوروئی
کی سر اسکا تاج دار کا ہوا بنا تیرے قلعہ قدر کی مانند مکہ کے جو مراد کعبہ سے ہی ثابت ارکان ہی
جسکو تزلزل نہین اور صفا تیرے مشرب عیش کی زمزم کیطرح خوشگوار ہی کہ کبھی مزہ اسکا
تغیر نہین ہوتا قولہ چو یک برج ہزار استون تو صد بیستون آمد + بسندان دراو کوہ را دعوی
جگر پارہ افتاد + بہ پیش آستان او بہفت اقلیم در رفعت + چو ہفتم چرخ کس نامد کہ با او در دو چار
افتاده + فلک شب با قمر میگفت سلطان زر فشانی کرد + مرا در جیب مہ دامن درست

زر ہزار افتاد + ازان گل ز اطلس نہ تہ برون آورد زر دوده + کہ باز ش در دل از سودا بے بزم ست
خار خار افتاد + الا تا زلف بکشاید نگار و عاشقان گویند + کہ بر روے قمر زنجیر ہاے مشکبار افتاد +
چو تیغ آفتاب عدل عالمگیر و زر مے بخش + کہ بر فرق سرت پیوستہ ظل کردگار افتاد + سراے
کبریایت راز گردون حلقہ در باد + کہ بنیاد طرب آباد ملکت استوار افتاد + سخنہاے مرا در گوش
آرای خسرو عالم + کزین عقد گہر دانہ شیرین گوشوار افتاد + اللغات ہزار ستون نام بارگاہ
ممدوح بیستون نام کوہ سندان تنگہ آہنی کہ کیلون سے دروازہ پر لگاتے ہین تا اُسکو بجانے سے
صاحب خانہ کو اپنے آنے سے آگاہ کرے چکار پوچ و ناچیز دوچار مقابل جی بخش امر استمراری ہی
دیتارہ المعنی تیری بارگاہ جو ہزار ستون ہی اُسکے ایک برج کی رفعت اور بیستون جیسے سو کی رفعت
پھر اُسکے سندان در سے اور کوہ کا دعوی محض ہیچ پوچ ہی اور اُس کے آستانہ کی رفعت کے مقابل
ہفت اقلیم مین کوئی آستانہ ایسا نہین جو مقابل ہوتا جیسے چرخ ہفتم مقابل نہوا رات آسمان قسم
سے کہتا تھا کہ بادشاہ نے ایسی سخاوت و زر افشانی کی کہ میرے بھی جیب و دامن کو ہزارون اشرفیان
زر کی حاصل ہوئین کہ وہ ستارے ہین گل اپنے اطلس نہ تہ سے کہ وہ برگ گل ہین اس سبب سے
زر دہ دہ ای خالص نکالتا ہی کہ پھر اُسکے دل مین سودا تیری بزم مین پہونچنے کا خار خار ہو گیا ہی یعنے
چیب رہا ہی کہ اُس بزم مین کسیطرح پہونچون آگے اشعار دعائیہ قطعہ بند ہین یعنے خبردار ہو اُسوقت
تک کہ معشوق اپنی زلف کھولے اور عاشق اُسپر پھبتی کہین کہ روے قمر پر زنجیرین مشکبار پڑی ہین
تو اپنی تیغ آفتاب مثل عدل سے عالمگیری بھی اور زر بخشی بھی کرتا رہے اسلیے کہ تیرے سر پہ ہمیشہ
سایہ کردگار کا ہی اور محلسرا تیری بزرگی کی ایسی بلند و بزرگ ہو کہ گردون باینہمہ وسعت و فسحت
اُسکے دروازہ کا حلقہ ہو اسواسطے کہ بنیاد تیرے ملک طرب آباد کی بڑی مضبوط پڑی ہی یہ ڈگمگ ہونیوالی
نہین ہی میری ای خسرو عالم یہ خواہش ہی کہ تو میرے سخن کو خوب گوش دل سے سن کہ یہ جو لڑی گہر کی ہی اُسکا ہر دانہ
شیرین گوشوار بن پڑا ہی اور لایق گوش کے ہی

در مدح سلطان محمد شاہ ہند و تعریف و توصیف محبوب و عشق خود

قولہ چند بگرد برگ گل حلقہ مشک تر نہی + چند ز آتش غم داغ برین جگر نہی + اشک شفق مثال من
زین دو ستارہ میرود + چند شب دراز را بر افق سحر نہی + از طبقات جزع من ریخت عقیق تر بسی +
چند دو پارہ لعل را بر زبر گہر نہی + لعل ترا نبات تر رستہ چنانکہ گوئیا + پارہ مشک سودہ را بر زبر شکر نہی +
صورت خال تو برخ ہست ز روے امتحان + کز شب تیرہ نقطہ بر ورق سحر نہی + زنگی خال روے
تو مردم دیدہ نسبت + آب ز باد تش شود روے بر دیم ار نہی + ہر سحرے ز مہر تو نوع دگر فغان کنم + ہر نفسے
بر غم من قاعدۂ دگر نہی + عربدہ جوے سرمست تیغ بدست و سخت مست + آمدۂ کہ سر برے سر ببرے
و سر نہی + مہر تو مہر مے نہد بر دل بدر روشنست + اینکہ لقا کجا دہد نقش کہ بر شرر نہی + پشت کجا کند
فلک سوے تو گر تو روے خود + سوے جناب حضرت خسرو بحر و بر نہی + شاہ محمد آن و بعہد خلیفہ زمان +
آنکہ کعب ور القب قلزم پر دُرر نہی + حاکم طول و عرض ارض آنکہ ز عدلش از جہان + ظلم سیاہ خانہ را رخت
سفر بدر نہی + آنکہ ز خوان جود او بیش رسول آرزو + خشک و تر دو کون را سفرۂ ماحضر نہی + دانکہ
نسیم خلق او چون بمشام جان رسد + عنبر گاو بحر را ہم نفس بحر نہی + کشتی قالب ترا ز آب روان جدا
کند + گر یم باز گونہ را بر لب خود دگر نہی + یہ قصیدہ بحر رجز مین ہی ارکان اسکے مفتعلن مفاعلن مفتعلن
مفاعلن **اللغات** برگ گل رخسار مشک زلف شفق سرخ دو ستارہ دو چشم شب زلف سحر رخسار جزع
دیدہ عقیق تر اشک سرخ لعل دو پارہ لب گہر دندان آب رونق زغم بر عکس تجسمہ بد بوے دہان
روان جان نسیم قلب اسکا **المعنی** یعنے ای محبوب کبتک گرد برگ گل رخسار کے حلقہ مشک تر زلف کا
رکھیگا اور کبتک آتش غم سے داغ اس میرے جگر پر رکھیگا میرے اشک میری دونون آنکھون کے
تارون سے سرخ برنگ شفق جاری ہین تو کب تک شب دراز زلف کو افق سحر پر جو چہرہ ہی رکھیگا میرے
دیدہ کے طبقون سے عقیق تر ازبس بہگئے تو ان دو پارہ لعل لب کو گوہر دندان پر کبتک رکھیگا تیرے لعل لب
پر نبات خط سبز کے مجے لہذا ایسا معلوم ہوتا ہی گویا پارہ مشک سودہ کا تو نے شکر پر جو لب مین رکھا ہی
تیرے چہرہ پر جو خال ہی اُسکی صورت از روے امتحان کے ایسی ہی کہ شب تیرہ سے نقطے ورق

جسم پرورش بدن زنگی خال تیری صورت کا میرے دیدہ کا مردم ہی بس اگر تو منہ اپنا میرے منہ

پر رکھ دے تو ضرور ہے کہ اسکی آب و رونق اور زیادہ بڑھ جاسے جب صبح ہوتی ہی تو تیرے مہر و

محبت سے نئی قسم کا افغان کرتا ہون اور تو برعکس میری ہر دم نئی قسم کا قاعدہ وضع کرتا ہی وہ

شوخ مے پرست اور شرابہ جو بخت مست تیغ ہاتھ مین لیے آیا تاکہ میرا سر کاٹے سو سر میرا اوسکے

شان پا لیگا بلکہ شرمندہ ہو کے سر جھکا دیگا میرے عجز و انکسار سے مہر تیرے دل پر مہر

لگاتی ہی لیکن یہ بات بھی خوب روشن ہی کہ جو نقش شہر پر رکھا جاتا ہی اسکا نقا کیا ہوتی ہی ایسے ہی

میرا دل بھی آگ ہی یہ تو مہر کی کیسے رہیگی آخر پھوٹ ہیگا اب گریز ہی کہتے ہین کہ اگر تو دوا

دارث پناہ شاہ بحر و بر کے کرے تو پھر فلک کی مجال ہی جو تیری طرف پشت کرے اور تجھسے

روگردان ہوسے اور وہ شاہ شاہ محمد ولیعہد خلیفہ زمانہ کا ہی تو اگر اسکی کف جواد دیکھے تو

بیسا ختہ یہی سکے کہ یہ قلزم پر در رہی کہ مناسب اسکے یہی لقب ہی اور ایسا شاہ کہ حاکم طول و عرض

زمین کا ہی جسکا عدل دیکھکر جہان سے ظلم سیہ خانہ کا رخت سفر گھر سے نکالکے باہر پھینک دیا

ہی کہ سیدہا چلا جا اور اوہ مست شہر اور اسید اسکے گھر بھی جلا دیا ہی اگر اس کے پاس رسول آزرد

کا آسے اور اسکے سامنے تو خشک و تر دونون جہان کا رکھدے تو گویا اسکے خوان جود کے

سفرہ کا ماحضر ہی اور اصل جود تو اسکا کچھ اور ہی ہی خلق اسکا ایسا کہ اگر نسیم اسکے مشام

جان مین پہونچے تو عنبر کا جگری کی بو کو تو ایسا جانے جیسے بو بد گندہ دہن کی اور بقول

بعض عنبر فضلہ پتنگے کہ بد گاہ بحر کا ہی اور بھی تشریح ایسا کہ اگر قدیم مقلوب کو جو مے ہو لب پر اپنے

دو بلد ہ رکھے تو تیرے کشتی قالب کو اب روان جان سے جدا کر دے قولہ پشت ترمپیچ گردان

سپاہ بحر بشکند * گر تو بہ پشتی رتن پشتی بہ پشت خر نہی * ہ رایت فتح شاہ شد منصب چہانگرد

پیشی اوہ * رفع سر روند قامت را از حرکات جبر نہی * ز اشک قرح حسد داد و فرق کجاکند عروہ

گر تو طمع بہدا سے دہ بہ سر خشت زر نہی * ای شہ آسمان بقا وے خہ مشتری لقا * ایکہ بحر بر چرخ زا

نہ پہر قدم چو خور نہی * آستان احتشام را بر علم بقا کشی * رایت احترام را بر کتف ظفر نہی *

وغا کہ از سر پرچم رایت ظفر ٭ سلسلہاے عنبرین بر سر بنات نعش نہی ٭ گاو زمین دو تہ شود بپاے چو بر
زمین نہی ٭ شہپر فلک نہان شود سہم چو بر وتر نہی ٭ سینہ ماہ شق شود تیر چو بر کمان نہی ٭ تیغ ز دست
خور رفتہ دستہ چو بر سپر نہی ٭ طفل مراد ستار کند قلب مراتب جہان ٭ مادر خاک را مکان بر صدر
پدر نہی ٭ قصر جلالت ار کند قیصر بار آسمان ٭ مطلع آفتاب را بر خط باختر نہی ٭ رفعت کوہ حلم تو بر در
عرش تیغ نوذ ٭ شاید اگر مجرہ را در عوض کمر نہی ٭ چون لب یار در زمان شاخ شکر فشان شود ٭
گر کف پاے خویش را بر خس پی سپر نہی ٭ بخت امامت من از تخت تو سر فراز شد ٭ نام مرا چہ گرد وار
سند کہ تاجور نہی ٭ آتش طبع من برد آب رخ سخنوران ٭ بر ہمہ شاید ار مرا قدر رفیع تر نہی ٭ اللغات
بریشمی رسن تار ابریشم خرخر طنبور زہ سندی گہ خمیدہ رفع بلندی قاف نام کوہ جر کشش ملویلہاے دُرر
موتیون کی لڑیان خوہر مخفف خواہر جیسے خوہر مخفف خواہر سہ خوہر تین ستارے بنات النعش کے
جو نیچے نعش کے ہین وتر چلہ کمان کا مادر خاک زمین پدر افلاک قیصر روم کشیدن باختر مغرب ونیز
مشرق مجرہ کہکشان المعنی پھر اسکے تشرع کی صفت ہی کہ اگر تو بعد اسکے تار ابریشمی پشت خر پر جو وہی
گہ خمیدہ چنگ کی ہی چڑھائے بقصد بجانے کے تو بوجہ اپنے زہد کے تیری پشت کو گردن چنگ کیطرح کہ خمیدہ ہوتی
ہی توڑ دے جھنڈا اسکی فتح کا اسطور پر نصب و استادہ ہوا ہی کہ رفع ای بلندی حروف قاف کی کہ خود
قاف ہی ہی حرکات جر سے تو جانے اور سمجھے جو زیر ہی مطلب یہ کہ کوہ قاف اسکی بلندی کے مقابل زیر وہ
پست ہی اگر تو لڑیان موتیون کی کسی طشت زرین رکھے تو خرد اسکو دیکھکر یہی کہیگی کہ یہ طشت زر و منہ دشمن
کا ہی اور موتیون کی لڑیان اسکے تار اشک ذرا فرق نہ کریگی اشعار آئندہ قطعہ بند ہین کہ ای پادشاہ
آسمان بقا اور ای مشتری ماہ صورت اور ای آفتاب کیطرح تخت چرخ پر قدم رکھنے والے اور تو وہ ہی کہ آیت اپنے
احتشام کی علم بقا پر لکھتا ہی اور جھنڈے احترام کے دوش ظفر پر رکھتا ہی یعنے ظفر تیرا جھنڈا
کندھے پر رکھکے آگے آگے چلتی ہی جب تو بروز جنگ رایت ظفر کے پرچم سے زنجیرین عنبرین
اپنی زلف بہر سہ خواہر بنات النعش کی بنائے یعنے وہان تک جھنڈے پہونچائے کہ مراد بلندی
سے ہی پس یہ سب اشعار بطور جملہ معترضہ کے ہین اور نیز شرطیہ اب اشعار بعد سے کے جزا آتو

اسوقت مین یہ کیفیت ہوئے کہ جب تو زمین پر قدم رکھے تو گاو زمین دبکے دوہری ہوجاے اور
جب تیر چلہ مین پیوستہ رکھے تیہ شیر فلک جو برج اسد ہی ڈر کے مارے چھپ جاے اور جب تیر کمان مین
رکھے تو سینہ ماہ کا پھٹ کے دو ٹکڑے ہوجاے جیساکہ ایک دفعہ ہو بھی چکا ہی اور جسوقت
بانچہ سپر پہ ڈالے تیغ خورشید کے ہاتھ سے چھٹ پڑے اگر طفل تیری مراد کا چاہے کہ مراتب جہان
کے جو مراد عناصر سے ہی بدل دون جیسے کہ اب ہین کہ سب سے اوپر کرہ نار کا ہی پھر ہوا پھر پانی
پھر خاک کا تو مادر خاک کا مکان جو سب سے نیچے ہی سر پر نہ بدہ افلاک کے بنائے جو کرہ نار سے
بھی بالاتر ہی قصر تیری بزرگی کا اگر بزور بدار آسمان کو جسپر وہ پھرتا ہی کھینچے تو ایسا کھینچ لے
کہ مطلع آفتاب کو جو شرق ہی خط باختر ای غرب پر رکھے حاصل یہ کہ تیری بزرگی ایسی ہی کہ آفتاب
جیسے جاہ وجلال والے کی جہالت کو لوٹ پوٹ کردے آور کوہ حلم تیرا ایسا بلند جسنے درعرش
بر تیغ ظاہر کی ہی اور تیغ کوہ بلندی کوہ جسکی ہندی پہاڑ کی چوٹی ہی لہذا لایق وزیبا ہی کہ مجرہ
کو تو عوض کمر کے ٹھہراے کمر ٹیکا اور پہاڑی چوٹی کہ دونون ہوسکتے ہین محشی نے کمر اور
مجرہ کے معنے جو مشہور ہین لکھدیے اور بر درعرش تیغ زد کو کچھ نہ لکھا جو قابل تصریح تھا کہ
بظاہر لفظا سوء ادب سے خالی نہین آور اگر تو اپنے کف پا کو کسی خس پر جو پرسیر ہوتی ہی ایمہ
پامال رکھدے تو فوراً لب یار کی طرح شاخ شکر افشان ہوجاے شاخ شکر ایسا ہی جیسا شاخ
نبات کہ کلڑیون پر جاتے ہین میری امامت کا بخت تو تیرے تخت سے سرفراز ہوگیا اب اگر نام
میرا تو جو بندۂ تاجور رکھدے تو تیرا کیا بگڑ جائیگا آتش میری طبیعت کی آبرو وہ دونو عنوان
کی لیگئی تو لایق ہی کہ میری قدر بھی سب سے رفیع و بلند ہو جیسے کرہ نار کا سب عناصر سے بلند ہی

در مدح سلطان محمد شاہ تغلق مشتمل بر خیالات شب و چرخیات

قولہ نماز شام کہ سلطان ہند یعنے ماہ + گرفتہ عرصۂ اقلیم ہند را بسپاہ + بداد چرخ بہندو قبای
مروارید + کہ تا جلال ببوشید ترک زر کلاہ + نمودہ جوہرے شب بمشتری سودا + زہرہ نگو
درست زرش دہند بگاہ + زمان ضمان نشدہ در سود شب زبانی نیست + کہ بر درست زرش

صبح صادق ست گواہ + گرفتہ روے زمین سرادق گلریز + چوچتر سایۂ حق آفتاب عرش پناہ +
ابوالمجاہد اعظم ولے عہدامام + خدایگان سلاطین دین محمدشاہ + محیط نقطۂ عالم جہان عدل
وکرم + مدار شرع محمد اساس دین الہ + قضا توان و قدر قدرتے کہ بردرا + شہی گدائے
شود درزمان گدائے شاہ + حصار جاہ تو آن آب یافت دررفعت + کہ چرخ یک کبودے
نمودش ازیک چاہ + چو دیدۂ انجم ازان برسرند پیوستہ + کہ پیش تخت تو چون خاجبان نہند جباہ +
یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی مفاعلن فاعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلان یا فعلن یا فعلن اللغات
نماز شام اعنی وقت نماز شام ہند شب سیاہ ستارگان قباے مروارید ستارگان ترک زرد
کلاہ آفتاب کہ شام کو زرد ہوتا ہی جوہری باعتبار انجم سودا خرید و فروخت درست اشرفی مراد
آفتاب فاعل دہند کے قضا و قدر زمان زمانہ ضمان ضامن سرادق پردہ مراد شب جباہ جمع
جبہ المعنی یعنے وقت نماز شام کے جو سلطان ہند ماہ نے اقلیم ہند کو مع سیاہ کے لیلیا
ہند سے دونون جگہ شب مراد ہی اور سیاہ ستارے چرخ نے ہندوے شب کو ایک قبا
موتیون کی دی کہ وہ ستارے ہین جس سے اسنے جمال ترک زردکلاہ آفتاب کا چھپالیا
تاجمال مین لفظ تاج کابھی رعایت کلاہ کے موجود ہی جوہری شب نے کہ شب ہی ہو اور جوہری
باعتبار ستارون کے مشتری سے سودا کیا ای خرید و فروخت بدین خیال کہ قضا و قدر صبح اسکو
ایک اشرفی زر کی دینگے اشرفی آفتاب اور لطف یہ کہ مشتری و آفتاب دونون کا قریب قریب
ہی طلوع ہوتا ہی زمانہ اس خرید فروخت مین ضامن ہوا کہ سود شب مین کچھ نقصان نہین ہی
اسلیے کہ اسکی اشرفی زر کی صبح صادق گواہ ہی ضرور ملیگی پس اس پردہ گلریز شب نے تمام
روے زمین کو گھیر لیا جیسے چتر سایہ حق آفتاب عرش پناہ نے گھیر لیا ہی اور وہ کون ہی
ابوالمجاہد اعظم ولیعہد امام کا اور سلاطین دین پناہ کا خدایگان یعنے محمد شاہ اور محیط نقطہ
عالم کا اور جہان عدل و کرم کا موقوف علیہ شرع محمد کا اور بنیاد دین الہی کا قضا توان قدر قدرت
کبھی قضا و قدر کے لفظ سے گردش فلکی بھی مراد ہوتی ہی جسکے دروازہ پر دم بھر مین شاہ

اُگا ہوا ہوتا ہی اور گر اشارہ حسب اقتضاے مہر وقہر تیرے مرتبہ کے قلعہ نے بلندی مین ایسی رونق
ودرخشندگی پائی ہی کہ یہ چرخ آسمین ایک ریگ کبود تعر چاہ سے معلوم ہوتا ہی جیسے کہ چاہ مین دیکھنے سے
بھی کیفیت اسکے تعر چاہ مین نظر آتی ہی مانند دیدہ کے انجم اس سبب سے سرپیچھے ہوے ہین کہ
حاجیون کے مانند تیرے تخت کے سامنے پیشانی رگڑین **قولہ** غبار خیل تو باخط دلبران مانند + کہ
ہر دو گوشۂ خورشید میکنند سیاہ + زہے کمان ترا تیر آسمان صدقی + براے چرخ زمہ مشتری
شدہ ہر ماہ + قضا چو خواست کہ ہم تک بود نفاذت را + قدر لطعنہ بگفتش زہے دماغ تباہ +
زبہر بزم تو بر چار طاق زنگاری + ز زر سرخ عمود سحر زند خرگاہ + سحاب دست تو ہرجا کہ گشت
دُر باران + نبات رستہ شود چون شکر بجاے گیاہ + سنان عدل تو در فرع ارقہاری + بشیر
داوہ دہان سند از دم روباہ + چو چنگ جملہ زکھاش بر کنند ز پوست + برون پردۂ شرع از زند
مخالف راہ + صریر کلک تو ز اسرار آسمان واقف + ضمیر روشنت از راز اختران آگاہ + کم از
ستارہ نبودہ بر آستان درت + شکوہ قلعۂ قلعے عمارت نہ تاہ + ہمیشہ تا سر زنجیر زلف یار بود + چو
ہندوی کہ بود سر نگون ز گوشۂ ماہ + ز رشک روے اعادی ز روے محنت باد + چو برگ لالہ
کہ ہر لحظہ میفتد بر کاہ + خدا معطے آمال تست عز وجل + الٰہ حافظ آمال باد عم آلاہ **اللغات**
نفاذ رساے حکم چار طاق خیمہ زر سرخ آفتاب عمود اشعہ خرگاہ خیمہ نبات گیاہ و مصری مخالف
دشمن تہ تباہ نہ عد عم عام آلاہ نعمتہا **المعنی** غبار تیرے لشکر کا مشابہ خط معشوقون کے ہی کہ دونون
گوشہ آفتاب کو سیاہ کرتے ہین آفتاب سے مراد یہ آفتاب کہ غبار سے تاریک ہوجاتا ہی اور چہرہ
محبوب کا بھی کہ غبار خط سے سیاہ ہوتا ہی اور خط غبار ایک قسم خط سے بھی ہی تیر آسمان جو عطارد
منشی فلک ہی کیسا تیری کمان بنانے کے درپے ہی کہ اسکے چرخ کیواسطے جسکو ہندی مین ڈمل کہتے
ہین ماہ سے ہر مہینہ مین مشتری ہوتا ہی خریدار اور ماہ سے خریدار بدین وجہ کہ اول مین حصہ ماہ
کی روشنی کے سوا دو تین دن ایک حلقہ بے نور معلوم ہوتا رہتا ہی حکم تیرا ایسا نافذ ہی کہ قضا
نے چاہا کہ نفاذ مین اسکے ہمقدم نبون قدر نے طعنہ سے کہا کہ تیرے دماغ مین عجب ہی فساد

پڑا ہو یعنے اچھا خبط جگا ہی تو اُسکے ہمقدم کیسے ہو سکتی ہی عمود سحر کو ایسا شوق تیرے بزم کا ہی کہ روزمرہ
اِس خیمہ زنگاری پر زر سرخ سے ایک بڑا خیمہ کھڑا کرتی ہی کہ شاید اسمین کسیدن بزم آرا ہوئے
خرگاہ زر سرخ آفتاب کہ صبح کو سرخ ہوتا ہی ہاتھ تیرا ایک ابر دُر باران ہی جس سے بجاے گیاہ کے
نبات چون شکر جمتی ہی اور نبات مصری کو بھی کہتے ہین اور نیشکر بھی نبات ہی ہی سنان تیرے
عدل کی جو مرغزار تمھاری ہین چبک رہی ہی اُسنے دم روباہ سے شیر کے منھ کا مہیرہ بنایا ہی جیسے
بیل بکری وغیرہ کے لگا دیتے ہین تا ناج نکھانے پاے یا دودھ نہ پینے پاے محشی نے دہان بند
بمعنی تعویذ کے لکھا ہی اور بند کنندہ زبان اور نہ معلوم دم کو کیا سمجھے تشرع کا اُسکے یہ حال کہ اگر
کوئی پردہ شرع کے خلاف مخالف راہ چلے تو چنگ کی طرح ساری رگین اُسکی اُسکے پوست
سے کھینچ لین پردہ مخالف راہ سب مناسب چنگ اسمین بھی محشی نے مخالف بمعنی دشمن کے
لکھا ہی آواز تیرے کلک کی اسرار آسمان سے واقف اور ضمیر روشن تیرا راز ستارون سے
آگاہ تیرے دروازہ کا آستانہ ایسا بلند رفیع ہی کہ شکوہ اس قلعہ قلعے عمارت نونہ کی کہ افلاک
ہوے اُس آستانہ پر تارا سی چمکتی معلوم ہوتی ہی اب آیندہ دعا تابید ہی یعنے جب تک کہ سرزنجیر
زلف یار کا ایسا ہو جیسے کوئی ہندو گوشہ ماہ سے سرنگون ہو رہا ہی رشک سے منھ دشمنون کا
مارے محنت کے مثل برگ لالہ کے ہوے جو ہر لحظہ برگ کاہ پر گرتا رہتا ہی خدا ہمیشہ معطی تیرے
اعمال کا ہوے یعنے عمل کا بدلا دے اور اللہ تیرے امیدون کا حافظ ہی اور عام نعمتونکا

در تعریف قلعۂ دہلی

قولہ شکوہ قلعہ قلعے عمارت نہ تہ * نمونہ ایست ز برج حصار قلعۂ شہ * محیط ہفت فلک راز نقطہ
کم یافت * میان دائرہ حلقہ در دو مہ * زہے حصار کہ دروے چہے بنا کردند * فلک چو رنگ
کبود دے نمود در تنگ چہ * ز شرم خواست فرو رفتن آسمان بزمین * ولیک از سر مہر آفتاب
گفتش مہ * بہانہ ایست غروب آفتاب را ہر شام * صریح با تو بگویم کہ نیست شک و شبہ * چو آسمان
بسوے قصر شاہ نظر * بر فتش ز سر آسمان فتاد کلہ * خدایگان سلاطین دین محمد شاہ *

شہی کہ روح امین را بمدح اوست شرہ * برآستان جلالش بلبسے غلامانند * کہ از شرف سوسے
خاقان نمیکنند نگہ * زہے زجود تو پنجہ گرفتہ صورت شصت * خہی بفکر تو بنہ گشتہ از یکے تا دہ *
یہ قصیدہ بھی بحر قصیدہ بالا مین ہی **اللغات** شرہ بفتح ملکن شرہ غالب ہونا حرص کا **المعنی** یہ جو
قلعہ قلعے عمارت نوتہ کا ہی یعنے آسمان اُس برج سے جو حصار قلعہ بادشاہ کا ہی ایک نمونہ ہی آہ
نے جو مقابل دائرہ حلقہ دروازہ اس قلعہ کے محیط ہفت فلک کو دیکھا تو ایک نقطہ برابر نہین پایا
لم ہی نظر آیا یہ عجب حصار ہی کہ اسمین ایک چاہ بنایا ہی جسکا عمق ایسا ہی جسکے قعر مین آسمان ایک
رنگ کبود سا معلوم ہوتا ہی مارے شرم کے آسمان نے چاہا کہ مین زمین مین دہس جاؤن لیکن
بمقتضاے مہر و محبت آفتاب نے اُسکو منع کیا کہ ایسا نہ کر مہ کا لفظ کیسا خوب ہی آگے قطعہ ہی
یہ جو ہر شام کو آفتاب غروب ہوتا ہی یہ ایک بہانہ ہی مین تجھسے ایک ایسی بات کہون جسمین کچھ
شک و شبہ نہین ہی یعنے آسمان نے قصر شاہ کیطرف نظر کی ہی اُس قصر کی رفعت و بلندی کے
سبب سے اسکے سر سے کلاہ گر جاتی ہی اور وہ شاہ خدایگان سلاطین دین کا محمد شاہ ہی اور
ایسا شاہ کہ روح امین جیسے مقرب کو اُسکی مدح کی حرص ہی اور وہ شاہ جسکے آستانہ بزرگی پر بہت
غلام ایسے ہین کہ خاقان پر اپنا شرف جانکر آنکھ اُٹھا کے اُسکو نہین دیکھتے اور عجب بادشاہ ہی
جسکے جود سے پنجہ نے صورت شصت پکڑی ہی یعنے پنجہ لفظ مین تو پچاس ہی اور بنظر عدد ساٹھ
مطلب یہ کہ تھوڑا بھی اُسکا بہت سے خالی نہین اور ایک سے دس تک نہ ہو جاتے ہین جسکے
پچپن عدد ہین مثلاً ایک اسکے بعد ۲ ہی کہ یہ ملکے ۳ ہوے پھر ۳ ہی کہ تین اور تین چھ ہوے پھر
۴ ہی کہ چھ اور چار دس ہوے ایسے ہی دس تک جمع کرنے سے ۵۵ ہو جائینگے جو عدد بنہ کے ہین
قولہ سر آستین حمایت اگر دراز کنی * شود ز دامن کہ دست کہربا کوتہ * زہے آنکہ نہد روے
بر سم خنگت * بشکل نعل شود مہ برآسمان ہر مہ * غبار کلک تو با خط دلبران ماند * کہ ہر دو چہرہ
خورشید میکنند سیہ * زمین بساط کف پاے تست زانرو شد * چو ہفت فرش مزعفر میان
نہ خرگہ * حسود تیشہ چو در بیشہ خلافت زد * نہاد بر سر خود دست خویش چون بر مہ * کسیکہ

ازدربار تو اجتناب کند ✤ ازین بتر چہ بود لا الہ الا اللہ ✤ ہمیشہ تا کہ بود طالبان عقبی را ✤
ببارگاہ عبودیت الہ ولہ ✤ ستادہ باد بتائید نصرت یزدان ✤ بگرد قلعہ جاہ تو صد ہزار سپہ ✤
بمان تو تا ابد درجہان کہ تازہ ترست ✤ جناب سدرہ مآب تو از جنان صدرہ ✤ اللغات
برمہ نام آلہ ایست کہ در رود گران تو شیفتگی صدرہ صد بار المعنی اگر تیری حمایت اپنی آستین بڑھاے
تو کیا مقدور کہربا کا کہ دامن کاہ کو ہاتھ تو لگاے ماہ کو ایسا عشق تیرے خنگ کے سم پر منھ رکھنے
کا ہی کہ ہر مہینہ بشکل نعل کے بنتا ہی تیرے قلم کا خط غبار اور خط دلبرون کا دونون ایک ہی سے
ہین کہ دونون چہرہ خورشید کو سیاہ کرتے ہین زمین جسپر تیری کف پا پڑتی ہی اسوجہ سے ایسی
ہو رہی ہی جیسے ہفت فرش زر در نگ باعتبار زر بخشی کے کہ نہ خیمہ فلک مین بچھے ہوے ہین
جس حسود نے کہ تیشہ تیرے بیشہ خلاف مین مارا یعنے تجھسے مخالفت کی انجام اسکا بس
یہی ہوا کہ برمہ کیطرح اپنا ہاتھ اپنے ہی سر پر رکھا یعنے سر پر ہاتھ رکھ رکھکے رویا اور ظاہر کہ
برمہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہین جس کسی نے تیرے دروازہ بارگاہ سے اجتناب کیا مین قسم سے
کہتا ہون کہ اس سے بتر اور کیا ہوگا اب دعا تابید ہی کہ جب تک کہ طالبان عقبی کو بارگاہ عبودیت
الہ پر شیفتگی و دیوانگی یعنے عبودیت و بندگی مین اسکے شیفتہ اور دیوانے رہین ہمیشہ تیرے
قلعہ جاہ کے گرد لاکھون سپاہ تائید نصرت یزدان سے کھڑی رہین اور تو ابد تک جہان مین
رہے کسواسطے کہ جناب سدرہ مآب تیری سو درجہ جنت سے تازہ و سرسبز ہی

در مدح محمد شاہ بن تغلق

قولہ یا زاز کلیچہ زرش جیب صبح پارہ ✤ شعر سیہ ندبر کرد چرخ کبود خارہ ✤ شب بدا کہ بود حایل
شیرش روان شد از حصر ✤ خاتون روزش آورد از لعل گاہوارہ ✤ بگریخت لشکر زنگ
از جد مین چو بگرفت ✤ تیغ برہنہ در کف آن طفل شیرخوارہ ✤ بر روے شاہد خور کو مہر
شاہ دارد ✤ گوئی کہ شب سپیدہ تو میکند دوبارہ ✤ سلطان ہفت اقلیم داراے جاہلت ✤
ای از حصار جاہت نہ قلعہ نیم پارہ ✤ در گلستان جاہت از بسکہ زرکشی کرد ✤ شد نوعروس

گل را دامن ہزار پارہ + در گلستان بخت یک برگ ہشت روضہ + بر آسمان بختت نہ چرخ
یک ستارہ + ہشتم رواق گردون در طاق کبریایت + زرین ہزار شمعست در یک چراغ وارہ +
از خلق نافہ بویت فردوس یک شمامہ + از تیغ روضہ رنگت دوزخ یکے شرارہ + خرد و بزرگ
عصر ند در خلعت توانیک + گہ در رواے زرین گہ در قباے خارہ + گرد میان نہ بندد دشمن
کمر بخدمت + خورشید ہیچو کوہش بر سر زند کتارہ + تیر دعا کشادم شب بر دوام عمرت + چون
ناوک سحر کرد از نہ سپر گذارہ + تا ہفت جلد مصحف با ہفت آیت زر + مہ را بہ تیغ قہرت ہر مہ کند
سپارہ + در طول و عرض ملکت بادا چنانکہ باشد + زان چار گوشہ بختت عالم یکے کنارہ +
از جمع راست طبعان ہر جا کہ حلقہ باشد + در گوش سروران باد زین دانہ گوشوارہ + یہ قصیدہ
بحر مضارع مین ہی ارکان اسکے مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن اللغات کلیچہ زر آفتاب
شعر نوعی از پارچہ و خارا سنگ و نوعی از پارچہ شیر سفیدی صبح لعل سرخی شفق زنگ شب چین
روز طفل شیر خوارہ آفتاب باعتبار شعاع دو پارہ مراد از صبح کاذب و صبح صادق بارہ دیوار
چراغوارہ قندیل و چراغدان شمامہ خوشبو روضہ رنگ سبز رنگ کتارہ نام سلاح معروف
ہفت جلد مصحف ہفت آسمان آیہ سبع سپارہ ای سیپارہ المعنی پھر کلیچہ زر یعنے آفتاب
سے گریبان صبح کا پارہ ہوا اور شعر سیاہ چرخ کبود خارہ نے اوتار ڈالا یعنے لباس سیاہ
شب کا جو پہنے تھا نکال ڈالا شب کہ حاملہ تھی آفتاب سے مارے محبت کے
شیر اُس سے بہنے لگا جو سپیدی صبح کی ہی اور خاتون روز کی یعنے آفتاب کہ اسپر اطلاق
تانیث کا ہی لعل سے کہ مراد آفتاب سے ہی کہ صبح کو سرخ ہوتا ہی جھولا لالی بس خاتون روز
اور لعل اور آفتاب سب مین تغایر فرضی ہین اور جسوقت کہ وہ طفل شیر خوارہ ننگی تلوار ہاتھ
مین لیے نکلا لشکر زنگ کا حد چین تک بھاگ گیا چین مراد روز سے ہی اور حد اسکی شام شاید
آفتاب کا جو مہر محبت پادشاہ کی رکھتا ہی لہذا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شب نے اسکے منھ بند
دو بارہ سپیدہ نیا لگایا ایک دفعہ تو سپیدی صبح کاذب سے ایک دفعہ صبح صادق سے

اور وہ پادشاہ ہفت اقلیم اور پادشاہ چار ملت ای حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہو جسکے حصار
مرتبہ کے یہ نو نقطے ایسے ہین جیسے کوئی آدھی دیوار ہو زر بخش ایسا کہ تو عروس گل کا دامن جو
ہزار پارہ ہو رہا ہو اسنے اُسی کے گلستان جاہ سے زرکشی کی ہو تیرے تخت کا گلستان ایسا
شگفتہ ہو جسکے مقابل ہشت جنت ایک برگ ہین اور تخت تیرا ایسا علو رکھتا ہو جسکے آسمان پر
نہ چرخ ایک ستارہ ہو آٹھوان محل فلک ہشتم جسپر سارے ثوابت ہین اور اکثر سیارے مقابل
تیرے طاق کبریائی کے ایسے ہین جیسے ہزارون شمعین زرین ایک قندیل یا ایک چراغدان
مین رکھی ہوئی ہین گویا اُس طاق کا ایک قندیل یا ایک چراغدان ہو ایسے صفات کے
ساتھ اور وہان اُنسے جاے کتنے ہین خلق نافہ بو تیرا ایسا کہ فردوس اُسکا ایک شمامہ ہو
شمامہ وہ غلولہ خوشبوؤن مرکب کا جو پادشاہ لوگ سونگھتے ہین اور تیغ سبز رنگ تیری ایسی
آتشبار کہ دوزخ اُسکا ایک شرارہ ہو سبز رنگ باعتبار اصالت آہن سارے خرد و بزرگ
زمانہ کے تیرا ہی خلعت پہنے ہین کبھی ردا ے زرین مین ہین اور کبھی قباے خارہ مین جو
ایک قسم کا کپڑا ہو سب تیرا ہی عطیہ ہو دشمن اگر تیری بندگی کا پٹکا کمر پر نہ باندھے تو آفتاب
اُسکا دشمن ہو جاے نکلتے ہی کوہ کیطرح کتارہ اُسکے سر پر مارے کوہ کی تشبیہ اس سبب سے
ہو کہ پہلے شعاع آفتاب کی اسی پر پڑتی ہو رات مین نے تیر دعا تیرے دوام عمر کا چھوڑا تھا
سو مثل ناوک سحر کے نہ سپر افلاک سے پار ہو کے محل اجابت پر پہونچگیا اب دعا تابید ہی
یعنے جبتک کہ یہ ہفت جلد مصحف یعنے ہفت آسمان ساتھ ہفت آیت زر کے کہ وہ سیارے
سبعہ ہین ج ماہ کو تیری تیغ قہر سے ہر مہینہ مین سیپارہ کرین اور سیپارہ باعتبار تیس دن مہینہ
کے تب تک طول و عرض مین تیرا ملک ایسا ہو کہ تیرے تخت چار گوشہ کا عالم ایک کنارہ ہو
اور راست طبعون کی مجلس کا جہان کمین حلقہ ہو سب سرورون کے گوش مین میرے ان اشعار سے گوشوارہ ہو

در مدح سلطان و لغز خربزہ

قولہ چہ چیز ست آنکہ چون گردد دو پارہ + فرو ریزد از و عقد ستارہ + بود ہر پارہ بدر سے کز

کواکب + ہلالش را محاق افتد ہمارہ + کمانے را کرو سازی بخنجر + زہے پیدا شود از ہر کنارہ + لطفلے تاج او از زردہ دہ + بہ پیرے کسوتش زربفت خارہ + چو او بچگان رومی کس ندارد + نہان در جوف زرین گاہوارہ + چہ کردست آخر این شیرین کہ خسرو + نہ در پہلوے او دہ کنارہ + شہنشاہ زمان سلطان محمد + کہ از تیغش بود خور یک شرارہ + ہمی تا در زراعت گاہ دنیا + بود چون خربزہ گردون دوپارہ + بشمشیر برہنہ شاہ جہاور + بردن آید ز مشرق یکسوارہ + عدو چون خربزہ از تیغ قہرش + دو نیمہ باد و آنگہ پارہ پارہ + ہمی تا از مہ نو شب نماید + چو خاتون حبش بر دست یارہ + ہمی تا صبحدم برخوان گلریز + نہد از جرم خور زرین عصارہ + ہمی تا از لب و دندان مہرو + بخندہ از شفق تا بہ ستارہ + طناب خیمۂ اقبال شہ باد + فراز قلعۂ این ہفت پارہ + یہ اشعار بحر ہزج مین ہین مفاعیلن مفاعیلن فعولن **اللغات** عقد ستارہ تخم کواکب دندان ہلال قاش محاق بہر سہ حرکت سہ شب آخر ہر ماہ ہمارہ مخفف ہموارہ کمان قاش زہ چلہ لطفلی ای خامی بختگی بسیار زربفت نام پارچہ بچگان رومی تخم زرین گاہوارہ اندام خربزہ کنارہ کار و خوان گلریز فلک بانجم المعنی بنسخہ مطبوعہ مین پہلے شعر کو چہ چرخست کے ساتھ مصدر کیا ہی اور محشی نے اسکے نیچے معنے خربزہ کے لکھے ہین اور لغت مین چرخ بمعنی خربزہ کے نہین نکلا البتہ شئ گرد و مدور کے معنے لکھے ہین مگر اسکے ساتھ قید گردان باشد کی ہی اور قاعدہ لغز و چیستان کا ایسا دیکھنے مین آیا کہ اسکو چہ چیزست یا چیستان ان لفظون سے مصدر کرتے ہین اس لحاظ سے مین نے چہ چرخ کی جگہ چہ چیز بنا دیا ہی اور جب پہلے سے خود اسکا نام لکھدیا تو پھر وہ چیستان ہی کیا ہوئی معنے یہ کہ وہ کیا چیز ہی کہ جب دو ٹکڑے ہوتی ہی تو اس سے بڑی ستارون کی بنتی ہی اور لڑی ستارون کی اسکے بیج جو بیجون کے گودے مین پروئے ہوئے سے ہوتے ہین اور جب دوپارہ ہوتی ہی تو ہر پارہ اسکا ایک بدر ہوتا ہی جسکا ہلال کہ وہ قاش ہی ہمیشہ محاق دندان مردم مین رہتا ہی وہ کمان کہ یہ بھی فرد قاش سے ہی جسے تو خنجر سے بنا

آسمین ایک زہ ہر کنارے سے پیدا ہوتی ہی یعنے وہ جو لکیرین خربزہ پہ بصورت کمان کے
ہوتی ہین اور ادہر ادہر سے جو بسبب برش خنجر کے لکیر پڑتی ہی وہی اُس کمان کی زہ ہی جب
وہ طفل ہی جسکی ہندی بتیہ ہی تو اُسکے سر پہ تاج زر خالص کا ہوتا ہی یعنے گلی زرد کہ بعد بتیہ
اوتر آنیکے بھی دو ایک دن لگا رہتا ہی اور پیری مین جب زمان پختگی ہی لباس اُسکا خارا زربفت
سے ہوتا ہی زربفت باعتبار زرد رنگ اور خارا بلحاظ کہدڑے پن کے محشی نے طفلی کو خامی
لکہا ہی کہ خامی تو بہت دلون رہتی ہی اور تاج زر جو پہول ہی نہین رہتا پہر کیسے صحیح ہوگا مثل
اُسکے اپنے جوف زرین گاہوارہ مین کوئی اتنے رومی بچے کہ وہ تخم ہین چہپائے نہین رکہتا ہی
جیسے یہ چہپائے رکہتی ہی اب مین حیران ہون کہ یہ تو ایک شیرین ہی پہر اسنے کیا کیا جو خسرو
نے اُسکے پہلو پر دس کٹارے مارے قید دس کی بدینوجہ کہ خربزہ مین دس قاشون کی
دس لکیرین ہوتی ہین اور وہ خسرو کون ہی شہنشاہ زمان سلطان محمد جسکی تیغ آتش افشان
کا آفتاب ایک شرارہ ہی آیندہ دعا ہے تابید ہی یعنے جب تک کہ زراعت گاہ دنیا مین مانند
خربزہ کے گردون دوپارہ رہے جیسا کہ ہی باعتبار کہکشان کے اور جب تک کہ ننگی تلوار لیے
شاہ مشرق کا مشرق سے تنہا اکیلا بنکے نکلے تب تک دشمن تیری تیغ قہر سے خربزہ کے مثل دوپارہ
ہوجائے اور پہر پارہ پارہ پہر کہتے ہین کہ جب تک خاتون حبش کیطرح شب ماہ نو سے زرین کنگن
اپنے ہاتہ مین دکہائے اور جب تک کہ صبح دم خوان گلریز شب پر جرم آفتاب سے زرین سرپوش
رکہے اور جب تک کہ لب و دندان باہر ہونے وقت خندہ کے شفق سے ستارہ چمکے دوری
خیمہ اقبال شاہ کی ان ساتون دیوارون کے قلعہ سے اوپر رہے

قطعہ در تاریخ اتمام کتاب

قولہ سال تاریخ شرب دولت شہ بود بعقد ⁂ کاسمان عقد سخنہا سے مراد اد نظام ⁂ ہر سیکے دانہ
اگرین درشب افروز بچشم ⁂ زر ریختہ است بزیر شبہ بر نقرہ خام ⁂ زلف لو یا سعد کہ بعذار
زنجیر ⁂ زاغ گویا بست کہ بر بال حمام اصل شد دام ⁂ ہمہ در عین سواد مدحیہ نور دیدہ ⁂

شیا اللہ کشیدہ در لام + ہمہ بر روے سحر سایۂ خورشید فروز + ہمہ در وقت نظر پیکر مشکین اندام +
ہمہ پیرایۂ گوشند در انواع سخن + ہمہ گویاے خموشند در اقسام کلام + بستہ را آلت منطق شکر
آلودہ شود + آن زبانیکہ ورا و نظر آر د با دام + ہمہ در عرصۂ چین شاہد ہند و صورت +
ہر یکے راشدہ شیرین لقب و موزون نام + ہر یکے ہیچ کلف تافتہ بر روے قمر + ہر یکے ہیچ صدف
یافتہ در بحر مقام + ہر یکے سرکش از بحر بلب آرد روے + کام را تلخ کند چون دہن جام مدام + در سیاہی
بدن معنی ہر ایک تابان + راست چون نور چراغ قمر از دودۂ شام + ہمہ لالاے سیاہ ہند بلولو
مملو + زانکہ در مدحت شاہ ہند جمیع ایام + حاکم شرع نبی شاہ محمد کہ بحق + حاکم روے زمین ست
بکشور را مام + یہ قطعہ بحر رمل مین ہے ارکان اسکے فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان یا فعلن یا فعلن
یا فعلان الالغات تاریخ عرب یعنے ہجری بحشیم ای در دیدن شبہ سیاہی نقرہ کاغذ زلف سطور
عارض مہ کاغذ زاغ گویا حروف سیاہ حواصل نام طائر سفید رنگ مراد کاغذ لام زرہ مشکین اندام
باعتبار سیاہی بستہ دہن آلت منطق لب و زبان با دام چشم ہندو صورت سیاہ قمر کاغذ بحر زران
شعر تلخ بسبب مشقت گفتن لالا غلام سیاہ حبشی جمیع ایام ای ہمہ روزہا المعنی یعنے جسوقت مین
کہ سال ہجری مطابق عدد دولت شہ کے تھے جو سات سو بیتالیس ہوے آسمان نے میرے سخن کی
لڑی پرودی یعنے یہ کتاب میری تمام ہوئی کہ ہر ایک دانہ اس در شبچراغ کا نظر مین زر پختہ ہوا ای
خالص جو سیاہی کے نیچے نقرہ خالص یہ ہی کہ وہ کاغذ ہی یہ ایک زلف خوشبو ہی جو مراد سطور سے
ہی رخسار ماہ کی زنجیر یعنے کاغذ کی اور باعتبار سیاہی کے زاغ گویا ہی کہ حواصل کے بازو کا دام
حواصل کاغذ دام حروف سب مثل نور دیدہ کے عین سیاہی مین ہین اور سب تحریر خیالی ہین
زرہ پہنے ہوے زرہ دوائر و حلقہا سے حروف سب روے سحر کاغذ پر مثل سایہ کے سیاہ
لیکن خورشید چمکانیوالے کہ وہ معنی ہین اور دیکھنے مین سب ایک پیکر مشکین اندام انواع سخن مین
سب آرایش گوش کے ہین مثل گوشوارون کے اور اقسام کلام مین سب گویا ہین اور خموش بستہ
یعنے دہن کی آلت منطق کہ لب و زبان ہی شکر آلودہ ہوتی ہی جسوقت کہ آنکی اسکو نظر مین لاتی ہی

یعنے جب دیکھتے ہین اور پڑہتے ہین تب میدان جبین کاغذین ہن. وصورت ای سیاہ اور
ہر ایک کا لقب شیرین وموزون نام ہر ایک مثل کلف کے روے ماہ پر دوڑے ہوے ماہ
کا قند اور ہر ایک مانند صدف پر در کے بحر مین ٹھکانا پاے ہوے ہر ایک بحر سے سر نکالتے
ہین اور لب پر منھ رکھدیتے ہین اور منھ کو مانند دہن جام مدام کے تلخ کرتے ہین یعنے بڑی
محنت سے پیدا ہوتے ہین اگرچہ سیاہی مین ہین لیکن بدن ہر ایک کے معنے کا سیاہی سے چمک
رہا ہی اور یہ بات راست ہی دیکھو نور چراغ قمر کا کیسا شام کے کاجل سے چمکتا ہی سب غلام حبشی
ہین باعتبار سیاہی حروف بگر موتیون سے بھرے ہوے اس سبب سے کہ ہمیشہ مدحت شاہ
مین رہتے ہین اور شاہ کیسا کہ حاکم شرع نبی کا یعنے شاہ محمد کہ حق کے ساتھ حاکم روے زمین
کا ہی موافق حکم امام کے **قولہ** ہر کجا تاجورے امر ورا بستہ کمر + ہر کجا ناموری حکم ورا گشتہ غلام +
ای محیط گہر افشان کہ ز بی آبی خویش + دشمنت میرود از دست بہردم چون جام + کوہ را گرچہ
ز سر بگذرد آب تیغش + خصم را بگذرد از گردن او آب حسام + گر بیک قطرہ مدد بحر بیابد ز کفت ؟
بحر جز روز شب افروز نیارد ز غمام + سایہ چتر سیاہت نبود جز خورشید + سائس لشکر جاہت نشود
جز بہرام + شمع خورشید ندیدست و نخواہد دیدن + بہ ازین مشعلہ وردودہ آل بہرام + تا در ایوان
فلک شعر سیہ میبافند + زرد پوشان سراپردہ این سبز خیام + باد در ہودج ملک ارچہ مہد وخیرہ
شود + ہمدم شاہد عشرت فلک آئینہ فام + تا بہر شب کہ کشد میل زر اندودہ شہاب + چشم
خورشید سیہ میشود از کحل ظلام + باد خاک سم یکران شہ از روے جلال + سرمہ مردمک چشم
سلاطین عظام + ثبت کرد از اثر مدحت شہ نام مرا + صدر دیوان قضا بر سر منشور دوام + خسروم
فخر زمان خواند وسلطان ہست مرا + لقب آن ماہ کہ در نیمہ ماہست تمام + **اللغات** سائس
نگہبان ونگہبان اسپ خیرہ متحیر وعاجز آہ بدر نیمہ ماہ پانزدہ روز المعنی یعنے جہان کہین
کوئی تاجور ہی اسکے حکم کا مطیع ہی اور جہان کہین کوئی نامور ہی اسکے حکم کا غلام ہی تو ای ممدوح
ایک محیط گہر افشان ہی اور دشمن تیرا جو ہردم جام کیطرح ہاتھ سے جاتا ہی یہ سبب تشنگی وبے آبی کا ہی

کہ جام بے آب ہی ہاتھ سے جاتا ہی آب تیری تیغ کا ایسا طوفان انگیز ہی کہ پہاڑ کے سر سے اوتر جاتے
لیکن دشمن کی گردن ہی تک گذرتا ہی کہ اس موقع پر اُسکا بھی موقع ہی اگر تیری کف سے بحر
ایک قطرہ بھی نہ پاوے تو بحر سواے روز شب افروز کے ابر سے اور کچھ نہ نکالے جب ظاہر ہونا
ہی ظاہر ہوا اس سبب سے کہ کف تیری تو از بس روشن ہی اور اس سے بحر نے مدد پائی جسکے
بخارات سے ابر پیدا ہوا پس اُس قطرہ بھر نے تیری کف روشن کے یہ خاصیت اُسمین پیدا کردی
کہ جب پیدا ہو روز ہی پیدا ہووے دوسرے مصرعہ مین بحر موافق صنعت وضع مظہر بجاے
مضمر کے ہی مگر اس شعر مین قول مولوی ہادیعلی صاحب محشی کا پہلے مصرعہ مین بہت ٹھیک ہی
جیسا کہ فرمایا ہی ع گر بیک قطرہ بیابد مدد از بحر کفت ۔ کہ اسمین مظہر مضمر کا کچھ جھگڑا نہین ہی
سایہ تیرے چتر سیاہ کا سواے خورشید کے اور کیا ہی اور سائیس تیرے لشکر جاہ کا سواے
بہرام یعنے مریخ کے اور کون ہو سکتا ہی یہ کام اُسی کو زیبا ہی کہ ترک فلک ہی خاندان اولاد
بہرام مین جیسا تو ایک مشعل پر فروغ ہی ایسا مشعلہ شمع خورشید نے تا ابتک کوئی دیکھا ہی نہ آیندہ
کو دیکھے اب دعا دیتا ہی جب تک کہ ایوان فلک مین شہر سیاہ بنتے رہین زرد پوش ان سبز
خیمون کے کہ وہ شہر سیاہ شب ہی اور زرد پوش ستارے تب تک ہووے ملک مین فلک
آئینہ فام تیرے شاہ عمر کا ہمدم بنے جاہیے دشمن اسکو دیکھکر حیران ہو جاہے دیوانہ
اور جب تک کہ ہر شب شہاب میل زر اندودہ باعتبار اُسکی شعاع کے آنکھ مین لگاے اور چشم
خورشید کی کحل تاریکی سے سیاہ ہو تب تک خاک سم گھوڑے پادشاہ کی بمقتضاے جاہ
وجلال چشم سلاطین عظام کی سرمہ بنے میری مدح نے جو پادشاہ کی صفت مین مین نے
کی ہی ایسا اثر کیا ہی کہ صدر دیوان قضا نے نام میر افراز دوام پر لکھا ہی کہ ہمیشہ قایم رہیگا اور خسرو نے
مجکو قیصر زمان کہا ہی لیکن یہ مرا لقب ہی اور جو مراد تخلص سے ہی وہ ماہ ہی اور ذرہ بھی وہ جو بدر ہو دونو
مین تمام اور پورا ہوتا ہی یعنے بدر

قطعه در فخر خویش

قوله ای رانده بر زبان مبارک هزار بار + کامروز ایچو فخر زمان در جهان کجاست + مثلش زمین ندارد و بر بروے آسمان + جز در شب چهارده او را نشان کجاست + بدرشته بازو درخور بدره هزار بار + کاندر زمان چو او بزبان درفشان کجاست + چون بحر کاملست بهرفن بجوے فضل + از لفظ او لطیف تر آب روان کجاست + در اهتمام شرع محمد بغیر او + مفتی باصلابت وحید بیان کجاست + جز دوسے که از محاسن خود خاک این جناب + در هر صباح و شام بروبد بجان کجاست + جز دوسے که بیگمان کمان بگذرد بصبح + تیر دعاش بر سپر آسمان کجاست + جز دوسے که فخر نام وے از خاک این درست + یک نکته دان دین طلب شرع دان کجاست + آنرا که پادشاه خطابش چنین کند + سنگ باشد ار ز خویش بپرسد که جان کجاست + یہ قطعہ بحر مضارع مین ہی ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان یا فاعلن اللغات کامل نام بحر نیز محاسن ریش المعنی ای مخاطب ہزارون دفعہ پادشاہ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ اسوقت مین فخر زمان کیطرح جو لقب مصنف کا ہی کہان جہان مین ہی مثل اسکا تو زمین پر کوئی نہین ہی اور روے آسمان پر سواے چودھوین شب اسکا اور نشان کہان ہی بدر ہی ہی لایق بدرہ کے ہزار دفعہ کسواسطے کہ جہان مین اُس جیسا درفشان بزبان کہان ہی وہ ہرفن مین ایک بحر کامل ہی اسلیے جیسا کہ جوے فضل مین اُسکے لفظ کا آب لطیف روان ہی اُس سے زیادہ اور کہان ہی اور سوا اس فن کے اہتمام شرع محمدی مین ایسا کہ اُس جیسا مفتی زوردار اکیلا بیان کہان ہی اگر ہی تو وہی ہی اور سوا اسکے وہ شخص کہ شام صبح جان و دل سے خاکروبی اس جناب کی اپنے محاسن سے کرے اور کون ہی اور وہ کہ جسکا تیر دعا بیگمان کمان سے کہ ان کے گمان مین بھی نہ گذرے اور صبح کو سپر آسمان پر پہونچے سوا اُسکے اور کوئی کہان ہی اور اسکے سوا کہ اس دروازہ کی خاک نے فخر نام اسکا کیا ہی کوئی نکتہ دان دین طلب شرع دان کہان ہی آپ کہتے ہین کہ جسکو پادشاہ ایسی صفات کے ساتھ خطاب کرتے اور وہ اپنی جان اُسکے فدا اور حوالہ نہ کرے اور جستجو کرے کہ میری جان کہان ہے

تو وہ انسان کب ہی بلکہ کتا ہی

در تعریف ہلال متضمن تہنیت ماہ رمضان

قولہ آن ابروے سیمین ہلال رمضانست + یا غبغب سیمین بت تنگدہانست + یا پارۂ سیمین ست کہ بر ساعد زنگیست + یا ماہی سیمی ست کہ در نیل روانست + یا پارۂ الماس سر خنجر برقست + یا آئینۂ از زرہ کاہکشانست + یا زرد تواره است کہ بر جیب کبود ست + یا بر سپر سبز ز بیجادہ کمانست + یا ابروزالیست کہ بر شہپر عنقاست + یا نیشک سیہ پیل شہنشاہ جہانست + یا حلقۂ گوش شہ اقلیم عراقست + یا نعل سم مرکب سلطان زمانست + بر خوان فلک در نظر مردم صائم + گر قرص درستست و گہے نیمۂ نانست + آبی مشو از ماہ صیام ای دل بیمار + کو در قدح قالب تو شربت جانست + معرض مشو از مصحف سیپارۂ روزہ + کو بر ورق حرم تو طغراے امانست + آشفتہ مشو بیش ز گیسوے نگاران + کان مار سیاہست کہ در لالہ ستانست + یہ اشعار بحر ہزج مین ہین ارکان اسکے مفعول مفاعیل مفاعیل یا فعولن اللغات پارہ کنگن زنگی شب آئینہ ای چار آئینہ کہ زرہ کے نیچے پہنتے ہین تواره بروزن شراره ریزه و پاره بیجادہ کہربا عنقا شہپر نیشک دندان پیل آبی انکار کنندہ معرض رو گردانندہ آشفتہ عاشق المعنی منصف حیرت سے کہتے ہین کہ یہ ابرو سیمین ہلال رمضان کی ہی یا غبغب سیمین کسی معشوق تنگ دہن کا ہی یا کنگن سیمین ہی کہ زنگی شب پہنے ہوے ہی یا ماہی سیمی ہی کہ نیل مین تیرہی ہی نیل آسمان یا ٹکڑا الماس یعنے ہیرے کی کنی سر خنجر برق کی ہی یا چار آئینہ زرہ کاہکشان کا ہی یا زرد ٹکڑہ ہی کہ گریبان کبود پر ہی جو آسمان ہی یا سپر سبز پر کہربا سے کمان ہی یا ابرو زال پدر رستم کی ہی کہ شہپر عنقا پر رکھے ہوے ہی یا دندان سیہ پیل شہنشاہ جہان کا ہی یا حلقہ گوش شاہ اقلیم عراق کا ہی جو تابع شہنشاہ کا ہی یا نعل سم مرکب سلطان زمانہ کا ہی خوان فلک پر جو رکھا ہوا ہی تو صائمون کی نظر مین کبھی پوری ٹکیہ ہی کبھی آدھی روٹی اکثر لوگ رمضان مین بیمار بنجاتے ہین تا روزہ سے بچے رہین لہذا کہتے ہین کہ ای دل بیمار ماہ صیام سے منکر مت ہو اسلیے کہ تیرے قالب کے قدح مین شربت جان کا ہی ای آبحیات

اور یہ ماہ رمضان ایک مصحف سیپارہ ہی اس سے روگردانی مت کر کہ تیرے ورق جرم پر طغرا امان کا ہی
چنانچہ حدیث ہی الصوم جنة من النار یعنے روزہ سپر آگ کی ہی اب آگے گو گیسو نگار نسے دیوانہ
مت بن کہ یہ ایک مار سیاہ لالہ ستان مین ہی قولہ بردار دل از خال سیاہ رخ جانان ✤ کان ذرہ
دودیست کہ سوزندہ جانانست ✤ از نرگس خوبان مطلب داد دولہا ✤ کان جادو مستیست کہ باتیغ
و سنانست ✤ در چنگ منہ چنگ کہ مور یختہ زالیست ✤ کژ گردن و بیپاے کہ گیسو کشانست ✤
دف گوش دریدہ کہ بصد زخم طپانچہ ✤ در چوب کشندش کہ ہم از راہ زنانست ✤ مے آتش سر دست
خرد سوز مبارش ✤ کز وے ہمہ بے آبی و صد ریج و زیانست ✤ بادہ زخمی خواہ کہ در میکدہ او ✤
بے مشربہ و ساغر و نے کام و زبانست ✤ مطرب ز سراپردہ سلطان ازل خواہ ✤ کز نغمہ او جان
و خرد در دورانست ✤ خدمت بدربار گہ پادشہی کن ✤ کانجا ہمہ عدل و کرم و امن و امانست ✤
سلطان سلاطین جہان شاہ محمد ✤ کامروز کمین بندہ او فخر زمانست ✤ بر مائدہ عمر در اخوانچہ
خورشید ✤ ص. سال دگر ضامن ماہ رمضانست ✤ **اللغات** چنگ چنگ تجنیس تام گیسو تار
المعنی اور خال سیاہ جو رخ جانان پر از بس مرغوب ہی اس سے بھی دل اٹھا اور جان لے
کہ گو یہ ایک ذرہ دود ہی مگر جان کا جلانے والا ہی ایسی آگ اسمین بھری ہی اور ایسے ہی نرگس چشم
معشوق کا ہی اس سے بھی دوا درد دونون کی مت ڈھونڈہ ہر چند نرگس دوا مین کام آتا ہی
لیکن یہ نرگس چشم ایک جادو گر مست ہی اور نیز تیغ و سنان ہاتھ مین لیے کہ وہ نگاہ ہی اور چنگ
جو سامان سرور عیش سے ہی اسکو بھی ہاتھ مین مت لے کہ یہ ایک مور یختہ زال ہی مور یختہ زال
اس سبب سے کہ چنگ کبڑا ہوتا ہی اور زیادہ عمر ہونے سے بال سر کے گر جاتے ہین چنانچہ اسکا
سر بھی صاف ہوتا ہی اور گردن بھی ٹیڑھی اور ایکپا مگر گیسو کھینچے ہوے کہ وہ تار ہین پس ہے
سبب بیان و مذمت اُسکی ہیئت و صورت کی ہی علی ہذا دف گوش دریدہ کیسے زخم طپانچون کے
کھاتا ہی اور کیسا اسکو چوب مین کھینچتے ہین مثل راہ زنون کے دریدہ گوش بدینوجہ کہ اسکے دائرہ
مین سوراخ تفریق ہوتے ہین انمین جھانجھ ڈالتے ہین اور چور زنون کے بھی کان پھاڑ دیتے ہین

تا ہر وقت مین ہر کوئی پہچان لے اور در چوب کشندیہ کہ دف بھی چوب پر کہ دائرہ چوبین اسکا ہی منڈھا ہوتا ہی اور راہزنون کے پانون مین چوب جسکی ہندی کاٹھ ہی ڈالتے ہین اور شراب اگرچہ مائۂ کیف و سرور ہی لیکن یہ ایک ایسی آگ سرد ہی کہ خرد کو جلا دیتی ہی اسکو بھی پاس مت آسنے دے کہ اس سے بالکل بے آبروئی اور سیکڑون رنج و نقصان ہین بس تو اس خم کے شراب کا خواہان ہو جسکے میکدہ مین نہ کوئی پینے کی چیز ہی نہ ساغر ہی نہ اوس کے واسطے کام و زبان کہ یہ اسکے مزہ سے خبر ہون اور اگر طالب مطرب کا ہی تو سراپردہ ازل سے ڈھونڈھ جسکے نغمہ سے درد و درون یعنے عاشقون کی جان و خرد ہی اور نغمہ ازل کا الست بربکم چنانچہ حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ سے منقول ہی کہ ہمکو آواز الست کے پوربی راگنی مین آئی تھی اور جو چاکری و خدمت کرنا چاہتا ہی تو کسی ایسے بادشاہ کے دروازہ بارگاہ پر کر کہ جہان بالکل عدل و کرم اور امن و امان ہی سو وہ بارگاہ سلطان سلاطین شاہ محمد کی ہی جسکا کمتر بندہ آج فخر زمان ہی کیسا لطف ہی کہ لقب مصنف کا بھی ہی مر اسکے مائدہ عمر پر خوانچہ خورشید کا سو برس اور لگا رہے اسکا ضامن ماہ رمضان ہی محشی نے اس شعر مین کچھ نہین لکھا میری دانست مین رمضان کو ضامن اس سبب سے کہا ہی کہ اسکے اول آخر سے من حاصل ہوتا ہی اور درمیان مین ضا ہی جو ضامن ہوا بس قول شاعر کا خالی خوبی سے نہین ہی جسکو محشی نے سادہ سید ہا سمجھ کے چھوڑ دیا ہی رہے را رمضان کے اسکا ایا عمر و را ہین ہی اور عمر کے آخر بھی ہی را اور نیز صد سال دگر سے یہ بھی سمجھا جاتا ہی کہ یہ رمضان جو ہوا ہی اسکی بھی سو برس اور ایسکے سوا سو برس اور یکہ دو سو ہوئین اور بھی دو سو عدد را کے ہین اب ایسے حاشیہ پر گر یہ بھی کارآمد ہوتی

ہین یہ نہ خیال کیا کہ رمضان کی ضمانت کیسی

در تعریف ہلال عید متضمن بر تجرید و تفرید

قولہ اغل بکران شہنشہ بود یارب یا ہلال ✤ یا بزیر شہپر سیمرغ سبز ابروے زال ✤ یا کمان کہربا گون برزمرد گون سپہر ✤ یا زہ سیمین کہ دوزد زنگیے بر جیب آل ✤ گرمہ دیز خون شفق پیدا شدی

شاخ گوزن + در غراب شام کے پنہان شدی زرین غزال + آن زمان کز آسمان چوگان
سیمین شد پدید + گوے زرین بر سر میدان چرخ آمد روحال + دختران اختران انداختند
از بر عید + معجر گلریز را بر فرق خاتون ہلال + لولوے اندود بز بام فلک خشت کبود + غالیہ
میشود بر روے زمین باد شمال + در چنان ساعت بسوے جرعہ نوشان نیاز + ہاتفی آواز
داد از خمستان لایزال + کاے مناجاتے چو جام از ہجر روزہ خون گری + دے خراباتے چو مے بر طبل
عشرت زن دوال + ہرکہ گوید مے حرامست خون او را دان حرام + ہرکہ گوید مے حلالست خون
او را دان حلال + گر ترا با ہوست میلے از ہوا افگن الف + ور ترا با ماست میلے لام را افگن ز مال +
ما کشیدہ سر چو سوزن از دل آزار سے خلق + نقش تحریر جلالش کے در آید در خیال + بدر چاچی
گر ازین پس وصف خال و رخ کند + سرنگون بادا چو زلف و روسیہ بادا چو خال + یہ اشعار بھی
بحر رمل مین ہین ارکان اسکے فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان یا فاعلن **اللغات**
زال نام پدر رستم کہ مو سفید پیدا ہوا تھا اسیواسطے زال اسکا نام ہوا اور سیمرغ سنے اسکو پرورش
کیا تھا زنگی شب جیب آل شفق حال میل کہ بجہت چوگان بازیکے دونون کنارون
پر میدان کے بناتے ہین اصل یہ لفظ بہاے ہوز ہی فارسی والے کبھی ہاے ہوز کو حاے
حطی سے بدل لیتے ہین کہربا گون زرد سبز زمرد گون فلک زرین غزال آفتاب چوگان سیمین ہلال
گوی زرین آفتاب حال بمعنی غلطیدن دختران اختران بنات النعش معجر بالکسر ہندی اوڑھنی
لولو انجم المعنی مصنف بمقتضاے استعجاب کہتے ہین کہ اے رب میرے یہ عید کا ہلال تھا یا نعل
اسپ شاہنشاہ کا یا شہپر سیمرغ سبز کے نیچے ابرو زال کی یا کمان زرد رنگ سبز زمرد گون پر کہ
فلک ہی یا چاندی کی وہ جھینے زنگی اپنے گریبان سرخ پر سیتے ہین مین جانتا ہون کہ جو بن شفق
مین شاخ گوزن ظاہر ہوئی ہے ہلال نہین ہی ورنہ زرین غزال کہ آفتاب ہی غراب شام مین کیون
چھپ جاتا اسی شاخ گوزن کے خوف سے چھپ گیا ہی گوزن ہندی اسکی بارہ سنگھا کہ اسکے سینگ
مین بہت شاخین ہوتی ہین اور غراب اگرچہ بمعنی زاغ کے ہی لیکن چھوٹی کشتی کو بھی کہتے ہین

جو یہان مناسب ہی والا زاغ مین غزال کیا چھپ سکتا ہی جسوقت کہ آسمان پر چوگان سیمین ظاہر
ہوا جو ہلال ہی باعتبار اسکے کہ دونون کا سر کج ہوتا ہی گیند زرین کو کہ مراد آفتاب سے ہی میدان
چرخ پر حال آیا کہ وہ لوٹ گیا مطلب یہ کہ آفتاب غروب ہوگیا دختران اختر نے کہ وہ نبات النعش
ہین بلحاظ اسکے کہ عید ہی اوڑھنی گلریز ستارون کی خاتون ہلال کے سر پر ڈالی اور اس خوشی
مین کہ عید ہی بام فلک پر چرخ کبود تو لو لوے رخشان لیے پھرتا تھا روے زمین پر باد شمال
غالیہ رگڑتی تھی جو شب ہی اور شب کو اکثر ہوا مین خوشبو بھی آتی ہین ایسے وقت مین
ہاتف نے خمستان لایزال سے جرعہ نوشون نیاز کو جو اہل فقر و کمال ہین آواز دی کہ اے مناجاتے
تو توڑ روزہ کی جدائی سے مانند جام کے خون روئے جا جیسا کہ اب جام خون روتا ہی کہ شراب
اُس سے اُنڈیل کے پی جاتی ہی اور اے خراباتے تو شراب کیطرح طبل عشرت کا بجا جیسا کہ روزہ
نہونے سے شراب کا ڈنکا بج رہا ہی اب جو کوئی کہے شراب حرام ہی اُسکا خون حرام ہی اور جو کوئی
کہے حلال ہی اُسکا خون حلال ہی اگر تجکو ہو کیطرف رغبت ہی تو اپنے ہوا کے الف کو گرادے خود ہو
ہوجائیگا اور اگر تجکو با جسکے معنی آب ہین اور مراد اس سے شراب جیسے کہ عالم آب نشہ شراب
کو کہتے ہین اسکی طرف میل ہی تو مال سے لام کو گرادے یعنے جملہ مال برباد کر اسواسطے کہ قلب
لام کا مال ہی محشی نے اسمین فقط ہو کے معنی او تعالے اور ہوا کے معنی خواہش لکھدیے ہین
اور کچھ نہین لکھا اور جسنے کہ دل آزاری خلق مین سر اپنا سوزن کیطرح اُٹھایا ہی کہ جب موقع پایا جرم
بیجرم ایذا پہنچادی اور اس سے باز نرہا اُسکے خیال مین وہ نقش جو تحریر اسکے جلال کی ابرو
لب آئینگے اگر سوزن سے بھی خاکہ بناکر پھر اون نقشون کو رنگ سے قایم کرتے ہین اب تغار
رضی کہتے ہین کہ بدر چاچی بھی اگر بعد اسکے وصف خال ورخ کا کرے تو اُسکا سر زلف کیطرح
نگون ہوئے اور خال کیطرح منھ اُسکا سیاہ ہونے گویا توبہ کرتے ہین

در تعریف قلعہ خرم آباد و تاریخ او

قولہ اے فلاک ہیات و ملک معمار + در نظر کعبہ جہان آثار + خفت زرین آستانہ تو +

قلعۂ زر و نہ کبود حصار + عرصہ نہ رواق و ہفت اقلیم + چار رکن ترا یکے دیوار + گرد روح الامین وحور العین + در و سقفت ترا بدست نگار + نقش ایوان تو گذر گہ دل + صوت سندان تو داعی درآر + مفتیان اندرون بگفت و بگو + عاملان از برون بگیر و بدار + بر در و بام تو کمر بستہ + چون عطار و ہزار خدمتگار + مے برند از گداز ہائے خطت + آبروے نمونہاے بہار + میکشند از کتابہاے درت + نظم مدح خلیفہ را تکرار + آن سلیمان کہ تخت او را باد + تا ابد بر جبین بخت قرار + وان امام بحق کہ گرد و بطوع + شاہ عالم بہ بندگیش اقرار + خرم آباد نام گردش شاہ + چون ظہیر الجیوش شد معمار + بندۂ خاص خسرو عالم + صفدر دین یگانہ ابرار + شد تمام این عمارت خرم + در محرم بہفصد و چل و چار + یکشنبہ است این دریکہ بدرش سفت + در خور گوش سروران دیار + یہ اشعار بحر خفیف مین ہین ارکان اسکے فاعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلان یا فعلن یا فعلن

اللغات رواق بکسر و بضم وہ مکان جو ایک ستون پر بنایا ہو وسقف خانۂ بہار نام تجانہ چین سلیمان ممدوح امام بحق خلیفہ امیر الجیوش نام امیر معمار یکشنبہ ایک رات کا کہا ہوا **المعنی** خطاب ہی طرف قلعہ کے کہ اے فلک ہیات ملک معمار نظر تو تجکو کعبہ جانتی ہی کہ ہر وقت ادھر ہی کو پھرتی ہی اور تو جنت آثار ہی یعنے سب علامت و نشان تجھ مین جنت کے ہین تیرے آستانہ کی ایک خشت زرین قلعہ زرد اس تو حصار کبود کا ہی اور قلعہ زرد آفتاب میدان نہ رواق اے نہ فلک اور ہفت اقلیم کا تیرے چار ستون کے مقابل ایک ہی دیوار ہی تیرے در اور سقف مین جو کچھ نقش و نگار ہین سب روح الامین وحور العین کے ہاتھ کے بنائے ہوے ہین جنہون نے جنت کے نقش و نگار دیکھے ہین تیرے ایوان مین جسقدر نقوش ہین سب دل کے گذرگاہ ہین کہ دلین پھرتے رہتے ہین بھولتے نہین اور تیرے سندان کی آواز ہر دم یہی ہی کہ آ تماشا یہان کا دیکھ اور دلکو یہان داخل کر مفتی لوگ تو اسکے اندر گفتگو و بحث و تکرار مین ہین باہر عامل لوگ گیر و دار مین اسکے در و بام پہ ہزارون خدمتگار عطارد جیسے ہر وقت مستعد و کمر بستہ رہتے ہین جن جن مقامون مین تیرے گلبوٹہ کاریان ہین وہ بہار کے نمونون کی آبرو کھوے دیتے ہین

بہار نام ایک بتخانہ چین کا ہی اور تیرے دروازہ کی جو کنایہ ہین اُسنسے لوگ مدح خلیفہ کی بار بار پڑھتے ہین اور وہ خلیفہ وقت کا سلیمان ہی کہ خدا اُسکے تخت کا ابد تک پیشانی بخت پر قرار رکھے اور وہ امام حق ہی جسکی بندگی کا اقرار شاہ عالم سے بخوشی کیا ہی جب ظہیر الجیوش معمار اسکا معمار ہوا تو شاہ نے خرم آباد اسکا نام رکھا اور یہ معمار بندہ خاص خسرو عالم کا ہی اور صفدر دین اور یگانۂ ابرار کا اور یہ عمارت خرم محرم سال رات سو چوالیس مین تمام ہوئی اب مصنف کہتے ہین کہ یہ دُر میرے ایکرات کے پروئے ہوئے ہین یعنے ایکرات مین کہے ہین کہ لایق گوشوارہ سروران دیار کے ہین اس شعر مین تغائر فرضی ہی

قطعہ دیگر اسی قلعہ کی تعریف مین

قولہ برین عمارت خرم برین خجستہ سرا + ہزار دیدہ کشادست چرخ آئینہ وار + فناش نقش طراز نگار خانۂ خلد + ہواش غالیہ سای نسیم باد بہار + فضای عرصہ یکسر ستون بارگہش + محیط نہ ربض ہفت قلعہ دوار + چہار بازو ارکان او بہشتی بخت + زروی لطف سر عرش را گرفتہ کنار + برون اوز ملایر خروش جوش جیوش + درون او ز صفا جای ذکر و استغفار + رئیس مدرسہ او معلم ادریس + امام مسجد او طوطی شکر گفتار + صفای باطن او دادہ در مسامع انس + طنین پر مگس را نوای موسیقار + پی نظارۂ سقفش کشادہ شد ہر شام + دریچہای زراندود این کبود حصار + ور احصار نخوانش ورا سرا سرای + کہ در لقا و بقا کعبہ ایست خلد آثار + شدہ بنام خلیفہ بامر خسرو عہد + برین عمارت خرم ظہیر دین معمار + ہمین آمر عامر کہ عمرش افزون باد + برای تقویت دین احمد مختار + تمام گشت بتاریخ ادخلوہا فیہا + کشادہ باتو بگویم کہ ہفتصد و چل و چار + مرا کہ فخر زمان خواند شاہ اسلام + لقب بکوسے بجز طوطی شکر گفتار + یہ قطعہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات یا فعلن یا فعلان یا فعلن الـلـغـات فنا پیش خانہ فراخ و گرداگرد خانہ فضا میدان خانہ و زمین کشادہ یکسر ستون نام بارگاہ ربض چار دیوار گرداگرد مسامع گوشہا طنین آواز نوای

آواز موسیقار نام ساز دریچہا سے زراندود انجم ظہیر دین نام شخص آمر حاکم عامر آباد کنندہ المعنی
ہر چند کہ چرخ آئینہ کیطرح صاف شفاف ہی مگر اس عمارت خرم اور اس خجستہ سرا سے پر ہزار دن
آنکھیں کہولے ہوے ہی اور تکتا ہی فنا اُسکی نقاش نگارخانہ خلد کی ہوا اُسکی غالیہ بنائیوالی
نسیم باد بہار کی وہ جو اُسمین ایک بارگاہ یکسر ستون ہی اُسکے میدان کی فضا اس ہفت
قلعہ دوار کے جو نو چار دیوارین ہین سب پر محیط ہی کہ جملہ اُس فضا مین گہرے ہوے ہین
چار بازو جو اُسکے ستون کے ہین اُنہون نے اپنے نصیب کی قوت سے اژدہے لطف
کے سر عرش کا اپنی گود مین لیا ہی جیسے بچون کو محبت سے گود مین لیلیتے ہین باہر اُسکا ملا ئے
پر ہی اور وہ خروش جوش شکرون کا ہی اور درون اُسکا صفا سے جگہ ذکر و استغفار کا اور
وہ جو مدرسہ اُسکا ہی اُسکا رئیس معلم حضرت ادریس کا ہی ہر چند یہ معلم حور و غلمان اور نجوم
کے ہین نقل ہی کہ حضرت ادریس نے حضرت عزرائیل سے کہا کہ مجکو تلخی مرگ کی چکہنا ئی
تا کیفیت اُسکی معلوم کرون چنانچہ بعد فوت جب جنت مین پہونچے پھر جسم مین آنے سے انکار
کیا اور عزرائیل سے حجت کی عزرائیل نے حال انکا رب العزت کے حضور مین عرض کیا
حکم ہوا کیون نہین پھر جسم مین جاتا کہا ای خداوندا تو مجکو جنت سے نکالتا ہی اور فرمایا ہی خالدین
فیہا ابدا حکم ہوا دخول جنت کا بعد موت کے ہی کہا مین تو مر بھی لیا دو دو دفعہ مرنا بھی تو نہین
ہی حکم ہوا رہنے دو اور تعلیم حور و غلمان پر مامور ہوئے انتہی اور امام جو اُسکی مسجد کا ہی وہ
ایک طوطی شکر گفتار ہی باطن مین اُسکے ایسی صفا ہی کہ مکھی کے پرون کی آواز لوگون کے
کانون کو مثل آواز موسیقار کے معلوم ہوتی ہی یعنے بُری آواز اُسکے گونج سے بھلی ہوجاتی ہی
سقف اُسکی ایسی خوشنما ہی کہ ہر شام کو اُسکے نظارہ کیواسطے اس کبود حصار کی کھڑکیان
زراندود کھولی جاتی ہین کھڑکیان مراد ستارون سے تو اُسکو حصار مت کہہ اُسکو سرا کہہ
اسلیے کہ ملقا و بقا مین وہ ایک کعبہ خلد آثار ہی یہ عمارت خلیفہ کے نام خسرو وقت کے حکم سے
بنائی گئی اور ظہیر دین اس عمارت خرم کا معمار ہوا برکت حاکم آباد کنندہ سے کہ خدا اُسکی عمر دراز کرے

واسطے تقویت دین احمد مختار کے ہی اسواسطے کہ یہ مدرسہ ہی اور یہ عمارت تاریخ وادخلوافیہا
مین تمام ہوئی یہی اسکی تاریخ ہی پھر کہتے ہین کہ کھلکے نہ تجھنے کہدون کہ سن سات سو چوالیس
ہجری تھی اب کہتے ہین کہ مجکو خطاب تو شاہ اسلام نے فخر زمان کا دیا ہی اور طوطی شکر گفتار
میرا لقب بس ای مخاطب تو بھی مجکو ایسے ہی کہ

قطعہ

قولہ شاہ اقلیم ستان خسرو بہرام نسب + ای پر تیر سحر زاغ کمانت را بال + آفتابے و شب ماہ
جنیبت در سیر + آسمانیست ورا چار مہ نو بجال + سایۂ لطف خدا سے و ہماے چترت + چرخ را
یافتہ زیر پر خود ببیضہ مثال + ساخت مشاطہ بخت از فلک اطلس پوش + شاہد بخت ترا تکمہ
جیب سربال + قلمت تیر زحل روے کہ از شب سیر ند + ہر زبانیش گرفتہ سوے تیغ ہلال
زہرہ در آرزو مجلس خلد آثارت + ہر شب آراستہ در ہودج گلریز جمال + تا صنم عاشق دل
خستہ خود را شب وصل + دمبدم ز آتش یاقوت دہد آب زلال + ہر کہ در ملک تو چون زلف
پریشانی جست + باد از خنجر سبز تو سیہ روے چو خال + یہ قطعہ بحر رمل مین ہی ارکان اسکے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن یا فعلان یا فعلن یا فعلان **اللغات** پر تیر سحر اشعہ آفتاب
و عطارد کہ صبح کو نکلتا ہی چار ماہ نو نعل سربال پیراہن ہودج گلریز **فلک المعنی** یعنی ای شاہ
اقلیم ستان اور ای خسرو بہرام نسب پر تیر سحر کے کہ وہ شعاع آفتاب ہی یا تیر عطارد کہ یہ بھی
صبح کو نکلتا ہی اسکی شعاع تیرے زاغ کمان کے بازو ہین اور خیال کرو کہ جب اُسکے زاغ سیاہ
کمان کے ایسے بازو روشن ہین تو کمان والا کیسا ہوگا تو ایک آفتاب ہی اور شب ماہ ہین گھوڑا
ہنگام سیر تیرا ایک ایسا آسمان ہی کہ جسکے چار ہلال بجمال ہین ورنہ آسمان کا تو ایک ہی
ہلال ہی ہر چہار نعل اُسکے تو سایہ لطف خدا کا ہی اور تیرے چتر کا جو ہما ہی جسکے سایہ مین تو ہی
وہ ایسا عظیم الشان ہی جسنے آسمان کو اپنے بازو تلے ایسا پایا جیسے ایک انڈا تیرے بخت بلندی
مشاطہ نے تیرے شاہد بخت کیواسطے تکمہ سر جیب پیراہن کا فلک اطلس پوش سے بنایا جو فلک

نہم ہی جسکے جوف مین جملہ افلاک ہین ایسا تخت تیرا عالی ہی قسلیم تیری تیر زحل رواے سیاہ رو ہی اسلیے کہ زحل کا رنگ سیاہ ہی شب سے جو دوات ہی پنج ہلال ای پنج انگشت طرف ماہ یعنے کاغذ کے لیجانے مین زہرہ ہر شب تیرے بزم خلد آثار کی آرزو مین ہو وچ گلریز فلک مین بنیا بناؤ سنگھار کرتی ہی لیکن نالایق اس بزم کے ہی نہ بار یاب ہوتی ہی آئندہ دعا رتا بیدہ ہی یعنے جبتک کہ تشویق اپنے عاشق دلخستہ کو منہدم آتش یاقوت سے جو لب ہین آب زلال دے ای بوسہ جو کوئی سیر ملک ہین زلف کیسی پریشانی کا خواہان وجویان ہو تیرے خنجر سبز سے سیہ رو مثل خال کے رہے

قطعہ در لغز ابر

قولہ بیل گل کار تر شبروے کہ گریان گریان ✤ روز و شب تنہا از ساحل دریا کشد آب ✤ آنکہ گر عکس شود قوت حرامست بشرع ✤ وانکہ گر رقص کند صوت دف آرد ز رباب ✤ طشت زر بر رخ خورشید دہ عودی بندد ✤ مردمان وار اگر از شبہ بارد می ناب ✤ چون خط دوست کند بر ورق مہ پردہ ✤ چون بسر زلف نہد بر رخ خورشید نقاب ✤ شیر درندہ کہ بر شیر فلک آرد روے ✤ دیو غرندہ کہ از جنبش او جست شہاب ✤ عالم خرد و بزرگ آب از و میابند ✤ او ہم از گریہ بیرساختہ خود را بے آب ✤ بیل مست سیہ تیغ زن سلطانست ✤ گو بیک جملہ جہان را کند از اشک خراب ✤ یہ قطعہ بھی بحر سابق مین ہی مگر پہلے شعر کے دوسرے مصرعہ مین تشعیث ہی یعنے دوسرا رکن مفعولن ہی **اللغات** گل کار بہ نیوجہ کہ گل بوتا ہی تر شرو باعتبار جبین گریان بلحاظ قطرات عکس ابر کا ربا ہی بمعنی سود جو حرام ہی بحکم احل اللہ البیع وحرم الربوا صوت آواز رعد رباب ساز و ابر سفید طشت زر آفتاب پردہ عودی ای سیاہ می ناب باران دوست معشوق شیر فلک برج اسد شہاب جسکو تارہ ٹوٹنا کہتے ہین المعنی یہ قطعہ ابر کی پہیلی مین ہی چنانچہ نشان اسکے مذکور فرمائے کہ ایک بیل گل بوٹیدار تر شرو باعتبار جبین ہے کہ گریان گریان رات دن تنہا کنارہ سمندر سے پانی کھینچتا ہی اگر اسکو قلب کرین تو وہ ایک قوت حرام ہی یعنے ابر کا قلب ربا ہوتا ہی بمعنی سود کہ شرعاً حرام ہی اور اگر رقص کرے تو آواز دف

کی رباب سے نکالنے طشت زر یعنے آفتاب کے منھ پر پردہ سیاہ تانتا ہی مردمک کیطرح جو قوت
گریہ شب سے کہ وہی مردمک ہی حق تاب بر رباب ای باران آور جیسے خط دوست کا ورق ماہ
پر پردہ کرتا ہی جو اسکے رخسار ہین ایسے ہی سر زلف کیطرح چہرہ خورشید پر یہ نقاب ڈالتا ہی
یہ ایک شیر درندہ ہی کہ شیر فلک پر غالب ہی جیسا کہ اس سے وہ بھی چھپ جاتا ہی اور دیو
غرندہ ہی کہ اسکی جنبش سے شہاب اوچھلتا ہی سارا جہان خرد و بزرگ اس سے آب پاتے
ہین اور اسنے بھی گریہ بسیار سے آنکو بے آب کر دیا وہ ایک پیل مست سیاہ تیغ زن سلطان
کا ہی کہ ایک حملہ مین اپنے اشک سے جہان کو خراب کر دیتا ہی تیغ زن باعتبار برق افگنی

در مدح ممدوح

قولہ ای قامت لوای ترا سدرہ منتہا ٭ بر چرخ کبریای تو گردون کم از سہا ٭ یکدانہ در لفظ
عین فاحش ست ٭ گر مشتری بنقد دو عالم کند بہا ٭ حرز عزیمت ار سو گردون دمی دود ٭
باہی چرخ بر خط محور چو اژدہا ٭ ز انتساب تست گوہر بہرام را شرف ٭ ز القاب تست منبر
اسلام را بہا ٭ خنگیست مر ترا کہ ز شہر فش جو ہا لگی ٭ تا غرب در دوم ترسیدہ الف بہا ٭ ملک
بقات را چو ازل نیست انقلاب ٭ بحر عطات را چو ابد نیست انتہا ٭ دعوی مثل کرد عدو
مثل آئینہ ٭ از بند آہنی نتوانند شدن رہا ٭ آن ہا کہ خصم زدیوان رزق خویش ٭ و بیالہا
گرفت علیہا و بالہا ٭ طباخ مالکسا دشمن پر آذر ابد بدید ٭ چون آنہ نا شتا ز سر خوان اشتہا ٭ بعد از
ہزار سال ببام زحل رسد ٭ گر پاسبان ز قصر تو خشتی کند رہا ٭ حاسد بر لب مقطع این قطعہ نہاد
زین خوبتر بگفت مقطع شہنشہا ٭ یہ قطعہ بحر مضارع مین ہی مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
یا فعلان المعنی ای ممدوح جھنڈا تیرا ایسا بلند ہی جسکی بلندی انتہا سدرہ ہی جو منتہی آسمان پر
ہی اور تیری بزرگی کا آسمان ایسا عالی کہ یہ گردون اسپر مثل سہا کے ہی جو ستارہ باریک کو کہتے
ہین تیرے لفظ ایک ایک در یکدانہ ہین اگر مشتری اسکے ایکدانہ کی قیمت مین نقد دونون جہان کا
دے تو اس دانہ ہی کو نقصان فاحش ہی اور مشتری کو نفع اگر حرز اپنے افسون کا تو آسمان کیطرف

پھونکے تو ماہی چرخ کے خط محور پر جو دونون قطبین کے درمیان مین ہی اژدہا کیطرح دوڑنے اور یہ اژدہا قریب محور ہی اور ماہی بھی ایک شکل ہی آسمان پر اور اژدہا مچھلی کو کھاتی ہی اب تیری عزت سے وہ بلا خوف دوڑے دوڑے پھرے تیری نسبت سے جو تجکو بہرام کے نسب سے ہی بہرام کے نسب کو شرف ہی اور تیرے القاب سے منبر اسلام کو روشنی گھوڑا تیرا وہ ہی کہ اگر شرق مین تو اسکو للکار کے ہانکے تو وہ غرب کو دوڑ جائے اور حال یہ کہ حرف ہی الف تک نہ پہونچنے پائے یعنے پورا لفظ ہانہ کہنے پائے اور وہ غرب کو پہونچ جائے تیرے بقا کا جو مالک ہی اُسکو ازل کیطرح انقلاب نہین جیسے جو کچھ ازل مین ٹھہر گیا ہی وہی ہوتا جاتا ہی اور وہ ریا عطا کا تیری مثل ابد کے کنارہ نہین دشمن نے تیرے مثل آئینہ کے آپکو مثل تیرا سمجھا اور دعوی مساوات کا کیا تو اب ضرور ہی کہ مثل آئینہ کے بند آہنی مین پھنسا ہی رہے جیسے آئینہ کا جو کھسٹا آہن سے ہر طرف جڑا ہوتا ہی اور آئینہ اسمین پھنسا ہوا وہ مال جو تیرے دشمن نے اپنے دیوان زرق سے برسون مین حاصل کئے تھے وہ اُسکی گردن کے وبال ہو گئے طباخ ملک نے تیرے دشمن پر آز کو مثل حرص بھونکے سے سر خوان اشتہا سے دیکھا کہ یہ بھونکا ہی رہے قصر تیرا ایسا بلند و عالی ہی کہ پاسبان نے اُس قصر نے ایک خشت چھوڑی بعد ہزار برس کے بام زحل پر پہونچی ہر چند یہ سب سیارون سے اونچا ہفتم فلک پر ہی حاسد نے اس قطعہ کے مقطع کیو اسطے سر رکھدیا بس ای شہنشاہ اس سے زیادہ اچھا مقطع اور کیا ہوگا

قطعہ دیگر

قولہ مرغ سحر پر فشاند بیضۂ زر شد پدید ✣ مرغ کلین سر فشاند خون ترا او وسے و مید ✣ جان قدح زانتظار دید کہ آمد بلب ✣ صبح بیکدم زدن ساغر زر در کشید ✣ از غلبات ضیا چرخ قبا چاک زد ✣ وز حرکات صبا غنچہ گریبان درید ✣ بستران از سبزہ ریخت سنبل شب بستہ شد ✣ لالۂ زرین شگفت با دسحرگہ وزید ✣ خیز کہ بر پاے خاست جام بگفت یر چہ ست ✣ بلبلہ ہم ہجو چنگ بر سر زانو خمید ✣ جام ہیک تاختن دہ بیرون شفق ✣ چنگ بیک ساختن دہ مہ نو را گزید ✣ بیربط عیسی نفس خوردہ بسے گوشمال ✣ تا خر گہا کشید بو شکمش آرمید ✣ تا بسے چوفۂ زرین الف بر سر یکے میم لعل ✣ کز سر دہ نون سیم نغمہ بر آرو شد پدید ✣ راہ زنی میکند گوش دریدہ ازان ✣

پیلپے بسیار خورد در خسم طپانچہ چشید + جام جہ مرآب شد شاہ کہ فرمان رساند + سجدہ نیارد دگر شیشۂ سینہ پالید + از اثر عدل شاہ بدر بجز چشم دوست + در خم محراب ہا مردم مستی ندید + یہ قطعہ بحر بسیط مین ہے ارکان اسکے مستفعلن فاعلان مفتعلن فاعلان یا فاعلن **اللغات** پر فشاند ای ظاہر شد بیضہ زر آفتاب مرغ گلین صراحی خون تر شراب ساغر زر آفتاب بشترن ستارے سبزہ آسمان سنبل شب بستہ شد ای شب گذشت لالۂ زرین آفتاب بلبلہ صراحی پروین دندان شفق شراب دہ مہ نو ای دہ ناخن خم ہندی گہر چہ میم دہن دہ نون سیم دہ سوراخ بانسلی یادہ انگشت گوش دریدہ دف محراب ابرو مردم مردمک **المعنی** یعنے مرغ سحر نے جو سحر ہی پر جھاڑے جیسے عادت مرغ کی ہی تو بیضہ زر کا ظاہر ہوا جو مراد طلوع آفتاب سے ہی اور مرغ گلین نے کہ صراحی ہی سر ہلایا تو خون تر پیدا ہوا یعنے شراب صبح نے جو دیکھا کہ جان قدح کی انتظار سے لب پر آئی اور کوئی اُسکے منھ مین اب شراب نہین ڈالتا اسواسطے اُسنے اپنا ساغر زرین دم بھر مین سامنے رکھدیا اُسکے پیالۂ زرین سے ایسے غلبے روشنی کے ہوے کہ چرخ نے اپنی قبا جو شب کی پہنے ہوے تھا پھاڑ ڈالی اور صبا نے ایسی حرکتین پر نازکین کہ غنچہ نے اپنا گریبان چاک کیا سبزہ یعنے آسمان پر جو نسترن کہ ستارے ہین بکھرے ہوے تھے سب گر گئے سنبل شب کا جو پریشان ہو رہا تھا بستہ ہوگیا یعنے ستارے ڈوب گئے رات گذر گئی لالۂ زرین کہ آفتاب ہی کھلا اور باد سحر چلی اب جو دف جام بکف اُٹھا اور جام جو ہی دائرہ دف کا حسب تقاضائے فرضی یعنے دف بجنے لگا تو تو بھی اُٹھ اور صراحی بھی چنگ کے زانو پر جھک گئی جیسے کہ شراب انڈیلنے کے وقت جھک جاتی ہی جام نے ایک تاخت مین پروین کو جو دندان ہین شفق یعنے شراب سرخ سے سرخ کر دیا اور چنگ نے فورا موافقت مین دسون ماہ نو یعنے اُنگلیون کو جو ناخن اُنکے ہلال ہین کاٹا جیسا کہ چنگ بجانے کے وقت دسون اُنگلیان کام مین رہتی ہین بربط کہ وہ عیسی نفس ہی مردہ کو زندہ کرنے والا اُسنے بھی بہت گوشمالیان کھائین جب خم نے رگین اسکی شکم پر کھینچین تب اسکو چین پڑا خم لکڑی کھورچہ کی جسمین سب تار باندھتے ہین رگین تار کہ اسکے شکم پر کشیدہ ہوتی ہین نی جو مثل زرین الف کی سیدھی ہی اور وہ ایک سر پر میم لعل کے کہ دہن پر رکھی جاتی ہی اسنے بھی دس نون سیم سے کہ وہ دس اُنگلیان خمیدہ ہین جو بجانے کے وقت جھکی ہوئی ہین

ان سے نغمہ شدید نکالا گوش در یدہ و دف کہ یہ شدید کی رہزنی کرتا ہی اسی سبب سے اسنے بہت سیلیان لب
کھائین اور طبلچون کے مرے پکھیے مگر اب کہ حکم شاہ کا واسطے منع شراب کے پہونچا لہذا جام بے آب
و بے عزت ہو گیا اور جام ہیچ کیا بے آب ہو گیا شیشہ سینہ پلیہ بھی اب سجدہ نہین کرسکتا جیسا کہ شراب اونڈیلنے مین
جام کو سجدہ کرتا تھا اب ایسا اثر عدل شاہ نے کیا کہ بدر نے سوائے چشم معشوق کے کسی محراب کے خم مین کبھی مستی ردم کو نہ دیکھا

دربیان سحرگہ و خیالات چرخیات و آخر رجوع بہ ممدوح

قولہ چون نسیم سحری رو بصحرا آورد + ماہ رخ در تتق عنبر سارا آورد + مہد شش روزہ چو یک طفل زراندودہ
نمود + شب ز پستان سحر شیر مصفا آورد + بود شب چون دل فرعون سیاہ و بے مہر + صبح زان روئے
چو موسی ید بیضا آورد + صبح بر کتف یہود انہ ز نہ پارۂ زرد + دم جان بخش چو انفاس مسیحا آورد + بر شود
یوسف زرین رسن از چاہ برون + بسکہ مہ کرد عذارا شکست زلیخا آورد + قرصہ کاہربا خوردو تبا شیر سحر +
دفع سوداش شد و علت صفرا آورد + شد سواد خط شب محو چو صبح از زر سرخ + نقطہ بر حاشیۂ
صفحہ مینا آورد + دوش بربود شب از دوست فلک تنکۂ زر + باز رخ بر طبق لولولالا آورد + زان سبب موئے
کشان ہندوے شب را گردون + تا در بارگہ حاکم دنیا آورد + یہ اشعار بھی بحر رمل مین ہین ارکان اسکے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان یا فعلان یا فعلن فعلن اللغات مہد شش روزہ
آسمان کہ چھہ دن مین پیدا ہوا ہی یہود کی رسم ہی کہ دوش پر ایک ٹکڑہ زرد سیتے ہین تا جانا جائے کہ یہودی ہی
تنکۂ زر شی مدور مراد آفتاب ہندوی شب زحل کہ پاسبان فلک ہی المعنی یعنے جب سحر ہوئی اور نسیم سحری
متوجہ صحرا کی ہوئی یعنے صحرا مین چلنے لگی ماہ نے عنبر خالص کے پردہ مین جو آسمان سیاہ ہی منہہ چھپا لیا
اب ایسا بھی ہوتا ہی کہ اخیر تاریخون مین صبح کو ماہ رہ بھی جاتا ہی پھر منہہ چھپا لینا کیسا مگر مطلب شاعر کا اسی ماہ
سے ہی جو روشن تھا نہ اس قالب ماہ سے اور اس مہد شش روزہ نے کہ آسمان ہی ایسا ایک طفل زراندود
جو آفتاب ہی نمود کیا کہ شب نے اسکے واسطے پستان سحر سے کہ تمامتر فرضی یہ بھی آفتاب ہی شیر مصفا ظاہر کیا
کہ وہ دو بارین شعاع کی ہین رات ایسی تھی جیسے دل فرعون کا سیاہ و بے مہر اس سبب سے صبح نے موسی
کیطرح ید بیضا سکو دکھایا صبح یہودیون کے مثل تو اسنے دوش پر ایک پارۂ زرد لگائی ہی جو آفتاب ہی

اور عجب یہ کہ انفاس اسکے دم جان بخش مثل مسیحا کے ہین چنانچہ رات کے مردے صبح کو سب زندہ بھی ہو جاتے
ہین اور نیز یہی بیہودہ ہی جو منکر حضرت عیسی کے ہین مگر نفاس عیسی کیسے رکھتی ہی آہ زلیخا کے مانند اشک
گرد رخسار کے بہار ہا اتنا اشک اسکے ستارے تا یوسف زرین رسن چاہ سے نکلے یوسف آفتاب زرین
رسن باعتبار شعاع تبا شیر سحر نے کہ سفیدی آسکی ہی ایک قرص کہربائی کہایا جو آفتاب ہی کہ صبح کو زرد ہوتا ہی
لہذا سودا تو اسکا کہ شب تھی دفع ہوگیا مگر علت صفرا کی پیدا ہوئی کہ وہ دھوپ زرد ہی سواد خط شب کی
محو ہوگئی جسوقت کہ صبح نے نقطہ زر کا صفحۂ مینا کے حاشیہ پر رکھا نقطہ زر کا آفتاب صفحۂ مینا آسمان رات
شب نے فلک کے ہاتھ سے تنکہ زر کا چھین لیا تھا اور پھر متوجہ طبق لولو کے لالا کی ہوئی اس سبب
سے ہندوے شب کو کہ ہندو بمعنی چور کے بھی ہی گردون جھونٹے پکڑ کے کھینچتا ہوا حاکم دنیا کے
دروازۂ بارگاہ پر لایا ہی چنانچہ شب وہان موجود بھی ہی تنکہ زر آفتاب لولو لالا انجم اور دونون شعر قطعہ بند

در ترہیب عشق مجازی و ترغیب عشق حقیقی

قولہ ای مست بادۂ عشق در مجلس مجازی + تا کے کنی بغفلت با زلف یار بازی + چند از قد و عذارش
شمشاد و لالہ چینی + چند از وہان و چشمش با دام و پستہ سازی + زان چشم گیر عبرت کاندر خم دو محراب + با ہر دمان
مست آنبیست سبے نمازی + زان زلف گیر پندی کا دل شکستہ سر شد + و آنگاہ گرد از حسن با ماہ سرفرازی +
رویش فشان روز ست اما بر آن کنارہ + آشفتہ و دراز ست شبہاش با درازی + تا یک کلیچہ زر روزی
بدست آرے + شبہا بروے گردون با دیدہا چہ بازی + امروز گیر عبرت زان پادشاہ عادل +
سلطان تخت غزنی محمود شاہ غازی + آندم کہ صور قہرش نا سے عراق ساز د + دستت نگیر واندل
زلف بت طرازی + کو چتر ماہ سایش کو لشکر جہان گیر + کو تیغہائے ہندی کو مرکبان تازی + گر بر سر کشائی
گردی صندوق مرقدش را + در شکّ شوے دگوے محمود یا ایازی + یہ اشعار بحر مضارع مین ہین
ارکان اسکے مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن بعض جگہ فاعلاتان بھی ہی اللغات آبی آلکار کنندہ
و منسوب بآب شکستہ سر باعتبار شکن ماہ رخسار کہ اشرف ہی زلف سیاہ کہ کمینہ ہی تشبیہا زلف دیدیا کواکب
چشمان یا زنا سے عراق بہت بلند آواز ہوتی ہی طراز نام شہر حسن خیز المعنی ای وہ شخص کہ اسی مجلس مجازی مین

عشق کی شراب سے مست ہو رہا ہو کب تک اس غفلت مین رہیگا اور زلف یار سے عشق بازی
کریگا حقیقت کی طرف کیون نہین رجوع ہوتا کہانتک تو رخسار معشوق مجازی سے شمشاد و لالہ چنیگا یعنے
شمشاد و لالہ سمجھے گا اور کہان تک وہان وہ چشم کو اُسکے پستہ و بادام بنالیگا بلکہ اُسکی آنکھون سے عبرت
حاصل کر اور جان لے کہ یہ دونون اندونون محرابون کے خم مین دو مردم مست کے ساتھ کافر بے نماز ہین اور
زلف سے یہ پند گرہ مین باندہ کہ اول تو خود سر شکستہ ہو اور پرشکن ہو اور سیاہ و کمتر اور پھر اُسنے ماہ رخسار کے
ساتھ جو اشرف و اعلی ہو سر فرازی باختیار کی ہو صورت تو اُس ماہ کی نشان روز کی ہو یعنے روشن
ہمچو آفتاب لیکن کنارہ پر بڑی لمبی راتین با درازی پر بلا ہین اور اس خیال سے کہ کسی دن کوئی کلیچہ زرکا
گردون کیطرح تیرے ہاتھ آجائے راتون مین اسی فکر سے کیون بخواب اور آسمان کی آنکھون سے آنکھین
لڑائے رہتا ہو محشی کے معنے چنانکہ روے گردون باد یہ ہا کر ستارگان باشند بیاز دہ ہنگام صبح یک کلیچہ زر کہ نان
از آفتاب است بدست مے آرد تو چہ میکنی انتہی آج عبرت حاصل کر اُس بادشاہ عادل کے حال سے جو سلطان تخت
غزنی کا تھا یعنے شاہ محمود غازی جسدن کہ صور اُسکی قہر کا یعنے خداوند جل جلالہ کا نالے عراق ای بلند آواز
کریگا تو یہ زلف بت طرازی کی جسپر آج تو دیوانہ ہو ہرگز تیری دستگیر نہوگی میری رائے مین یہ شعر اوپر کے شعر سے
اوپر ہونا چاہیے کہ یہان اجنبی وغیر مربوط ہو لیکن کیا کرن متن مین نہین لکھا ہو نہ محشی نے کچہ اسکا خیال کیا اب
بتا تو محمود شاہ کا چتر ماہ فرسا کہان ہو اور لشکر جہان گیر کہان اور کہان وہ تلوارین ہندی اور کہان وہ گھوڑے
تازی اب تو یہ حال ہو کہ اگر صندوق مرقد کا اُسکے تو سر کھولے تو یہ نہین جانے گا کہ یہ محمود ہو یا ایاز ہو قولہ در بارگاہ
شاہی خدمت گزین کہ امرش + موران کنند مارے چندان کنند بازی + در سکہ قبولش زر خلاص کردی + کز نقد
قلب خود را در نار غم گدازی + بیواسطہ کند حق ہر صبح این خطابت + کاے تشنہ سوے ما آوے مردہ دل
بمازی + ہزار نور کا فتابت گرد سیاہ غم خور + تا پیش ہشت میدان بر عرش اسپ تازی + گر مدح شہ سرائی
شبہا چو بدر چاچی + از قربہ بقا را ہی صبح دم نوازی + دارا ے دہر کو راست کنیت ابو المجاہد + سلطان محمد شاہ
خوانش چون نسل چیانی + گر دو ہو گل وجودت کز جہتش بہ بینی + صد لک دہد بجودت گر سوے ال تازی +
آن تن کہ کعبہ ملوار خط اشہ کشد سر + صد شاخ باد فرقش چون شانہاے رازی + ای شاعر ار بدانی اکثہ دلو ع

اقوا + بر دفتر مصادر ہذا منم تو ہذی + **اللغات** بارگاہ شاہی بارگاہ خداتعالی ماری و بازی دونون مین
یا فعلیت کی ہی ای کار مار و کار باز خلاص خالص قلب دل سو بھی ترکی مین بمعنی آب کے ہی وما عربی مین ہشت
میدان ہشت بہشت مرد بہ نام ساز رازی شہر رے کہ شانہ وہان کا خوب ہوتا ہی اکفا مختلف ہونا قافیہ کا
حروف مین بشرط قید مخرج جیسے سیاہ وصباح واقوا اختلاف حرکت کا ماقبل روی کے جیسے گل بکسر و گل بضم کہ عیوب قوافی
سے ہی ہذا اشارہ واحد مذکر وہذی اشارہ بواحد مونث **المعنی** تو اوس شاہ کی بارگاہ مین خدمت گزین ہو جہان کے
مور کام مار کا کرتے ہین اور چند کام باز کا اگر تو اپنے نقد دل کو اوسکی نار غم مین گلاے پگھلائے گا تو سکہ قبول مین اسکے
زر خالص ہو جایگا ہر صبح تجکو بواسطہ حق سے خطاب ہوگا کہ ای تشنہ ہماری طرف آ اور ای مردہ دل ہم مین
زندگی کر اور اسدن کا غم کہا جسدن کہ آفتاب تیرا سیاہ ہو جاے کہ وہ روز مرگ ہی تا ہشت بہشت کے
میدان کے سامنے عرش پر گھوڑا دوڑاے اور اگر مدح سرائی بادشاہ کی راتون کو بدر چاچی کیطرح کرے
تو ساز اوسکے بقا کا یعنے دعا اسکے بقا کی ہر صبحدم کیا کر اور وہ بادشاہ زمانہ کا ہی جسکی کنیت ابوالمجاہد ہی اور نام اسکا
محمد جیسا کہ نام آنحضرت مرسل حجازی کا تھا تو اگر اسکی پیشانی کو دیکھے تو تیرا وجود گل سا شگفتہ ہو جاے پھر
اسکی پیشانی کی شگفتگی کو غور کر اور اگر تیرا دل مال کیطرف دوڑے تو جود والا ایسا کہ دم بھر مین سو لاکھ دیدے
جو شخص کہ ایک سر مو اسکے خط فرمان سے سرکشی کرے تو خدا کرے اسکا سر شانہ ری کے مثل سو شاخ ہوے ری نام
شہر کا کہ شانہ وہان کا خوب ہوتا ہی اور رازی منسوب برے شعر بعد مین بہ حسن ادا اولا عذر اکفا کا ہی یعنے ای شاعر
اگر تو اکفا و اقوا کو نہین جانتا ہی کہ اقسام قافیہ سے ہین تو دفتر مصادر پر کہ اکفا و اقوا بھی مصدر ہین مین ہذا ہون
جو مذکر پر اشارہ کیا جاتا ہی اور تو ہذی جو اشارہ مونث کے واسطے ہی اور شعر مین اکفا یہ ہی کہ بنا قافیہ کی زای معجمہ
پر ہی اور اس شعر مین ذال معجمہ ہی لیکن مخرج دونون کا ایک ہی لہذا جائز

در مدح سلطان محمد شاہ بن تغلق و فخریہ خویش

قولہ ای حلقۂ درگاہت سر دایرہ عالم + در یک تتق ملکت صد عرصہ ملک جم + ای پایہ تختت را کرسے فلک ہشتم +
وے دامن حیثرت را سایہ فلک الاعظم + سطحی کہ و فارت راست ہر نقطہ ز خط او + کوہی ستکہ در حرفش صد قاف
بود مدغم + آن خیمہ کہ جاہت زد در دامن او دیدند + خشک و تر عالم را از یک سر سوزن کم + آن بحر گہر بار دست و ستت

کہ بگاہ جود + بر سبزہ شط او ست دریاے فلک یک نم + روزیکہ مہ رایت افروخت مہ رایت + حور از سر زلف خود بربست بر او پرچم +
گر قہر تو گرداند تا ثیر ز خاصیت + ز آتش نہراسد شیر و ز مے نہ گریزد غم + آن جمعہ کہ از نامت نقطی ببرد خطبہ + تکبیر
امامت یاد با صور قیامت ضم + یہ اشعار بحر ہزج مین ہین ارکان اسکے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن اللغات
حرف کنارہ شط کنارہ رایت جھنڈا گرداند یعنے بدل دے المعنی یعنے اے ممدوح تیری درگاہ کی دو کا جو
حلقہ ہی وہ انجام دائرہ عالم کا ہی اور ایک پردہ مین تیرے ملک کے سیکڑون میدان ملک حضرت سلیمان یا سکندر
کے جیسے ہین تیرے پایہ تخت کی کرسی فلک ہشتم ہی اور کرسی چھوٹی چوکی جسپر پانون رکھکے تخت پر چڑھتے ہین
اور چتر تیرا ایسا وسیع و بلند ہی جسکا سایہ فلک الاعظم ہی اے فلک نہم جو عرش اعظم ہی تیرے وقار کا ایسا سطح ہی
کہ اسکے خط کا ہر نقطہ ایک ایسا کوہ ہی جسکے کنارہ مین سیکڑون قاف گھسے ہوے ہین تیرے جاہ نے جو خیمہ استادہ
کیا ہی اسکے دامن مین خشک و تر عالم کو سر سوزن سے بھی کم پایا ہو تر و خشک بحر و بر تیرا ہاتھ دہ دریا گہر بار ہی کہ
وقت جود کے اسکے کنارہ کا جو سبزہ ہی یہ دریاے فلک اسکا ایک نم ہی جسدن کہ تیری رایت ماہ منیر نے
ماہ رایت کا جسکو ماہیچہ کہتے ہین اور جھنڈے کے سر پر ہوتا ہی برافروختہ کیا تو حور نے اپنے سر زلف سے اسپر
پرچم باندھے ایسا اسکو مکرم معظم جانا اگر قہر تیرا خاصیتون کی تاثیر بدل دے کہ یہ محال ہی تو آگ سے شیر نڈرے
اور شراب سے غم نہ بھاگے وہ جمعہ کہ خطبہ مین اسکے تیرا نام نہو تو تکبیر امامت کی صور قیامت سے ضم ہو جاے
یعنے وہ امامت ہی مر جاے اور تکبیر امامت تکبیر جنازہ سے ملجاے **قولہ** باگوہر نظم من بحر سخن عرشی + آمے
ند ہر گز در بزم شہ عالم + کین برگ گلست آن خار این لعل خوشاب آن سنگ + وین در تر ست آن خاک
این شہد و گلاب آن سم + این شاخ نبات ست آن شور آب سرشک غم + این آبحیات ست آن آب دہن ارقم +
این قہقہہ رو خنست آن قعقعۂ کاغذ + این زمزمہ داؤدی آن دمدمۂ اژدم + ہر جا دہن مومن اند فاتحہ
فاتح شد + ترسانے جنب باشد از دم زند از دم + شیر یکہ ز زر دار د در شارہ و اخولت + بر تارک شیر چرخ
سر پنجہ زند ہر دم + تا بر طبق ناہست کلک دو زبان راسر + شمشیر دو رو یت باد با جان عدو ہمدم + اللغات
عرشی نام شاعر بد وضع جسپر پل قعقعہ آواز آدم نام سورہاے بزرگ ازژند و پاژند فاتحہ سورہ الحمد فاتح کشایندہ
ترسا امت حضرت عیسیٰ جنب ناپاک شارہ چیرہ جامہ رنگین و اخول بواو مجہول درگاہ پادشاہان تارک

ہندی) مانگ المعنی یعنے مقابل میرے گوہر نظم کے بحر سخن عرشی کا ہرگز بزم شاہ مین ذرا آب و رونق نہ دیگا اسواسطے کہ یہ تو برگ گل ہی اور وہ خار یہ لعل خوش آب ہی اور وہ سنگ یہ در تر ہی وہ خاک یہ شہد و گلاب وہ زہر یہ شاخ نبات وہ آب شور سرشک غم کا یہ آبحیات اور وہ آب دہن مار ارقم کا یہ قہقہہ جبریل کا اور وہ آواز کاغذ کی یہ زمزمہ داؤدی وہ ایک مکرار دم سے جو ایک سورۂ ژند و پاژند کتاب زردست مجوسی سے ہی اسلیئے کہ جہان کہین دہن مومن کا فاتحہ سے کشادہ ہوا اگر کوئی ار دم سے وہان دم پھونکے تو ترسا ناپاک ہی ہوگا وہ شیر زر کہ داخول ہے کسی جامہ رنگین مین رکھتا ہی ہر چند بیجان ہی لیکن شیر چرخ پر ہر دم پنجہ چلاتا ہی اور پنجہ چلانا اسکا جنبش پھریرہ سے ہی مین بھی تو اسی داخول کے بیٹھنے والون سے ہون اور شیر جاندار پھر کیسے پنجہ کیسی پر نہ چلاؤن اگر عرشی ہی تو کیا ہی داخول درگاہ والان کہ سلاطین کے دروازہ پر واسطے نشست مردم کے بناتے ہین اور ایک عام پردہ جو قریب سراپردہ خاص بادشاہ کے استادہ کرتے ہین اور اسکے دروازہ پر ایک علم بھی برپا کرتے ہین تا اسمین کوئی سوار نہ جانے پاسے اور علم پر ضرور تصویر زر دوز شیر وغیرہ شی مہیب کی ہوتی ہی شیر داخول ہی شعر مابعد دعائیہ جب تک کہ طبق ماہ پر جو کاغذ ہی کلک دو زبان کا سر رہے شمشیر دو رویہ تیری جان اعدا سے ہمدم رہے

در ترہیب عشق مجازی

قولہ تا کے ای ماہ شفق پردہ پروین سازی ✣ شام را بر طرف روم بر از چین سازی ✣ خسروان را کہ بجان شیفتہ وصل تو اند ✣ زان دو بیجادہ تر لقمہ شیرین سازی ✣ تا کے ای عاشق سرگشتہ بوہم خط شان ✣ از ز درخسارۂ خود صفحہ زرین سازی ✣ لب یار ست عقیقی بدو سے مروارید ✣ حقہ دیدہ چرا درج درآگین سازی ✣ زلف یار ست یکے حلقہ زدہ مار سیاہ ✣ چند پیوستہ زغم ابروے پر چین سازی ✣ عین خوبان نبود در خم نون جز سر صاد ✣ الف قامت خود چند سر سین سازی ✣ غمزہ دوست سنانیست بزہر آلودہ ✣ دل خود را زسبب خستہ ژوبین سازی ✣ یہ اشعار بھی بحر رمل مین ہین ارکان اسکے فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن یا فعلن یا فعلن یا فعلان یا فعلان اللغات ماہ معشوق شفق لب شام زلف روم رخسار چین شکن زلف دو بیجادہ لب لقمہ شیرین بوسہ زرین زرد عین چشم نون ابرو سرسین ای کج ژوبین لو اونیزہ کو چپک المعنی پہلے دو شعر

خطاب معشوق میں ہیں یعنے ای یار کب تک شفق لبوں سے پردہ پروین دندان کا اٹھانے گا اور لب بر لب ہوکے خاموش رہیگا اور شام زلف کو روم رخسار کی طرف پُر شکن کریگا بڑے بڑے خسرو شیفتہ تیرے وصل کے ہین تا تو اس بیجا وہ رنگ لب ترے انکا لقمہ شیرین جو مراد بوسہ سے ہی بنائیگا آب آتشگون اشعار خطابیہ بجانب عاشق ہین یعنے ای عاشق تو کب تک انکے خط کے وہم مین سرگشتہ رہیگا اور دونون رخسار کو اپنے صفحہ زرین ای زرد بنائیگا لب یار کے ایک عقیق ہین جسمین بتیس مروارید ہین تو اپنے دیدہ کے ڈبہ کو کیون در آگین یعنے پُر اشک کرتا ہی زلف یار کو ایسا سمجھ کہ یہ ایک مار سیاہ حلقہ زن ہی تو کیون ہمیشہ اسکے غم سے اپنی ابرو کو پُر چین کرتا ہی معشوق کی آنکھ دونون ابرو کے خم مین سوائے سر صاد کے اور کچھ نہین ہی بس اسی کو سمجھ لے پھر اپنے الف قامت راست کو کیون سر سین کیطرح کج بناتا ہی غمزہ اسکا ایک سنان زہر آلودہ ہی جسکے سبب سے تو اپنے دلکو زخمی برچھی کا کرتا ہی **قولہ** شہسوارے تو چون صبح یکی دم باشد + تاکے از زر وطلا غاشیہ زین سازی + کوزۂ بادہ سفالیست پر از آتش زر + سینہ خویش چرا مشرب غسلین سازی + ملک داری تو چون مہر یکے روز بود + تہ بتہ چند سراپردہ رنگین سازی + جاے آسائش و خفتن نتواند بودن + جز دران خانہ کہ یک لحظہ بہ پشمین سازی + زین ہمہ مال کہ داری بتو ناسفے ندہند + جز دو کرباس یکی خشت کہ بالین سازی + باہمہ تلخی فکرت زپی ہر خسرو + چند فرہاد صفت قصہ شیرین سازی + بدر چاچی حکیمی بزم خواقین جہان + مجلس آن بہ کہ در و مایدہ دین سازی + لیک سر حلقہ او را دملایک گردد + مدحتے کز پی سلطان سلاطین سازی + جہد آن کن کہ زخاک در گردون سایش + سرمہ مردمک چشم جہان بین سازی + آستان درش آن روز تو انے بوسید + کہ قدمہاے خود از تارک پروین سازی + ملکت ای شاہ جہان باد کہ تا صبح نشور + ہمچو خورشید بہر روز نو آئین سازی + **اللغات** غاشیہ زین پوش آتش ریز شراب غسلین وہ پانی جو دوزخیون کے بدن سے بہیگا بہ پشمین سازی اے عاقبت اندیشی کنی کرباس گزی وغیرہ موٹا کپڑا **المعنی** تیری شہسواری تو صبح کے مانند ایکدم کو ہی پھر تو یہ زین پوش کب تک کسکے لیے زر وطلا کی بناتا ہی یہ کوزہ شراب کا ایک سفال ناچیز ہی جسمین آتش انگور یعنے شراب بھری ہی تو اسکو پیکے اپنے سینہ کو مشرب غسلین کیون بناتا ہی یعنے وہ جگہ جو غسلین آب دوزخیون کے آب بہنے کی ہی ملک داری تو تیری آفتاب کیطرح ونع یکروزگی ہی تو ایسے سراپردے رنگین تہ بتہ کیون بناتا ہی کہین جگہ آرام سے سونے کی نہین ملیگی

سواے اُس گھر کے جدا ایک لحظہ بھی تو بیش اندیشی کریگا یہ جو کچھ مال و منال تیرے پاس ہی سب قضا و قدر چھین لینگے ایک روٹی بھی تو تجکو نہ دینگے البتہ دو گز کپڑا اور ایک خشت تکیہ کے لیے یہ تجکو ضرور ملیگی اب مصنف کہتے ہین خیال تو کر شعر اشعار کے فکر مین کیسی تلخی محنت کی چکھنا پڑتی ہی پھر کسی خسرو کے خاطر سے فرہاد کیطرح کیون قصے شیرین بناتا ہی فرہاد کی تشبیہ عشق شعر اشعار سے ہی اور قصے مدحت بس ای بدرچاچی تو جہان کے پادشاہون کی بزم کو اس ہوس سے کہ وہان جاوٴن اور اشعار انکے مدحت کے پڑھون اسکو کیا کریگا یہ کیا کار آمد ہی مجلس وہ اچھی کہ جسمین دین کا مادہ درست ہو جو کام آئے ہان یہ بات ضرور ہی کہ جو مدح کہ اس سلطان سلاطین کی درست کریگا وہ البتہ سرحلقہ اور سردار اور راہ دلایک کی ہو گی لاجرم ایسے جہد و کوشش کر کہ خاک اُسکے دروازہ گردون ساکی تیرے چشم جہان بین کی مردمک کو سرمہ ہو جاے اور تیری آنکھین روشن کردے مگر یہ آستان بوسی اسکے دروازہ کی اُس دن نصیب ہو گی کہ پہلے تو قدم اپنے پروین کے سر سے جو فلک ہشتم پر ہی بنالے اب دعا ہی کہ ای شاہ یہ جہان تیرے ملک مین ہمیشہ رہے تا تو صبح قیامت تک خورشید کی طرح ہر روز نو آئین بزم آراستہ کرتا رہے

نظم دیگر

قولہ ای مرغ صبح بال و پر افشان کہ جان گداخت ✤ کز چنگ نالہ باز رہد دل بیک نواخت ✤ بر رخ چو دف طپانچہ احداث کے خورد ✤ آن کز قفا نواز دو با چنگ غم بساخت ✤ طی کن بساط تیرہ کہ بانو عروس صبح ✤ ہر زر کہ داشت او ہمہ در راہ مہر باخت ✤ از آہ آتشین سحر بکر چرخ را ✤ ہر عقد عنبرینہ کہ بودش ہمہ گداخت ✤ سلطان یکسوارہ چین ہم بچنگ زنگ ✤ بر نقرہ خنگ نیزہ زرین گرفت و تاخت ✤ جیش جبش بکتم عدم منہزم شدند ✤ آدم کہ آسمان علم روم بر فراخت ✤ صبح از پی جنیبت خاص شہنشہے ✤ این سبز خنگ را ز زر سرخ ساخت ساخت ✤ سلطان شرق و غرب کہ ہر سالش آورند ✤ از حضرت امام زمان خلعت نواخت ✤ غم روے درکشید چو جام طرب گرفت ✤ ظلم از جہان گریخت چو شمشیر عدل آخت ✤ دوشینہ مرگ بر سر بالین خصم رفت ✤ تو عیش خستہ یافت کہ کس را نمی شناخت ✤ یہ اشعار بحر مضارع مین ہین ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن یا فاعلان **اللغات** احداث کو دکان بکر چرخ زہرہ عقد عنبرینہ شب مع ستارہ سلطان یکسوارہ آفتاب چین روز زنگ شب ساخت ساز اسپ تو عیش بیاے مجہول **المعنی** مرغ سحر ہی یا آفتاب جسکی طرف خطاب ہین کہ تو بال و پر کیون نہین جھاڑتا اور بولتا کہ یہ شب میرے غم کی تمام ہوئی اسواسطے کہ اس غم مین تو میری جان گل گئی تا تیری

آواز سے میری جان چنگ نالہ امروست نالہ سے چھوٹ جائے وہ شخص دف کیطرح طمانچے ارکون کے منہ
پر کیون کھایگا جسنے قفا یعنے انجام کار سے نوازنے کی اور اُسکے غم سے موافق ہوا اور اُسکا سامان درست کیا
محشی نے لکھا ہی از قفا نوازی گردنے خوردن مسرور شد ۱۲ شاید یہ معنے مربوط ہوتے ہون تو اس بساط تیرہ دنیا کو
لپیٹ ڈال اور اصلا اس سے امید مت رکھ یہان کچھ نہین ہی اسلیئے کہ بانوے عروس صبح کے پاس جو زر تھا
وہ تو اُسنے راہ مہر مین ہار دیا پھر اب کیا ہی جسکا تو متوقع ہو مہر کے لفظ مین کیسا خوب ایہام ہی اور سحر نے ایک آہ
آتشین ایسی ماری کہ بکر چرخ کے پاس جو زہرہ ہی ایک عقد عنبرینہ تھی کہ مراد سیاہی شب اور ستارون سے
ہی اُس آہ آتشین سے بالکل گل گئی آہ آتشین آفتاب سلطان یکہ سوار چین کا یعنے آفتاب واسطے جنگ
زنگ کے جو شب ہی نقرہ خنگ روز پر نیزہ زرین شعاع کا لیکر حملہ آور ہوا تمام لشکر حبش کہ عبارت شب سے ہی
بھاگ کر تتم عدم کو گئے جسوقت کہ آسمان نے جھنڈا روم کا اُٹھایا صبح نے واسطے اسپ کوتل خاص شاہنشاہ
کے اس سبز خنگ کو ساز زر سرخ سے آراستہ کیا سبز خنگ آسمان زر سرخ آفتاب اور وہ شہنشاہ سلطان شرق
و غرب کا ہی جسکے لیے ہر سال امام وقت کے حضور سے خلعت نوازش کا آتا ہی تبس اُسکے آنے سے جسوقت
اسنے جام طرب کا ہاتھ مین لیا غم نے اپنا منہ چھپا لیا اور جب تلوار عدل کی اسنے تولی ظلم جہان سے بھاگ گیا
اب تفاول ہی رات دشمن کی سر بالین پر مرگ گیا تو اُسکو ایسا بیمار و خستہ پایا کہ کسیکو نہین پہچانتا تھا بس اُسی حال
مین چھوڑ دیا کہ مرنے سے اسکے لیے یہی اچھا ہی

قطعہ در ترغیب عشق حضرت لایزالی

قولہ ای دل تشنہ ساغر غم کش + ساغر می بروے خرم کش + رخ بدرگاہ لایزالی آر + خط رو بر جبین عالم
کش + ضربت تیغ عشق ہر دم خور + شربت جام غم و ناوم کش + نہ خم لاجورد گردون را + در صبوح فنا بیکدم
کش + چون زجام وصال مست شوے + خیمہ بر فرق ہفت طارم کش + خاکپائے محمد آر بکف + توتیا در
دو چشم آدم کش + دمبدم جام از کف عنسی + بر سر طور عشق دمبدم کش + آن کلیم از کلیم باز ستان + در سر اہتمام
بلعم کش + حور را از قصور بیرون آر + روح را ز آستین مریم کش + برکش از جیب عیسوی سوزن + رشتہ اش را
طوبلہ درہم کش + سایۂ رحمت خدائے را + در سر آتش جہنم کش + صبح بسیار میزند خندہ + جیب او گیر و سوے

ماتم کش + جل زرین خنگ چارم را + نیم شب در سر بن ادہم کش + شاہد درد رہ عروسے کن + نیل رد بہ عذار
مریم کش + گردنے بستہ عرش سرکش را + بر در پادشاہ عالم کش + ہر در بے راکہ بدر چاچی سفت + رشتہ جان
بیار و در ہم کش + یہ قطعہ بحر خفیف مین ہے ارکان اسکے فاعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلن یا فعلان یا فعلان الغیاث
ساقیا ای تلخی غم صبوح شراب بادہ ادم دم بجرعہ جرعہ بلعم نام اولیا کا جسکی دعا سے حضرت موسی تیہ مین گرفتار ہوے
اور موسی کی دعا سے وہ مردود ہوا سایہ رحمت خدا سے سلطنت ادہم اسپ سیاہ مراد از شب جل زرین اشفہ مہر
المعنی آے دل اگر تو تشنہ آب وصال کا اسکے ہے تو آب زلال پر مزہ مت ڈھونڈھ ساغر غم کا پی اور ساغری کا جو روی
خرم ہین ای لذت درد عشق سے محروم انکے منھ سے مار دے تو متوجہ درگاہ لایزالی کا ہو اور سارے جہان کی پیشانی
پر خط رد کا کھینچ دے ہر دم ضرب تیغ عشق کی کھا اور شربت جام غم دمادم برابر پیے جا یہ گردون کے جو خم سبز ہین
سب کو فنا کی صبوحی مین ایکدم سے پیجا یعنے سب کو فنا کردے اور جب تو جام وصال سے مست ہو جاے تو پھر کیا
پھر تو خیمہ ساتوین آسمان کے سر پر کھڑا کر جو مقام جبرئیل کا ہے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی خاک پا حاصل کر
اور دونون آدم یعنے مردم کی چشم مین سرمہ لگا دے جام شوق کا موسی کے ہاتھ سے جو بار بار رب ارنی کہتے تھے
چھین لے اور طور عشق کی چوٹی پر بیٹھکے مزہ سے لیکر گھونٹ گھونٹ کرکے پی وہ کلیم جس سے بلعم باعور مردود ہوا حضرت
موسی سے لیلے اور بلعم کے اہتمام مین اسکو تان تا پھر مقبول ہو جاے کیسا مقرب تھا جسکی دعا سے موسی سے بنی
چالیس برس تیہ بنی اسرایل مین گرفتار رہے اور پھر انکی دعا سے وہ مردود ہوا ضرور قابل رحم کے ہے حور کو لذت
درد عشق سے آشنا کر کہ وہ چین سے جنت مین بیٹھی ہے تا اس لذت کو معلوم کرکے قصور جنت سے نکل بھاگے اور مریم
کی آستین سے روح کو نکال لے کہ وہ حضرت عیسی ہین جنکے دم سے مردے زندہ ہوتے تھے کہ وہ اس درد کے لطف سے
آگاہ ہوتے ہی خود بخود ایسی عمدہ شے کو آستین سے نکال دینگے اور بجاے اسکے اسکو بے اختیار اختیار کرینگے یہ سامان
دنیا ایسی شے ہے کہ حضرت عیسی جب فلک چہارم پر پہونچے آگے جانے سے یہی انکا مانع ہوا کہ ایک سوزن ہنگام تلاشی
انکی جیب مین سے نکل آئی پھر آگے نجانے پاے تو اس سوزن کو جو مانع ہوئی ہے عیسی کی جیب سے نکال لے
جو اسباب دنیا ہے اور افلاک کو یعنی رسی مین باندھ کے اونٹون کی سی قطار علیحدہ کھڑا کر دے تا کوئی مانع ہوئے جہانتک
جی چاہیے اوپر چلے جائین یہ سلطنت سایہ رحمت خدا کا کہلاتی ہے اور پادشاہ سایہ خدا اور انکا دنیا مین عدل وداد

کے ساتھ ایسا برتاؤ رکھو کہ قیامت مین آتش جہنم بڑی سخت جگہ ہو اُسی کے خیال و خوف مین یہ تنی رہے اور طریق عدل سے متجاوز نہو یہ صبح بہت ہنسا کرتی ہی اور ٹھٹھے مارتی ہی خوراً اسکا گریبان پکڑ کے ہاتھ مین توڑ ڈال دے کہ سارے خندے بھول جائے یہ جھول زرین جو چرخ چہارم کی ہی یعنے آفتاب کہ نیم شب سے اسکا طلوع اعتبار کیا گیا ہی اسکو اپنے ادہم شب کی سرین پر ڈالکے اُسپر سوار ہوتا آفتاب سوار ہو جائے جو سحر خیز کو کہتے ہین کہ وہ وقت اجابت کا ہی اور سرین پر ڈالنے سے ارادہ صبح خیزی کا ہی اور ادہم کنایہ شب یعنے نمود صبح کاذب سے جیسا کہ قرآن مجید مین ہی اقم الصلوۃ لدلوک الشمس قایم کر نماز کو وقت ڈھلنے آفتاب کے معشوقہ دو رویہ کے ساتھ شادی کر اور اُسیکا ہمکنار ہو رخسار مرہم پر خط نیل کھینچ دے اور دو گروسے آورز عرش جو بڑی بلند اور برنقر کشیدہ ہی اُسکی گردن باندھ کے پادشاہ عالم کے دروازہ پر لا اور یہ درجو بدر چاچ نے پروئے ہین تو اپنی جان کا رشتہ لا اور ہر ایک کو اُسمین پرودے کہ نہایت ہی بیش بہا ہین

قطعہ در مدح سلطان محمد بن تغلق

قولہ حاکم روے زمین سلطان محمد شاہ دین + ای امامت بر ہمہ آفاق والی ساختہ + کبریاے تخت تو نہ طارم شش روزہ را + گوشۂ دہلیز دار الملک دہلی ساختہ + میل کردہ بر عمارت راے تو چون آفتاب + عرض بنیادش تمامی میل کلی ساختہ + بر سر یک گوشۂ خوان عطایت دید جم + ہر نواے کز دعاے رب ہب لی ساختہ + دوستان چون چنگ یک زانو سر انگشت زبان + خصم را چون دف قفا از زخم سیلے ساختہ + آسمان بر پشت پایت خم شدہ تا سر نہد + روے و اور ا پشت دست چہرہ نیلی ساختہ + سدہ قصر ہمایونت چو ایوان فلک + با ہزاران خشت زرین طاق عالی ساختہ + در نثار خاک پایت ہر شبی خاتون ماہ + نہ زمردگون لگن را پر لالی ساختہ + تا بود جز وے قضاے کہ باشد مہملہ + یادگار ملک و دین از تو کلی ساختہ + یہ قطعہ بحر رمل مین ہی ارکان اسکے فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان یا فاعلن الالفاظ میل کلی بعد میان معدل النہار و منطقہ کہ ۲۳ درجے ۳۰ دقیقے ۲۰ ثانیہ کا ہو کہ یہ نہایت دوری شمس کی معدل النہار سے ہی جم حضرت سلیمان رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی یہ حضرت سلیمان نے دعا کی تھی یعنے ای پروردگار میرے ایسا ملک مجکو عطا کر کہ بعد میرے کسیکے سزا وار نہو یک زانو بالکل نہ لگن زمردگون نہ فلک لالی انجم قضیہ کلیہ جیسے کل انسان حیوان کہ

اسمین کل افراد انسان پر حکم کیا جاتا ہی اور جزئیہ جیسے بعض الحیوان انسان کہ اسمین بعض افراد پر حکم کیا جاتا ہی
اور قضیہ مہملہ جیسے بعض الانسان فی خسر اس قضیہ کا جزئیہ ہونا لازم ہی کہ حکم کیا جاتا ہی اسمین افراد غیر معین
موضوع پر جو مبتدا ہی المعنی ای ممدوح تو کہ حاکم روے زمین اور سلطان محمد شاہ دین ہی اور امام وقت نے تجکو والی
سارے جہان کا کیا تیرے تخت کی عظمت و بزرگی نے اس نہ طارم فلک کو جو چھ روز مین پیدا ہوا ہی دار الملک
دہلی کی دہلیز کا ایک گوشہ بنایا دہلی اور دہلیز مین کیسا لطیفہ ہی بس شعر اول تمام ہوا دوسرا جواب ندا آفتاب
ہمیشہ آبادان کار جہان کا ہی اور تیری راے بھی مثل آفتاب کے آبادان کار جب اسنے میل عمارت جہان کا
کیا تو ایسا عرض اسکی بنیاد مین رکھا کہ آفتاب کو اس سے میل کلی ہوگیا یعنے دوری درجون اور دقیقون
اور ثانیون کی جو مراد مہینون اور روزون اور پلون سے ہی مطلب یہ کہ تیری راے آبادان کاری مین اسقدر
آفتاب سے بڑھ گئی حضرت سلیمان نے جو اس بادشاہ کے خوان عطا کو دیکھا کہ کیسا رب العزت نے اسکو بخشا ہی
اور اپنے ملک کو جو رب ہب لی ملکا کی نوا دعا سے پایا تھا غور کیا تو اسکے خوان عطا کے ایک گوشہ پر اسکو
رکھا پایا دوست تیرے مثل چنگ کے بالکل سر انگشت زبان ہین یعنے موافق جیسے سب انگلیون کے
سریک زبان ہو جاتے ہین تب نغمہ راست و درست ہوتا ہی ایسے ہی وہ سب آپسمین ملے ہوے مگر دشمنون
کی دف کیطرح زخم سیلی سے قفا نیلگون ہو رہی ہی آسمان جو خم ہو رہا ہی اسنے چاہا تھا کہ جھککر اسکے پاؤن پر
سر رکھدے لیکن تیرے ہاتھ نے ایسی پشتا اسکے منھ پر ماری کہ چہرہ اسکا نیلا ہوگیا تیرے قصر ہمایون کے
آستانہ نے ایسا جیسا کہ یہ ایوان فلک ہی ہزارون خشت زرین سے ایک محل بنایا ہی گویا یہ ایوان فلک اس
قصر کا آستانہ ہی خاتون ماہ نے اس خیال سے کہ تیری خاکپا کا نثار کرون نہ لگن زمردگون ای نہ فلک لآلی منلالی
سے بھر رکھین ہین کہ وہ انجم ہین آب دعاے تابید ہی یعنے جب تک کہ حسب قوانین منطق کے قضایاے مہملہ
جزئیہ ہوا کرین کہ بیان اسکا اوپر لغات مین مع مثالون کے لکھا ہی کام ملک دین کا تیرے سبب سے کلی ساختہ
پرداختہ رہے جزوی اور قضایا اور مہملہ اور کلی سبب مراعات منطقی ہین

قطعہ در مدح ممدوح

قوله ایکه در فحواے منشور امام المومنین + مبداء القاب تو سلطان اعظم آمدہ + نام خاص صحت ہر زبان خاص و عام

شرق و غرب + از لبس سلطان دین خان دو عالم آمده + پیش بحر پنج شاخ درفشان دست تو + هفت دریا کمتر از یک قطرهٔ شبنم آمده + گوشهٔ دہلیز دار الملک دہلی این زمان + حاوی هشتم رواق هفت طارم آمده + تا گردون نور میان زر نشیند چون نگین + هر که پیشت پشت حلقه همچو خاتم آمده + خصم بے مهرت چو صبح کاذب و جام میست + چون حباب اندیک لقاے هر سه یکدم آمده + صبح را از بهر آن تا خود بداحی دمیش + گوشهٔ دستار زر از سیم معلم آمده + بزم تو باغ جنانست و عدوے بدگهر + سنگ آسا هیزم نار جهنم آمده + تا بزیر هفت شوهر چار زن در جنبشند + کافرم گر مثل تو از نسل آدم آمده + یہ قطعہ بھی وزن و بحر صدر مین ہی **اللغات** خان بادشاہ پنج شاخ پنج انگشت گوشہ و ستار شعاع آفتاب معلم منقش کافرم یہ قسم ہی **المعنی** ای ممدوح تو وہ ہی کہ مضمون فرمان امام المومنین مین ابتداے القاب تیرا سلطان اعظم ہی اور نام خاص تیرا زبان خاص وعام پر جتنے کہ شرق و غرب مین ہین بعد سلطان دین کے خاندوعالم ہوا ای بادشاہ دو عالم تیرا ہاتھ ایک دریا درفشان ہی یعنے عطا اُسکی در اور اُسکی جو پانچ شاخین ہین جیسے دریا کی شاخین ہوتی ہین کہ مراد پنج انگشت سے ہی اُنکے سامنے هفت دریا ایک قطرہ شبنم سے بھی کمتر ہین جیسا کہ سات سمندر مشہور ہین تیرے سبب سے گوشہ دہلیز دار الملک دہلی کا اسوقت مین ایسا وسیع و فسیح ہو گیا کہ یہ هفت طارم جو فلک هشتم کے جوف مین ہین فلک هشتم کا حاوی ہو گیا اور اُسکو گھیر لیا جو کوئی تیرا مطیع ہی اور تیرے سامنے عجز و انکسار سے خمیدہ ہو کر مثل حلقہ انگوٹھی کے آیا گردون تک نگینہ کیطرح زرین بیٹھا دشمن بے مہر تیرا ایسا ہی جیسے صبح کاذب اور جام مے اور حباب کہ ان تینون کی بقا یکدم ہی یکسا دم تینون مین ثابت کیا ہی کہ ﷲ در القائل صبح جو یہ پگڑی سیمین سفید بوٹہ دار کہ وہ آفتاب ہی اور گوشہ زرین جو شعاع آفتاب ہی باندھے ہوئے ہی اس تمنا مین ہی کہ اپنے کسی مداح صبح نفس کو مجھے حوالہ کردے بزم تیری باغ جنت ہی اور دشمن بدگہر اُسمین ایسا جیسے پتھر ہیزم نار جہنم کی بفحواے آیہ کریمہ و قودہا الناس والحجارۃ چھٹیہان دوزخ کی آدمی اور پتھر ہین اب دوسرے طور پر یہ تنا ہی یعنے جیسے کہ نیچے ان هفت شوہر فلک کے چار زن جنبش مین ہین کہ یہ اربع عناصر ہی مین قسم کھاتا ہون کہ نسل آدم سے کوئی مثل تیرا نہ آیا نہ پیدا ہوا

قطعہ دیگر

قولہ خدایگان سلاطین دین محمد شاہ + مذہبے ضمیر تو از روح قدس نقش پذیر + کمینہ چاکر تو شاہ صد ہزار سپاہ +

کمینه بنده تو خان صد هزار امیر ٭ امام خوانده ترا پادشاه هفت اقلیم ٭ سپهر کرده ترا آفتاب ماه وزیر ٭ بر آستین جلالت بسوزن خورشید ٭ خیال نقش بقا را فلک کند تحریر ٭ کمانش از پی آن میکند ز خانه برون ٭ که روز معرکه دلجوی دشمنان شد تیر ٭ چه مهر نه پدر از خصم طفل طبع گریخت ٭ که سر ز گردنش افتاد و جان نمود نفیر ٭ بقهر مادر خاکش چنان کشید بزیر ٭ که ماند از غم ایام در بساط اسیر ٭ شب بقای تو باد آفرین آن صبحی ٭ که چتر زر بزند چرخ لاجورد بزیر ٭ یہ قطعہ بحر مجتث مین ہی مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلان یا فعلن یا فعلن **اللغات** نہ پدر افلاک کمان قوس قریہ تلخ المتنبی آنحضرت ایگان سلاطین دین کے یعنے محمد شاہ عجب تیرا دل صافی ہی کہ روح القدس سے نقش پذیر ہی یعنے جو بات تیرے دل سے نکلتی ہی گویا القا روح القدس ہی کا ہے ادنی چاکر تیرا وہ ہی جو پادشاہ لاکھ سپاہ کا ہو اور کمتر بندہ تیرا پادشاہ لاکھ امیر کا امام نے تجکو پادشاہ ہفت اقلیم کا کہا سپہر نے تیرا خطاب کیا آفتاب جسکا ماہ وزیر ہی تیری آستین بزرگی پر فلک سوزن خورشید سے خیال نقش بقا کا لکھتا ہی کہ یہ ہمیشہ معلوم ہوتی ہو اسکو فنا نہین ہی قید آستین کی بدینوجہ کہ اکثر آستین پر ترنج وغیرہ بناتے ہین کمان اسکی جو تیر کو اپنے گھر سے نکال دیتی ہی یہ سبب ہی کہ یہ دلجوے دشمنون کا ہی کہ جا اُنھین کی دلجوئی کرے تجھ کیسا الطف ہی جب محبت نہ پدر افلاک کی تیرے خصم طفل طبع نادان سے بسبب تیری خصومت بھاگی سر تو اسکا اسکی گردن سے گر گیا اور جان نے اُس سے نفرت کی تو پھر مادر خاک نے اسکو اپنے نیچے ایسا دبایا کہ غم ایام سے بساط یعنے زمین مین بھی تنگ ہی رہا وہان بھی چین نپایا اب دعا ہی تابید ہی یعنے خدا کرے کہ شب تیرے بقا کی مصاحب اُس صبح کی ہو کہ جس صبح چرخ لاجورد اپنا چتر زر زمین پر پھینک دے کہ یہ حال صبح قیامت مین ہوگا

قطعہ دیگر

قولہ بہرام فریدون فر ای آنکہ بروز رزم ٭ چتر ہیبت سایہ بر فرق خور اندازد ٭ در جا نقہ ہیجا تیر تو لوا سازد ٭ پیل تو بچرخ آید تیغ تو سر اندازد ٭ دان غازی ذاکر را چون چرخ زنان گردد ٭ بالاے سرش عیسی دستار زر اندازد ٭ از ہیبت تیغ تو خورشید سپر گردد ٭ وز سہم کمان تو جبریل پر اندازد ٭ از برق سنان تو شاہنشہ شرق از کف ٭ بادہ سپر مینا شمشیر زر اندازد ٭ گر چرخ نہ انبان را بر خاک کنی ماحضر ٭ پیلت بسر دندان بر عرش بر اندازد ٭ در حلقہ بزم شہ تا گوش نہد جانہا ٭ بحر خوش این قطعہ در ہاے تر اندازد ٭ یہ قطعہ بحر ہزج مین ہی مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

یامغاعیاان اللغات خانقہ جاے عبادت فقرا یجا جنگ نوا آواز دوشہ شمشیر زر آفتاب المعنی یعنے ای بہرام فریدون فر تو وہ ہی کہ لڑائی کے دن چتر سیاہ تیرا آفتاب کے سر پر سایہ ڈالتا ہی یعنے چھپا لیتا ہی خانقاہ لڑائی مین تیر تو تیرا راگ گاتا ہی راگ تیر کا سنا ٹیکی آواز جو اس سے نکلتی ہی پیل تیرا مست ہوکے ناچتا ہی اور تیغ تیری سر گراتی ہی لڑائی کو خانقاہ اس سبب سے کہا کہ خانقاہ مین نوازنے اور رقص و وجد اور سر اندازی جو صورت مراقبہ کی ہی یہ سب ہوتے ہین بس سر اندازی مین کیسا لطف ہی اور غازی ذاکر اس لڑائی کا کہ اللہ اکبر کہکے تلوار لگاتا ہی اسی سبب سے ذاکر کہا ہی کہ جسوقت وہ وجد مین آکر چرخ زن ہو تو حضرت عیسی بکمال اعزاز دستار زری جو آفتاب ہی اسکے سر پر رکھدین ایسا چرخ اسکا انکو پسند آئے کہ میرا چرخ قابل اس دستار کے نہین ہی یہ چرخ البتہ ہی تیری تیغ کی وہ ہیبت ہی کہ خورشید جو تیغ شعاع کی لیئے ہوے ہی اور ایسی کہ جسکی آنچ کوئی اٹھا نہین سکتا سپر لگانا کیا معنے خود سپر ہوجائے اور تیرے خوف تیر سے جبریل پر چھوڑ دین ایسا تیر تیری کمان کا ہی جسوقت چمک تیرے سنان کی دیکھے تو باوصف نہ سپر سبز فلک کے شہنشاہ شرق آفتاب کے ہاتھ سے شمشیر زر کی گرجائے زر باعتبار زرکاری نیام وغیرہ کی اگر چرخ اپنے شہابان کو خاک سے سرتک پر کرے جیسا کہ ہاتھی کے خوف نکالنے اور دلیر ہونے کو تھیلیون مین خاک بھر کے اسکے سامنے ڈالتے ہین تو پیل تیرا اسنے ہرگز نہ گھبرائے اور دانت کے سر سے اسکو اٹھاکے عرش پر پھینک دے اب مصنف کہتے ہین کہ یہ قطعہ مین نے اس بحر خوش مین اس واسطے لکھا ہی کہ بزم شاہ کے حلقہ مین لوگون کی جانین کان لگائین اور یہ اشعر گوہر تر ہوسکے اور در خوش آب دا

قطعہ دیگر

قولہ ای محمد فر وحیدر دل وعباس شکوہ + آبتین آب موید ید وجمشید لوا + ای زحکم تو برافروده ہمہ شرع رسول + وے زعدل تو برآسوده ہمہ خلق خدا + ہیچ دریا کہ درو سبز نہنگی باشد + کف وشمشیر برآب تو بود روز وغا + زر رشتہ ابر کف تو عوض نم باران + باز ناندست ازان روے دہان دریا + خامہ صاحب دیوان تو در نظم امور + شب بروز آرہا نے بشده انگشت نما + گرد بر گردیکے زنگی زر لبقت سلب + رزمیان سر بسر آورده ہمہ ماه قفا + زرد مار سینت سیہ سر کہ چو بر کف آید + بربغ ماه فشاند زدہن مور چہا + باد تا چرخ کند از سر ماه کمان + نعل یکران تو تاج سر خاقان ختا + روشنست اینکہ چو خورشید نگر دو تیره + آفتاب فلک ملک تو تا روز جزا + یہ قطعہ بحر

رمل مین ہی فاعلاتن فعلاتن فعلاتن یا فعلن یا فعلان اللغات آبتین نام پدر فریدون مؤید پسر نرجبران دیوان کچہری شب مداد روز کاغذ ہلال قلم انگشت نما مشہور چرخ آسمان وحلقہ کمان تسیر بدر کمان ہلال کردن
انتہپ المعنی ای ممدوح تو محمد فرخید رول عباس شکوہ آبتین آب مؤید جمشید لوا ہی اور ای ممدوح تیرے حکم سے شرع رسول کو ترقی ہی اور خلق خدا کی تیرے عدل سے آسودہ کوئی دریا ایسا کسی نے ندیکہا ہوگا جسمین نہنگ سبز ہو بجز نہنگ سیاہ کے مگر تیرا ہاتھ اور اسمین شمشیر پر آب روز دغا کے یہی دریا اور نہنگ سبز راز سبزی تیغ باعتبار اصالت آہن تیری کف وہ ابر ہی جس سے زر برستا ہی بجائے آب باران کے اسی سبب سے حیرت کے مارے دریا منہ پھیلا کے رہگیا ہی خامہ تیرے صاحب دیوان کا نظم امور مین ایک ہلال ہی کہ شب یعنے مداد کو روز ای کاغذ پر لاسنے مین مشہور وانگشت نما ہی اور زنگی بھی قلم سیاہ زربفت سلب نقوش زر کے جو آسپر ہین کہ رومی جو انگلیان ہین اسکو لیے ہین اور وہ رومی سر بسر سب ماہ ور فقا ہین کہ وہ ناخن ہین اور ایک زر د مار سیہ سنبر ہی باعتبار مداد کہ جسوقت ہاتھ مین آتا ہی تو ماہ کے رخ پیر دہن سے سورجے بٹوتا ہی ماہ کاغذ سورجے حروف اب دعاے تابیہ ہی یعنے جب تک کہ چرخ ماہ کو سپر سے کمان بناسکے یعنے بدر سے ہلال کرے نعل تیرے گھوڑے کا تاج سر خاقان ختا کا ہوئے اور یہ بھی خوب روشن و ظاہر ہی کہ آفتاب تیرے ملک کے فلک کا مثل آفتاب اُس فلک کے کہ روز جزا کو بے تیرہ ہوجائیگا نہین ہی وہ ایسی ہی روشن رہیگا ہرگز تیرہ نہوگا

قطعہ دیگر

قولہ در چار شق ملکت صد ملک سلیمان باد + صد آصف جم ہیبت در ہر صف دیوان باد + چون چنبر سیاہت را سرگشت ہماے زر + پیراہن جاہت را خور کوے گریبان باد + چون غاشیہ زینت شد روح امین را بال + از ابرو حور العین نعل سم یکران باد + یکذرہ عطاے تو صد حاصل کونین ست + چون بخشش تو عمرت پیدا و فراوان باد + کلکت بیکے غمزہ بگرفت ہمہ عالم + از روے زمین نامہ چون طرہ جانان باد + شاہان خضر دل را خاک در تو زبیب + چون نعل تر دلبر صد چشمہ حیوان باد + کلکت تو چو ذوالقرنین تعلیم دہ خضر ست + سرخیل غلامانت فرماندہ خاقان باد + خصمت کہ چو سگ کم یافت از خاک درت آبی + ہمچون برہ گردون در آتش سوزان باد + یہ قطعہ بحر ہزج مین ہی ارکان اسکے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلان اللغات شق طرف آصف نام وزیر حضرت سلیمان غاشیہ

پوشیدہ و صد حاصل صد چند غرہ رفتار خضر دل ای زندہ دل المعنی خدا کرے کہ چارون طرف تیرے ملک کے سو ملک سلیمان کیسے ہون ایسا وسیع ہوا اور سیکڑون آصف جم ہیبت تیری کچہری کی ہر صف مین ہون تن مین آصف وجم براد عظمت لکھا ہی میری دانست مین عظمت بہتر ہی تحشی درستیم سے نہ معلوم کیون رہنے دی جب چتر سیاہ کا تیرے ماہ ہمائے زر بنا جیسے مناسب سایہ ہمایون ہما کے ہما کی تصویر چتر پر بناتے ہین لہذا تیری تجاوز کے پیراہن کا افتاب تکمہ بنے اور جب غاشیہ تیرے زین کا بال روح الامین کا ہوا تو ابرو حور عین کی نعل سم یکران کے ہوئے ایک ذرہ عطا تیرے حاصل کونین سے صد چند ہی بس جیسے تیری بخشش ہی ایسے ہی عمر بھی تیری بہت اور فراوان ہوئے کلک نے تیرے ایک رفتار مین سارے عالم کو لیلیا بس روے زمین سے ماہ تک مانند طرہ جانان کے ہو جیسے طرہ جانان کا زمین سے اسکے ماہ رخسار تک ہوتا ہی جو بادشاہ کہ زندہ دل ہین انکے لب پر خاک تیرے دروازہ کی جو خاک بوسی سے پڑی ہوئی ہی وہ انکو ایسی شیرین ہو جیسے لب تر معشوق کے کہ سیکڑون چشمہ حیوان کے برابر ہی کلک تو تیری مانند ذو القرنین کے معلم خضر کی ہی اور جو سردار تیرے غلامون کا ہی وہ حاکم خاقان کا ہوئے کلک کو ذو القرنین اس رعایت سے کہا کہ اسکے سر پر دو شاخون کا ہونا مشہور ہی اور کلک بھی دو زبان ہوتی ہی اور معلم خضر بدینوجہ کہ سکندر نے ہنگام تلاش آبحیات کے خضر کو ایک مہرہ دیکر مع حضرت الیاس ایک طرف بھیجا تھا کہ جب یہ مہرہ چمکنے لگے تو جان لینا کہ وہ چشمہ بہت قریب ہی اور جب ملجائے تو مجکو خبر کر دینا خصم تیرا کہ مثل سگ کے ہی اسنے تیرے در سے کچھ آبرو نہین پائی اتنی بھی کہ جتنی سگ آستان کی ہی بس ہمیشہ مثل برہ گردون کے آتش غم مین جلتا بھنتا ہی رہے برہ گردون برج حمل کہ آتشی ہی

قطعہ دیگر

قولہ زہے گذشتہ سر طارم ہایونت + ز طاق این بزر اندودہ ہفت مقصورہ + یگانۂ دو جہانے درانے تو افروخت ہزار شمع بر این چار و پنج قارورہ + چو بدر راے ترا مہر گفت ماہش گفت + کہ ای سر فضلاے دیار معمورہ بہراے او چہ زند آفتاب از مردی + کہ زیر چادر زرین زغیست مستورہ + زہے بلطف مسیحا بمکرمت عاذر + زہے بگاہ سلیمان و چرخ زنبورہ + فروغ گوہر او از کلاہ حرمت تست + درست زر کہ برآید ز تاب نہ کورہ + فلک ز دائرہ قدرت ست یک نقطہ + جہان ز مصحف اقبال تست یک سورہ + بہ مجلس تو چہ رونق بود خورنق را + چو شاخ سنبل

سیراب کے بود شورہ + تفاوت ست ز آبحیات تا غسلین + تباین ست ز شاخ نبات تا تورہ + بسے دویدہ صبا گرد باغ سلطانی + لطیف تر ز وجودت نیافت باکورہ + ز دست ساقی دولت می بقا مینوش + حریف خام طمع میفشار انگورہ + یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلن یا فعلان یا فعلن یا فعلان **اللغات**

سہر طارم گنبد محل زردانددودہ باعتبار ستارگان مقصورہ حجرہ چار و پنج نو ہوے قارورہ شیشہ زنداى مشابہ زن باعتبار اسکے کہ شمس مونث سماعی ہی عازر وہ شخص جو حضرت عیسیٰ کی دعا سے زندہ ہوا تھا گاہ تخت زنبورہ ایک قسم ساز مگس سیاہ درست اشرفی نہ گورہ نہ فلک خورنق نام محل بہرام شورہ درخت کنیر اور خاک کہ اس سے بارود بناتے ہین و گیاہ زمین شور تورہ نام گیاہ باکورہ میوہ نو رسیدہ مینوش امر استمراری انگورہ انگور خام کہ ترش ہوتا ہی **المعنی** ای ممدوح عجب قصر عالیشان تیرا ہی جسکا گنبد ہمایون ان سات حجرون زرداندودہ کے طاق سے بلندی مین اوپر نکلگیا ہی تو دونون جہان مین یکتا ہی اور تیری راے روشن ایسی جسنے ہزارون شمع ان نو قارورون مین کہ فلک ہین اور شمع ستارے روشن کردیے ہین جیسے آفتاب یکتا ہی اور اس سے تمام انجم و ہر شے نور پاتی ہی آئندہ قطعہ ہی کہ جب ماہ بدر نے تیری راے کو مہر ٹھہرایا تو ماہ نے کہا کہ ای فلان تو تو سردار فضلاے دیار معمورہ کا ہی جو مراد ربع مسکون سے ہی تو اسکی راے کو مہر کیسے کہتا ہی مہر بھلا مردی و مروت مین اسکی راے سے کیا مشابہت رکھتا ہی کہ یہ ایک زن مستورہ زیر چادر زرین جو شعاع ہی کہ کوئی دیکھ نہین پاتا اور آفتاب مونث سماعی ہی بدلیل قولہ تعالے والشمس وضحٰہا کہ ہا ضمیر مونث کی ہی راجع بشمس پھر اسمین اس مین کیا مناسبت تیرے لطف کو دیکھکر تو یہی کہا جاتا ہی کہ تو عجب ایک مسیحا سے وقت ہی اور علی ہذا کرمت مین عازر اور تخت پر سلیمان اور تخت ایسا جسکے مقابل آسمان ایک سیاہ مکھی جسکی ہندی بھونرا ہے اشرفی زرکی کہ آفتاب ہی ان نہ بیٹھون افلاک مین جو تانوکھاکے نمود ہوتی ہی اسکے فروغ اصلی اسی سے ہی کہ تو نے کلاہ حرمت کی اسکے سر پر رکھدی ہی تو ایسا بلند قدر ہی کہ فلک با انہمہ وسعت و علو اسکے مقابل ایک نقطہ ہی اور تیرے اقبال کا جو مصحف ہی اس مصحف سے جہان ایک سورہ ہی کہان تیری مجلس آراستہ دلخواستہ کہان خورنق جو محل بہرام گور کا تھا جیسے شاخ سنبل سیراب کے مقابل شاخ کنیر کی نہین ہوسکتی پھر دوسری نظیر ہی ظاہر ہی کہ آبحیات اور آب ریم مین بڑے فرق ہین اور شاخ نبات اور تورہ مین کہ یہ بھی ایک گیاہ ہی نہایت ہی مغایرت آپ کہتے ہین کہ صبا باغ سلطانی مین جس سے سب سلطان سلطان ہوے

ہین بہت دوڑے دوڑے پھرے لیکن تیرے وجود باجود سے بلطف ترکوئی میوہ نورسیدہ اُسنے نہین پایا آئندہ دعا کہ تو تو ساقی دولت کے ہاتھ سے ہمیشہ شراب بقا کی پیاکر اور حریف خام طمع سے کہدے کہ تو انگور خام نچوڑا کر یعنے ترشی و بدمزگی اُسپر چھوڑ دے

قطعہ دیگر

قولہ سایۂ حقے کہ شاہ اختران + بندۂ راے تو گشت و درخورست + چرخ اگر از تخت تو در تاب شد + بحر ہم از دست تو کف بر سرست + دستت آن بحرے کہ در گرد مصاف + قطرۂ آبی مدامش در برست + تخت آن چرخے کہ در یک برج او + نہ فلک کمتر ز جرم اخترست + زیور ش القاب سلطانی بسست + ہر کجا در مصر جامع منبرست + جید او در زیر بار جود تست + ہر کجا گردن کشی در کشورست + نہ محیط چرخ با آن چشمہا + آتش تیغ ترا خاکسترست + یہ قطعہ بحر رمل مین ہی ارکان اُسکے فاعلاتن فاعلاتن فاعلان یا فاعلن **اللغات** شاہ اختران آفتاب تاب چکر منبرے آلہ برداشتن چشمہا مراد از کواکب **المعنی** ای ممدوح تو سایہ حق کا ہی کسواسطے کہ شاہ انجم آفتاب تیری راے روشن کا مطیع و بندہ ہی کہ یہی اُسکے لایق تھا چرخ تو تیرے تخت کو دیکھکر چکر مین ہی اور بحر بھی دست فیض سے کف بر سر ہی یعنے حیران سر پر کف رکھے ہوے ہاتھ تیرا وہ دریا ہی کہ گرد مصاف مین کہ اندھا دھندھ ہوتا ہی ایک قطرہ آب جو مراد تیغ سے ہی کہ فرط آب سے بوند ہو رہی ہی یہ ہمیشہ اُسکی بغل مین رہتی ہی تخت تیرا ایسا چرخ ہی وسیع و فسیح ہی جسکے ایک برج مین یہ نہ فلک ایسے معلوم ہوتے ہین جیسے فلک پر کوئی تارہ اور جس شہر مین مسجد اور منبر ہی اُس منبر کی آرایش القاب سلطانی جو اُسپر پڑھا جاتا ہی کافی ہی اور آرایش کی حاجت نہین ہی محشی نے مصر جامع کو بمعنی شہر فراہم سازندہ مردم ہر قسم کے لکھا ہی اور مین جامع کو بمعنی مسجد کے جانتا ہون جیسے جامع بعلبک و جامع دمشق اور جامع و منبر مین علت تقدیرے اور جہان کہین کسی کشور مین کوئی گردن کش ہی اُسکی گردن تیرے بار جود کے تلے ایسی دبی ہوئی ہی کہ وہ گردن اُٹھا ہی نہین سکتا نہ محیط چرخ کے باوصف اسقدر چشمون کے جو ستارے ہین تیری آتش تیغ کے سامنے سب خاک و خاکستر ہین یہ چشمے کچھ اُسوقت مین کار آمد نہونگے

قطعہ دیگر

قولہ تو آن شاہی کہ کلکت بر رخ ماہ + ز قعر پنج دریا عنبر انداخت + بروز عید تیر شہریارے + بہ یزدان گر کسی زین بہتر انداخت + بعبرت چون کمان را بر کشیدی + ز سہمت کرگس گردون پر انداخت + چنان بشکست تیرت ہر کدو را + کہ ذرہ ذرہ بر روے خور انداخت + دران میدان مردی بار دیگر + چو عزمت خواست تیر دیگر انداخت + کدوے زرنگار صبحدم را + فلک از بام میناگون بر انداخت + چنان از ہیبت گردون بلرزید + کہ بہرام از کف خود خنجر انداخت + اگر شمشیر شہ خود نیست صوفی + برزم اندر چرا چندین سر انداخت + سواد چشم خصمت زنگئی دان + کہ مروارید بر طشت زر انداخت + در اطراف جہان معمار جودت + بناے نامرادی را بر انداخت + ز مدحت در دہان اہل معانی + زبان بدر چاچی شکر انداخت + یہ قطعہ بحر ہزج مین ہی ارکان اسکے مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل یا فعولن **اللغات** کرگس گردون نسر طائر و نسر واقع یہ دو کرگس ہین یہان مراد دوسرے سے ہی **المعنی** ای ممدوح تو وہ پادشاہ ہی کہ تیرے قلم نے روے ماہ پر جو کاغذ ہی قعر پنج دریای پنج انگشت سے عنبر ڈالا کہ وہ مداد ہی عید کے دن جو تیر اندازی ہوئی تھی مین قسم کھاتا ہون کہ کسی شہریار نے تجھسے بہتر تیر لگایا ہوئے تو نے عبرت کے ساتھ جسوقت کمان کھینچی تو تیری ہیبت کے مارے کرگس گردون ای نسر واقع نے جو ایک شکل بصورت گدھ کے ہی پر چھوڑ دیے محشی نے عبرت کی جگہ غیرت لکھا ہی نہ معلوم غیرت کس بات کی آوردہ کدو کہ نشانہ کیواسطے رکھی گئی تھی ہر کدو کو تیرے تیر نے ایسا اڑایا کہ ذرہ ذرہ اسکا روے آفتاب تک پہونچا اسمین مبالغہ اڑانے کا ہی آیندہ قطعہ ہی کہ اس میدان مردانگی مین دوسری دفعہ جو تیرے عزم نے چاہا کہ اور تیر لگاؤن تو فلک نے بام میناگون سبز رنگ سے کدو زرنگار صبحدم کا تیرے نشانہ کیواسطے ڈالدیا تیری ہیبت سے گردون ایسا کانپ گیا کہ بہرام یعنے مریخ نے جو جلاد فلک ہی اپنے ہاتھ سے خنجر پھینک دیا مین جانتا ہون کہ شمشیر شاہ کی صوفی صفت ہی اگر نہین ہی تو لڑائی مین اسنے سر کیسے ڈالدیے جیسے بزم وجد و سماع مین صوفی اپنی توجہ سے لوگون کے سر ڈالدیتے ہین سواد چشم دشمن کو ایسا جان کہ گویا ایک زنگی ہی جو مراد شب سے ہی اسیواسطے تو وہ مروارید طشت زر پر ٹپورہی ہی طشت آسمان زر و مروارید باعتبار ستارون کے جو اصل مین مراد اشک و رخ زرد سے ہی حاصل یہ کہ دشمن کی آنکھین ہمیشہ گریان ہی رہتی

ہین جو وہ تیرا ایسا شبہ اطراف جہان سے بنیاد نامرادی کی کھود کر پھینک دی اب کہتے ہین زبان بد رشتہ تیری مدح کیسا کی بلکہ اہل معنی نے دہن شکر سے بھر دیے

قطعہ دیگر

قولہ جم بہرام اصل حاکم ملک + ای کہ بہرام چرخ چاکر تست + آفتابے کہ پنج ماہ نوش + سوسنے پروین پرند ساغر تست + آسمانیکہ چار ماہ نوش + بر جبش میکشد اشقر تست + آتش افروز قطرۂ آبی + کہ دل خصم سوخت خنجر تست + مشتری را بآسمان جلال + نور خورشید ظل افسر تست + سورۂ فتح مصحف اقبال + آیت رایت مظفر تست + سلطنت ہر کجا کہ بزم آراست + ساغر آفتاب درخور تست + یہ قطعہ بحر خفیف مین ہی ارکان اسکے فعلاتن یا فاعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلان یا فعلن یا فعلن اللغات بہرام مریخ کہ جلاد فلک ہی اشقر اسپ سرخ جبش مراد شب المعنی یعنے ای جم بہرام اصل حاکم ملک کے تو وہ عالی قدر ہی کہ بہرام چرخ جو مریخ ترک فلک ہی تیرا چاکر و مطیع ہی جم سے حضرت سلیمان و سکندر و جمشید سب ہو سکتے ہین وہ آفتاب کہ پنج ماہ نو یعنے پانچ انگلیان اسکو پروین یعنے دندان کیطرف لیجاتین تیرا ساغر ہی یہ شعر جواب ندا کا ہی اور وہ آسمان کہ چار ماہ نو اسکو جو چار دن نعل ہین جبش کیطرف یعنے شب کی طرف کھینچین تیرا گھوڑا ہی گھوڑے کو آسمان بسبب تیز رفتاری و جسامت کے کہا ہی تخصیص جبش بلحاظ ذکر ماہ نو کے ہی کہ جبش اس سے متعلق ہی اور وہ قطرۂ آب جو آگ بھڑکانے والا ہی کہ جس سے دل دشمن کا جلگیا تیرا خنجر ہی مشتری قاضی فلک کہ آسمان جلال پر ہی کہ سعد اکبر اور نہایت نورانی ہی اسکے واسطے تیرے افسر کا سایہ نور خورشید ہی کہ اس سایہ سے وہ ایسا نورانی ہی جیسے نور خورشید سے ستارے نورانی ہوجاتے ہین تیری رایت مظفر پر جو آیت فتح کی لکھی ہی جو نصر من اللہ و فتح قریب ہی وہی مصحف اقبال کے لیئے سورۂ فتح کی ہی یعنے ظفر و اقبال ہر وقت تیرے رایت منصور کے ہمراہ ہی سلطنت نے جہان کہین بزم آراستہ کی وہان ساغر آفتاب کا تیرے ہی لایق ٹھہرا یعنے جہان سلطنت ہی وہ تیرے لایق ہی چنانچہ آفتاب جو بڑا عالمگیر ہی تیرے لیئے پیالہ بننے کے لایق

قطعہ دیگر در ہجو ناصر الدین شاعر

قولہ ناصر الدین کہ وے زغلو علو + مرقد خویش ساخت فرقدرا + گفت فایق منم زجابر اللہ + فضل بر نیک میننہد

بدرا ٭ نیک باشد اگر دلش رنجد ٭ بد اگر گفت نیکئے صدرا ٭ نیکنام ست آنکہ در مجلس ٭ کندہ کس زن لقب نہد خود را ٭
چون سلف را ہجا تواند گفت ٭ خلفے کو نداند ابجد را ٭ بولہب در لہب ازان افتاد ٭ کہ زخود دید کم محمد را ٭ خاک
برفرق آن کہ از سر جہل ٭ فرق نہ کند ز روے عسجد را ٭ سنگ در چشم آن کہ نشناسد ٭ از مس سوختہ برجد را ٭ اف
بران راصدے کہ زیر حضیض ٭ رقمے داد بعد البعد را ٭ گر بخورشید لاف زد خفاش ٭ روشن ست این معاملہ
بدرا ٭ آب کینہ بآب کینہ خویش ٭ تیرہ نہ کند رخ زمرد را ٭ خاصہ در بزم پادشاہ جہان ٭ آن سزا الملکت مخلد را ٭
یہ قطعہ بھی بحر مدید مین ہی اللغات ناصر الدین نام شاعر دشمن مصنف فرقد نام ستارہ اور یہ دو ہین جنکو فرقدان کہتے
ہین کہ دن رات گرد قطب کے پھرتے ہین جار اللہ نام علامہ زمخشری کندہ کس زن بمعنی فرج زن کندہ است
کہ یہ دشنام ہی ہجا ہجو بولہب نام کافر معنے اسکے صاحب شعلہ آتش روے کان سے عسجد زر جبا یک قسم سنگ
قیمتی اف افسوس راصد منجم رقم دادن نوشتن بعد ابعد مسافت عرش بدرا معنی ای بدر یا الف زائدہ جیسے
خاقانیا سلطانیا مین زمرد بضمتین وبضم اول وفتح میم و را نام جوہر قیمتی مخلد ہمیشہ المعنی یعنے ناصر الدین نے
جو نہایت مبالغہ اور غلو اپنے علو سے فرقد کو کہ ہشتم فلک پہ ہی اپنا مرقد بناتا ہی اُسنے کہا کہ مین جار اللہ علامہ زمخشری
پر فایق ہون یہ قول اُسکا ایسا ہی کہ گویا نیک پہ بد کو فضیلت دیتا ہی کہ صریح لغو و عین جہالت ہی اس صورت مین
بہت ہی اچھا ہی جو دل اُسکا رنج مین پڑے کہ سو آدمیون کی نیکی کو وہ بد بتاتا ہی گویا جار اللہ مین سو آدمیون کی
نیکیان بھری ہین بلکہ صد سے مراد کثرت ہی بعد و معین نیکنام وہی ہی جو مجلس مین اپنا لقب کندہ کس زن رکھے
یعنے ہر کوئی اُسکو اسطور سے کہے مطلب یہ کہ ایسا شخص یہی ہی وہ خلف یعنے پچھلا آدمی اگلے لوگون کی جو گذر گئے
باوصف اسکے کہ خود ابجد نہین جانتا کیسے ہجو کہہ سکتا ہی دیکھو بولہب اسی خود بینی کی بدولت کہ آپ سے محمد کو کم
دیکھا آگ مین پڑا خاک اُس جاہل کے سر پہ جو جہالت سے کانسے اور سونے مین فرق نہ کرے اور پتھر پڑے
اُس آنکھ مین جو جلے ہوے تانبے کو کہ وہ زنگار ہی اور زبرجد کو نہ پہچانے اور بڑے افسوس کی بات ہی اُس منجم پے
کہ حضیض کی پستی کو جو پست در پست ہی بعد البعد جو عرش معلی اوج بر اوج ہی لکھدے اگر خفاش خورشید پر لاف
زنی کرے تو ای بدر یہ خود روشن ہی حاجت تیرے بیان کی نہین آبگینہ یعنے کانچ اگر آبگینہ سے چہرہ زمرد
کو بگاڑنا چاہے تو کب بگاڑ سکتی ہی اور خاص کر بزم شاہ جہان مین کہ وہ سزاوار مملکت ہمیشگی کا ہو بھلا ایسے

علو و غلو کب پیش جا سکتے ہین قوله و آنکہ چون صبح تیغ زند ہر دم ÷ بر سر اوج مہر سندرا ÷ آنکہ بر فرق آفتاب زند ÷ قہر او خنجر مہندرا ÷ سر کلکش چو مہ دو پارہ کند ÷ ورق زرد شہ مجلدرا ÷ پیر امرش از فلک ہر صبح ÷ طی کند دفتر مسودرا ÷ تا بر وز و بشب مناسبت ست ÷ ہندوے پیر و ترک امردرا ÷ تا کہ شاعر بزیر سنبل زلف ÷ لالہ تر لقب نہد خدرا ÷ باد خیاط چرخ دوزندہ ÷ بر قد شہ قباے سرمدرا ÷ اللغات مدق زرد آفتاب نہ مجلد افلاک مسود سیاه المعنی اور وہ بادشاہ جو مانند صبح کے خنجر سنان اوج مہر پر لگاتا ہی اور وہ بادشاہ کہ اگر قہر مین آجاے تو قہر اسکا خنجر ہندی آفتاب کے سر پر مارے ہندی اس سبب سے کہ فولاد ہندی مشہور ہی سر کلک کا اسکے مثل ماہ کے ورق زرد کو جو آفتاب ہی اس نہ مجلد مین کہ نہ فلک ہین دو پارہ کرے ماہ کی تشبیہ دو پارہ ہونے مین اس وجہ سے ہی کہ یہ ایک وقت مین دو پارہ ہو چکا ہی اور آفتاب کا حلقہ بھی نصف اس زمین مرئی پر رہتا ہی اور نصف غیر مرئی پر فلک جو اپنا دفتر سیاہ کہ شب ہی رات مین پھیلاتا ہی تا دن مین احکام اپنے جاری کرنے پیرو انکے حکم کا ہی کہ کنایہ آفتاب سے ہی ہر صبح اسکے دفتر کو لپیٹ ڈالتا ہی کہ حکم اسکے جاری ہونگے جبکے حکمونکا مین پیرو ہون محشی نے دفتر مسود کے نیچے لوح محفوظ لکھدیا ہی نہ معلوم معنے شعر کے کیا سمجھے ہین میری سمجھ مین جو گذرے وہ مین نے لکھدیے اب دعا تابید ہی یعنے جب تک کہ دن اور رات سے ہندو پیرو ترک امرد کو مناسبت ہی ہندو پیر روز باعتبار سفیدی مو و ترک امرد شب باعتبار سیاہی مو اور جب تک شاعر رخسار زیر سنبل زلف کا لالہ تر لقب کرین خیاط چرخ کا قد شاہ پر قباے ہمیشگی کی سیتا رہے

قطعہ دیگر

قوله ای تیرہ خاطرے کہ زچاہ ضلال خویش ÷ بر روے آفتاب فلک راے میزنی ÷ ای آنکہ از شکوہ جلالش بروز وعظ ÷ آن زہرہ نیستت کہ دم از ناے میزنی ÷ در عمر اگر شنیدی یکروز بانگ چنگ ÷ چندین زنخ چہ شد کہ بہر جاے میزنی ÷ چنگ و رباب و ناے حرامست نزد شرع ÷ اکنون بروز جمعہ تو خود ناے میزنی ÷ من لست پیشہ مردم و تو نیم پیشہ زن ÷ وے نیم پیشہ تیشہ چہ بر پاے میزنی ÷ رویت سیاہ باد چو کلک زبان بریدہ ÷ زین پس اگر بسبز نشنی راے میزنی ÷ عمرت دو نیمہ باد کہ خود را چو فرق کلک ÷ بر تیغ آبدار گہر راے میزنی ÷ از زاغ ژاژ خاے فزونی دیا فطعن ÷ بر طوطی شریف شکر خاے میزنی ÷ دستت بریدہ باد و سرت قطع کز حری ÷ پا بر مسیح دل افزاے میزنی ÷ چون دست دشمنان کہ ندارد بجز عصا ÷ شمشیر کین بر ستم دارا ستے میزنی ÷

تیرے کہ توس جولہ را خم نمیدہد ٭ بر روے آہنین سپر آراے میزنی ٭ اندیشہ کن کہ سنگ خرد پادشاہ را ٭ بر خاک آستان فلک ساے میزنی ٭ بر شیر خفتہ کہ تغافل زراے تست ٭ ہچون شغال مادہ صفت ہاے میزنی ٭ یہ قطعہ بحر مضارع مین ہی ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان یا فاعلن اللغات زنخ زدن لاف وطعنہ مارنا بست پیشہ بہت سے ہنر جاننیوالا ہندی بس کرمانیم پیشہ کم مایہ تیشہ بر پاے زدن کی ہندی اپنے پاؤن پر بسولہ مارنا جریدہ ای بریدہ المعنی مصنف اس قطعہ مین ہجو کسی اپنے دشمن کی کرتے ہین کہ ای فلان تو تیرہ خاطر ہی اور چاہ گمراہی مین گرفتار تو آفتاب فلک کے سامنے کیا اپنی راے جتاتا ہی کہ مین آفتاب ہون اور ای فلان بدر کے جلال کی وہ شکوہ ہی کہ بروز وعظ تیرا یہ زہرہ نہین ہی کہ اپنے نا ے گلو سے ایسے شکوہ والے کے سامنے دم مار سکے عمر بھر مین اگر تو نے ایک دفعہ آواز چنگ کی سن لی تو اتنے لات وطعن کا بھلا کیا موقع ہی جو ہر جگہہ پیر کرتا پھرتا ہی چنگ ورباب ونا ے شرع مین سب حرام ہین پھر تو کیسے جمعہ کے دن اپنی نا ے بجاتا ہی نا ے مین کیسا لطف ایہام ہی کہ بمعنی گلو کے بھی ہی اور نی کے بھی تو مجکو نہین جانتا کہ مین بیس پیشے والا ہون اور مرد تو نیم پیشہ ہی اور زن پھر مجھسے الجھکے اپنے پاؤن پر کیون بسولہ مارتا ہی خدا تیرا کلک زبان بریدہ کیطرح کالا منہہ کرے اگر اب آیندہ تو ذرا سرزنش وملامت تجویز کرے عمر تیری دو ٹکڑے ہو جاے کہ تو آنکو مثل فرق قلم کے مجھسے تیغ آبدار کھر زا پہ گراتا اور سامنے کرتا ہی تو تو زاغ ژاژخا سے بہت بڑھ کے ہی اور پھر اس ژاژخائی کے ساتھہ طعن تشنیع کرنا اور وہ بھی طوطی شریف شکر خا پہ ہاتھہ تیرے کٹ جائین سر تیرا بریدہ ہو کہ تو گدھے پن سے مسیح دل افزا کے سر پہ پاؤن رکھتا ہی اور ٹھکراتا ہی تو تو مانند ہاتھہ دشمنون کے ہی کہ سواے عصا کے کچھہ نہین رکھتا اندھا مفلس محض اور تلوار کینہ کی رستم سے دارا جیتنے پادشاہ پہ چلاتا ہی وہ تیر کہ جولاہ کی کمان کو ٹیڑھا نہ کر سکے اسکو اس شخص کے منھہ پہ جو سپر آہنی لگاے ہوے ہی کیا لگاتا ہی ذرا سوچ تو یاد کر وہ خاک کہ آستانہ فلک فرسا پادشاہ خرد کی ہی جو مراد اپنی ذات سے ہی اور پادشاہ خرد پادشاہ اسکے پتھر مارتا ہی محشی کے معنے بجنسہ سنگ بسکون کاف فارسی وخرد پادشاہ مقلوب پادشاہ خرد کہ مراد از مصنف ست یا سنگ خرد کہ بہا صافی و پادشاہ اشارہ بذات خود بہر تقدیر معنی آن باشد کہ ہجو کردن وبد دانستن تو مرا بمثابہ الیست کہ پادشاہ را سنگ میزنی وبر آستان فلک فرسایش مے افتد از مولوی ہادی علی انتہی سبحان اللہ لا قوۃ الا باللہ تو نے شیر کو خفتہ

جان لیا حالانکہ وہ تیری راسے سے غافل نہین ہی جب تو مثل گیدڑ کے مادہ صفت اُسیر آواز ہاکی مارتا ہی سے لینے للکارتا ہو تو شیر مراد اپنے آپ سے ہی

قطعہ دیگر

قولہ بکردگار کہ ارواح مادر و پدرم + مرا بخسرو عالم بہ بندگی دادند + فروغ شرع در آخر زمان کہ دیدہ بودند نیاز بندگی از خود مرا فرستادند + بانکہ بر در این بارگہ ہزار ہزار + ابوحنیفہ و یعقوب و شافعی زادند + کشان زیر کلاہند بر در ش امروز + کہ بوعلی را بیدم بعلم استادند + کہ ماندہ در ہمہ آفاق از صدور بدور + کہ بر در ش عوض بندگان نہ استادند + مدرسان طلبی جامعان اموال اند + جو مفتیان طلبی مشرفان باو دادند + شہان ترک و خراسان و شام و روم و عراق + برین در ند و باین بندگی ہمہ شادند + یہ قطعہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلان یا فعلان **اللغات** بکردگار بین باقسمیہ ہی یعقوب ای ابویوسف صدور جمع صدر بدو جمع بدر **المعنی** مصنف کہتے ہین کہ قسم کردگار کی کہ میرے ماباپ کی ارواح نے مجکو خسرو عالم کی بندگی مین حوالہ کردیا ہی اسلیئے کہ اُنھون نے فروغ شرع کی اتنی آخر زمانہ مین دیکھی تھی لہذا خود تو اس نیازمندی سے کامیاب نہو سکے مجکو اپنی طرف سے بنابر اداُس نیازمندی کے بھیجا کہ تو جاکے بجالا باوصف اسکے کہ میری یہان کیا ضرورت تھی اس دروازہ پر تو ہزار ہزار خواہ مراد کثرت سے خواہ عدد ہزار ہزار سے ابوحنیفہ اور یعقوب اور شافعی زاد موجود ہین یعقوب امام ابویوسف کو کہا ہی اسواسطے کہ وزن شعر مین گنجایش ابویوسف کی نہ تھی اور معنا یعقوب اور ابویوسف ایک ہی ہین ای ابویوسف کہ وہ یعقوب ہی ہین ایسے لوگ کلاہ پوش آج اُسکے دروازہ پر موجود ہین کہ علم و فن مین بوعلی جیسے کے استاد ہین اسیوقت اُسکو پڑھائین اس شعر کے دوسرے مصرعہ مین زحاف ہی یعنے این دم مین فعلاتن کے بجاے مفعولن ہی سارے جہان مین جسقدر کہ صدر بہچو بدر ہین کونسا رہگیا جو اُسکے دروازہ پر عوض بندون کے نہ کھڑا ہو مدرسون کا اگر تو طالب ہو تو جامع اموال ہین ای محافظ خزانہ اور جو مفتیون کو ڈھونڈھے تو مشرف باو ادہین مشرف داروغہ اور بادشاہون ترک و خراسان و شام و روم و عراق کا یہ حال کہ سب اس دروازہ پہ حاضر ہین اور بندے اور اس بندگی مین شاد و خرم نہ کہ مدہ نہ مجبور

قطعہ دیگر

قولہ بندہ را شاہ بر سر خوان خواند + آنکہ اصلش ز نسل جمشید ست + گفتمش احتمال بیماریست + گفت در صحت تو امید ست + قرص با خور کہ بدر شد آری + بدر فربہ ز قرص خورشید ست + یہ قطعہ بحر خفیف مین ہی ارکان اسکے فاعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلن اللغات بندہ کنایہ اپنی ذات سے قرص گردہ نان المعنی مصنف کہتے ہین مجکو بادشاہ نے کہانا کہانے کو بولایا جسکی اصل نسل جمشید سے ہی مین نے کہا مین نہین کہا سکتا ہون اس سبب سے کہ احتمال بیماری کا ہی کہا نہین کہا امید تیرے صحت کی ہی تو قرص ہمارا کہا کہ اچہا ہو جائیگا اسلیئے کہ تو بدر ہی اور ہم خورشید اور کچہہ شک نہین کہ بدر قرص خورشید ہی سے فربہ ہوتا ہی اور مشہور ہی نور القمر مستفاد من الشمس یعنے قمر کا نور خورشید ہی سے فائدہ پاتا ہی

قطعہ دیگر

قولہ ای مہت راز غالیہ زنجیر + آفتاب بزیر پردۂ قیر + آخر شب رہ حسینے ساز + صبحدم پردۂ رہاوے گیر + ماہیہ وقت طلوع نور دہد + پیش برجیس آفتاب ضمیر + سبز زر بہ نیزہ چون برسد + پردۂ راست گیر بے تاخیر + چاشتگہ در عراق ساز آہنگ + تا شوی بر سریر عیش امیر + راست گویم رہ مخالف را + در زوال ای صنم مدار حقیر + بوسلیکے نواز بعد زوال + ای ضمیر تو آفتاب منیر + روے گلگون خور چو زرد شود + ساز عشاق و پند من بپذیر + وقت خفتن مخالفک بنواز + تا نکو رفتہ باشد رت شبگیر + در ع از پردۂ صفاہان ساز + چون شہاب افگند ز آتش تیر + ساز ہنگام نیم شب ای ماہ + در نہاوند از قلیل و کثیر + و نگہے ہمچو چنگ بر در شاہ + بنوازش درا چو شکر و شیر + آنچنان کز بر لطیفش را + کہ بنفشہ برون دہد ز حریر + لعل سیاب ریزش ار جوید + لبسوے در سفتۂ تو مسیر + کوش تا غنچۂ تو شیر مکد + از سر خوان استخوان تاثیر + زانکہ بر لوح چرخ مسطور است + شاہ دین آفتاب عرش سریر + شاہ عالم محمد تغلق + آنکہ او راست کردگار نصیر + یہ قطعہ بہی بحر و وزن قطعہ صدر مین ہی اللغات مہ رخسار غالیہ زلف آفتاب چہرہ قیر ایک روغن ہوتا ہی سیاہ کنایہ زلف سے ماہیہ نام پردہ بارہ پردون موسیقی سے وقت طلوع ای بر آمد مہر نور دہد ای لطف دہد المعنی یہ قطعہ مصنف نے بیان ہو وازدہ مقام موسیقی مین جسکو بزبان ہندی راگ کہتے ہین مع انکے اوقات کے لکہا ہی اگرچہ مصنف نے نام پر دون مقامات اور انکے

او قات خود سب لکھدیے لیکن شرح بھی انکی لکھدون تا زیادہ وضاحت ہوجائے کہتے ہین ای مطرب تیرے رخسار ماہ مانند پر زنجیر زلف سی ہی اور تیری آفتاب سی صورت پر پردہ زلف سیاہ کا بدین صفت تو موصوف ہی اب جواب نما کا ہی کہ آخر شب مین تو راہ حسینی کی کہ نام پردہ کا ہی درست کر اور صبح ہوتے ہی رہاوی کو اختیار کر کہ یہ بھی پردہ ہی اور جب وقت طلوع آفتاب کا ہو تو مایہ کو چھیڑ تا لطف حاصل ہو جبین آفتاب ضمیر یعنے بادشاہ کو اور جب سپر زر کی نیزہ بر ہو یعنے آفتاب نیزہ بھر اونچا ہوجائے تو پردہ راست کو اختیار کر بعدہ چاشت کے وقت عراق سے آہنگ ملا تا تو تخت عیش کا بادشاہ ہوجائے اور زوال کے وقت مین تجھسے راست راست کہے دیتا ہون کہ مخالف کی راہ لے اسکو ای صنم حقیر مت جانے پھر بعد زوال کے بوسلیک بجای فلان کہ ضمیر تیرا آفتاب منیر ہی اور جب آفتاب کا روے گلگون زرد ہوجائے تو میری نصیحت مان اور عشاق کو درست کر اور جو چاہے کہ میری رات اچھی طرح گذرے تو سونیکے وقت مخالفک بجا اور جب شہاب اپنی آگ سے تیر لگانے لگے یعنے تیر شہاب گرنے لگین تو زرہ سپاہان کی بنا اور جسوقت نصف شب ہو تو ای ماہ نہاوند سے موافقت کر قلیل کثیر جو کچھ ہو اور اس نہاوند کو خوب ساز و موافق کر یہ سب خطاب اُسی مطرب ماہ غالیہ زنجیر کیطرف تھے اب پھر اُسی سے مخاطب ہین کہ من بعد چنگ کیطرح خمیدہ و مؤدب بادشاہ کے در پر شکر شیر کے مانند گاتی بجاتی داخل ہو اور ایسا اُسکے سینہ لطیف کو کاٹ کہ حریر سے بنفشہ جم او ٹھے یعنے جسم سفید نیلا ہوجائے اگر لعل سیماب ریز اُسکا کہ لعل آلت تناسل سے عبارت ہی اور سیماب آب منی سیرگاہ اپنی تیرے در سفتہ کیطرف ڈھونڈھے تو کوشش کر تا غنچہ تیرا اُس شیر کو چوسے سر خوان سے جسکی تاثیر استخوان کیسی ہے ای لعبت سخت کہ اس سے بھی کنایہ عضو تناسل سے ہی اس سبب سے کہ تجھے چرخ پر لقب اُسکا شاہ دین آفتاب عرش سر پر لکھا ہوا ہی اور نام اُسکا شاہ عالم محمد بن تغلق جسکا معین و نصیر کردگار ہی

قطعہ دیگر

قولہ ایکہ در نغمہاے ابریشم ✢ سرودہ فندقت ہلال نماست ✢ اصل پردہ بجز دوازدہ نیست ✢ راست و مایہ و مخالف راست ✢ از عراق و حسینی و عشاق ✢ بوسلیک و مخالفک و نواست ✢ تو نہاوند در صفاہان زن ✢ نور زہاوی جناب خود وراراست ✢ سلک این نظم گرچہ شیرین ست ✢ زیور ش خاکپاے خسرو ماست ✢

یہ قطعہ بھی بحر و وزن قطعہ بالا مین ہی اللغات تندق انگشتان ہلال ناخن المعنی آن وہ کہ نغمون اثر شیم
مین جنکا خطاب شعبے ہین سر تیرے دس انگلیون کا ہلال نما ہی جو دس ناخن ہین اصل موسیقی پردون کی بارہ
سے سوا نہین ہی اور پردہ یہ ہین راست و مایہ اور مخالف اور عراق و حسینی و عشاق و بوسلیک و مخالف اور
نواہی اس شعر مین بنواست متن مین لکھا ہی جو منجملہ عبارت متن سے سمجھا جاتا ہی نہ پردہ علیحدہ مین نے اسکو
دنوا بنا دیا ہی ورنہ گیارہ ہی پردے تھے محشی و مصحح کسی نے اسکو غور نہ کیا پھر نہاوند و صفاہان و رہاوی ہین اب تو
حساب اپنا ٹھیک کرے دیکھ تو بارہ ہو گئے پھر کہتے ہین سلک اس نظم کی اگرچہ شیرین ہی لیکن زینت و زیب
دینے والا اسکا وہ ہی جو خاک پا ہمارے خسرو کا ہی کہ آیا اپنی ذات سے ہی بتغایر فرضی

قطعه دیگر

قوله اگر تو پردہ شناسی و مر ترا باید ✤ کہ اصل شعبہ شناسی جو یار بسر آید ✤ ز نندہ دل تنکور جانور غوراک بدولیک
از لک دہان دسرارش زاید ✤ ز راست خیز دو نیرنگے مخالف راست ✤ محیر یکہ گہ نغمہ روح افزاید ✤ ز بیت
دوم این قطعہ گر ہمیخواہی ✤ کہ در کشف ضمیر ترا بیار آید ✤ تو حرف اول ہر شعبہ گیر از پس آن ✤
دو حرف آخر بر اصل تا برون آید ✤ ببزم شاہ جہان در بیان این قطعہ ✤ امیر مجلس با دمبدم
شکر خاید ✤ یہ قطعہ بحر مجتث مین ہی ارکان اس کے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلان
یا فعلن یا فعلان المعنی اس قطعہ مین بیان شعبون کا ہی جو بارہ مقامون سے کہ اوپر مذکور ہوے پیدا
پیدا ہوتے ہین کہ سب چوبیس ہوے چنانچہ غیاث اللغات مین مفصل لکھے ہین اگر شوق دریافت کا ہو تو
دیکھ لے اور اُسکے نامون مین اختلاف ہی لہذا اچھی طرح بیان نہین ہو سکتے اسواسطے محشی نے بھی اُسکو
بے معنی چھوڑ دیا ہی مین نے بھی چھوڑ دیا

قطعه در فخر خود

قوله ما گرچہ دریم قدم از قطرہ کمتریم ✤ ملک دو کون را بیکے جو نمیخریم ✤ در بر کشیم جوہرہ قہر از میان حکم ✤
چون تیغ مہرۂ شکم چرخ بر دریم ✤ از نوک رمح حلقہ رباے مہ نویم ✤ وز نعل اسپ حلقہ کش گوش قیصریم ✤ آنجا
کہ عرض مرتبۂ خسروان دہند ✤ داراے تخت مرتبہ سد سکندریم ✤ در ہر نبرد گاہ کہ کوس بلا زنند ✤ بر جنغر

عدوے بد اندیش خنجریم + چون مهر اگرچه سایهٔ چتر سیاه ماست + پیرایه بند شش جهت و هفت کشوریم + چون
ماه اگرچه نعل سم بادپاے ماست + برفرق سروران همه عالم افسریم + زال زمانه گرچه بدستان رستم ست + سیمرغ
را تمیمه بازوے شهپریم + گر مشتری غلام در ماست لائقیم + ور آفتاب جام کف ماست درخوریم + آنجا که بحر
فضل تلاطم زند دریم + وانجا که شهر علم عمارت شود دریم + بر یاد شاه حرم آباد لایزال + چون صبح جام
مهر بوقت سحر خوریم + در انقیاد طایع امر خلیفه ایم + در اعتقاد تابع شرع پیمبریم + در امتثال امر عبودیت اله +
موقوف پنج نوبت الله اکبریم + وقت نماز خسته گریان و بیخودیم + گاه نیاز مفلس و محروم و مضطریم + بر آستان بارگه
ذو الجلال او + هستے زما مجوے که از نیست کمتریم + یه قطعه بحر مضارع مین ہے ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل
فاعلان یا فاعلن اللغات خنجر گلو دستان فریب و پدر رستم سیمرغ که پرورنده پدر رستم کا ہے تمیمه تعویذ موقوف ایستاده المعنی
ہم اگرچه دریاے قدم مین ایک قطره سے بھی کمتر ہین لیکن ملک دونون جہان کو عوض ایک جو کے نه خریدین ہین ایسے
مستغنی اور جو ہم خنجر قہر کا میان حکم سے کھینچین مثل تیغ آفتاب کے تو دونون چرخ کا شکم پہاڑ ڈالین تشبیه آفتاب
سے بدینوجه که چہارم آسمان پر ہے ادھر کے آسمان پہاڑ کے ادھر نور دیتا ہے ادھر کے آسمان پہاڑ کے ادھر روشن
کرتا ہے اور ایسے ہین اگر چاہین تو نوک نیزه سے حلقه ماه نو کا چھین لین اور نعل اسپ سے حلقه گوش قیصر مین
ڈالین جس جگه که قضا و قدر مرتبه بادشاہون کا جائزه لین تو ہم دارا تخت مرتبه اور سد سکندر رہین جس موقع
لڑائی مین که نقاره بلا کا بجائین تو ہم دشمن بد اندیش کے گلے کے خنجر ہین سایه ہمارے چتر کا گو سیاه ہے لیکن مہر کی طرح
پیرایه بند یعنے زیب و زینت دینے والے شش جہت اور ہفت کشور کے ہین اور مانند ماه کے اگرچه نعل سم ہمارے
بادپا کا ہے مگر جمله سرداران جہان کے سر پر تاج ہین زال زمانه کی اگرچه مکر و فریب مین بڑی فریب دینے والی رستم
کی ہے مگر ہم تو تعویذ بازو شہپر سیمرغ کے ہین اگر مشتری غلام ہمارے دروازه کا ہے تو ہم اسکے لایق ہین بیجا نہین ہے
اور اگر آفتاب جام ہمارے ہاتھ کا ہے تو شایان اور درخور ہمارے ہے جس جگه دریا فضل و علم کا موج زن ہو وہان ہم
در ہین اور جس جگه شہر علم کا بسے اسکے دروازه ہین اس شعر مین تلمیح ہے بحدیث شریف انا مدینة العلم وعلی
بابها ہم مثل صبح کے ہین جیسے وه جام مہر کا پیتی ہے ویسے ہی ہم بھی صبح ہی صبح یاد شاه حرم آیا و ذو الجلال
پر جام نوش کرتے ہین تابعداری و انقیاد مین راغب طرف امر خلیفه کے ہین اور اعتقاد مین تابع شرع پیغمبر کے

ہین بحکم اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم یعنے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول اور حکم حاکم وقت
کی اور فرمانبرداری امر بندگی معبود مین ایسے کہ پانچون وقت کہ کب اللہ اکبر موذن کہے منتظر کھڑے ہین اور وقت
نماز کے خستہ اور گریان اور بیخود ہین اور وقت نیاز وزاری کے مفلس ومحروم ومضطر ہین آور اُس ذوالجلال کی
بارگاہ مین جو ہست وقدیم ہی ہماری یہ ہستی کچہ چیز نہین ہی نیست سے گھٹکے ہین

ایضا در فخریہ

قولہ بفرق ماہ دامن سبز رواے ماست + درجیب صبح تکمہ زرد قباے ماست + آنجام زر کہ برسر طاس زمرد ست
ورگرد ہفت دائرہ گردان براے ماست + نہ حلقہ مدور قلعے نہاد چرخ + سندان حلقہ درخلوت سراے
ماست + چرخ برین کہ عرش مجید ست نام او + دندانہ کلید در کبریاے ماست + آن مشتری کہ نقد بقا رست
مشتری + فراش خاکپاے فضاے فناے ماست + درصف آن سبز کہ مردان خورند ورد + شکل ہلال
نعل سم بادپاے ماست + در شاہراہ شرع کہ پایان پذیر نیست + ترکمان چرخ سنان عصاے ماست + آن
ہندوے سیاہ کہ مہ درکنار اوست + زلف وعذار شاہد زہرہ لقاے ماست + وان دُرّ آبدار کہ بر طشت زر نہاد +
عین سرشک دیدہ دریا نماے ماست + ہر ناوک بلا کہ کمان قضا کشاد + سہمش بسوے سینہ غم آزماے ماست +
نہ سقف پر جلاجل مینا نماے چرخ + برگردن جنازہ نصرت وراے ماست + گفتم زچشم مامروای آب ودیدہ بیش +
گفتا خیال ہین لب دریا چہ جاے ماست + چاچی کہ لفظ او شکر افشان ترازیست + درباغ مدح طوطی نغمہ سراے
ماست + یہ اشعار بھی بحر ووزن سابق مین ہین **اللغات** تکمہ زرد آفتاب جام زر آفتاب طاس زمرد آسمان
نہ حلقہ مدور آسمان قلعے نہاد باعتبار رنگ مشتری نام ستارہ وخریدار فنا بکسر میدان طشت زر روے زرد
پر جلاجل باعتبار مہر وماہ جنازہ شتر مادہ رآے گنٹہ لب دریا چشم طوطی ہندی توتا **المعنی** مصنف کہتے ہین کہ ماہ
کے سر پہ ہماری ہی چادر سبز کا پلو پڑا ہوا ہی جو ایسا روشن ہو رہا ہی اور گریبان صبح پر تکمہ زرد کہ آفتاب ہی
ہماری ہی قبا کا ٹکا ہوا ہی جو یہ جرم روشن اسکا ہی سبز کی قید بنظر اسکے کہ رنگ ماہ کا سبز ہی بلحاظ اسکی تدویر
کے وہ جام زر آفتاب کہ سر طاس زمرد فلک پر رکہا ہوا اور ہفت دائرہ گردون مین گردنی ہی سو یہ جام ہمارے
ہی واسطے ہی اور یہ نہہ حلقے مدور قلعے نہاد افلاک کے ادنی سندان حلقہ در ہماری خلوت سرا کے ہین سندان

وہی تو ہے کا ٹکڑا جو دروازہ پر دستک دینے کے واسطے لگاتے ہین چرخ برین جسکا نام عرش مجید ہی ہمارے
درکبریا کی جو کنجی ہی اُسکی ایک دندانہ ہی وہ مشتری کہ نقد بقا کا خریدار ہی اسلیے کہ نہ معلوم کب سے ہی اور کب
تک رہیگا ایک ادنی فراش میرے میدان فنا کا خاک جھاڑنے والا ہی جس سے یہ رتبہ پایا ہی وہ صبح محشر
کہ جسکے ریخ و درد سہنے والے مردان مرد ہین اُسمین نعل سم ہمارے ہی گھوڑے کا بشکل ہلال انگشت نما ہو
مشہور ہی یعنے ہم عاشقون مین بھی مشہور و ممتاز ہین اور شاہراہ شرع مین جسکی انتہا نہین تیر کمان چرخ کا
سنان ہمارے عصا کی ہی یعنے ہمارے عصا کو کمان چرخ نے اپنا تیر بنایا ہی کمان چرخ خواہ چرخ ہی کہ خمیدہ
بصورت کمان کے ہی یا برج قوس کہ فلک ہشتم پر ہی مطلب یہ کہ تشرع ہمارا صرف اس عالم ہی مین نہین بلکہ
ہشتم فلک تک پہونچا ہی اور عالم کے معاملات کی تو فلک ہفتم ہی تک رسائی ہی اور اکثر عالم و مشائخ عصا
رکھتے ہین اور عصا مین اُنکے نوری بھی ہوتی ہی اور تیر مین بھی اسیواسطے سنان کہا ہی اور نیز بدعا
تیر اور وہ ہندو سیاہ جسکی بغل مین ماہ ہو وہ ہمارے شاہد زہرہ لقا کے زلف و رخسار ہین اور وہ دُر آبدار
جو طشت زر پر کہ چہرہ ہی رکھے ہین وہ خاص اشک ہمارے دیدہ دریا نما کے ہین جو روے زرد پر بہ رہے
ہین اور ہم ایسے بلا انگیز ہین اور نشانہ بلا کے کہ جو ناوک بلا کا کمان قضا سے نکلا اُسکا ٹھکانا ہمارے ہی
سینہ غم آزما مین ہوا ہی نہ سقف امی نہ فلک جو پر جلاجل باعتبار مہر و ماہ و کواکب کے ہین یہ سب ہمارے جنازہ
نصرت و رای کی گردن پر رکھے ہوے ہین ہم ہی انکے حمال ہین ورنہ بے عمد کیسے قایم رہتے ہین سنے اسنے
آبدیدہ سے کہا کہ میری آنکھ سے نکل کے آگے مت جا کہا ذرا تو اپنے خیال ناقص کو غور کر کیا لب دریا ہماری جگہہ
ہی بس اس صورت مین آنکھین دریا ہوئین آب کہتے ہین تبغایہ فرضی کہ بدرچاچی جسکے لفظ شیرین شکر افشان
زیادہ شراب سے ہین سو باغ مدح مین طوطی نغمہ سرا ہمارا ہی یعنے وہ ہم ہی ہین

قطعہ دیگر

قولہ قلم بدست دبیر خدایگان جہان + عطارد یست زحل سر کہ شب برد سوے ماہ + ز زنگبار برد عقد ہای
مروارید + بسوے چین زدہ بحر بدسرش سیہ ماہ + بر لباچۂ زرین کشیدہ آبکشیست + زبان شگافتہ وسر
بریدہ و روے سیاہ + بہ پیچ ماہ نوا ید ز شام تا سازد + چو صبح آئنہ ماہ را سیاہ باہ + سخن بہر کہ بود جز بتیغ

نگذارد ✤ ازانچه باشد اندر راز سینها آگاه ✤ برای نصرت شاه محمدی هردم ✤ بگرد روم کشد از دیار هند سیاه ✤
باین قلم چو مه نو هلال شد تن بدر ✤ گواه صادق او روی زرد و پشت دوتاه ✤ ولی چو خامه سیه روی
باد اگر یکدم ✤ چو خامه سر کشد از خط حکم شاهنشاه ✤ یہ قطعہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن
فعلان یا فعلان یا فعلن اللغات زنگبار دوات زحل سر باعتبار سیاہی شب مداد ماہ کاغذ لباچہ جامہ
پنج ماہ نو پنج انگشت شام دوات صبح کاغذ المعنی یعنے وہ قلم جو ہاتھ مین دبیر خدایگان جہان کے ہی خود ایک عطارد
ہی جو دبیر فلک کہلاتا اور زحل سر ہے کہ رنگ زحل کا سیاہ ہی باعتبار اسکی تدویر کے کہ سیاہ رنگ ہی اور شب کو کہ
سیاہی ہی ماہ کیطرف لیجاتا ہی کہ وہ کاغذ ہی زنگبار دوات سے لڑیان مروارید سطور و حروف کی چین کیطرف کہ مراد
کاغذ سے ہی دریا کی راہ جو ہاتھ ہی لیجاتی ہی اور تین ماہ نو اسکے سر پہ ہوتے ہین کہ وہ تین انگلیان خمیدہ بشکل
ہلال ہین اور لباس زر پہنے ہوے کہ اکثر قلم پادشاہون کے منقش بزر ہوتے ہین ایک آبکش ہی باعتبار سیاہی
کھینچنے کے اور چنان و چنین کہ زبان شگافتہ سر بریدہ سیاہ رو کہ ایسا آبکش کسی نے ندیکھا ہوگا اور یہ سب
کیفیتین قلم مین موجود پانچ ماہ نو کی مدد سے کہ پانچ انگلیان خمیدہ ہین شام سے جو دوات ہی آتا ہی تا آئینہ
ماہ کو جو مثل صبح کے ہی کہ وہ کاغذ ہی اپنی آہ سے سیاہ کرے آہ حروف و سطور اور ایسا راز دار کہ جب تک تیغ
اسکے سر پر نہ چلے کسیکی بات نہ کہے اس سبب سے کہ یہ سینون کے بھید سے آگاہ ہی اور واسطے مدد شاہ محمد کے
ہر وقت گرد روم کے دیار ہند سے سیاہ لاتا ہی روم کاغذ دیار ہند دوات سیاہ وہی تحریر اب مصنف بتنا بر فرضی
اپنا حال کہتے ہین کہ مین اسی قلم کی قسم کھاتا ہون کہ تن بدر کا مانند ماہ نو کے گھٹ کے ہلال ہوگیا ہی اور اس بات
پر روے زرد اسکا اور پشت دوتا دو گواہ صادق ہین لیکن ہی یہ کہ خامہ کے مثل خدا اسکا رو سیاہ کرے
اگر ایکدم بھی وہ خط حکم شہنشاہ سے سرکشی کرے

قطعہ دیگر با میر اصطبل پادشاہ

قولہ یگانہ دو جہان پاے چار طاق درت ✤ ہمیشہ ماند کہ از منظر رواق در گذرد ✤ فراز کنگرہ کبریاے حشمت تو
بجز کبوتر نہ بال آسمان نپرد ✤ بدست بدر ز انعام شاہ یک تغلست ✤ کہ وقت عجلہ ز میکران انجم کمر و بیرد ✤
بہ پست مہرۂ گاو زمین فرو شکند ✤ بلبنہ زہرۂ شیر سپہر را بدرد ✤ شکوہ کوہ مرا ورا و بزلبہا ط زمین ✤ جہاب

پا مسافت بہ یک قدم سپرد ❊ چنین تگاور رعنا کہ باغ جنت را ❊ تفاخر یست کہ برگ گلے از وبچرد ❊ چنان ضعیف شد از بجوے کہ باد نیفت ❊ چو برگ گل بگفت خرمن مہش ببرد ❊ اگر عطاش وہم ضرب منتی نرسد ❊ وگر بہاش کنم کس بیک جوے نخرد ❊ امیر آخر سلطان تو بی کرم اگرنے ❊ کزتا بچشم عنایت بروے او نگرد ❊ یہ قطعہ بحر وزن سدہ مین ہو اللغات تغل ہندی خچر عجلہ شتافتن سکون جیم بہ ضرورت شعر ضرب ای نوعی المعنی ای یگانہ دو جہان کے پایہ تیرے دروازہ کے چار طاق کا قریب ہو کہ علو شان مین نہ رواق فلک سے تکلیا ہے ایسا عالی رتبہ تو ہی ہے اور تیری حشمت کے کنگرہ کی بلندی پر سوائے کبوتر شہ بال آسمان کے نہ اوڑ سکنے آب جواب بند کا ہہ کہ بدر کو پادشاہ نے ایک خچر انعام مین دیا ہو کہ وقت تیز روی کے حضرت سلیمان کے گھوڑے سے بھی جو خود ہوا ہی تھی سبقت لیجائے گران بکافت تازی وہ گھوڑا جو ایک شخص کے واسطے مخصوص ہوا اور ظاہر کہ ہوا سوائے حضرت سلیمان کے اور کسیکا گھوڑا نہی معمول ہو کہ گھوڑا خچر وغیرہ اگلے ٹاپ سے زمین کو ریدتے ہین وہ خچر ایسا زبردست ہو کہ اگر زمین کو ریدے تو مہرے پشت گاو زمین کی توڑ دے اور اگر آواز کرے تو زہرہ شیر سپہر کا پھاڑ دے ہر چند کہ شیر سے گھوڑا گدہا خچر بہت ڈرتا ہو جسامت مین تو کوہ شکوہ ہو اور بساط زمین پر حال اسکا یہ کہ چار ماہ کی مسافت ایک قدم کے حوالہ کرتا ہو کہ تو ہی طی کرنے چار ماہ وہی چار نعل بشکل ہلال محشی نے سپرد کے معنے مین لکھا ہو پامال ساز وایسا خوبصورت تگاور ہو کہ باغ جنت سے اگر وہ ایک برگ گل چرلے تو جنت نہایت ہی فخر و ناز کرے سوا ایسا بے دانہ رہنے سے ضعیف ہو گیا کہ ہلکی سے ہوا اٹھا کر برگ گل کیطرح خرمن ماہ تک اسکو لیجائے اب مجکو کچھ بن نہین آتا اگر کسیکو دیدہن تو کسی قسم کا کچھ احسان نہین کس سے مثال دون کہ اتنا سا احسان ہوگا کوئی چیز ایسی نہین معلوم ہوتی اور اگر بیچون تو کوئی ایک جو کو مول نہین لیگا لا بد تو امیر آخر سلطانی ہو اپنے کرم سے کہدے کہ چشم عنایت اسکی صورت حال پر ڈالے رہے اور رحم کرے

قطعہ دیگر

قولہ مقصود کاخ وحجرہ و ایوان نگاشتن ❊ کاشانہائے کنگر افلاک برفراشتن ❊ گلہائے دلفریب و درختان آبدار ❊ در باغ و بوستان ز سر لطف کاشتن ❊ از بہر آنست تا بمراد دل اندرو ❊ یک لحظہ دوستی بتوان باز داشتن ❊ ورنہ چگونہ مردم عاقل بنا کند ❊ ہرگز عمارتی کہ ببائد گذاشتن ❊ یہ قطعہ بحر مضارع مین ہو ارکان

اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان یا فاعلن اللغات کاخ محل ایوان صحن نگاشتن منقش کرنا المعنی یعنے کاخ وحجرہ اور ایوان کا منقش کرنا اور کاشانے بلند سربفلک بنانا اچھے اچھے گل دلفریب اور درخت آبدار باغ وبستان مین بڑے لطف کے ساتھ بونا اس سے مقصود یہی تو ہی کہ لحظہ بھر بمراد دل دوستی ان سے کرین اور اگر یہ ایک لحظہ کی دوستی انکو مقصود نہین ہی تو بھلا عاقل بھی کہین ایسا کرتے ہین کہ عمارت چھوڑ جانے کے واسطے بنائین یہ عاقلون کا کام نہین ہی

قطعہ دیگر

قولہ خداوندا مرا در علم منقول + زبان و دیدہ و دل گشت گویا + سوے معقول نیزم دسترس ہست + اگرچہ نیستم چون پور سینا + ترا گر مال بسیار ست باشد + رضینا قسمۃ الجبار فینا + یہ اشعار ہزج مین ہین ارکان اسکے مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل یا فعولن اللغات منقول علم تفسیر حدیث معقول صرف نحو منطق ریاضی وغیرہ پور پسر سینا نام پدر بوعلی حکیم المعنی خداوندا اطرف بادشاہ کے ہی کہ ای صاحب مجکو علم منقول تو ایسا ہی جس سے میری زبان و دیدہ اور دل سب گویا ہین اور معقول مین بھی دسترس ہی اگرچہ پور سینا یعنے بوعلی بن سینا کے مثل نہین کہ اسی معقول کی بدولت چندے مرتد ہو گیا تھا اور یہ بھی ہو سکتا ہی اسکا ہمسر ہون یہ دولت تو میرے پاس ہی تیرے پاس اگر بہت سا مال ہی تو ہو مین اسپر راضی ہون جو میرے حصہ مین خدا تعالی نے کر دیا

دیگر فرد

کرم بباغ سخا رستہ بود کرم بخورد + بگوش ہر کہ بگفتم کرم بگفت کرم + یہ شعر بھی بحر مجتث مین ہی مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلن اللغات کرم بفتحتین معروف و نیز بمعنی گرہستم کرم بالکسر ہندی کیڑا المعنی کرم جہان سے ناپدید ہی کسیوقت مین باغ سخا سے جما تھا سو کیڑے نے اسکی جڑ کھالی اب کسیکے سامنے نام کرم کا لیتا ہون تو کہتا ہی کرم یعنے بہرا ہون مجھسے مت پوچھ مین نے نہین سنا جواب ہی کیا دون

دیگر نظم

طال شوقی الی محبتکم + ایہا الغائبون عن نظری + روز و شب مونس خیال شما ستید + فاسئلوا عن خیالکم خبری المعنی بڑھا ہوا ہی شوق میرا تمھاری محبت مین ای وہ لوگ جو میری نظر سے غائب ہو دن رات تمھارا

خیال میرا مونس ہو انیس ہو تسکین آس اپنے خیال ہی سے میری خبر پوچھو

خاتمۃ الشرح از جانب معز اللہ خان کمترین شاگرد شارح ذیشان نور اللہ مرقدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعی شرحی کہ زبانست صفتش قاصر + ہر یک رگی متن از و شد ظاہر + بر جودت الفاظ معانی نازان + الفاظ بنازاز معانی ناظر + سبحان اللہ یہ وہ شرح ہی جس سے شارحین پر بات ہی + سچ تو یہ ہی کہ شارح کی اعجاز و کرامات ہی متن ماتن کی متانت عبارت اور علو معنے کے فواید جو مدت سے مردہ در گور تھے آج اس شرح کی بدولت اُنکو وہ حیات حاصل ہوئی جو حضرت خضر کو آب حیات سے ناظرین شایقین اس شاہد لاثانی معانی کے حسن و جمال دلفریب پر اگر ہزار دل و جان سے نثار و قربان ہون تو سزاوار و شایان ہی کیونکہ آب و تاب جواہر حسن و خوبی کی بخوبی اُسکی [illegible] عبارت و آئینہ رخسار سادہ الفاظ سے صاف آشکار و نمایان ہی مثنوی شاعر نے قصیدے جب سے لکھے + محتاج اسی شرح کے وہ بس تھے + معنے لکھے معجزہ دکھایا + کوزہ مین کیا ہی بند دریا + رہتے تھے نہان نظر سے جنکے + روشن ہوے اوسنے مثل دن کے + انصاف سے دیکھین دین دعائین + شارح کلم کی لین بلائین + معنی کو کیا ہی صاف زندا + کیونکر نہ کہون مین رشک عیسیٰ + ایسا نہوا نہو گا کو [illegible] اور [illegible] وہی + الفاظ کے کھلگئے معانی + معنی کو ملی عجب روانی + ہو کیون نہ فروغ [illegible] ہر دن + شارح تو قمر ہین بدر ماتن + روک اپنا قلم بیان ہی اعلی + کر بند دہن کہ تو ہی ادنی + قطعہ [illegible] مخدوم نے انصاف کیجیے + غضب کی دی ہر لام نکتہ سنجی + نکات مشکلہ سب ہو گئے حل + بلا کی ہی طبع [illegible] مین روانی + خرد سے مین نے سال ختم پوچھا + کہا بے مثل شرح بدر چاچی + پس ازین یہ کمترین [illegible] خوشہ چین خرمن افادت و افاضت جناب مولانای محمد عبد المجید خان صاحب شارح افضل الشارحین اعنی ہیچمدان معز اللہ خان ولد عبد الرحمن خان مغفور [illegible] الرحمن خان حافظ آبادی [illegible] رحمت و مغفرت خداوند جہان آفرین سخن سنجان معنی فہم اور معنی سنجان سخن فہم کی خدمت مین ملتمس [illegible] عرض رسا ہی کہ اُستاد موصوف الصفات نے آغاز اس شرح کا ۱۲۷۵ ہجری مین کیا تھا اسیوا سطے بس نے برعایت و مناسبت سال آغاز تصنیف باسم محبوب و مرغوب موسوم کیا ہی مگر افسوس کہ خاتمہ بقلم اعلیٰ اور بشرف مشرف و مختتم نہونے پایا تھا کہ جناب مخدوم مرحوم عازم ملک بقا ہو کر نیکنامی دنیا

ومغفرت آخرت کا توشہ لیکے اور یہ آٹھ کتابین کہ فی الحقیقت نمونۂ ہشت بہشت ہین اس دار ناپایدار مین ہمکو تحفہ دے گئے یعنے قصائد نعتیہ ہدیۂ مجیدیہ ترجمۂ تحفہ اثنا عشریہ شرح شبستان نکات شرح سکندرنامہ شرح گل کشتی شرح مثنوی مولانا ے روم شرح قصائد عرفی شرح قصائد بدر چاچ - اللہ تعالے مصنف موصوف کو داخل علیین کرکے اپنے جمال باکمال سے بہرہ مند و شادکام اور انکے کلام معجز نظام مطبوع خاص وعام خصوصاً شرح ہذا کو مقبول کافہ انام فرمائے قطعہ الٰہی یہ محبوب و مرغوب ہو + جگہ آنکھ مین دل مین دین

خاص وعام + طفیل محمد علیہ الصلوٰۃ + طفیل صحابہ علیہم سلام آمین آمین

تاریخ وفات شارح

مثنوی مرے قدردان و مطاع جہان + سدہارے جو دنیا سے سوے جہان + دوشنبہ کا دن اولین پاس تا + جو یہ حادثہ سخت ہمپر پڑا + تھی اول جمادی کی تاریخ سلخ + ہوئی زندگی ہمہ جسرو زتلخ + ہوے تیرہ صدی جب تیرہ سال + گیا سوے گردون وہ مہر کمال + ہوکیا سال رحلت کی فکر و تلاش + جگر چاک ہی اور دل پاش پاش + یہ کہتا ہی خود خامۂ سینہ چاک + رقم کر ہوے داخل خلد پاک + مثنوی یارہی غم کا تیر سینے اگر سروح جسے اہتو میرا انکا ساتھ + سر پہ + کس سے مین اب کرون گا ہمرازی + کون میری کرے گا دمسازی + چھٹ گیا امیر سے جنکا ہاتھ + عمر اپنی بھی پہونچی حد پر ہی + فکر عقبیٰ کی ہو تو بہتر ہی + عفو ہو جائین سارے جرم و گناہ + ار حمہ اللہ + یا خدا ہو دعا مری مقبول + بطفیل رسول و آل رسول آمین یا رب العالمین

خاتمۃ الطبع از کارپردازان مطبع

ہزاران ہزار شکر بدرگاہ ایزد متعال کہ ان ایام برکت الص کارنامۂ بشگرف جسکا حرف حرف روکش جام جم و آئینۂ اسکندر ہی دافع معضلات رافع مشکلات موسوم بہ شرح قصائد بدر چاچ محقق بے نظیر ماہر روشن ضمیر جناب مولوی عبد المجید خان صاحب مرحوم ساکن پیلی بھیت نہایت اہتمام و حسن انتظام سے مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بجالی ہمتی جناب معلی القاب منشی پراگ نراین صاحب دام اقبالہ مالک مطبع موصوف بماہ نومبر ۹۷ء مطابق ماہ جمادی الاخری ۱۳۱۵ ہجری حلیۂ طبع سے آراستہ ہوئی حق تعالیٰ مقبول خلائق فرمائے

2679

دیوان حضرت - خواجہ معین الدین چشتی -
دیوان حضرت غوث الاعظم -
رباعیات عمر خیام - از استاد عمر خیام -
دیوان مخفی - ایرانی رشتی استاد سخن -
دیوان غنی - نازک خیال ملا طاہر کشمیری -
دیوان قاسم متخلص بہ دیوانہ استاد معروف -
دیوان ناصر علی - سرہندی مشہور آفاق -
دیوان کشفی - از مولانا سلامت اللہ -
دیوان ہلالی - از مشاہیر ایران -
دیوان خواجہ قطب الدین بختیار کاکی -
دیوان خیال بیخودی - از سیتل سنگھ بیخود -
دیوان صہبائی - از امام بخش دہلوی معروف -
دیوان مخزن التوحید - از رائے کنھیا لال -
دیوان نویدی - مشہور عام -
دیوان رسوا - کلام ملا احمد حسن رسوا -
دیوان واقف - از نور الدین لاہوری -
دیوان امیر - کلام سید امیر الدین -
قصائد عرفی محشی -
شرح قصائد عرفی - از ملا قطب الدین فارغ -
قصائد بدر چاچ - محشی مع فرہنگ اصطلاحات
شرح قصائد بدر چاچ - مسمی بکاشف الاسرار

از مولانا غیاث الدین -
قصائد مدحیہ نظام - از نواب مردان علی خان رعنا مرحوم -
ساقی نامہ ظہوری - محشی از ملا نور الدین ظہوری -
قران السعدین - مشہور تصنیف امیر خسرو دہلوی -
سرور العباد - شرح قصیدہ بانت سعاد - از مولوی عبد الحافظ محمد نذیر رامپوری -

قصص نظم درسی وغیرہ

مثنوی خسرو گل - مسمی بہ خسرو نامہ - از شیخ فرید الدین عطار
مثنوی مخزن الاسرار - از خواجہ نظامی -
ظہور الاسرار - شرح مخزن الاسرار از ملا ظہور الحسن -
مثنوی لیلی مجنون - از خواجہ نظامی -
مثنوی خسرو شیرین - از خواجہ نظامی -
مثنوی ہفت پیکر - از خواجہ نظامی -
سکندر نامہ بری محشی کلاں جلی قلم مع فرہنگ از خواجہ نظامی -
سکندر نامہ بری - خفی قلم محشی -
شرح سکندر نامہ بری - از علمائے کلکتہ معروف بہ منتخب الشروح -
شرح سکندر نامہ بری معروف بشرح گلوی رائج پنجاب

شرح سکندر نامہ بحری - از محمد نصیر الدین شاہ -
شرح سکندر نامہ بحری - از مولانا غیاث الدین -
سکندر نامہ بحری - از خواجہ نظامی -
مثنوی یوسف زلیخا - از ملا عبد الرحمن جامی
جلی قلم محشی -
شرح زلیخائے جامی - از مولوی محمد شاد
تحفۃ الاحرار جامی - محشی -
تحفۃ الاحرار جامی محشی -
مثنوی یوسف زلیخائے فردوسی - استاد معروف
مثنوی لیلی مجنون - از امیر خسرو رح -
مثنوی ہشت بہشت - از ملا خسرو -
مثنوی لیلی مجنون ہاتفی -
مثنوی شیرین خسرو آصفی - از نواب
آصف جاہ -
مثنوی تحفۃ العراقین - از افضل الشعرا
خاقانی -
مثنوی نلدمن فیضی -
مثنوی غنیمت - از ملا محمد اکرم ملتانی -
مثنوی نشتر غم - از ملا محمد مقیم -
مثنوی زلالی - مشہور بنازک خیالی -
مثنوی تحفۃ طہران - مصنفہ مولوی ابو الحسن

صاحب فریدآبادی -
مثنوی عبرت [illegible] انجاییل - بلگرامی جامع [illegible] القدر
نامی قابل [illegible] -
مثنوی نالہ منظور - از سید منظور احمد ڈپٹی کلکٹر -
مثنوی نگارستان خیال - مع خوان نعمت
از ملا فوقی -
مثنوی زاد المسافرین - از ملا حسین واعظ -
ترجیع بند - خود رفتہ از منشی بہاری لال -
فسانہ وامق و عذرا - از شعرائے قدیم صرفی -

قصص نثر درسی وغیرہ

عیار دانش - از شیخ ابو الفضل - وزیر اکبر بادشاہ
شبستان عشرت - معروف بہ عجیب القصص از
منشی بخت سنگھ -
انوار سہیلی - از ملا حسین واعظ -
مفرح القلوب - یعنی گیدڑ نامہ از مفتی تاج الدین -
نگار دانش - ملخص انوار سہیلی مولفہ منشی نول کشور
صاحب سی آئی ای مرحوم -
بہار دانش - جلی قلم محشی [illegible]
مستورات [illegible] -
[illegible] العشاق - از ملا رضی -